# حضرت عمرؓ کے سرکاری خطوط

www.KitaboSunnat.com

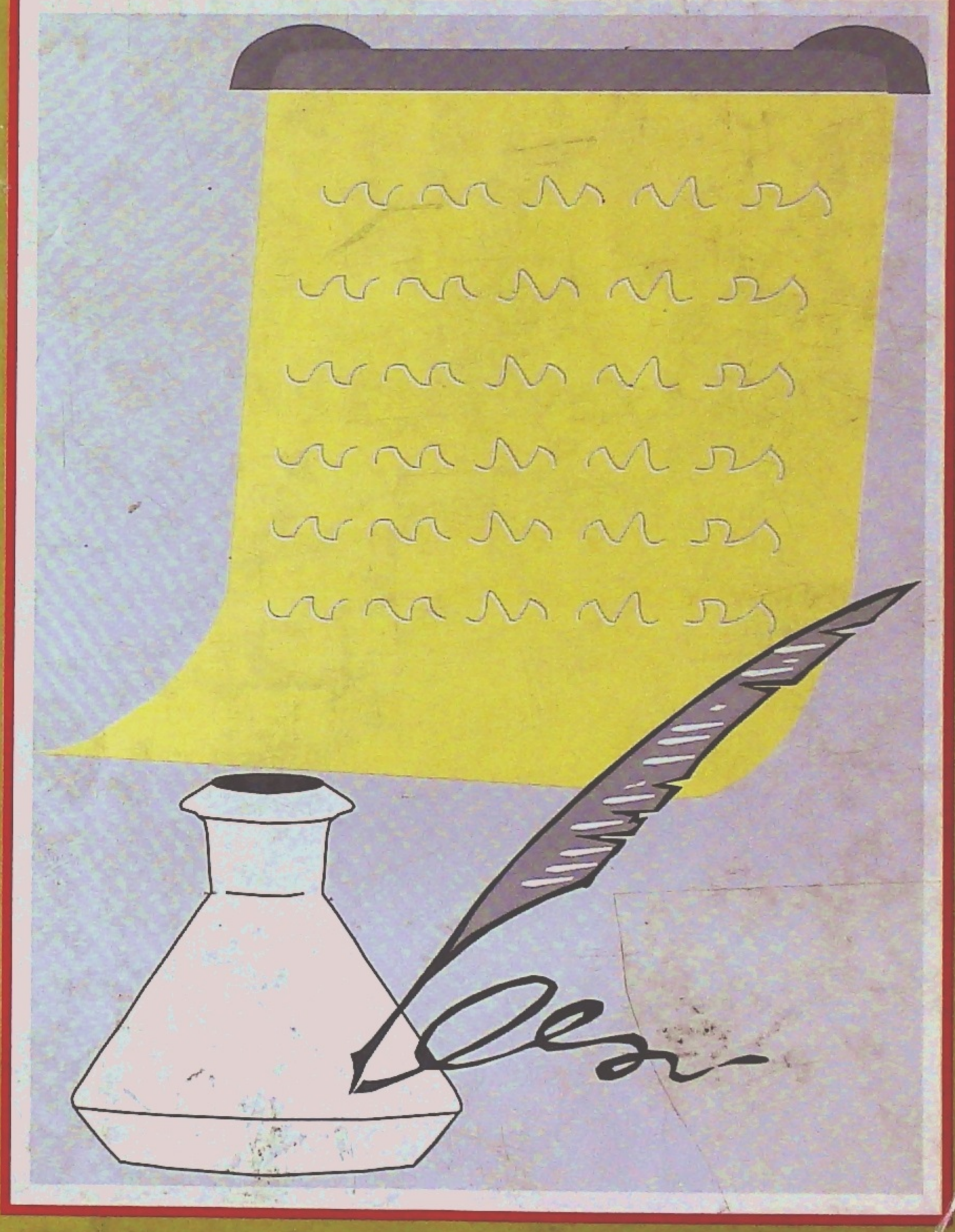

ڈاکٹر خورشید احمد فارِق

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

DATA ENTERED

# حضرت عمرؓ کے سرکاری خطوط

ڈاکٹر خورشید احمد فارق

Punjab University Institute of Islamic Studies Lahore
2/290
2/2747

www.KitaboSunnat.com

پرنٹ لائن پبلشرز

32-لیک روڈ پرانی انارکلی لاہور فون: 7233389-7234002 ٹیلکس نمبر: 7244226

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com


## حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

اس کتاب کا کوئی حصہ یا پیراگراف ناشر یا مصنف کی پیشگی اجازت کے بغیر نقل، فوٹو سٹیٹ، مائیکرو فلم یا ترجمہ کرنے کی اجازت نہیں، ماسوائے تبصرہ یا حوالہ اس کے ساتھ مصنف، پبلشر، کتاب کا نام اور صفحہ نمبر تحریر کرنا ضروری ہے۔



| | |
|---|---|
| کتاب | حضرت عمرؓ کے سرکاری خطوط |
| مصنف | ڈاکٹر خورشید احمد فارق |
| اہتمام | محمد علی، آصف خالد |
| پروڈکشن | ذوالفقار حیدر، ارشاد الحق |
| مطبع | المطبعۃ العربیہ لاہور |
| سن اشاعت | 1999ء |
| قیمت: | =/130روپے |


محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

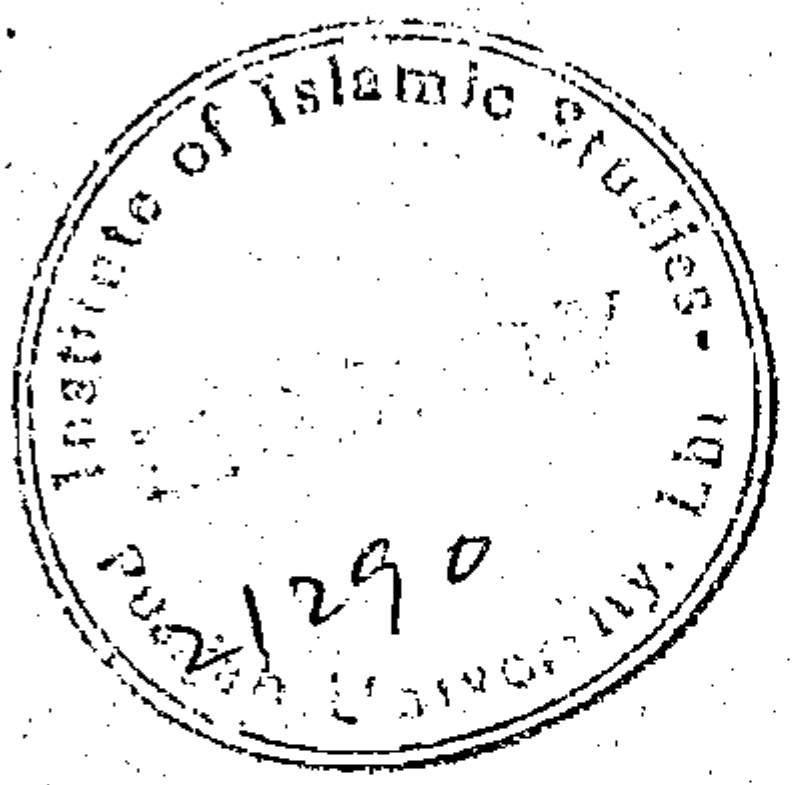


محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Institute of Islamic Studies
Punjab University Lbr
21290



# فہرست مضامین


| خط | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|
| | پیش لفظ | ۱۶ |
| | حضرت عمر فاروق رضؓ | ۱۷ |
| | خطوط | ۴۰ |
| | اختلافِ مضمون، اختلافِ | ۴۴ |
| | حجم اور متعدد اشکال والے خط | |
| | مضمونی تناقض والے خط | ۵۸ |
| | (۱) محاذ شام و جزیرہ (پس منظر) | ۶۳ |
| ۱ | حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کے نام | ۶۸ |
| ۲ | خط کی دوسری شکل | ۶۹ |
| ۳ | خط کی تیسری شکل | ۶۹ |
| ۴ | خط کی چوتھی شکل | ۶۹ |
| ۵ | خط کی پانچویں شکل | ۷۰ |
| ۶ | خط کی چھٹی شکل | ۷۰ |
| ۷ | شام کے مسلمانوں کے نام | ۷۱ |
| ۸ | حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کے نام | ۷۲ |
| ۹ | 〃 〃 〃 〃 | ۷۴ |
| ۱۰ | حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ اور | |
| | حضرت معاذ بن جبل رضؓ کے نام | ۷۵ |
| ۱۱ | حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کے نام | ۷۶ |
| ۱۲ | حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کے نام | ۷۸ |
| ۱۳ | 〃 〃 〃 | ۷۸ |
| ۱۴ | 〃 〃 〃 | ۷۸ |
| ۱۵ | 〃 〃 〃 | ۷۹ |
| ۱۶ | 〃 〃 〃 | ۸۰ |
| ۱۷ | 〃 〃 〃 | ۸۱ |
| ۱۸ | 〃 〃 〃 | ۸۲ |
| ۱۹ | حضرت جبلہ بن ایہم کے نام | ۸۵ |
| ۲۰ | حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کے نام | ۸۶ |
| ۲۱ | 〃 〃 〃 | ۸۸ |
| ۲۲ | 〃 〃 〃 | ۸۹ |
| ۲۳ | 〃 〃 〃 | ۹۰ |
| ۲۴ | 〃 〃 〃 | ۹۱ |
| ۲۵ | 〃 〃 〃 | ۹۳ |
| ۲۶ | 〃 〃 〃 | ۹۴ |
| ۲۷ | خط کی دوسری شکل | ۹۸ |
| ۲۸ | خط کی تیسری شکل | ۱۰۰ |
| ۲۹ | خط کی چوتھی شکل | ۱۰۰ |
| ۳۰ | حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کے نام | ۱۰۱ |


محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| نمبر | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|
| ۳۱ | خط کی دوسری شکل | ۱۰۲ |
| ۳۲ | مسلمانوں کے نام | ۱۰۳ |
| ۳۳ | حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کے نام | ۱۰۳ |
| ۳۴ | 〃 〃 〃 | ۱۰۳ |
| ۳۵ | 〃 〃 〃 | ۱۰۴ |
| ۳۶ | بیت المقدس (ایلیاء) کا صلح نامہ | ۱۰۴ |
| ۳۷ | صلح نامہ کی دوسری شکل | ۱۰۶ |
| ۳۸ | صوبائی گورنروں کے نام | ۱۰۶ |
| ۳۹ | حضرت عمار بن یاسرؓ کے نام | ۱۰۷ |
| ۴۰ | حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کے نام | ۱۰۷ |
| ۴۱ | 〃 〃 〃 | ۱۰۸ |
| ۴۲ | 〃 〃 〃 | ۱۰۸ |
| ۴۳ | 〃 〃 〃 | ۱۰۸ |
| ۴۴ | 〃 〃 〃 | ۱۰۹ |
| ۴۵ | 〃 〃 〃 | ۱۰۹ |
| ۴۶ | 〃 〃 〃 | ۱۱۰ |
| ۴۷ | حضرت خالد بن ولیدؓ کے نام | ۱۱۰ |
| ۴۸ | خط کی دوسری شکل | ۱۱۰ |
| ۴۹ | حضرت خالد بن ولیدؓ کے نام | ۱۱۱ |
| ۵۰ | حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کے نام | ۱۱۱ |
| ۵۱ | ہرقل کے نام | ۱۱۳ |
| ۵۲ | 〃 〃 〃 | ۱۱۳ |
| ۵۳ | حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کے نام | ۱۱۴ |
| ۵۴ | چھاؤنیوں کے مسلمانوں کے نام | ۱۱۵ |
| ۵۵ | حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کے نام | ۱۱۵ |
| ۵۶ | حضرت ابوجندلؓ کے نام | ۱۱۶ |
| ۵۷ | مسلمانوں کے نام | ۱۱۶ |
| ۵۸ | حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کے نام | ۱۱۷ |
| ۵۹ | حضرت ابوجندلؓ کے نام | ۱۱۷ |
| ۶۰ | حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کے نام | ۱۱۸ |
| ۶۱ | 〃 〃 〃 | ۱۱۹ |
| ۶۲ | خط کی دوسری شکل | ۱۱۹ |
| ۶۳ | حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کے نام | ۱۱۹ |
| ۶۴ | 〃 〃 〃 | ۱۲۱ |
| ۶۵ | حضرت یزید بن ابی سفیانؓ کے نام | ۱۲۲ |
| ۶۶ | شام کے فوجی سالاروں کے نام | ۱۲۳ |
| ۶۷ | حضرت یزید بن ابی سفیان کے نام | ۱۲۳ |
| ۶۸ | 〃 〃 〃 | ۱۲۳ |
| ۶۹ | حضرت عیاض بن غنمؓ کے نام | ۱۲۴ |
| ۷۰ | 〃 〃 〃 | ۱۲۵ |
| ۷۱ | 〃 〃 〃 | ۱۲۶ |
| ۷۲ | 〃 〃 〃 | ۱۲۷ |
| ۷۳ | 〃 〃 〃 | ۱۲۸ |
| ۷۴ | 〃 〃 〃 | ۱۲۹ |


محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| خط | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|
| ۷۵ | حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضؓ کے نام | ۱۲۹ |
| ۷۶ | 〃 〃 〃 | ۱۳۱ |
| ۷۷ | خط کی دوسری شکل | ۱۳۱ |
| ۷۸ | خط کی تیسری شکل | ۱۳۱ |
| ۷۹ تا ۸۲ | بزنطی قیصر کے نام | ۱۳۲ |
| ۸۳ | حضرت معاویہؓ بن ابی سفیان کے نام | ۱۳۲ |
| ۸۴ | 〃 〃 〃 | ۱۳۳ |
| ۸۵ | حضرت سعید بن عامر جذیم رضؓ کے نام | ۱۳۴ |
| ۸۶ | حضرت عمیرؓ بن سعد انصاری کے نام | ۱۳۵ |
| ۸۷ | 〃 〃 〃 | ۱۳۵ |
| ۸۸ | 〃 〃 〃 | ۱۳۵ |
| ۸۹ | خط کی دوسری شکل | ۱۳۵ |
| ۹۰ | اہلِ رُعاش کے نام | ۱۳۶ |
| ۹۱ | خط کی دوسری شکل | ۱۳۷ |
| ۹۲ | حضرت یعلیٰ ابن امیہ کے نام | ۱۳۷ |
| ۹۳ | شام و عراق کے گورنروں کے نام | ۱۳۸ |
| ۹۴ | خط کی دوسری شکل | ۱۳۹ |
| ۹۵ | حضرت یعلیٰ رضؓ بن اُمیہ کے نام | ۱۳۹ |
| ۹۶ | خط کی دوسری شکل | ۱۴۰ |
| ۹۷ ۹۸ | حضرت یعلیٰ رضؓ بن اُمیہ کے نام | ۱۴۰ |
| ۹۹ | حضرت سفیان رضؓ بن عبداللہ ثقفی کے نام | ۱۴۰ |
| ۱۰۰ | خط کی دوسری شکل | ۱۴۱ |
| ۱۰۱ | حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضؓ کے نام | ۱۴۱ |
| (۲) | محاذ عراق و شام | ۱۴۳ |
| ۱۰۲ | حضرت مثنیٰ بن حارثہ رضؓ کے نام | ۱۴۳ |
| ۱۰۳ | خط کی دوسری شکل | ۱۴۵ |
| ۱۰۴ | خط کی تیسری شکل | ۱۴۵ |
| ۱۰۵ | عرب حاکموں کے نام | ۱۴۶ |
| ۱۰۶ | حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کے نام | ۱۴۶ |
| ۱۰۷ | 〃 〃 〃 | ۱۴۷ |
| ۱۰۸ | 〃 〃 〃 | ۱۴۷ |
| ۱۰۹ | 〃 〃 〃 | ۱۴۸ |
| ۱۱۰ | 〃 〃 〃 | ۱۴۹ |
| ۱۱۱ | خط کی دوسری شکل | ۱۵۲ |
| ۱۱۲ | حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کے نام | ۱۵۳ |
| ۱۱۳ | 〃 〃 〃 | ۱۵۴ |
| ۱۱۴ | 〃 〃 〃 | ۱۵۴ |
| ۱۱۵ | 〃 〃 〃 | ۱۵۴ |
| ۱۱۶ | 〃 〃 〃 | ۱۵۶ |
| ۱۱۷ | 〃 〃 〃 | ۱۵۶ |
| ۱۱۸ | 〃 〃 〃 | ۱۵۶ |
| ۱۱۹ | 〃 〃 〃 | ۱۵۶ |
| ۱۲۰ | 〃 〃 〃 | ۱۵۷ |
| ۱۲۱ | 〃 〃 〃 | ۱۵۹ |


محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| خط | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۲۲ | خط کی دوسری شکل | ۱۶۰ |
| ۱۲۳ | خط کی تیسری شکل | ۱۶۰ |
| ۱۲۴ | حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام | ۱۶۱ |
| ۱۲۵ | خط کی دوسری شکل | ۱۶۱ |
| ۱۲۶ | خط کی تیسری شکل | ۱۶۱ |
| ۱۲۷ | حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام | ۱۶۱ |
| ۱۲۸ | 〃 〃 〃 | ۱۶۲ |
| ۱۲۹ | 〃 〃 〃 | ۱۶۲ |
| ۱۳۰ | 〃 〃 〃 | ۱۶۲ |
| ۱۳۱ | 〃 〃 〃 | ۱۶۳ |
| ۱۳۲ ۱۳۳ | 〃 〃 〃 | ۱۶۴ |
| ۱۳۴ | 〃 〃 〃 | ۱۶۵ |
| ۱۳۵ | عراق کے فوجی سالاروں کے نام | ۱۶۶ |
| ۱۳۶ | حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام | ۱۶۶ |
| ۱۳۷ | 〃 〃 〃 | ۱۶۷ |
| ۱۳۸ | 〃 〃 〃 | ۱۶۸ |
| ۱۳۹ | قطبہ بن قتادہ سدوسی کے نام | ۱۶۹ |
| ۱۴۰ | حضرت عتبہ بن غزوانؓ کے نام | ۱۷۰ |
| ۱۴۱ | 〃 〃 〃 | ۱۷۰ |
| ۱۴۲ | 〃 〃 〃 | ۱۷۰ |
| ۱۴۳ | حرقوص بن زہیر سعدی کے نام | ۱۷۰ |
| ۱۴۴ | حضرت عتبہ بن غزوانؓ کے نام | ۱۷۱ |

| خط | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۴۵ | حضرت علاء بن حضرمیؓ کے نام | ۱۷۱ |
| ۱۴۶ | 〃 〃 〃 | ۱۷۳ |
| ۱۴۷ | حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے نام | ۱۷۳ |
| ۱۴۸ | خط کی دوسری شکل | ۱۷۴ |
| ۱۴۹ | حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے نام | ۱۷۴ |
| ۱۵۰ | خط کی دوسری شکل | ۱۷۵ |
| ۱۵۱ | بصرہ کے باشندوں کے نام | ۱۷۵ |
| ۱۵۲ | حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام | ۱۷۶ |
| ۱۵۳ | 〃 〃 〃 | ۱۷۶ |
| ۱۵۴ | 〃 〃 〃 | ۱۷۷ |
| ۱۵۵ | 〃 〃 〃 | ۱۷۷ |
| ۱۵۶ | خط کی دوسری شکل | ۱۷۷ |
| ۱۵۷ | حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام | ۱۷۷ |
| ۱۵۸ | 〃 〃 〃 | ۱۷۷ |
| ۱۵۹ | مسلمان غازیوں کے نام | ۱۷۸ |
| ۱۶۰ | حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام | ۱۷۸ |
| ۱۶۱ | فاتحین عراق کے نام | ۱۷۹ |
| ۱۶۲ | 〃 〃 〃 | ۱۷۹ |
| ۱۶۳ | حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام | ۱۸۰ |
| ۱۶۴ | 〃 〃 〃 | ۱۸۰ |
| ۱۶۵ | 〃 〃 〃 | ۱۸۱ |
| ۱۶۶ | 〃 〃 〃 | ۱۸۱ |


محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| خط | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۶۷ | حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کے نام | ۱۸۱ |
| ۱۶۸ | 〃 〃 〃 | ۱۸۲ |
| ۱۶۹ | حضرت عثمان بن حنیف رضؓ کے نام | ۱۸۲ |
| ۱۷۰ | 〃 〃 〃 | ۱۸۳ |
| ۱۷۱ | 〃 〃 〃 | ۱۸۳ |
| ۱۷۲ | حضرت حذیفہ بن یمان کے نام | ۱۸۳ |
| ۱۷۳ | خط کی دوسری شکل | ۱۸۴ |
| ۱۷۴ | خط کی تیسری شکل | ۱۸۴ |
| ۱۷۵ | حضرت حذیفہ بن یمان رضؓ کے نام | ۱۸۴ |
| ۱۷۶ | خط کی دوسری شکل | ۱۸۴ |
| ۱۷۷ | حضرت حذیفہ بن یمان رضؓ کے نام | ۱۸۴ |
| ۱۷۸ | 〃 〃 〃 | ۱۸۵ |
| ۱۷۹ | حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کے نام | ۱۸۵ |
| ۱۸۰ | 〃 〃 〃 | ۱۸۶ |
| ۱۸۱ | خط کی دوسری شکل | ۱۸۶ |
| ۱۸۲ | بزنطی قیصر کے نام | ۱۸۷ |
| ۱۸۳ | حضرت ولید بن عقبہ کے نام | ۱۸۷ |
| ۱۸۴ | حضرت نعمان بن عدی رضؓ کے نام | ۱۸۸ |
| ۱۸۵ | کوفہ کے قاضی ابو قرہ کے نام | ۱۸۹ |
| ۱۸۶ | قاضی شُریح کے نام | ۱۸۹ |
| ۱۸۷ | 〃 〃 〃 | ۱۸۹ |
| ۱۸۸ | 〃 〃 〃 | ۱۹۰ |
| ۱۸۹ | قاضی شریح کے نام | ۱۹۰ |
| ۱۹۰ | حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کے نام | ۱۹۰ |
| ۱۹۱ | حضرت ابو موسیٰ اشعری رضؓ کے نام | ۱۹۱ |
| ۱۹۲ | جندی سابور کی فوج کے نام | ۱۹۱ |
| ۱۹۳ | خط کی دوسری شکل | ۱۹۲ |
| ۱۹۴ | خط کی تیسری شکل | ۱۹۲ |
| ۱۹۵ | حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کے نام | ۱۹۲ |
| ۱۹۶ | 〃 〃 〃 | ۱۹۳ |
| | حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ یا عمار | |
| ۱۹۷ | بن یاسر رضؓ کے نام | ۱۹۳ |
| ۱۹۸ | حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کے نام | ۱۹۳ |
| ۱۹۹ | 〃 〃 〃 | ۱۹۴ |
| ۲۰۰ | 〃 〃 〃 | ۱۹۴ |
| ۲۰۱ | 〃 〃 〃 | ۱۹۴ |
| ۲۰۲ | خط کی دوسری شکل | ۱۹۴ |
| ۲۰۳ | حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کے نام | ۱۹۵ |
| ۲۰۴ | حضرت نعمان بن مقرن رضؓ کے نام | ۱۹۵ |
| ۲۰۵ | خط کی دوسری شکل | ۱۹۶ |
| ۲۰۶ | حضرت نعمان بن مقرن رضؓ کے نام | ۱۹۶ |
| ۲۰۷ | خط کی دوسری شکل | ۱۹۷ |
| ۲۰۸ | حضرت نعمان بن مقرن رضؓ کے نام | ۱۹۸ |
| ۲۰۹ | خط کی دوسری شکل | ۱۹۸ |


محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| خط | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|
| ۲۱۰ | خط کی تیسری شکل | ۱۹۸ |
| ۲۱۱ | خط کی چوتھی شکل | ۱۹۸ |
| ۲۱۲ | نہاوند کی فارسی فوجوں کے نام | ۱۹۹ |
| ۲۱۳ | اہواز کے سالاروں کے نام | ۱۹۹ |
| ۲۱۴ | عبداللہ بن عبداللہ بن عتبان کے نام | ۲۰۰ |
| ۲۱۵ | 〃 〃 〃 | ۲۰۰ |
| ۲۱۶ | 〃 〃 〃 | ۲۰۳ |
| ۲۱۷ | کوفہ کے باشندوں کے نام | ۲۰۳ |
| ۲۱۸ | خط کی دوسری شکل | ۲۰۴ |
| ۲۱۹ | خط کی تیسری شکل | ۲۰۴ |
| ۲۲۰ | خط کی چوتھی شکل | ۲۰۵ |
| ۲۲۱ | خط کی پانچویں شکل | ۲۰۵ |
| ۲۲۲ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے نام | ۲۰۵ |
| ۲۲۳ | 〃 〃 〃 | ۲۰۵ |
| ۲۲۴ | حضرت عمار بن یاسرؓ کے نام | ۲۰۶ |
| ۲۲۵ | 〃 〃 〃 | ۲۰۶ |
| ۲۲۶ | حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے نام | ۲۰۷ |
| ۲۲۷ | خط کی دوسری شکل | ۲۰۷ |
| ۲۲۸ | حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے نام | ۲۰۷ |
| ۲۲۹ | حضرت احنف بن قیسؓ کے نام | ۲۰۸ |
| ۲۳۰ | حضرت عتبہ بن فرقدؓ کے نام | ۲۰۹ |
| ۲۳۱ | خط کی دوسری شکل | ۲۱۰ |
| ۲۳۲ | حضرت عتبہ بن فرقدؓ کے نام | ۲۱۰ |
| ۲۳۳ | 〃 〃 〃 | ۲۱۰ |
| ۲۳۴ | 〃 〃 〃 | ۲۱۰ |
| ۲۳۵ | مسلمانوں کے نام | ۲۱۱ |
| ۲۳۶ | آذربیجان کے مجاہدوں کے نام | ۲۱۱ |
| ۲۳۷ | حضرت نعیم بن مقرنؓ کے نام | ۲۱۱ |
| ۲۳۸ | 〃 〃 〃 | ۲۱۲ |
| ۲۳۹ | خط کی دوسری شکل | ۲۱۲ |
| ۲۴۰ | حضرت نعیمؓ بن مقرن کے نام | ۲۱۲ |
| ۲۴۱ | خط کی دوسری شکل | ۲۱۳ |
| ۲۴۲ | حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے نام | ۲۱۳ |
| ۲۴۳ | سائب بن اقرع کے نام | ۲۱۳ |
| ۲۴۴ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام | ۲۱۴ |
| ۲۴۵ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ اور فوج کے نام | ۲۱۶ |
| ۲۴۶ | 〃 〃 〃 | ۲۱۶ |
| ۲۴۷ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام | ۲۱۶ |
| ۲۴۸ | 〃 〃 | ۲۱۷ |
| ۲۴۹ | خط کی دوسری شکل | ۲۱۸ |
| ۲۵۰ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام | ۲۱۸ |
| ۲۵۱ | خط کی دوسری شکل | ۲۱۹ |
| ۲۵۲ | خط کی تیسری شکل | ۲۱۹ |
| ۲۵۳ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام | ۲۱۹ |


محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| خط | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|
| ۲۵۴ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام | ۲۱۹ |
| ۲۵۵ | 〃 〃 〃 | ۲۲۰ |
| ۲۵۶ | اکابر فوج کی تحقیقاتی کمیٹی کے نام | ۲۲۰ |
| ۲۵۷ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام | ۲۲۱ |
| ۲۵۸ | فاتحینِ تستر کے نام | ۲۲۲ |
| ۲۵۹ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام | ۲۲۲ |
| ۲۶۰ | 〃 〃 〃 | ۲۲۳ |
| ۲۶۱ | خط کی دوسری شکل | ۲۲۴ |
| ۲۶۲ | زید بن حُدَیر کے نام | ۲۲۴ |
| ۲۶۳ | 〃 〃 〃 | ۲۲۴ |
| ۲۶۴ | خط کی دوسری شکل | ۲۲۵ |
| ۲۶۵ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام | ۲۲۵ |
| ۲۶۶ | 〃 〃 〃 | ۲۲۶ |
| ۲۶۷ | 〃 〃 〃 | ۲۲۶ |
| ۲۶۸ | 〃 〃 〃 | ۲۲۶ |
| ۲۶۹ | 〃 〃 〃 | ۲۲۶ |
| ۲۷۰ | 〃 〃 〃 | ۲۲۷ |
| ۲۷۱ | 〃 〃 〃 | ۲۲۷ |
| ۲۷۲ | خط کی دوسری شکل | ۲۲۷ |
| ۲۷۳ | خط کی تیسری شکل | ۲۲۸ |
| ۲۷۴ | خط کی چوتھی شکل | ۲۲۸ |
| ۲۷۵ | حضرت یزید بن ابی سفیانؓ کے نام | ۲۲۸ |
| ۲۷۶ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام | ۲۲۸ |
| ۲۷۷ | خط کی دوسری شکل | ۲۲۸ |
| ۲۷۸ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام | ۲۲۹ |
| ۲۷۹ | 〃 〃 〃 | ۲۲۹ |
| ۲۸۰ | خط کی دوسری شکل | ۲۲۹ |
| ۲۸۱ | خط کی تیسری شکل | ۲۲۹ |
| ۲۸۲ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام | ۲۲۹ |
| ۲۸۳ | خط کی دوسری شکل | ۲۳۰ |
| ۲۸۴ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام | ۲۳۰ |
| ۲۸۵ | 〃 〃 〃 | ۲۳۰ |
| ۲۸۶ | خط کی دوسری شکل | ۲۳۱ |
| ۲۸۷ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام | ۲۳۱ |
| ۲۸۸ | 〃 〃 〃 | ۲۳۱ |
| ۲۸۹ | 〃 〃 〃 | ۲۳۲ |
| ۲۹۰ | 〃 〃 〃 | ۲۳۲ |
| ۲۹۱ | 〃 〃 〃 | ۲۳۲ |
| ۲۹۲ | 〃 〃 〃 | ۲۳۳ |
| ۲۹۳ | 〃 〃 〃 | ۲۳۳ |
| ۲۹۴ | 〃 〃 〃 | ۲۳۵ |
| ۲۹۵ | 〃 〃 〃 | ۲۳۵ |
| ۲۹۶ | خط کی دوسری شکل | ۲۳۵ |
| ۲۹۷ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام | ۲۳۵ |


21290

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| خط | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|
| ۲۹۸ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام | ۲۳۶ |
| ۲۹۹ | 〃 〃 〃 | ۲۳۶ |
| ۳۰۰ | خط کی دوسری شکل | ۲۳۶ |
| ۳۰۱ | حضرت مجاشع بن مسعود کے نام | ۲۳۶ |
| ۳۰۲ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام | ۲۳۷ |
| ۳۰۳ | 〃 〃 〃 | ۲۳۸ |
| ۳۰۴ | خط کی دوسری شکل | ۲۳۸ |
| ۳۰۵ | خط کی تیسری شکل | ۲۳۹ |
| ۳۰۶ | خط کی چوتھی شکل | ۲۳۹ |
| ۳۰۷ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام | ۲۴۰ |
| ۳۰۸ | 〃 〃 〃 | ۲۴۰ |
| ۳۰۹ | خط کی دوسری شکل | ۲۴۰ |
| ۳۱۰ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ اور حفاظ قرآن | ۲۴۰ |
| ۳۱۱ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام | ۲۴۱ |
| ۳۱۲ | 〃 〃 〃 | ۲۴۲ |
| ۳۱۳ | 〃 〃 〃 | ۲۴۲ |
| ۳۱۴ | 〃 〃 〃 | ۲۴۳ |
| ۳۱۵ | 〃 〃 〃 | ۲۴۳ |
| ۳۱۶ | 〃 〃 〃 | ۲۴۳ |
| ۳۱۷ | 〃 〃 〃 | ۲۴۵ |
| ۳۱۸ | 〃 〃 〃 | ۲۴۵ |
| ۳۱۹ | 〃 〃 〃 | ۲۴۵ |
| ۳۲۰ | حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی کے نام | ۲۴۶ |
| ۳۲۱ | 〃 〃 〃 | ۲۴۶ |
| ۳۲۲ | 〃 〃 〃 | ۲۴۷ |
| ۳۲۳ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام | ۲۴۷ |
| ۳۲۴ | 〃 〃 〃 | ۲۴۸ |
| ۳۲۵ | 〃 〃 〃 | ۲۴۸ |
| ۳۲۶ | 〃 〃 〃 | ۲۴۸ |
| ۳۲۷ | 〃 〃 〃 | ۲۴۸ |
| ۳۲۸ | حضرت جریر بن معاویہ کے نام | ۲۴۹ |
| ۳۲۹ | 〃 〃 〃 | ۲۴۹ |
| ۳۳۰ | خط کی دوسری شکل | ۲۵۰ |
| ۳۳۱ | خط کی تیسری شکل | ۲۵۰ |
| ۳۳۲ | حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام | ۲۵۰ |
| ۳۳۳ | 〃 〃 〃 | ۲۵۳ |
| ۳۳۴ | 〃 〃 〃 | ۲۵۶ |
| ۳۳۵ | 〃 〃 〃 | ۲۵۶ |
| ۳۳۶ | خط کی دوسری شکل | ۲۵۷ |
| ۳۳۷ | حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام | ۲۵۷ |
| ۳۳۸ | 〃 〃 〃 | ۲۵۸ |
| ۳۳۹ | 〃 〃 〃 | ۲۶۱ |
| ۳۴۰ | 〃 〃 〃 | ۲۶۲ |
| ۳۴۱ | 〃 〃 〃 | ۲۶۳ |


محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| خط | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|
| ۳۴۲ | حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام | ۲۶۴ |
| ۳۴۳ | خط کی دوسری شکل | ۲۶۵ |
| ۳۴۴ | حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام | ۲۶۵ |
| ۳۴۵ | 〃 〃 〃 | ۲۶۶ |
| ۳۴۶ | خط کی دوسری شکل | ۲۶۶ |
| ۳۴۷ | حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام | ۲۶۷ |
| ۳۴۸ | 〃 〃 〃 | ۲۶۸ |
| ۳۴۹ | خط کی دوسری شکل | ۲۶۸ |
| ۳۵۰ | حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام | ۲۶۸ |
| ۳۵۱ | خط کی دوسری شکل | ۲۶۹ |
| ۳۵۲ | حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام | ۲۶۹ |
| ۳۵۳ | دریائے نیل کے نام | ۲۷۰ |
| ۳۵۴ | خط کی دوسری شکل | ۲۷۰ |
| ۳۵۵ | حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام | ۲۷۰ |
| ۳۵۶ | خط کی دوسری شکل | ۲۷۱ |
| ۳۵۷ | خط کی تیسری شکل | ۲۷۱ |
| ۳۵۸ | خط کی چوتھی شکل | ۲۷۱ |
| ۳۵۹ | خط کی پانچویں شکل | ۲۷۲ |
| ۳۶۰ | حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام | ۲۷۲ |
| ۳۶۱ | خط کی دوسری شکل | ۲۷۳ |
| ۳۶۲ | خط کی تیسری شکل | ۲۷۳ |
| ۳۶۳ | حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام | ۲۷۳ |
| ۳۶۴ | حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام | ۲۷۵ |
| ۳۶۵ | خط کی دوسری شکل | ۲۷۶ |
| ۳۶۶ | حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام | ۲۷۶ |
| ۳۶۷ | 〃 〃 〃 | ۲۷۸ |
| ۳۶۸ | خط کی دوسری شکل | ۲۸۱ |
| ۳۶۹ | حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام | ۲۸۱ |
| ۳۷۰ | 〃 〃 〃 | ۲۸۱ |
| ۳۷۱ | 〃 〃 〃 | ۲۸۲ |
| ۳۷۲ | 〃 〃 〃 | ۲۸۲ |
| ۳۷۳ | 〃 〃 〃 | ۲۸۳ |
| ۳۷۴ | 〃 〃 〃 | ۲۸۳ |
| ۳۷۵ | 〃 〃 〃 | ۲۸۳ |
| ۳۷۶ | 〃 〃 〃 | ۲۸۳ |
| ۳۷۷ | 〃 〃 〃 | ۲۸۴ |
| ۳۷۸ | خط کی دوسری شکل | ۲۸۵ |
| ۳۷۹ | حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام | ۲۸۵ |
| ۳۸۰ | 〃 〃 〃 | ۲۸۹ |
| ۳۸۱ | 〃 〃 〃 | ۲۹۱ |
| ۳۸۲ | خط کی دوسری شکل | ۲۹۱ |
| ۳۸۳ | حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام | ۲۹۲ |
| ۳۸۴ | خط کی دوسری شکل | ۲۹۳ |
| ۳۸۵ | خط کی تیسری شکل | ۲۹۳ |


محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| خط | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|
| ۳۴۳ | حضرت عمرو بن عاص رضؓ کے نام | ۲۶۴ |
| ۳۴۳ | خط کی دوسری شکل | ۲۶۵ |
| ۳۴۴ | حضرت عمرو بن عاص رضؓ کے نام | ۲۶۵ |
| ۳۴۵ | 〃 〃 〃 | ۲۶۶ |
| ۳۴۶ | خط کی دوسری شکل | ۲۶۶ |
| ۳۴۷ | حضرت عمرو بن عاص رضؓ کے نام | ۲۶۷ |
| ۳۴۸ | 〃 〃 〃 | ۲۶۸ |
| ۳۴۹ | خط کی دوسری شکل | ۲۶۸ |
| ۳۵۰ | حضرت عمرو بن عاص رضؓ کے نام | ۲۶۸ |
| ۳۵۱ | خط کی دوسری شکل | ۲۶۹ |
| ۳۵۲ | حضرت عمرو بن عاص رضؓ کے نام | ۲۶۹ |
| ۳۵۳ | دریائے نیل کے نام | ۲۷۰ |
| ۳۵۴ | خط کی دوسری شکل | ۲۷۰ |
| ۳۵۵ | حضرت عمرو بن عاص رضؓ کے نام | ۲۷۰ |
| ۳۵۶ | خط کی دوسری شکل | ۲۷۱ |
| ۳۵۷ | خط کی تیسری شکل | ۲۷۱ |
| ۳۵۸ | خط کی چوتھی شکل | ۲۷۱ |
| ۳۵۹ | خط کی پانچویں شکل | ۲۷۲ |
| ۳۶۰ | حضرت عمرو بن عاص رضؓ کے نام | ۲۷۲ |
| ۳۶۱ | خط کی دوسری شکل | ۲۷۳ |
| ۳۶۲ | خط کی تیسری شکل | ۲۷۳ |
| ۳۶۳ | حضرت عمرو بن عاص رضؓ کے نام | ۲۷۳ |
| ۳۶۴ | حضرت عمرو بن عاص رضؓ کے نام | ۲۷۵ |
| ۳۶۵ | خط کی دوسری شکل | ۲۷۶ |
| ۳۶۶ | حضرت عمرو بن عاص رضؓ کے نام | ۲۷۶ |
| ۳۶۷ | 〃 〃 〃 | ۲۷۸ |
| ۳۶۸ | خط کی دوسری شکل | ۲۸۱ |
| ۳۶۹ | حضرت عمرو بن عاص رضؓ کے نام | ۲۸۱ |
| ۳۷۰ | 〃 〃 〃 | ۲۸۱ |
| ۳۷۱ | 〃 〃 〃 | ۲۸۲ |
| ۳۷۲ | 〃 〃 〃 | ۲۸۲ |
| ۳۷۳ | 〃 〃 〃 | ۲۸۳ |
| ۳۷۴ | 〃 〃 〃 | ۲۸۳ |
| ۳۷۵ | 〃 〃 〃 | ۲۸۳ |
| ۳۷۶ | 〃 〃 〃 | ۲۸۳ |
| ۳۷۷ | 〃 〃 〃 | ۲۸۴ |
| ۳۷۸ | خط کی دوسری شکل | ۲۸۵ |
| ۳۷۹ | حضرت عمرو بن عاص رضؓ کے نام | ۲۸۵ |
| ۳۸۰ | 〃 〃 〃 | ۲۸۶ |
| ۳۸۱ | 〃 〃 〃 | ۲۹۱ |
| ۳۸۲ | خط کی دوسری شکل | ۲۹۱ |
| ۳۸۳ | حضرت عمرو بن عاص رضؓ کے نام | ۲۹۲ |
| ۳۸۴ | خط کی دوسری شکل | ۲۹۳ |
| ۳۸۵ | خط کی تیسری شکل | ۲۹۳ |


محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| خط | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|
| | متفرق خطوط | |
| ۳۸۶ | گورنروں کے نام | ۲۹۴ |
| ۳۸۷ | ایک گورنر کے نام | ۲۹۵ |
| ۳۸۸ | امرائے اجناد کے نام | ۲۹۶ |
| ۳۸۹ | شام کے مسلمانوں کے نام | ۲۹۶ |
| ۳۹۰ | صدر مقاموں کے مسلمانوں کے نام | ۲۹۶ |
| ۳۹۱ | ایک صدر مقام کے مسلمانوں کے نام | ۲۹۶ |
| ۳۹۲ | گورنر شام کے نام | ۲۹۶ |
| ۳۹۳ | شام کے مسلمانوں کے نام | ۲۹۶ |
| ۳۹۴ | مسلمانوں کے نام | ۲۹۶ |
| ۳۹۵ | گورنروں کے نام | ۲۹۷ |
| ۳۹۶ | خط کی دوسری شکل | ۲۹۷ |
| ۳۹۷ | امرائے اجناد کے نام | ۲۹۷ |
| ۳۹۸ | 〃 〃 〃 | ۲۹۷ |
| ۳۹۹ | گورنروں کے نام | ۲۹۷ |
| ۴۰۰ | 〃 〃 〃 | ۲۹۸ |
| ۴۰۱ | ایک گورنر کے نام | ۲۹۸ |
| ۴۰۲ | فیروز دیلمی کے نام | ۲۹۸ |
| ۴۰۳ | گورنروں کے نام | ۲۹۸ |
| ۴۰۴ | کوفہ کے گورنر کے نام | ۲۹۸ |
| ۴۰۵ | مسلمانوں کے نام | ۲۹۸ |
| ۴۰۶ | ابوالدرداءؓ کے نام | ۲۹۹ |
| ۴۰۷ | گورنروں کے نام | ۲۹۹ |
| ۴۰۸ | خط کی دوسری شکل | ۲۹۹ |
| ۴۰۹ | ایک گورنر کے نام | ۲۹۹ |
| ۴۱۰ | مسلمانوں کے نام | ۳۰۰ |
| ۴۱۱ | امرائے اجناد کے نام | ۳۰۰ |
| ۴۱۲ | نافع بن عبدالحارث کے نام | ۳۰۰ |
| ۴۱۳ | ایک فوجی کمانڈر کے نام | ۳۰۰ |
| ۴۱۴ | گورنروں کے نام | ۳۰۱ |
| ۴۱۵ | 〃 〃 〃 | ۳۰۱ |
| ۴۱۶ | امرائے اجناد کے نام | ۳۰۱ |
| ۴۱۷ | گورنروں کے نام | ۳۰۱ |
| ۴۱۸ | 〃 〃 〃 | ۳۰۲ |
| ۴۱۹ | کثیر بن شہاب کے نام | ۳۰۲ |
| ۴۲۰ | مسلمانوں کے نام | ۳۰۲ |
| ۴۲۱ | گورنروں کے نام | ۳۰۲ |
| ۴۲۲ | کوفہ کے مسلمانوں کے نام | ۳۰۲ |
| ۴۲۳ | گورنروں کے نام | ۳۰۳ |
| ۴۲۴ | امرائے اجناد کے نام | ۳۰۳ |
| ۴۲۵ | مسلمانوں کے نام | ۳۰۳ |
| ۴۲۶ | گورنروں کے نام | ۳۰۳ |
| ۴۲۷ | امرائے اجناد کے نام | ۳۰۳ |
| ۴۲۸ | ایک گورنر کے نام | ۳۰۳ |


محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com




| نمبر | عنوان | صفحہ |
|---|---|---|
| ۴۲۹ | خط کی دوسری شکل | ۳۰۴ |
| ۴۳۰ | ایک گورنر کے نام | ۳۰۴ |
| ۴۳۱ | سائب بن اقرع کے نام | ۳۰۴ |
| ۴۳۲ | ایک گورنر کے نام | ۳۰۵ |
| ۴۳۳ | خط کی دوسری شکل | ۳۰۵ |
| ۴۳۴ | صدر مقاموں کے مسلمانوں کے نام | ۳۰۵ |
| ۴۳۵ | گورنر مکہ کے نام | ۳۰۵ |
| ۴۳۶ | مجاہد (ابن جبرؒ) کے نام | ۳۰۶ |
| ۴۳۷ | ایک گورنر کے نام | ۳۰۶ |
| ۴۳۸ | مسلمانوں کے نام | ۳۰۶ |
| ۴۳۹ | یمن کے گورنر کے نام | ۳۰۶ |
| ۴۴۰ | مسلمانوں کے نام | ۳۰۷ |
| ۴۴۱ | 〃 〃 〃 | ۳۰۷ |
| ۴۴۲ | امرائے اجناد کے نام | ۳۰۷ |
| ۴۴۳ | گورنروں کے نام | ۳۰۷ |
| ۴۴۴ | 〃 〃 〃 | ۳۰۷ |
| ۴۴۵ | عروہ (ابن عیاض بارقی) کے نام | ۳۰۸ |
| ۴۴۶ | گورنر کوفہ کے نام | ۳۰۸ |
| ۴۴۷ | گورنروں کے نام | ۳۰۸ |
| ۴۴۸ | 〃 〃 〃 | ۳۰۸ |
| ۴۴۹ | شام کے گورنر کے نام | ۳۰۹ |
| ۴۵۰ | صدر مقاموں کے مسلمانوں کے نام | ۳۰۹ |
| ۴۵۱ | 〃 〃 〃 | ۳۰۹ |
| ۴۵۲ | مسلمانوں کے نام | ۳۰۹ |
| ۴۵۳ | ایک گورنر کے نام | ۳۰۹ |
| ۴۵۴ | امرائے اجناد کے نام | ۳۰۹ |


محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# پیش لفظ

حضرت عمر فاروق رضہ کے سرکاری خطوط کا پہلا ایڈیشن ایک ہزار نسخوں پر مشتمل ۱۹۵۹ء میں چھپا تھا، اس کی پلیٹیں دوسری بار استعمال کے لئے محفوظ کر لی گئی تھیں، چار پانچ سال میں یہ نسخے نکل گئے تو ۱۹۶۵ء میں جزئی ترمیم و تنسیخ کے بعد پلیٹوں کی مدد سے دوسرا ایڈیشن شائع ہوا، کئی سال میں یہ بھی ختم ہو گیا، اب تیسرا ایڈیشن نئی کتابت کے بعد پیش کیا جا رہا ہے، کتابت، طباعت اور کاغذ کی بڑھتی ہوئی گرانی کے پیش نظر کتابت کا حجم کم کرنا ضروری ہو گیا پہلے اس کی ضخامت چار سو صفحات کی تھی اب تین سو صفحات رہ گئی ہے اس میں خطوط اور ان کے مقدموں پر نظر ثانی کر لی گئی ہے اور دونوں کو ادبی، تحقیقی اور معنوی اعتبار سے پہلے کی نسبت زیادہ بہتر بنانے کی کوشش کی گئی ہے اور نئے خطوط بڑھائے گئے ہیں، پہلی اشاعتوں میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا تعارف اور ان کے خطوط کا تنقیدی جائزہ تشنگی تحقیق کے باعث نہ ہو سکا تھا، موجودہ ایڈیشن میں اس کمی کی بھی تلافی کر دی گئی ہے۔

خورشید احمد فارق ۱۱ اگست ۷۵ء

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# سیدنا
# حضرتِ عمر فارُوق
# رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

سیدنا حضرت عمر فاروقؓ کی والدہ ختمہ ایک معزز اور خوشحال گھرانے کی خاتون تھیں اور والد خطاب بھی خاندانی آدمی تھے لیکن ناسازگار حالات کے باعث دینوی خوشحالی سے بہرہ ور نہ ہو سکے' عمر فاروقؓ نے ہوش سنبھالا تو گھر میں حسرت کا ماحول تھا۔ بچپن میں ان پر ایسا وقت بھی پڑا جب فاقہ کی نوبت آگئی۔ خلیفہ ہو کر کبھی اپنے بچپن کی روکھی پھیکی زندگی کا موجودہ نعمت و پر عظمت زندگی سے مقابلہ کر کے حیرت کیا کرتے تھے۔ ایک موقع پر انہوں نے کہا:۔ میری زندگی میں ایسا وقت بھی آیا ہے جب گھر میں کھانے کے لیے روٹی تک نہیں تھی' میں اپنی مخزومی خالاؤں کے گھر جا کر ان کے لئے کنوؤں سے میٹھا پانی نکال لاتا اور وہ مجھے مٹھی بھر بھر کے کشمش دے دیتی تھیں [1] بچپن کے موڑ پر وہ اپنی ماں کے چچازاد بھائی عمارہ

---

[1] ابن سعد ۳/ ۲۹۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بن ولید کے خادم کی حیثیت سے بھی، نظر آتے ہیں، عمارہ تجارت کے لئے شام یا یمن کے سفر پر تھے، حضرت عمر فاروقؓ ان کی خدمت کرتے اور کھانا پکا کر کھلاتے تھے [۱] اپنے عہد خلافت میں ایک بار مکہ کی کسی جانی پہچانی وادی سے گزرے تو ساتھیوں سے اس وادی میں اونٹ چرانے کے ادنیٰ مشاغل کا موجود شاندار زندگی سے مقابلہ کر کے حیرت سے کہنے لگے: میں بالوں کی بنڈی پہنے اس وادی میں خطاب (والد) کے اونٹ چراتا تھا۔ وہ سخت گیر آدمی تھے، میں کوئی کام کرتا تو میرا پیچھا کرتے اور اگر مجھ سے کوئی کوتاہی ہوتی تو مارتے اور آج میرے عروج کا یہ حال ہے کہ خدا اور میرے درمیان کوئی حائل نہیں، [۲] حضرت عمر فاروقؓ کے والد خطاب بدکلام، بدمزاج اور تشدد پسند آدمی تھے۔

قبول اسلام کے وقت حضرت عمر فاروقؓ کی عمر ۲۶ سال کی تھی۔ وہ کئی شادیاں کر چکے تھے اور اپنے قومی پیشہ تجارت میں مشغول تھے، رعب داب، جرات اور کامیاب تجارت کے باعث

---

[۱] منمق (ابن حبیب، حیدر آباد ہند) ص ۱۴۷۔ ابن ابی الحدید ۳/ ۱۴۳

[۲] ابن سعد ۳/ ۲۶۶۔ طبری ۵/ ۲۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



معاشرہ میں انہیں وقار حاصل ہو گیا تھا' جس معاملہ سے انہیں دلچسپی ہو جاتی اس کی پورے جوش اور بیباکی سے وکالت کرتے اور کسی بات پر اڑ جاتے تو اسے پایہ تکمیل تک پہنچا کر سانس لیتے۔

سیدنا حضرت عمر فاروقؓ لمبے چوڑے قد آور آدمی تھے' جوانی میں رنگ صاف تھا پھر سانولا ہو گیا تھا' سر گنجا تھا' آنکھیں خوب لال' داڑھی ہلکی لیکن مونچھیں بڑی اور خوب گچھی ہوئی مونچھوں کے سرے بھورے رنگ کے تھے' قد اتنا لمبا کہ اگر گدھے یا خچر پر سوار ہوتے تو قدم زمین پر لگتے آواز اونچی تھی' قدم بھاری' ہنستے بہت کم تھے' ظرافت و بدلہ سنجی سے طبیعت کو کوئی لگاؤ نہیں تھا' جب غصہ آتا تو مونچھوں کو اینٹھکر منہ میں لے لیتے اور زور زور سے ان میں سانس کی ہوا پھونکتے اور طیش زیادہ بڑھتا تو دانتوں سے اپنا ہاتھ کاٹنے لگتے حتیٰ کہ خون نکل آتا'[1] اس ظاہر میں مذکورہ صفات کے جوڑ سے سے ان کی شخصیت بڑی رعب دار ہو گئی تھی۔

جب رسول اللہ ﷺ نے بخیریت واپس لوٹے تو ایک کنیز ان کے پاس آئی اور بولی! میں نے عہد کیا تھا کہ جب آپ بخیریت واپس

---

[1] ابن سعد ۳/۳۲۶، ابن ابی الحدید ۳، ۴، ابن جوزی ص ۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لوٹیں گے تو آپ کے سامنے ڈھول بجا کر خوشی کا اظہار کروں گی' رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور کنیز ڈھول بجانے لگی' ذرا دیر میں حضرت ابو بکر صدیقؓ بھی آ گئے' کنیز گاتی بجاتی رہی' پھر حضرت عمر فاروقؓ آئے' انہیں دیکھ کر کنیز کے ہوش اڑ گئے' اس نے گانا بند کر دیا اور ڈھول پر چڑھ کر بیٹھ گئی۔[1]

جہاں تک مجھے معلوم ہے حضرت عمر فاروقؓ نے آٹھ عقد کئے' چار اسلام سے پہلے اور چار اسلام کے بعد' مدینہ آ کر انہوں نے تین بیویوں کو جو قبول اسلام اور ہجرت کے لئے تیار نہیں ہوئیں چھوڑ دیا تھا۔ ان کی پہلی بیوی زینب ان کے مشہور لڑکے عبداللہ اور لڑکی حضرت حفصہؓ زوجہ رسول اللہ ﷺ کی ماں تھیں ہجرت کر کے مدینہ آ گئی تھیں اور ایک خبر یہ ہے انہوں نے ہجرت نہیں کی اور مکہ ہی میں انتقال کیا' پہلی دو شادیاں بیویوں سے نباہ نہ ہونے کے باعث طلاق پر منتہی ہوئیں' خلیفہ ہونے کے کچھ عرصہ بعد حضرت عمر فاروقؓ نے تیسری شادی حضرت عاتکہؓ سے کی۔ ان کی چوتھی شادی

---

[1] کنز العمال ۶/ ۲۳۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حضرت علی حیدرؓ کی لڑکی حضرت ام کلثومؓ سے ۱۷ھ میں ہوئی جب وہ پچاس سال کے قریب تھے اور حضرت ام کلثومؓ آٹھ سال کی تھیں اس لڑکی کے مہر پر حضرت عمر فاروقؓ نے خطیر رقم صرف کی مقدار اکثر راویوں نے بیس ہزار روپے (چالیس ہزار درہم) اور ان کی ایک قلیل جماعت نے پچاس ہزار روے (دس ہزار دینار) معین کی ہے' ان کی دوام ولد بھی تھیں' بچوں کی تعداد ۱۴ تھی' نو لڑکے اور پانچ لڑکیاں۔[1]

حضرت عمر فاروقؓ سادہ زندگی گزارتے تھے' انہیں نہ لباس کا شوق تھا' نہ پر تکلف کھانوں کا' نہ ظاہری ٹھاٹ باٹ سے دلچسپی تھی' بچپن میں گھر کا روکھا پھیکا اور مشقت ماحول ان کی اس افتاد طبع کا کافی حد تک ذمہ دار تھا' خلیفہ ہو کر ان کی سادگی روکھے پن میں بدل گئی' اس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ وہ رعیت اور افسروں کے دل میں اپنی دھاک اور رعب داب بڑھانا چاہتے تھے اور دوسرا مقصد بحیثیت خلیفہ روکھی زندگی بسر کر کے امیدواران خلافت اور ان کے حمایتیوں کی

---

[1] نسب قریش ص ۳۴۹، ۳۵۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حاسدانہ نکتہ چینی سے بچنا تھا' جس کے نکھری اور اجلی زندگی بسر کرنے کی صورت میں بڑھنے کا اندیشہ تھا۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی طرح حضرت عمر فاروقؓ بھی رسول اللہؐ کے خسر تھے' ان کی لڑکی حضرت حفصہؓ آپ ہی سے بیاہی تھیں اس تعلق کے علاوہ جن صفات نے حضرت عمر فاروقؓ کو رسول اللہؐ اور اسلام کے معاملات سے دلچسپی لیتے تھے اور اکثر معاملات میں اپنی رائے دینے میں پیش قدمی کیا کرتے تھے' فطری جوش اور طبعی بیباکی نے ان میں کرید اور نقد کی صفت بھی پیدا کر دی تھی' اس لئے جنگ ہوتی یا صلح اقتصادی مسئلہ ہوتا یا سیاسی' اجتماعی یا شخصی وہ اس میں مداخلت ضرور کرتے اور اپنی سمجھ کے مطابق رائے دیتے جو بات انہیں ناپسند ہوتی اس پر نقد کرتے اور اپنا نقطہء نظر رسول اللہؐ کے سامنے پیش کر دیتے' رسول اللہؐ ان کے اخلاص' جوش اور رعب داب کا لحاظ کر کے اکثر ان کا مشورہ مان لیتے یا نقطہ نظر اختیار کر لیتے اور کبھی نرم و حکمت سے اسے مسترد بھی کر دیتے تھے بہت سے معاملات میں حضرت عمر فاروقؓ کے نقطہ نظر کی توثیق وحی کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ذریعہ بھی ہو جاتی تھی' اسی لئے مکہ کے مفسر مجاہدین جبر (م ۱۰۰ھ) نے کہا ہے: (کان عمر اذارای رایاً ینزل به) القرآن۔ جب حضرت عمر فاروقؓ کوئی رائے قائم کرتے تو اس کے مطابق قرآن نازل ہو جاتا تھا' [1] اس دوگانہ امتیاز یعنی رسول اللہؐ کا ان کے مشوروں پر عمل اور قرآن میں ان کے نقطہ نظر کی توثیق نے مسلمانوں میں ان کی دھاک بہت بڑھادی تھی حالانکہ وہ چالیس سال کے بھی نہیں ہوئے تھے۔

حضرت عمر فاروقؓ نے ۱۳ھ سے ۲۳ھ تک دس سال سے زیادہ حکومت کی لیکن ان کی کوئی مشاورتی کمیٹی نہ تھی' نہ کوئی وزیر' نہ باضابطہ مشیر' نہ نائب' انہیں اپنے اوپر بیپایاں اعتماد تھا اور خلافت کے سارے معاملات وہ اپنی رائے اور اجتہاد سے طے کیا کرتے تھے لیکن اگر کسی معاملہ میں ان کی سمجھ کام نہ کرتی یا کسی جنگی مہم یا جماعتی قضیہ یا متنازعہ فیہ مسئلہ میں وہ مشورہ کرنا یا مختلف نقطہائے نظر معلوم کرنا ضروری سمجھتے تو بعد نماز صحابہ سے رجوع کر لیتے تھے

---

[1] کنزالعمال ۶/ ۳۴۰، ۳۳۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



'ان کی اجتہاد آزاد اور باجرات تھا' وہ اگر کسی بات کو درست سمجھتے تھے۔ یا خلافت کے مفاد میں تو اسے بے دھڑک اختیار کر لیتے چاہے ایسا کرنے میں سنت رسولؐ اور عملِ حضرت صدیقؓ کی مخالفت ہی کیوں نہ کرنی پڑتی۔

رسول اللہؐ اپنا جانشین مقرر کئے بغیر دنیا سے رخصت ہو گئے تھے لیکن حضرت ابو بکر صدیقؓ نے وفات سے پہلے اپنے معتمد اور مشیر خاص حضرت عمر فاروقؓ کو خلافت کے لئے اپنا جانشین نامزد کر دیا تھا' سنت نبوی سے اس انحراف کی وجہ یہ تھی کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے سامنے وہ پر اذیت ہنگامے تھے جو رسول اللہؐ کے انتقال پر انتخاب خلیفہ کے معاملہ میں صحابہ کے درمیان پیدا ہو گئے تھے اور جن کے نتیجہ میں صحابہ کے تعلقات کشیدہ ہو گئے تھے' مسلمانوں کی وفاداریاں بٹ گئی تھیں اور مدینہ میں کئی سیاسی پارٹیاں وجود میں آ گئی تھیں جو ایک دوسرے پر نقد کر تھیں اور اپنے اپنے امیدواروں کو مسند خلافت پر متمکن دیکھنا چاہتی تھیں' حضرت ابو بکر صدیقؓ کو اندیشہ تھا کہ اگر انہوں نے اپنا جانشین مقرر نہیں کیا تو خلافت کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



امیدوار اپنے حمائیتوں کا سہارا لے کر آپس میں لڑنے لگیں گے اور اسلام کے تسخیری مشن کو سخت نقصان پہنچے گا۔

ان کی آخری علالت کے دوران ایک متمول اور بارسوخ قریشی مہاجر حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی عیادت کو آئے اور انہیں دیکھ کر بولے: اب تو آپ کی طبیعت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا: نہیں میری طبیعت بہت خراب ہے اور آپ لوگوں کا طرز عمل میرے لئے مرض سے زیادہ تکلیف دہ ہے' میری نظر میں جو شخص سب سے زیادہ اہل تھا میں نے اسے اپنا جانشین مقرر کیا تو آپ سب کا منہ پھول گیا' آپ میں سے ہر شخص خود خلیفہ بننا چاہتا ہے کیونکہ وہ دیکھتا ہے کہ دنیا امنڈ پڑی ہے۔

**والله انی لشدید الوجع و لما القی منکم یا معشر المهاجرین اشد علی من وجعی انی ولیت امر کم خیر کم فی نفسی فلکم زدم انفرارادة ان یکون هذا الا موله و ذلك لمارایتم الدنیا قداقبلت** [1]

ایک دوسرے قریشی رئیس اور امیدوار خلافت حضرت طلحہ بن

[1] اصابہ ص ۱۸، طبری ۴/۱۹۶، ابن سعد ۳/۲۷۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عبیداللہؓ کو جب معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے تحریری فرمان کے ذریعہ حضرت عمر فاروقؓ کو اپنا جانشین مقرر کر دیا ہے تو وہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس آئے اور انداز برہمی سے بولے آپ نے حضرت عمر فاروقؓ کو اپنا جانشین مقرر کیا ہے حالانکہ آپ ان کی سخت گیری سے خوب واقف ہیں' آپ کے بعد ان کا کیا حال ہو گا' خدا آپ سے پوچھے گا کہ رعیت کو کس کے سپرد کیا ہے تو آ کیا جواب دیں گے ؟ استخلفت علی الناس عمر وقدر ایت مایلقی الناس منه وانت معه فکیف اذا خلابهم وانت لاق ربك فسائلكل عن رعیتك[1]

پینتالیس سالہ حضرت عمر فاروقؓ خلیفہ ہوئے تو اس طرح کے ہنگامے نہیں ہوئے جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت کے وقت برپا ہوئے تھے' حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور میں عرب' عراق سرحد پر حضرت خالد بن ولیدؓ کی نگرانی میں سرحد کے عرب قبیلوں نے عراق کی سرحدی فارسی بستیوں پر بڑے پیمانہ پر ترکتاز

---

[1] طبری ۲/۵۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شروع کر دی تھی' جب عربوں نے ایک طرف خیرہ' انبار اور عین التمر جیسے اہم سرحدی شہروں کو پامال کر ڈالا اور دوسری طرف حضرت خالد بن ولیدؓ کو عراق سے ہٹا کر شام کے محاذ پر بھیج دیا۔

سوا دو برس پہلے جب حضرت ابو بکر صدیقؓ نے خلافت کا چارج لیا تھا تو جزیرہ العرب میں اسلام کو نہ سیاسی استحکام حاصل تھا نہ مذہبی پابندگی' ملک کے طول و عرض میں عربوں نے مدینہ کی بالادستی سے آزاد ہونے کا اعلان کر دیا تھا' زکوٰۃ بند ہو گئی تھی اور بیشتر جزیہ گزار عیسائی اور پارسی اقلیتوں نے جزیہ دینا موقوف کر دیا تھا ملک میں کئی طاقتور حریف مدینہ کا اقتدار ختم کرنے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے رسول اللہؐ کے قائم کردہ اقتصادی وسائل سے دو برس کے قلیل عرصہ میں جزیرہ عرب کے عربوں کو دوبارہ اسلام کا تابع اور مدینہ کا وفادار بنا لیا' زکوٰۃ بحال ہو گئی' جزیہ کی مقررہ رقمیں حسب سابق خزانہ میں آنے لگیں'۔ سارے ملک میں اسلامی اقتدار استوار کرنے کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ نے پڑوسی کے عراقی اور شامی سرحدوں پر ترکتاز اور فتوحات کرنے کے لیے

۱۔ بلاذری ص ۴۶۰' ابن سعد ۳/۳۰۰ ابن سلام ص ۲۳۵ تا ۳۵۱ ژ ژژژ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فوجیں بھیجیں جو ردہ بغاوتوں سے فارغ ہو کر معطل ہو گئی تھیں' انہوں نے عرب سرحد' زیرین عراق اور دجلہ و فرات کی درمیانی اراضی کے بہت سے دیہات پامال کر ڈالے۔ اور کئی اہم شہروں نیز فارسی چوکیوں (اُلیس' بانقیا' بارُوسما) کو جزیہ گزار بنالیا' سرحد شام کے بھی بہت سے گاؤں اور قصبے ان کی ترکتاز کی لپیٹ میں آگئے اور متعدد شہروں کے اکابر نے جزیہ دے کر اپنے مذہب جان اور مال کی امان لیلی تھی' حضرت عمر فاروقؓ خلیفہ ہوئے تو انہیں کچھ عرصہ تک مدینہ کے بعد مہاجر و انصار اکابر کے عدم تعاون سے ضرور پریشانیکا سامنا کرنا پڑا لیکن ملک کے طول و عرض میں عرب قبائل اور ان کے لیڈر پوری طرح ان کے وفادار تھے' سرحدوں پر لڑنے والی فوج اور ان کے سالاروں نے بھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے تقریر پر کسی کھلی مخالفت کا اظہار نہیں کیا' آمدنی کے وہ تمام سوتے جو رسول اللہ ﷺ کھول گئے تھے جاری تھے' عہد صدیق میں شام و عراق پر مسلم ترکتازیوں سے برابر غنیمت کا خمس حاصل ہوتا رہا تھا اور دونوں ملکوں کے متعدد قصبوں اور شہروں کے اسلامی تسلط میں

---

۱۔ طبری ۴/۱۶۲۔ ۲۔ بلاذری ص ۴۶۰' ابن سلام ص ۲۲۵۔۲۴۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آنے سے بہ شکل خبر یہ مرکزی آمدی کا ایک نیا دروازہ کھل گیا تھا۔
خلافت کا چارج لینے کے بعد حضرت عمر فاروقؓ کے اولین انتظامی وفوجی اقدامات میں دو سب سے اہم اقدام حضرت خالد بن ولیدؓ کی شامی افواج کی سپہ سالاری سے معزولی اور فارسی حکومت کے خلاف حضرت ابو عبید ثقفی کی قیادمیں فوج کشی تھے' حضرت عمر فاروق اور حقرت خالد بن ولیدؓ کے تعلقات کشیدہ تھے' وہ ایک دوسرے پر نقد کرتے تھے اور اس کی خبریں مسافروں اور سفیروں کے ذریعہ طرفین کو پہنچتی رہتی تھیں۔

خلافت کے وقت حضرت عمر فاروقؓ کی عمر تقریبا پینتالیس سال کی تھی' انہوں نے ساڑھے دس سال حکومت کی اور اس عرصہ میں ان کی فوجیں شرق اوسط کے بڑے رقبہ میں سرگرم عمل رہیں' زمام حکومت ہاتھ میں لیتے وقت اسلامی تسلط عرض و شام کے سرحدی یا وسطی قلمرو تک محدود تھا۔ لیکن ساڑھے دس سال بعد جب ان کا انتقال ہوا تو مصر تالیبیا' شام' عراق' میسوپوٹامیہ' اذربی جان اور بیشتر فارس پر ان کی فوجوں نے سیاسی وا قتصادی استعلا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حاصل کر لیا تھا' عراق و شام میں کل ملا کر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے عراق' شام مصر اور فارس کی تسخیر کے لئے ان سے کئی گنا زیادہ فوجیں مہیا کیں۔ غلبہ بر قرار رکھنے اور بغاتوں کو روک تھام کے لیے انہوں نے ہم شہروں میں فوجی مرکز قائم کئے جہاں ہزاروں کی تعداد میں عرب غازی ہر وقت جہاد کے لئے ڈٹے رہتے تھے' انہوں نے عراقی سرحد پر دو بڑی چھاؤنیاں مصر اور کوفہ قائم کیں۔ جہاں شام' عراق اور فارس کی فاتح افواج متصلہ علاقوں میں بغاوت دبانے اور نئے علاقے فتح کرنے کے لیے تیار رہتی تھیں' رسول اللہؐ نے جہاد کے گھڑوں کے لیے نقیع نامی ایک وسیع اور سر سبز میدان مدینہ کے قریب محفوظ کر لیا تھا' میں رسول اللہؐ کے ہزاروں گھوڑے رہا کرتے تھے' حضر ابو بکر صدیقؓ کے عہد میں ردہ بغاوتیں کچلنے میں نقیع کے گھوڑوں نے اہم ترین خدمت انجام دی تھی' حضرت عمر فاروقؓ کے کثیر الجہات فوجی اقدامات کے مطالبے اتنے بڑھے کہ نقیع کی سپلائی ناکافی ہو گئی اور انہوں نے گھڑوے پالنے اور ان کی نسل کشی کے لیے ایک دوسری چراگاہ ربزرو کر لی جس کا نام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شرف تھا' ایک تیسرا طول طویل میدان انہوں نے اونٹوں کے لئے مخصوص کر لیا' اس کا نام ربذہ تھا' یہاں زکوٰۃ اور غنیمت کے اونٹ رکھے جاتے تھے' اور فوجی سامان نیز سپاہیوں کو میدان کارزار تک پہنچانے کیلئے کام میں لائے جاتے تھے۔ گھوڑوں اور اونٹوں کے اس مرکزی سٹاک کے علاوہ مفتوحہ ممالک کی چھاؤنیوں میں بھی حضر عمر فاروق ؓ کے ہزاروں گھوڑے بغاوتیں فرد کرنے اور نئے علاقے مسخر کرنے کے لئے مستعد رہتے تھے' حضرت سیف بن عمر:
حضرت عمر فاروقؓ کے چار ہزار گھوڑے (کوفہ میں) اتفاقی ضرورت کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے' جاڑوں میں یہ گھوڑے قصر کوفہ کے بالمقابل اور دائیں جانب کے میدان میں چرتے اور گرمیوں میں دریائے فرات اور کوفہ کے مکانات کے درمیان واقع میدانوں میں .....اتنی ہی تعداد میں گھوڑے حضرت عمر فاروق ؓ عنہ کے بصرہ کی چھاؤنی میں رکھے تھے' انہوں نے مفتوحہ ممالک کے آٹھوں فوجی مرکزوں میں بھی چار چار ہزار گھوڑے تیار رکھنے کا بندوبست کر لیا تھا' اگر کوئی ناگہانی سانحہ (بغاوت یا دشمن کا حملہ) پیش آتا تو کل فوج کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تیار ہونے تک اس کا ایک حصہ گھوڑوں پر سوار ہو کر تیزی سے موقع واردات پر پہنچ جاتا۔

کان لعمرا اربعة الاف فرس عدة لکون ان کان' یشتیهانی قبلة تصر الکوفة و میسرته ..... ویر بعها فیها بین الفرات والا بیات من الکوفة ..... و بالبصرة نحومنها وفی کل مصر من الا مصار الثمانیة علی قدرها ..... فان نا بتهم نائبة رکب قوم و تقدموا الی ان یستعد الناس[1]

باخبر لوگ بتاتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق ؓ ایک سال میں ساٹھ ہزار فوج مدینہ سے شام اور عراق کے محاذوں کو چالیس ہزار انٹوں پر سوار کر کے بھیجا کرتے تھے۔

عن یحیی بن سعیدان عمر بن الخطاب کان یحمل فی العام الواحد علی اربعین الف بیعر' یحمل الرجل الی الشام و یحمل الرجلین الی العراق علی بعیر [2]

مصر' شام میسوپوٹامیہ' عراق' ادزبی جان اور فارس میں جہاں حضرت عمر فاروق ؓ نے دس سال کے مختصر عرصہ میں اسلام کا سیاسی واقتصادی تسلط قائم کیا تین متحد قومیں (عیسائی یہودی اور پارسی)

---

[1] طبری ۴، ۱۹۶ [2] ابن سعد ۳/ ۳۰۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آباد تھیں، چھٹی اور ساتویں صدی عیسوی میں شام، مصر اور لیبیا کی بزنطی عیسائی اور عراق و فارس کی پارسی حکومتیں فوجی طاقت اور شاہی شان و شوکت میں دنیا کی ساری حکومتوں سے بازی لے گئی تھیں، ان حکومتوں کے تہ در تہ سیاسی اقتدار کے مضبوط قلعوں کو حضرت عمر فاروقؓ کی جس فوجی مشین نے مسمار کیا اس کی تشکیل بنیادی طور پر انہی مالی وسائل سے ہوئی تھی جن کا رسول اللہ ﷺ اور ان ک جانشین حضرت ابو بکر صدیقؓ بندوبست کر گئے تھے اور جن کی بنیادیں قرآن کے مجوزہ فراہمی ذولت کے ان تین اصوبوں پر استوار ہوئی تھیں۔ مال غنیمت (۲) جزیہ اور (۲) زکوٰۃ لیکن یہ مالی وسائل اتنے وسیع نہ تھے کہ ان کی مدد سے دنیا کی قوی ترین اقوام کے قصر حکومت گرادئے جاتے۔

سنہ ۱۴ھ یا سنہ ۱۵ھ میں فاروقی فوجوں نے سرحد عراق پر بمقام قادسیہ ایک عظیم الشان فتح حاصل کی جس نے فارسی حکومت کی بنیادیں ہلادیں اور اس کی قسمت پر تباہی کی مہر ثبت کردی، عراق کو بہت سی مزروعہ اراضی جس کی نہریں سے آباپاشی ہوتی تھی فاتحین کے قبضہ میں آئی تو ان کی تیس ہزار فوج نے مطالبہ کیا کہ اس طویل و عریض اراضی اور اس میں واقع قصبوں اور شہروں نیز وہاں کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



باشندوں کو ان کے درمیان تقسیم کر دیا جائے' کمانڈران چیف حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو مطالبہ بجا معلوم ہوا لیکن سینکڑوں میل میں پھیلے ہوئے رقعہ ارض' اس کے دریاؤں' نہروں' زیراب زمینوں تالالوں اور ٹیلوں کی تقسیم انہیں اپنے بس سے باہر نظر آئی اور انہوں نے مناسب سمجھا کہ خلیفہ سے رجوع کیا جائے' اراضی وغیرہ کی مساویانہ تقسیم میں حضرت عمر فاروقؓ کو ایک رکاوٹ تو وہی نظر آئی جس کا ابھی ذکر ہوا' اس کے ماسوا وہ عربوں کو زمیندار بنانے کے بھی خلاف تھے۔ ان کا خیالات تھا کہ زمیندار ہو کر عرب جہاد سے کترانے لگیں گے' دولت و فرصت پا کر عیاش ہو جائیں گے اور باہم لڑا کریں گے۔

عراق' شام جزیہ اور فارس میں حضرت عمر فاروقؓ نے جزیہ اور لگان' زر و سیم نیز سامان خورد نوش تک محدود رکھا تھا' ۲۰ھ میں ان کے سلار اعلیٰ حضرت عمر بن عاصؓ نے مصر فتح کیا تو نقد و جنس کے علاوہ جن کی مقدار عراق و شام کے جزیہ سے زیادہ تھی مسلمان فوج کے لئے لباس بھی جزیہ میں داخل کر دیا تھا' مصریوں پر مفروضہ جزیہ اور لگان کی تفصیل اخبار و آثار کے دو قدیم ترین ماخذوں سے پیش کی جاتی ہے: حضرت عمرو بن عاصؓ نے فقرار کو چھوڑ کر ہر بالغ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پر دو دینار (دس روپے) جزیہ لگایا اور پیر صاحب زمین پر دیناروں کے علاوہ تین اردب (چھ من کے قریب) گیہوں' دو قسط (ساڑھے تین سیر کے قریب) روغن زیتون دو قسط سرکہ مسلمان فوج کی خوراک کے لئے (ہر ماہ واجب کر دیا' خورد نوش کا سامان دار الزرق (اسٹور) میں جمع ہو جاتا اور وہاں سے فوج میں تقسیم کر دیا جاتا' مصر کی ساری مسلمان فوج کا شمار کیا گیا۔ اور مصریوں پر ہر فوجی کے لئے ایک ادنی گاؤں (جُبہ' ایک بُرنُس) لمبی نکیلی ٹوپی یا عمامہ شلوار اور ایک جوڑا چرمی موزے (خُف) یا گاؤں کی بجائے اس کا ہم قیمت قبطی (نرم و چمکدار) کپڑا لازم کر دیا گیا' حضرت عمرو بن عاصؓ نے ان مواخذات پر مشتمل ایک تحریر لکھ دی جس میں تصریح تھی کہ اگر مصریوں نے (بے کم دہ ست) تحریر کی پابندی کی تو ان کی عورتوں' بچوں کو نہ تو بیچا جائے گا نہ غلام بنایا جائے گا اور نہ ان کے روپیہ پیسہ اور فینوں سے تعرض کیا جائے گا۔ حضرت عمر فاروقؓ کو اس قرارداد کی اطلاع دی گئی تو انہوں نے اس کی توثیق کر دی' فرضع عمر و

على كل حالم دينارين الاان يكون فقير ا والزم كل ذى ارض مع الدينارين ثلاثة ارادب حنطة و قسطى زيت وقسطى خل وقسطى عسل رزقا للمسلمين تجمع فى دار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الرزق و تقسیم فیهم راحصی المسلمون فالزم جمعی اهل مصر لکل رجل منهم جبه صرف و برنسا اوعما مة وسر اویل و خفین فی کل عامر او عدل الحیة الصوف ثوباقیطیا و کتب علیهم کتابا او شرط لهم اذا وفوا بذلك ان لاتباع نسائوهم ابنائو هم ولا تسبو اد

عراق وشام کی فتوحات کے دوران حضرت عمر فاروقؓ نے مفتوحہ اقوام پران کے علاقوں میں مقیم عرب افواج کے قیام وبقا کے لئے جو دو ٹیکس لگائے تھے ایک شکل نقد جزیہ اور دوسرا بصور جنس لگاان سے وہاں کی فوجیں خود، کفیل ہو گئی تھیں اور مرکزان کے اخراجات سے پوری طرح سبکدوش ہو گیا تھا' اس کے ذمہ ان فوجوں کے ہتھیاروں 'سواری اور زادراہ کی فراہمی رہ گئی تھی جو عراق وشام کے مورچوں کو وقت فوقتہ بھیجی جاتی تھیں 'ان فوجوں کا خرچہ نکالنے کے بعد حضرت عمر فاروقؓ کے خزانہ میں بہت سارو پیہ بچ رہتا تھا جس کا کچھ حصہ وہ مدینہ کے باشندوں میں بانٹ دیتے تھے لیکن آمدنی اس تیزی اور اتنے وسیع پیمانہ پر بڑھتی جارہی تھی 'کہ اس کا کوئی مستقل اور باضابطہ مصروف نکالنے کی ضرورت تھی' حضرت عمر فاروقؓ نے اس امنڈتی دولت کو ٹھکانے لگانے کا جو نظام قائم کیا وہ دیوان عطاء کے نام سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مشہور ہے' اس اولدہ کے ماتحت ان مسلمانوں کی سالانہ تنخواہ اور خوراک کے لئے ماہانہ راشن مقرر کر دیا گیا جنہوں نے ہجرت کے بعد سے اب تک ایک بار یا زیادہ جہاد کیا تھا یا جو آنے والی جنگوں میں شرکت کے لئے تیار تھے' سالانہ تنخواہوں کے پہ نو گریڈ تھے۔

پہلا گریڈ ڈھائی ہزار روپے' مہاجرین قریش کے لئے جنہوں نے جنگ بدر میں حصہ لیا تھا۔

دوسرا گریڈ' دو ہزار روپے' [1] ان انصاریوں کے لئے جنہوں نے جنگ بدر میں حصہ لیا تھا نیز ان لوگوں کے لئے جنہوں نے بدر کے بعد معاہدہ حدیبیہ (۶ھ) تک کے معرکوں میں شرکت کی تھی۔

تیرا گریڈ' ڈیڑھ ہزار روپے' ان لوگوں کے لئے جنہوں نے معاہدہ حدیبیہ اور اس کے بعد عہد صدیق و فاروقی میں جنگ قادسیہ ۱۴ یا ۱۵ھ سے قبل کی جنگوں میں حصہ لیا تھا۔

چوتھا گریڈ۔ ایک ہزار روپے' عراق کی جنگ قادسیہ ۱۴ یا ۱۵ھ یا شام کی جنگ یرموک ۱۵ھ میں شرکت کرنے والوں کے لئے' ان دو جنگوں میں جن غازیوں نے شجاعت کے جوہر دکھائے تھے ان کا گریڈ سوا ہزار روپے تھا۔

---

[1] بلاذری ص ۴۶۰، ابن سعد ۳/۳۰۰، ابن سلام ص ۲۳۵، بیہقی ۱/۳۵۰ تا ۳۵۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پانچواں گریڈ۔ پانچ سو روپے' قادسیہ اور یرموک کے معرکوں کے بعد عراق وشام کے محاذوں پر آنیوالے سپاہیوں کی پہلی کھیپ کیلئے۔

چھٹا گریڈ۔ ڈھائی سو روپے دوسری کھیپ کے لئے۔

ساتواں گریڈ سوا سو روپے' تیسری کھیپ کے لئے۔

آٹھواں گریڈ۔ سوا سو روپے' چوتھی کھیپ کے لئے۔

نواں گریڈ۔ سو روپے' [1] پانچویں کھیپ کیلئے' یہ سب سے چھوٹا گریڈ تھا اور ہر عرب کو جو مدینہ آکر جہاد کیلئے آمادگی ظاہر کرتا دیا جاتا تھا۔

تنخواہ پانے والے مردوں کے بیوی بچوں کی بھی تنخواہیں مقرر کردیں گئیں۔

پہلا گریڈ۔ ڈھائی سو روپے مجاہدین بدر کی بیویوں کے لئے۔

دوسرا گریڈ۔ [2] دو سو روپے' بدر کے بعد کی جنگوں اور معاہدہ حدیبیہ ۶ھ میں حصہ لینے والوں کی بیویوں کے لئے۔

تیسرا گریڈ۔ ڈیڑھ سو روپے' معاہدہ حدیبیہ کے بعد سے قبل از قادسیہ واقع ہونے والی جنگوں کے مجاہدوں کی بیویوں کے لئے۔

چوتھا گریڈ۔ سو روپے' جنگ قادسیہ میں شریک مجاہدوں کی بیویوں کے لئے۔

---

[1] طبری ۴/۱۶۲۔۱۶۳ [2] بلاذری ص ۴۶۰، ابن سلام ص ۲۲۵، ۲۴۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پانچواں گریڈ۔ پچاس روپے' جنگ قادسیہ کے بعد کے غازیوں کی بیویوں کے لئے [۱] اخبار و آثار کے ایک اسکول کی رائے ہے کہ عورتوں کا سب بڑا گریڈ ڈیڑھ ہزار تھا اور یہ ان خواتین کو ملتا تھا جو ہجرت کر کے مدینہ آگئی تھی۔[۲]

اولاد کی تنخواہیں:

پہلا گریڈ۔ [۳] ایک ہزار روپے' مجاہدین بدر کے بالغ لڑکوں کے لئے۔

دوسرا گریڈ۔ سو روپے' مجاہدین بدر کے نابالغ لڑکوں کے لئے۔

تیسرا گریڈ۔ پچاس روپے' دودھ پیتے بچوں کے لئے۔

نقد تنخواہ کے علاوہ حضرت عمر فاروقؓ نے مسلمان غازیوں کے کھانے کا بھی انتظام کیا جو بشکل راشن انہیں ملتا تھا' تنخواہ کے مستحق صرف مسلمان تھے لیکن راشن غلاموں کو بھی دیا جاتا تھا' راشن کی مقدار فی کس دو جریب تھی اور تنخواہ پانے والے ہر مرد کے علاوہ اس کے بیوی بچوں اور غلاموں کو بھی راشن ملتا تھا۔ جریب ملک شام کا پیمانہ تھا جسے مدی بھی کہتے تھے' اس میں تقریباً ساڑھے بائیس سیر غلہ سماتا تھا'[۴] حضرت عمر فاروقؓ نے ساٹھ غریبوں کو بلا کر انہیں پیٹ بھر روٹی کھلائی تو دو جریب آٹا خرچ ہوا' اس بنا پر انہوں نے فرد واحد کے ساٹھ وقت ایک ماہ کا غلہ دو جریب[۱] مقرر کر دیا جو ایک من پانچ سیر کے بقدر تھا' غلہ کے علاوہ راشن میں تقریباً ساڑھے تین سیر (دو قسط) سرکہ اور روغن زیتون بھی مقرر کیا گیا۔[۲]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حضرت عمر فاروقؓ کی شاندار فتوحات نے مسلمانوں کی نظر میں ان کی قدر و منزلت بڑھائی ہی تھی، دیوان عطاء نے ان کی شخصیت میں اور زیادہ کشش پیدا کر دی اگر کہا جائے کہ وہ قومی ہیرو بن گئے تو بیجا نہ ہوگا، مسلمانوں کے سواد اعظم نے دیوان عطاء کا پرجوش خیر مقدم کیا، لوگ حضرت عمر فاروقؓ کی درازی عمر کی دعائیں مانگنے لگے، مجلسوں میں ان کی تعریف ہونے لگی محفلوں میں ان کے اقدامات کو سراہا جانے لگا، آنے والی نسلیں بھی جو حضرت عمر فاروقؓ کی فتوحات سے مرغوب تھیں اور ان کے دیوان عطا نیز نظام جزیہ و مالگزاری کی برکتوں سے بہرہ ور، انہیں مسلمانوں کا زبردست محسن، سیاسی تدبیر کا پیکر اور دینی سمجھ بوجھ کا دیوتا تصور کرنے لگیں۔

# خطوط

حضرت عمر فاروق رضؓ کے خطوط کے بارے میں متعدد لوگوں نے مجھ سے پوچھا کہ ثقاہت کی میزان میں ان کا پایہ کیا ہے؟ اس سوال کا تحقیقی جواب سمجھنے کے لئے ایک تمہیدی مقدمہ ذہن نشین کرنا ضروری ہے۔

حضرت عمر فاروق رضؓ نے دس سال سے زیادہ حکومت کی اور اس عرصہ میں کوئی دن ایسا نہیں گذرا جب ان کے فوجی کمانڈر کسی نہ کسی محاذ پر جنگ و قتال میں مصروف نہ رہے ہوں، روزانہ ان کے پاس جنگی محاذوں، صوبائی گورنروں اور زکوٰۃ کلکٹروں کے ایلچیوں کا تانتا بندھا رہتا تھا جو فتح، صلح، معاہدہ، رسد، ہتھیار، مال غنیمت، جزیہ، زکات اور دوسرے بہت سے رسول اور فوجی امور سے متعلق خط اور پیغامات لے کر آتے رہتے تھے جن میں بہت سے فوری جواب کے محتاج ہوتے، حضرت عمر فاروق رضؓ کا نہ کوئی دفتر تھا، نہ دفتری عملہ، ان کا طریق کار یہ تھا کہ کمانڈر، گورنر یا زکوٰۃ کلکٹر کے خط نیچے یا پشت پر ایک دو یا چند جملوں میں حکم کا لب و لباب ثبت کر دیتے اور متعلقہ ہدایات کمانڈر، گورنر اور زکوٰۃ کلکٹر کو... پہنچانے کے لئے سفیروں کے گوش گذار کر دیتے، اگر ان افسروں کی طرف سے کوئی خط نہ ہوتا بلکہ سفیروں کی معرفت زبانی پیغام آتے تو وہ ایک چھوٹے سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کاغذ یا اس کی عدم موجودگی میں چمڑے کے ٹکڑے پر ہدایت کا جو ہری حصہ لکھ دیتے اور ثانوی اہمیت کی ہدایات متعلقہ افسروں کو پہنچانے کے لئے سفیروں کو زبانی بتا دیتے تھے۔ کبھی ایسا ہوتا کہ ملاقاتیوں اور وفدوں کے ہجوم میں خلیفہ کو ایک دو جملے تک لکھنے کا موقع نہ ملتا تو کسی پڑھے لکھے معتمد سے کہہ دیتے کہ حکم کا لب و لباب کاغذ پر لکھ کر سفیروں کو دے دے۔ حضرت عمر فاروق رضؓ ہر روز درجنوں خطوط اور جواب طلب استفسارات کو اس طرح ٹھکانے لگایا کرتے تھے، دوسرے تینوں خلفاء کا بھی کم و بیش یہی طریق کار تھا، حضرت عمر فاروق رضؓ کا حکم جب کمانڈر، گورنر، زکات کلکٹر کے پاس اس کے اپنے خط کی پشت پر یا کسی دوسرے کاغذ کے ٹکڑے پر لکھا ہوا موصول ہوتا تو وہ اگر محاذِ جنگ پر ہوتا تو اپنی فوج کے سامنے۔ کسی علاقے کا گورنر ہوتا تو اپنے مشیروں اور صلاح کاروں کے سامنے اور کسی بستی کا زکات کلکٹر ہوتا تو جمعہ کے نمازیوں کے سامنے پڑھ کر سنا دیتا اور متعلقہ ہدایات ایلچی سے سنوا دیتا، حکم سنانے اور اس پر عمل پیرا ہونے کے بعد خط کی اہمیت ختم ہو جاتی اور وہ اکثر و بیشتر ضائع ہو جاتا تھا۔

مختصر نویسی کا سب سے بڑا سبب تو سرکاری کاموں کا ہجوم اور دفتری عملہ نیز منشیوں کا فقدان تھا اس کے علاوہ یہ بات بھی تھی کہ حضرت عمر فاروق رضؓ دوسرے تینوں خلفاء کی طرح باقاعدہ پڑھے لکھے آدمی نہیں تھے، عرب معاشرہ میں نہ علمی ماحول تھا، نہ مدارس، نہ اسکول اس لئے عربوں کو نہ تو خط نویسی کی مشق ہوتی تھی نہ انشا پردازی کی تربیت حاصل کرنے کا موقع ملتا تھا، معمولی تجارتی خط و کتابت سے زیادہ ان کے قلم کی پرواز نہ تھی، مختصر نویسی کا ایک محرک کاغذ کی کمیابی اور گرانی بھی تھا۔ اس کی مانگ حکومتوں کے دفاتر میں اتنی زیادہ تھی کہ بازاروں میں بانٹر ملتا ہی نہ تھا۔ اور اگر ملتا تو بے حد گراں، اس لئے تحریر میں بڑے ایجاز و اختصار سے کام لیا جاتا تھا، اکثر کاغذ نہ ہونے کی صورت میں چمڑے پر بھی سرکاری احکام و فرامین لکھے جاتے تھے، اور معاشرہ میں رچی بسی اختصار نویسی کی چھاپ چمڑے کی تحریروں پر بھی ہوتی تھی،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قید تحریر میں آنے سے پہلے حضرت عمر فاروق رضہ اور دوسرے تینوں خلفاء کے خطوط کئی پشتوں یا ستر اسی برس تک یادداشت سے بیان ہوتے رہے۔ مرور ایام، بڑھاپے بیماری اور جسمانی کمزوری صاحب حافظہ کے خاص رجحانات یا نئے حالات کے عمل اور ردعمل سے حافظہ میں محفوظ واقعات اور اقوال کبھی بگڑ جاتے ہیں اور کبھی بدل جاتے ہیں اور ستر اسی برس تک حافظہ کی تغیر پذیر کتاب سے نقل کے دوران حضرت عمر فاروق رضہ کے خطوط بھی بگڑتے اور بدلتے رہے۔

حافظہ کی غلط کاری کے علاوہ خط بیان کرنے والے بھی جان بوجھ کر ان میں اضافے کر دیتے تھے، حضرت عمر فاروق رضہ کے بہت سے مطبوعہ خط ایسے ہیں جن کا مضمون اور حجم ایک ہی موضوع پر ہونے کے باوجود ایک دوسرے سے مختلف اور مختلف راویوں کی زبانی نقل ہونے سے ان کی شکلیں بھی ایک دوسرے سے مختلف ہو گئی ہیں، مضمون و حجم کا اختلاف اور تعدد اشکال اس بات کی واضح دلیل ہے کہ راویوں نے اپنی طرف سے ان میں اضافے کر دیئے ہیں اضافوں کا مقصد یہ تھا کہ کاتب کی شخصیت ترک دنیا، خدا ترسی، جوش جہاد قالونی مہارت، سیاست و تدبر، مسلمانوں کی خیر اندیشی اور اسی طرح کے اچھے صفات سے متصف ہو جائے اور پڑھنے والوں کے دل میں ان کی عظمت و تقدس کے نقوش گہرے ہو جائیں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے درجنوں خطوں کے مضمون میں تناقض یا بنیادی فرق معنی بھی پایا جاتا ہے، یہ صفت زیادہ تر ایسے خطوط میں پائی جاتی ہے جن کا تعلق حدود (حلال و حرام) اقتصادی معاملات یا مالی فائدہ اور نقصان سے ہوتا ہے، راویوں نے ایسے خطوط خود تصنیف کر کے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کر دیئے ہیں، تاکہ ان کے نقطہ نظر میں وزن پیدا ہو جائے، خاص و عام اسے قبول کر لیں اور قاضی و مفتی اس کے مطابق فیصلے اور فتوے دینے لگیں، پہلی صدی کے نصف ثانی میں تابعی محدثوں نے بڑے صحابہ بالخصوص حضرت ابوبکر صدیق رضہ حضرت عمر فاروق رضہ حضرت علی حیدر رضہ، حضرت زید بن ثابت رضہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضہ کے اجتہادات، آثار اور فیصلوں کو حدیث

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نبوی کا درجہ دے دیا تھا اس لئے ان کے اوامر و نواہی حدیث کی طرح واجب العمل ہو گئے تھے۔

حدیث و آثار کے شعبہ میں خلفائے اربعہ کے خطوط اور تقریریں بھی داخل ہیں۔ وضع کا کاروبار منظم طریقہ پر قرن اول میں رائج تھا، وضع حدیث کی ابتدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں ہو گئی تھی، لوگ اپنے مقصد کی خاطر حدیثیں بنا کر ان کی طرف منسوب کرنے لگے تھے، رسول اللہ صلعم نے من کذب علی متعمداً فلیتبوا مقعدہ من النار۔ جیسی وعیدوں سے اس رجحان کی روک تھام کرنا چاہی۔ لیکن لوگ باز نہیں آئے شیخین کے زمانہ میں وضع حدیث کا رجحان اتنا بڑھ گیا تھا کہ وہ کوئی حدیث اس وقت تک قبول نہ کرتے جب تک صاحب حدیث دو گواہوں سے اس کے مستند ہونے کی توثیق نہ کر دیتا، لہ زیادہ دن نہ گذرے تھے کہ مادی فائدوں کی خاطر لوگ جھوٹی گواہی بھی دینے لگے اس لئے چوتھے خلیفہ حضرت علی حیدر رضؓ حدیث کی توثیق میں گواہی قبول نہیں کرتے تھے، وہ کسی وقت کسی حدیث کو درخود اعتنا نہ سمجھتے تھے جب صاحب حدیث اس بات کا حلف لیتا کہ وہ موضوع نہیں ہے۔ ۲

بنو امیہ کے زمانہ (۴۱ تا ۱۳۲ھ) میں وضع حدیث و آثار کو بہت فروغ حاصل ہوا۔ اس زمانہ میں محدث طبقہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیز صحابہ کا جانشین و ترجمان ہونے کا مدعی تھا، معاشرہ پر چھایا ہوا تھا اور عوام نیز بیشتر خواص کی مذہبی، مذہبی اور قانونی قیادت اس کے ہاتھ میں تھی، اس طبقہ نے خاص و عام کے دماغ میں یہ خیال راسخ کر دیا تھا کہ کسی پڑھے لکھے مسلمان کے لئے اپنے اجتہاد و تدبر سے قانون بنانا جائز نہیں ہے اور قانون کے لئے اسے صرف قرآن، حدیث اور بڑے صحابہ کے اجتہاد اور آراء ہی کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ زندگی کے بدلتے

---

۱۔ ذہبی ۱/۱۰۔

۲۔ کتاب الام شافعی ۷/۳۰۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہوئے حالات میں نت نئے مسائل پیدا ہوتے رہتے تھے اور ان تینوں ماخذوں میں جب کسی مسئلہ کا قانونی حل نہ ملتا تو اس طبقہ کے بہت سے محدث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور بڑے صحابہ کے ترجمان کی حیثیت سے ا۔ پنے اجتہاد سے قانون بنا لیتے تھے اور اس میں مناسب اسناد لگا کر رسول اللہ ص کے کسی بڑے صحابی بالخصوص حضرت عمر فاروق رضہ کی طرف جو صحابہ کے زمرہ میں سب سے زیادہ مقبول تھے، منسوب کر دیتے تھے، ان محدثوں کو اندیشہ تھا کہ دوسرے مسلمانوں کے لئے قانون سازی کا دروازہ کھولنے سے وہ خود معاشرہ میں جنسِ کاسد ہو کر رہ جائیں گے، مسلمان اپنے اجتہاد اور تدبر سے کام لے کر قانونی ضرورتیں پوری کرنے لگیں گے، ان کا سہارا لینا چھوڑ دیں گے، ان کی حدیث و آثار کا سارا سرمایہ جس کے وہ نگہبان تھے۔ بیکار ہو جائے گا معاشرہ میں ان کی مانگ ختم ہو جائے گی، قدر دانوں سے انہیں جو اقتصادی فوائد حاصل تھے ۔ بند ہو جائیں گے اور خاص و عام کی مذہبی، اخلاقی اور قانونی قیادت ان کے ہاتھ سے نکل جائے گی وضع حدیث و آثار کی غیر معمولی گرم بازاری دیکھ کر قرن اوّل کے ایک نقاد حدیث کو کہنا پڑا۔ میں نے نیک لوگوں (محدثوں) کو ہر بات سے زیادہ حدیث کے معاملہ میں جھوٹا پایا ہے (یحیی بن سعید قطان عن ابیہ لم نر الصالحین فی شی اکذب منھم فی الحدیث اس گرم بازاری کی ایک وزنی شہادت بھی خوب فراہم ہو جاتی ہے کہ بخاری نے ساڑھے چھ لاکھ حدیثوں میں سے صرف ڈیڑھ دو ہزار حدیثوں کو مستند پا کر اپنی صحیح میں جگہ دی ہے۔

ذیل میں فاروقی خطوط کی کچھ مثالیں بیان کی جاتی ہیں تاکہ قاری کو مذکورہ بالا تمہید کی مقدمہ میں پیش کی ہوئی رائے کے صحیح ہونے کا اطمینان ہو جائے۔

## اختلاف مضمون، اختلاف حجم اور متعدد اشکال والے خط،

موضوع۔ شامی، افواج کی سپہ سالاری سے حضرت خالد بن ولیدؓ کی معزولی اور حضرت

---

ا۔ فجر الاسلام احمد امین صفحہ ۲۶۰، بحوالہ کودی شارم صحیح مسلم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بہ سبیدہ بن جراحؓ کا تقرر

خط کی پہلی شکل :-

اگر خالد اس بات کا اقرار کریں کہ انہوں نے میری بابت جھوٹی باتیں کہی ہیں تو وہ اپنے عہدہ پر بحال رہیں گے ورنہ معزول ہیں اور تم سپہ سالار تم ان کا عمامہ اتار لینا اور ان کی آدھی دولت ضبط کر لینا ۔ (طبری ۴/ ۵۶)

خط کی دوسری شکل :-

تمہیں سپہ سالار مقرر کرتا ہوں ، اگر خدا (یرموک کی جنگ میں) تمہیں کامیابی عطا کرے تو (خالد کے ساتھ عراق سے آئی ہوئی) فوج کو عراق لوٹا دینا نیز ان سپاہیوں کو تمہارے پاس آنے والی کمک سے اگر لوٹانا پسند کریں ۔ (طبری ۴/ ۶۳)

خط کی تیسری شکل :-

میں نے تمہیں شام کا گورنر اور اسلامی فوج کا سالار مقرر کیا ہے اور خالد کو اس عہدہ سے معزول کر دیا ہے ، والسلام ۔ (فتوح الشام منسوب بواقدی ۲/ ۲)

خط کی چوتھی شکل :-

میں تمہیں ابن خدا سے ڈرنے کی تلقین کرتا ہوں جو ہمیشہ رہنے والا ہے اور جس کے سوا ہر شے فانی ہے ، جس نے ہمیں گمراہی سے نکال کر سیدھا راستہ دکھایا اور اندھیرے سے ہٹا کر روشنی میں لا کھڑا کیا ، میں نے تمہیں حضرت خالد بن ولیدؓ کے لشکر کا سپہ سالار مقرر کر دیا ہے مسلمانوں کی دیکھ بھال میں لگ جاؤ جو بحیثیت امیر تمہارے اوپر عائد ہوتی ہے ، غنیمت کی امید میں انہیں کسی پُرخطر مہم پر نہ بھیجو اور کسی جگہ ٹھہرانے سے پہلے وہاں کے حالات اور راستہ سے واقفیت حاصل کر لو ، کہیں فوج بھیجو تو اس بات کا خیال رکھو کہ اس میں غازی کثیر تعداد میں ہوں ، تمہارا کوئی فعل یا فوجی کاروائی ایسی نہ ہو جس سے مسلمان تباہ ہو جائیں ، خدا نے تمہیں میرا ماتحت بنا کر تمہاری آزمائش کی ہے اور مجھے تمہارا حاکم بنا کر میری دنیا کے ٹھاٹھ باٹھ سے نظریں ہٹا لو اور دنیا کی محبت دل میں نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نہ آنے دو، خبردار کہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا کی محبت تمہیں ہلاک کر دے جس طرح پچھلی قوموں کو ہلاک کیا ہے تم نے ان کی تباہی اپنی آنکھوں سے دیکھ لی ہے۔

(طبری ۴/۵۴)

خط کی پانچویں شکل :-

بحمداللہ تمہارے پاس اتنی فوج ہے کہ دمشق کا محاصرہ بخوبی کر سکتے ہو، یہ خط پڑھ کر سالارانِ فوج کو جمع کرو اور ساتھ والا خط پڑھ کر سناؤ تاکہ انہیں تمہاری سپہ سالاری اور خالد کی معزولی کا علم ہو اور وہ ان کی بجائے تمہارے حکم کی تعمیل کریں، جن لوگوں کی تمہیں ضرورت نہ ہو انہیں میرے پاس بھیج دو اور جن کے بغیر تمہارا کام نہ چلتا ہو انہیں اپنے پاس رکھو، خالد ایسے لوگوں میں ہیں جن کے بغیر تمہارا گذارا نہیں ہو سکتا، اس لیے انہیں ساتھ رکھو۔ (تاریخ ابن اعثم صـ ۱۴۷)

خط کی چھٹی شکل :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، عبداللہ عمر امیر المومنین کی طرف سے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضؓ کو سلام علیک، میں خدا کا سپاسگذار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تمہیں معلوم ہو کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ جانشین رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدا کی رحمتیں اور برکتیں ہوں حضرت ابوبکرؓ پر جو صحیح کام کرنے والے، انصاف پسند، جائز مواخذہ کرنے والے، نرم مزاج، پاکباز متواضع اور دانا تھے، میں اپنی اور سارے مسلمانوں کی اس مصیبت پر اجرِ خیر کا طلب ہوں، میری خواہش ہے کہ تقویٰ کے ذریعہ گناہ اور برائی سے بچ کر خدا کی رحمت کا مستحق بنوں، جب تک زندہ ہوں، اس کی اطاعت میں لگا رہوں۔ مرنے کے بعد جنت سے بہرہ ور ہوں۔ بے شک خدا ہر بات پر قادر ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے دمشق کا محاصرہ کر لیا ہے میں نے تمہیں مسلمانوں کا سالارِ اعلیٰ مقرر کیا ہے، حمص اور دمشق کی نواحی نیز شام کے دوسرے مسلمانوں کی رائے سے بھی کام لو، صرف میرے لکھنے سے اپنا لشکر خطرہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں نہ ڈالو تیں سے دشمن کو تمہیں نقصان پہنچانے کا حوصلہ ہو، جو لوگ تمہارے پاس زائد ہوں انہیں میرے پاس بھیج دو اور جو محاصرہ میں تمہارے لئے ضروری ہوں نہیں اپنے پاس رکھو۔ حضرت خالد بن ولید رض کو بھی روک لو کیونکہ ان کے بغیر تمہارا کام نہیں چل سکتا۔

(تہذیب تاریخ دمشق ابن عساکر ۱/ ۱۵۱)

(۲)

موضوع ۔ شام کی سب سے بڑی اور ہیبت ناک جنگ یرموک سے متعلق پہلی شکل

اخوثمالہ (سفیر) تمہارا خط لے کر آیا، تم نے لکھا ہے کہ بزنطیوں نے سمندر اور خشکی سے مسلمانوں پر یورش کر دی ہے اور اپنے پادریوں اور راہبوں کو تم سے لڑانے لائے ہیں، ہمارے قابلِ ستائش مالک کو جو ہمارا مشکل کشا ہے جس ذاتِ گرامی نے ہم پر احسان کئے ہیں اور جو ہمیشہ ہمیں اپنی نعمتوں سے نوازتا رہا ہے ان پادریوں اور راہبوں کی موجودگی کا اس وقت علم تھا، جب اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برحق مبعوث کیا، فتوحات سے ان کی عزت افزائی کی اور دشمن کے دلوں کو مرعوب کر کے ان کی مدد فرمائی جس نے فرمایا اور اس کا کوئی وعدہ جھوٹا نہیں ہوتا: یہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو کتاب ہدایت کا سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اسے سارے دینوں پر غالب بنا دے خواہ مشرکوں کو یہ بات کتنی ہی ناگوار ہو۔ هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون (توبہ) لہٰذا بزنطی لشکر کی کثرتِ تعداد کی خبروں سے ہراساں نہ ہو کیونکہ خدا ان کی مدد نہیں کرے گا اور جس کی خدا مدد نہ کرے اس کے لئے فوج کی کثرت بیکار ہوتی ہے ایسے شخص کو خدا اس کے بل بوتے پر چھوڑ کر الگ ہو جاتا ہے، تم اپنی قلت تعداد سے بھی مت گھبراؤ کیونکہ خدا تمہارے ساتھ ہے اور جس کے ساتھ خدا ہو وہ بھی کم نہیں ہوتا۔ بس تم جہاں ہو وہیں ڈٹے رہو حتیٰ کہ دشمن کا تم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے مقابلہ ہو اور خدا کی مدد سے تمہیں فتح حاصل ہو، وہی بہترین مددگار، سپر دھرا اور معاون ہے۔ تمہارے ان الفاظ سے مجھے تعجب ہوا کہ مسلمان دشمن کے سامنے ڈٹے رہے تو سمجھ لیجئے کہ وہ تباہ ہوئے اور اگر دشمن سے ڈر کر بھاگ گئے تو سمجھ لیجئے ان کا دین ایمان گیا کیونکہ ان سے ایک ایسا غنیم لڑنے آیا ہے جس سے عہدہ برا ہونا ان کے بس سے باہر ہے الا یہ کہ خدا فرشتے بھیج کر ان کی دستگیری فرمائے یا خود لشکر لے کر آئے، بخدا، اگر تم یہ کلمہ استثنار نہ لکھتے تو بُرا کرتے، میری جان کی قسم، اگر مسلمان ان کے سامنے ڈٹے رہے اور صبر کا دامن نہ چھوڑا اور قتل ہوئے (تو ان کی قربانی ضائع نہ ہوگی) بلاشبہ خدا انہیں عمدہ انعام دے گا، خدائے بزرگ و برتر کہتا ہے:

ان میں سے کچھ مر گئے اور کچھ موت کے منتظر ہیں۔ اور انہوں نے اپنی وفاداری میں کوئی تبدیلی نہیں کی ہے۔ فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا تبديلا - - - - (احزاب) بڑے خوش نصیب ہیں وہ جنہیں شہادت کی نعمت حاصل ہو، تمہارے سمجھدار مسلمان ساتھیوں کے لئے وہ جانباز اچھی مثال بن سکتے ہیں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لڑائیوں میں ان کے گرد لڑتے ہوئے مارے گئے تھے، جو اللہ تعالےٰ کی خاطر لڑے وہ نہ تو کبھی بے بس ہوئے اور نہ موت سے ڈرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو لوگ زندہ رہے، وہ بھی دشمن یا موت سے خائف نہیں ہوئے، نہ مصیبتوں کے سامنے انہوں نے کبھی گھٹنے ٹیکے بلکہ انہوں نے اپنے پیش روؤں کی مثال نظر میں رکھی اور ان لوگوں سے جہاد کیا جنہوں نے ان کی مخالفت کی یا اسلام قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئے، خدا نے صبر کرنے والوں کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے: "ایسے کتنے ہی نبی گذرے ہیں جن کے ساتھ بہت سے خدا پرست لڑائی میں شریک ہوئے جنہوں نے خدا کی خاطر مصائب جھیلے لیکن ان کے ارادہ یا عمل میں کوئی کمزوری پیدا نہیں ہوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نہ انہوں نے دشمن کے سامنے گھٹنے ٹیکے (بلکہ صبر کیا) اللہ صبر کرنے والوں کی قدر کرتا ہے۔ (جنگ کے مصائب میں) ان کی زبان پر بس یہ الفاظ تھے: مالک ہمارے گناہ معاف کر اور ہماری بے اعتدالیوں سے درگذر فرما۔ دشمن کے مقابلہ میں ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں پر ہمیں فتح عطا کر، اللہ نے انہیں دنیا اور آخرت کے عمدہ انعام سے نوازا، اللہ نیکوکاروں کا قدرداں ہے" ان آیات میں ثوابِ دنیا سے مالِ غنیمت، اور فتح مراد ہے اور ثوابِ آخرت سے مغفرت وجنت۔

میرا یہ خط پڑھ کر لوگوں کو بتانا اور تاکید کرنا کہ اسلام کی سربلندی کے لئے مردانہ وار لڑیں اور (سخت سے سخت) مشکلات کو برداشت کریں خدا انہیں دنیا اور آخرت کی نعمتوں سے سرفراز کرے گا، تمہارا یہ کہنا کہ مسلمانوں کا مقابلہ ایک ایسے لشکر سے ہے جس سے وہ عہدہ برآ نہیں ہو سکتے تو اگر تمہارے اندر یہ صلاحیت نہیں ہے تو خدائے قوی میں تو ہے ہمارا ملک برابر نہیں شکست دینے پر قادر رہا ہے، خدا کی قسم اگر دشمنوں سے ہم اپنے بل بوتے پر لڑا کرتے تو وہ مدت کے ہمیں تباہ کر چکے ہوتے، ہم تو اپنے مالک خدا کے بھروسہ پر لڑتے ہیں اور اپنے بل پر بالکل اعتماد نہیں کرتے اور اسی سے نصرت ورحمت کی درخواست کرتے ہیں انشا اللہ تم بہر صورت کامیاب ہو گے، ضرورت اس بات کی ہے کہ خدا تعالےٰ کے لئے قربانی کی سچی لگن تمہارے دل میں ہو اور اپنی ہر مشکل میں بس اسی سے لو لگاؤ، صبر کرو اور دشمن سے ڈٹ کر مقابلہ کرو، رسالے تیار رکھو اور خدا سے ڈرو، امید ہے کامیاب ہو گے۔

اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون (النساء)

(فتوح الشام ازدی ص ۱۶۳-۱۶۴)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



خط کی دوسری شکل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حضرت عبداللہ حضرت عمر امیر المومنین کی طرف سے ابن الامۃ حضرت ابو عبیدہؓ اور مہاجرین و انصار کو، سلام علیکم، اس خدا کا سپاسگذار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں واضح ہو کہ تمہارے لئے خدا کی مدد تمہاری مدد سے بہتر ہے، تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ فوج کی کمی بیشی پر فتح و شکست، کا مدار نہیں ہوتا بلکہ خدا کی مدد پر ہوتا ہے، وہ فرماتا ہے: تمہاری فوج چاہے کتنی ہی زیادہ تمہارے بالکل کام نہیں آئے گی اور خدا ہمیشہ مومنوں کا ساتھ دیتا ہے۔ لن تغنی عنکم فئتکم شیئا ولو کثرت وان اللہ مع المؤمنین۔

اللہ اکثر کم فوج کو بڑی فوج پر فتح عطا کرتا ہے، فتح اور کامرانی دینے والا صرف خدا تعالےٰ ہی ہے، وہ فرماتا ہے: ان میں سے کچھ مر چکے اور کچھ موت کے منتظر ہیں اور انہوں نے اپنی وفاداری میں تبدیلی نہیں کی۔ فمنھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر وا ما بدلوا تبدیلا (احزاب)

کتنے خوش نصیب ہیں خدا کے دین کے لئے شہید ہونے والے! کتنے خوش نصیب ہیں خدا پر بھروسہ کرنے والے! ان مسلمانوں سے جو تمہارے ساتھ ہیں دشمن کا مقابلہ کرو تمہارے ساتھ ان مسلمانوں کی مثال ہے جو رسول اللہ ص کی جنگوں میں شہید ہوئے، جنہوں نے بہت سے معرکے لڑے، لیکن دشمن کے سامنے ہمت نہ ہاری حتیٰ کہ خدا کی خاطر انہوں نے جان قربان کر دی، جو خدا کی خاطر مرنے سے خائف نہیں ہوتے جنہوں نے اس کی خوشنودی کے لئے جہاد کا پورا پورا حق ادا کیا، جن کی زبان پر لڑتے وقت یہ الفاظ تھے، مالک ہماری خطائیں اور بے اعتدالیاں معاف کر دے (میدانِ جنگ میں) ہمارے قدم جمائے رکھ اور کافروں پر ہمیں فتح عطا کر۔ ربنا اغفرلنا ذنوبنا واسرافنا فی امرنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وثبت اقدامنا وانصرنا على القوم الكافرين۔ (آل عمران)

ان کی قربانی کے صلہ میں خدا نے انہیں دنیا میں بھی انعام دیا اور آخرت میں بھی، خدا ان نیکو کاروں کا قدردان ہے، میرا یہ خط پڑھ کر مسلمانوں کو سنانا اور انہیں تاکید کرنا کہ خدا کی خاطر لڑیں اور یہ آیت قرآنی تلاوت کرنا: اے ایمان والو صبر کرو اور دشمن سے ڈٹ کر مقابلہ کرو رسالے تیار رکھو خدا سے ڈرتے رہو، امید ہے کامیاب ہوگے۔ یاایھاالذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون۔ (نساء) والسلام علیک و برکاتہ۔ (فتوح الشام منسوب بواقدی ۱/۱۰۵)

خط کی تیسری شکل:

تمہارا خط موصول ہوا جس میں تم نے مجھ سے کمک طلب کی ہے، میں تمہاری توجہ اس ہستی کی طرف مبذول کرتا ہوں جس کا لشکر انسانی لشکر سے جلد تر آنے والا ہے اور وہ ہستی خدا ہے، اس سے مدد طلب کرو، بدر کے معرکہ میں جس فوج سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو فتح حاصل ہوئی وہ تعداد میں تم سے کم تھی۔ میرا خط پڑھ کر بزنطیوں سے لڑو اور پھر کمک کے لیے خط نہ لکھنا۔ (تاریخ ابن جوزی ص ۹۵، ازالۃ الخفاء ۲/۱۸۳)

خط کی چوتھی شکل:

واضح ہو کہ انسان (مرد مومن) پر چاہے کتنی ہی سخت مصیبت آئے خدا اس کے بعد ضرور اسے عافیت سے بہرہ ور کرتا ہے ایک مصیبت دو عافیتوں پر ہرگز غالب نہیں آسکتی، اللہ تعالے اپنی کتاب میں کہتا ہے: اے ایمان والو صبر کرو اور دشمن کے مقابلہ میں ڈٹے رہو۔ رسالے تیار رکھو اور خدا سے ڈرو، امید ہے کامیاب ہوگے۔ (موطا امام مالک ص ۱۶۷، ابو یوسف ص ۱۴۸ ابن عساکر ۱/۱۵۹-۱۶۰)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(۳)

موضوع - حضرت عمر فاروق رضؓ نے صحابی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو معلم قرآن اور حضرت عمار بن یاسرؓ کو گورنر کوفہ مقرر کیا اور وہاں کے ایک لاکھ سے زائد غازیوں کو خط کے ذریعہ اس کی اطلاع دی۔ اس کی پانچ شکلیں اخبار و آثار کی کتابوں میں ملتی ہیں۔

پہلی شکل :-

قسم ہے اس خدا کی جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میں نے (حضرت ابن مسعود کو معلم قرآن کی حیثیت سے بھیج کر) تمہاری ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دی ہے، ان سے قرآن سیکھو۔ (طبقات ابن سعد ۶/۳-۴ (۴/ ۱۱۱)

دوسری شکل :-

کوفہ کے باشندو تم کوفہ کے سرتاج اور میرا وہ تیر ہو جسے میں قریب اور دور کے خطرہ کے وقت چھوڑتا ہوں، میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو تمہارے پاس بھیج رہا ہوں، انہیں میں نے تمہارے لئے منتخب کیا ہے اور انہیں بھیج کر تمہاری ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دی ہے۔ (ابن سعد ۶/۳)

تیسری شکل :-

میں نے حضرت عمار بن یاسر کو گورنر اور حضرت عبداللہ (بن مسعود) کو معلم قرآن اور وزیر و مشیر) بنا کر تمہارے پاس بھیجا ہے، یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے برگزیدہ ساتھیوں میں سے ہیں، ان کا کہا مانو اور ان کی پیروی کرو، میں نے حضرت عبداللہ کو تمہارے پاس بھیج کر ایثار سے کام لیا ہے۔ (ابن سعد ۶/۳، تذکرہ الحفاظ ذہبی ۱/۱۴، ازالۃ الخفاء ولی اللہ ۲/۸۵، کتاب البلدان ابن فقیہ ص ۱۶۴)

چوتھی شکل :-

میں نے حضرت عمار بن یاسرؓ کو تمہارا گورنر اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو معلم و وزیر مقرر کیا ہے، حضرت حذیفہ بن یمان کو دجلہ اور حضرت عثمان بن حنیف کو فرات سے سیراب ہونے والے علاقہ کی پیمائش اور لگان بندی کا منتظم مقرر کیا ہے (مبر ۴/ ۲۴)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پانچویں شکل :-

میں تمہارے پاس حضرت عمار بن یاسرؓ کو گورنر اور حضرت ابن مسعودؓ کو معلم و وزیر بنا کر بھیج رہا ہوں یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے برگزیدہ ساتھی اور بدر کے مجاہدین ہیں ان کی اقتدا کرو اور ان کا حکم مانو میں نے حضرت عبداللہ کو ایثار کر کے تمہارے پاس بھیجا ہے، میں نے انہیں تمہارے خزانہ کا نگران بنا دیا ہے اور حضرت عثمان بن حنیف کو (عراق کے مزروعہ علاقہ) سواد کی پیمائش اور لگان بندی کا منتظم مقرر کیا ہے اور تینوں کے لئے ایک بکری یومیہ راشن کر دی ہے نصف مع پیٹ کے عمار کے لئے اور بقیہ حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت عثمان کے لئے۔ (ابن سعد ۲/۶)

(۴)

موضوع۔ مدینہ اور اس کے مضافات میں بارش نہ ہونے سے قحط پڑا، حضرت عمر فاروقؓ نے گورنر مصر حضرت عمرو بن عاصؓ کو غلہ بھیجنے کے لئے خط لکھا جس کی پانچ شکلیں راویوں نے پیش کی ہیں۔

پہلی شکل :-

حضرت عبداللہ نحر امیر المومنین کی طرف سے حضرت عمرو بن عاصؓ کو سلام علیکم، میری جان کی قسم اگر تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا پیٹ بھرا ہے تو تمہیں پرواہ نہ ہو اگر میں اور میرے ساتھی بھوکے مریں، مدد! (فتوح مصر ابن عبدالحکم ص ۱۶۲، ۱۶۳ حسن المحاضرہ سیوطی ۱/۹۳)

دوسری شکل :

حضرت عاص بن عاص کے نام، میری جان کی قسم تم اور تمہارے ساتھی اگر موٹے رہیں تو تمہیں پرواہ نہ ہو اگر میں اور میرے ساتھی سوکھ جائیں، مدد، مدد۔ (ابن عبدالحکم ص ۱۶۵، فضائل مصر ابن زولاق قلمی ص ۱۹-۲۰)

تیسری شکل :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم، حضرت عبداللہ نحر المومنین کی طرف سے حضرت عمرو بن عاص،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وسلام ۔ کیا تم چپ بیٹھے ہو کہ اور میرے علاقہ کے لوگ بھوکے مریں ۔ مدد، مدد، مدد! (ابن سعد ۳/۲۲۳، انعاب المصاف بالاتحاف ۲۶۰/۲)

چوتھی شکل :۔

مدد، مدد! عربوں کی مدد! عباؤں میں آٹا بھر کر اونٹوں کا ایک قافلہ میرے پاس بھیج دو جس کا اگلا حصہ میرے پاس ہو اور پچھلا تمہارے پاس ۔ (مدونۃ الکبریٰ مالک بن انس ۲۴۶/۱)

پانچویں شکل :۔

مدد، مدد! مجھے آٹے کی بوریاں بھیج دو جن میں چربی کے ٹکڑے ہوں ۔ (شرح البلاغۃ ابن ابی الحدید ۱۰۵/۲)

(۵)

موضوع ۔ حضرت عمرو بن عاص رضؓ نے حضرت عمر فاروق رضؓ سے ایک چھوٹا اور سستا آبی راستہ کھولنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا تاکہ آسانی سے غلہ وغیرہ مدینہ بھیجا جا سکے آبی راستہ سے وہ نہر مراد تھی جو فراعنہ کے زمانہ میں زیریں نیل سے بحر قلزم تک کھودی گئی تھی اور جس کی معرفت کشتیاں نیل سے غلہ اور دوسرا سامان حجازی بندرگاہ جار کو لے جاتی تھیں، جس کا فاصلہ مدینہ سے ایک دن رات کی مسافت پر تھا، مصر پر اسلامی قبضہ سے بہت پہلے مناسب دیکھ بھال نہ ہونے سے یہ نہر ریت سے پٹ گئی تھی، حضرت عمرو بن عاص رضؓ نے یہ نہر کھولنے کے بارے میں باخبر مصریوں سے مشورہ کیا تو انہوں نے اس کی مخالفت کی کچھ تو غیر معمولی خرچہ کی وجہ سے اور کچھ اس خوف سے کہ نہر کھل گئی تو مصر کا بیشتر غلہ اور بہت سا کپڑا سستے داموں حجاز چلا جایا کرے گا، حضرت عمرو بن عاص رضؓ نے نہر کھولنے کے عظیم مصارف کا جب عذر پیش کیا تو حضرت عمر فاروق رضؓ نے غصہ ہو کر ایک پرعتاب خط لکھا جس کی تین شکلیں بیان کی گئی ہیں ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پہلی شکل :-

تمہارا خط ملا جس میں تم نے بحری راستہ کھولنے کی مشکلات کا بہانہ کیا ہے خدا کی قسم تمہیں یہ راستہ کھولنا ہوگا ورنہ میں تمہارے کان اکھیڑ لوں گا یا کسی کو بھیج کر اکھڑوالوں گا۔ (ابن عبدالحکم ص ۱۶۵، ابن زولاق ص ۲۰)

دوسری شکل :-

بحری راستہ کھولنے کا کام شروع کردو اور جلد از جلد اسے پایہ تکمیل تک پہنچاؤ، خدا مدینہ کی خوشحالی کے لیے مصر کو برباد کرے۔ (طبری ۴/۲۲۴-۲۲۵)

تیسری شکل :-

نیل سے سمندر تک نہر کھدوانا چاہے تمہیں اس پر مصر کا سارا خراج صرف کرنا پڑے (ابن زولاق ص ۱۹)

(۶)

موضوع - فارس کے ایک ضلع کلکٹر کے نام جادوگروں کے قتل سے متعلق حضرت عمر فاروق رضؓ کا ایک خط جس کی تین شکلیں اخبارد آثار کی کتابوں، میں ملتی ہیں۔

پہلی شکل :-

ہر جادوگر اور جادوگرنی کو قتل کردو۔ (ابن سعد ۷/۹۴ ازالۃ الخفاء ۲/۱۲۵)

دوسری شکل :-

ہر جادوگر کی گردن ماردو اور وہ سارے نکاح منسوخ کردو جو پارسیوں نے ذمی محرموں سے کیے ہوں، انہیں کھاتے وقت زمزمہ کرنے (گنگنانے) سے بھی روکو۔ (کتاب الاموال ابن سلام ص ۳۶ سنن دار قطنی ص ۲۶۶ کنز العمال متقی برہان پوری ۶/۴۲۹) :- (تیسری شکل)

تمہارے علاقہ میں جو پارسی ہوں ان سے کہو کہ اگر تم ماؤں، بیٹیوں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بیٹوں سے شادی کرنا چھوڑ دو گے اور مل کر کھانا کھایا کرو گے تو ہم تمہیں اہل کتاب (رومیوں) کا درجہ دے دیں گے، ہر جادوگر اور کاہن کی گردن بھی مارو (کنز العمال ۲/۳۰۰)

(۷)

موضوع - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس ہزار روپے سالانہ کے بالمقابل نجران کے عیسائیوں کو جان و مال کی امان دے دی تھی۔ انتقال سے پہلے انہوں نے حکم دیا کہ جزیرۃ العرب میں اسلام کے سوا کوئی مذہب نہ چھوڑا جائے، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سارے ملک میں پھیلی ہوئی بغاوتیں فرو کرنے میں ایسے الجھے رہے کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کے مطابق نجرانیوں کو ملک سے نکالنے کا موقع نہیں ملا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خلیفہ ہو کر پہلی فرصت میں نجرانیوں کو جلاوطن کر دیا اور ایک تحریر لکھی جس کا متن ہمارے سامنے دو شکلوں میں آیا ہے۔

پہلی شکل :-

حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے نجران کے جلاوطن ہونے والے عیسائیوں کے لیے یہ تحریر لکھی جاتی ہے کہ وہ خدا کی امان میں ہیں، کوئی مسلمان انہیں نقصان نہیں پہنچائے گا اس وعدہ کے تحت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے کیا تھا، شام اور عراق کے گورنروں کو چاہیئے کہ جب یہ لوگ ان کی عملداری میں پہنچیں تو انہیں زمین دے دیں، جتنی اراضی پر یہ لوگ کاشت کریں گے وہ بطور صدقہ اور ان کی چھوڑی ہوئی زمین کے بدلہ میں ان کی ہو جائے گی، کسی کو ان سے یہ زمین لینے کا حق نہیں ہوگا۔ واضح ہو کہ اگر کوئی ان پر ظلم و ستم کرے تو جو مسلمان موقع پر ہوں، انہیں چاہیئے کہ نجرانیوں کی حمایت کریں کیونکہ وہ اسلام کی حفاظت میں آ چکے ہیں، نئی جگہ بسنے کے چوبیس ماہ تک ان سے جزیہ نہیں لیا جائے گا اور بلا ظلم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وزیادتی ان سے صرف اس اراضی کا لگان وصول کیا جائے گا جس پر وہ زراعت کریں گے۔
(ابن سعد ۱/۳۵۸، کتاب الخراج ابو یوسف ص۷۳)

دوسری شکل:-

واضح ہو کہ شام و عراق کے جس گورنر کے پاس بحرانی پہنچیں انہیں چاہیے کہ وہ بحرانیوں کو کاشت کرنے کی اجازت دیں اور جتنی زمین پر وہ کاشت کریں گے وہ ان کی ہو جائے گی خدا کی خوشنودی کی خاطر اور ان کی چھوڑی ہوئی زمین کے بدلہ میں۔ (ابن سلام ص۱۸۹، فتوح البلدان بلاذری ص۷۷)

(۸)

موضوع۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ حضرت عمرو بن عاص رضؓ گورنر مصر بہت مالدار ہوتے جا رہے ہیں اور مصر کی سرکاری آمدنی خورد برد کرتے ہیں تو انہوں نے ایک پر عتاب خط لکھا جس کی تین شکلیں اخبار و آثار کے ناقلوں نے بیان کی ہیں۔

پہلی شکل:-

میں تمہاری ترافات (صفائی) اور بے تکی باتیں سننا نہیں چاہتا۔ تمہارا خود کو دیانتدار ظاہر کرنا بے سود ہے۔ میں محمد بن مسلمہ کو بھیج رہا ہوں۔ انہیں اپنی آدھی دولت دے دو تم دولت کے پشتوں پر بیٹھ گئے ہو اور (جب پکڑے جاتے ہو تو) بہانے بناتے ہو، اپنی اولاد کے لئے دولت جمع کر رہے ہو اور اپنے عہدہ سے مستقبل کی خوشحالی کے لئے بنیادیں ہموار کر رہے ہو، بلاشبہ تم سامانِ رسوائی جمع کر رہے ہو اور آتشِ جہنم کا لقمہ بنو گے، والسلام۔ (العقد الفرید ابن عبد ربہ، ابن ابی الحدید ۳/۱۰۴)

دوسری شکل:-

بددیانت حاکموں کی حرکتوں کا حال مجھے خوب معلوم ہے، تمہارا خط اس شخص کا سا ہے جسے مواخذۂ حق نے بوکھلا دیا ہو، تمہاری دیانت میری نظر میں مجروح ہے محمد بن مسلمہ کو بھیج رہا ہوں تاکہ تمہاری آدھی دولت بحق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سرکار ضبط کرلیں اپنا سارا مال ومتاع انہیں نوٹ کرا دو اور وہ جو کچھ مانگیں دے دو اور اگر سختی سے پیش آئیں تو درگذر کرو، اس بات میں کوئی شب نہیں رہا کہ تم نے ناجائز طریقہ سے دولت کمائی ہے۔ (فتوح البلدان بلاذری ص ۴۳۱، انساب الاشراف بلاذری قلمی ۹/ ۶۱۴)

تیسری شکل :-

سرکاری عہدہ دارو، تم دولت کے سوتوں پر بیٹھ گئے ہو، حرام طریقوں سے روپیہ کماتے ہو، حرام مال کھاتے ہو اور اپنی اولاد کو حرام دولت کا وارث بناتے ہو، محمد بن مسلمہ کو تمہاری نصف دولت ضبط کرنے بھیج رہا ہوں انہیں اپنا سارا مال ومتاع دکھا دو۔ (ابن عبدالحکم ص ۱۴۶)

## مضمونی تناقض والے خط

(۱)

موضوع - گورنر کوفہ کے نام ایک مسلمان کے بارے میں جس نے کسی ذمی کو قتل کر دیا تھا۔ قاتل کو مقتول کے وارثوں کے حوالہ کر دو وہ چاہیں اسے قتل کر دیں اور چاہیں معاف کر دیں۔ (جامع مسانید ابی حنیفہ خوارزمی ۱/ ۱۷۷)

خط کی پہلی متضاد شکل :-

اگر قاتل پیشہ ور ہو تو اسے قتل کر دو اور اگر پیشہ ور نہ ہو تو اسے چھوڑ دو۔ (سنن کبریٰ بیہقی ۸/ ۳۲)

دوسری متضاد شکل :- اگر قاتل نے طیش میں آکر قتل کیا ہے تو اس سے دو ہزار روپے بطور دیت دلوا دو اور قاتل پیشہ ور ہو تو اسے قتل کر دو (بیہقی ۸/ ۳۲، کنز العمال ۔/ ۳۰۲)

تیسری متضاد شکل :-

موضوع - گورنر بصرہ نے حضرت عمر فاروق رضؓ کو لکھا کہ مسلمان پارسیوں کو برا بھلا کہتے ہیں اور طیش میں آکر مار پیٹ ڈالتے ہیں، انہیں کیا سزا دی جائے تو خلیفہ نے یہ فرمان بھیجا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پا سی اصولاً غلام ہیں ، ان کے مقتولوں کا خون بہا (دیت ، ایک غلام کی قیمت کے بقدر (تین سو درہم) مقرر کر دو۔ (کنز العمال ۷/۳۰۴)

(۲)

موضوع ۔ عراقی فوج کے سپہ سالار حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس فتح قادسیہ کے دوسرے دن ایک کمک (قیس بن مکشوح کی سرکردگی میں) پہنچی اور مال غنیمت کا حصہ طلب کیا ، سعد اس کے لئے تیار نہیں ہوئے اور خلیفہ سے رجوع کیا تو یہ خط آیا ،

بلاشبہ مالِ غنیمت ان لوگوں کا حق ہے جو عملاً جنگ میں شریک ہوں ۔

(ابن سعد ۳/۲۵۵ ، بلاذری انساب ۱/ ۱۶۱ ، بیہقی ۶/۳۵۵ ، ۹/ ۵۰)

خط کی پہلی متضاد شکل ۱۔

واضح ہو کہ مال غنیمت ان لوگوں کا حق ہے جو عملاً جنگ میں شریک ہوں جو لوگ بطور کمک جنگ ختم ہونے کے بعد تین دن کے اندر اندر آجائیں انہیں بھی مالِ غنیمت کا کچھ حصہ ملنا چاہیے ۔ (اکتفار کلاعی بلنسی قلمی ص ۲۹۹)

خط کی دوسری متضاد شکل ۱

اگر قیس (بن مکشوح) مقتولین کے دفن سے پہلے آ گئے ہوں تو انہیں بھی مالِ غنیمت سے حصہ دو ۔ (بلاذری ص ۲۵۷)

خط کی تیسری متضاد شکل ۱۔

جو کمک تمہارے پاس مقتولین کے سڑنے گلنے سے پہلے پہنچ جائے اسے بھی مالِ غنیمت میں شریک کر لو ۔ (الرد علی سیر الاوزاعی ابو یوسف ص ۶ ، شرح سیر الکبیر سرخسی ۲/۲۵۲)

(۳)

موضوع ۔ شام کی سب سے بڑی جنگ یرموک کی فتح کی خبر پاکر حضرت عمر فاروق رضہ نے سالارِ فوج کو لکھا ۔

مجھے اس خبر سے خوشی ہوئی کہ خدا تعالیٰ نے اپنی مدد سے مسلمانوں کو فتح عطا کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور دشمنوں کو ہرایا۔ یہ خط پاکر مالِ غنیمت مسلمانوں میں تقسیم کردو، ان لوگوں کو خاص طور پر زیادہ حصہ دو جنہوں نے جنگ میں نمایاں خدمت انجام دی ہے۔ (فتوح الشام ۱/۱۳۸)

خط کی متضاد شکل

بیت المقدس کی فتح تک (یرموک کا مال غنیمت) جوں کا توں رہنے دو۔ (تاریخ یعقوبی ۲/۱۲۰)

موضوع۔ ایک گورنر کے نام عنبر پر ٹیکس کے بارے میں۔

عنبر یک خداوندی تحفہ ہے۔ اس پر اور سمندر سے جو کچھ برآمد ہو پانچواں حصہ بیس فیصد ٹیکس لیا جائے۔ (ابو یوسف ص)

دوسرے خط میں دس فیصد ٹیکس لینے کا حکم:

سمندر سے جو موتی اور عنبر برآمد ہو اس پر دسواں حصہ (دس فیصد) ٹیکس لیا جائے۔ (ابن سلام ص۳۴۸)

(۵)

موضوع۔ ایک گورنر کے نام تجارتی ٹیکس (عشور) کے بارے میں۔

جب حربی تاجر ہمارے علاقہ میں آئیں تو ان سے دس فیصد (تجارتی) ٹیکس لو جیسا کہ مسلمانوں سے دارالحرب میں لیا جاتا ہے، ذمی تاجروں سے پانچ فیصد وصول کرو اور مسلمانوں سے جب ان کا مال دو سو درہم قیمت کا ہو تو ڈھائی فیصد کے حساب سے ٹیکس لو، پھر ہر چالیس درہم کے مال پر ایک درہم کی شرح سے ٹیکس لیا جائے۔ (ابو یوسف ص، کتاب الخراج یحییٰ بن آدم قرشی ص۱۷۳)

خط کی متضاد شکل

جب مسلمان اپنے مال کی زکاۃ اور ذمی از روئے معاہدہ مقررہ جزیہ ادا کر دے تو ان دونوں سے تجارتی ٹیکس (عشور) نہیں لیا جائے گا، تجارتی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ٹیکس (دس فیصد) صرف حربی تاجروں سے لیا جائے گا جب وہ تجارت کی اجازت سے کر ہمارے علاقہ میں آئیں گے۔ (یحییٰ بن آدم ص ۴۸، ۲۸۰، ابن سلام ص ۵۹، ابو یوسف ص ۲۴، کنز العمال ۲/ ۱۹۵، ۲/ ۲۹۷)

(۶)

موضوع۔ مصر کے پولیس افسر نے فسطاط میں اپنے مکان کی چھت پر ایک کمرہ بنوایا، پڑوس کے مسلمانوں نے حضرت عمر فاروق رضؓ سے شکایت کی کہ کھڑکی یا روشن دان سے پولیس افسر یا اس کے متعلقین ان کے گھروں میں جھانکتے ہیں، حضرت عمر فاروق رضؓ نے گورنر کو لکھا:

مجھے معلوم ہوا ہے کہ (پولیس افسر) حضرت خارجہ بن حُذافہ نے (چھت پر) ایک کمرہ پڑوسیوں کو جھانکنے کے لئے بنوایا ہے، میرا خط پاکر ان کا کمرہ گروا دینا والسّلام۔

(ابن عبدالحکم ص ۱۰۴، سُیوطی ۱/ ۸۱)

دوسری شکل ا۔

ایک چارپائی اس جگہ رکھو جہاں سے جھانکنے کی شکایت کی گئی ہے اور اس پر ایک میانہ قد آدمی کھڑا کرو، اگر اس کے لئے جھانکنا ممکن ہو تو وہ جگہ (کھڑکی یا روشندان) پٹوا دو۔ (ابن عبدالحکم ص ۱۰۷)

(۷)

موضوع۔ غیر مسلم ریاضی دانوں کو سرکاری ملازمت نہ دینے کے بارے میں گورنر کو حکم: غیر مسلموں کو پھر وہ منزلہ نہ دو جو خدا نے ان سے چھین لیا ہے انہیں اسی سطح پر رکھو جہاں خدا نے انہیں لا اتارا ہے اور خود حساب سیکھو۔

(تجارب الامم ابن مسکویہ قلمی ۱/ ۲۳۸)

خط کی متضاد شکل ا۔

کسی (ماہر حساب) بزنطی کو مدینہ بھیجو تاکہ ہمارے قانونِ میراث کا حساب سنبھال سکے۔ (بلاذری انساب قلمی ۹/ ۵۸۵)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تمہیدی مقدمہ اور فاروقی خطوط کے اختلافِ مضمون، اختلافِ حجم تعدد اشکال اور تناقض معنی کی روشنی میں یہ حسب ذیل نتائج نکلتے اور یہ نتائج دوسرے تینوں خلفاء کے خطوط پر صادق آتے ہیں۔

(۱) حضرت عمر فاروق رضؓ کے کسی خط کے متعلق قطعی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ وہ مکتوب اصل کی لفظاً و معناً نقل ہے۔

(۲) ایک شکل والے خطوط میں ان خطوں کے اصل سے قریب تر ہونے کا امکان ہے جو کاتب خلیفہ کی شخصیت پالیسی اور طریق حکومت سے ہم آہنگ ہوں۔

(۳) متضاد یا بنیادی فرق معنی والے خطوط میں ان خطوط کے اصل سے مطابق ہونے کا زیادہ امکان ہے۔ جن کے مضمون کی تائید رسول اللہ ﷺ اور بڑے صحابہ کے اجتہادات، فتووں اور فیصلوں یا کاتب خلفاء کی اپنی شخصیت، مزاج اور طریق حکومت سے ہوتی ہو۔

(۴) جو خط جتنے زیادہ لمبے ہیں وہ اصل سے اتنے ہی بعید تر ہیں اور ان میں اتنے ہی زیادہ مبالغے اور اضافے کیے گئے ہیں۔

(۵) متعدد اشکال والے خطوط کے مشترک المعنی حصوں کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ وہ اصل خط کا لب لباب یا مدعا پیش کرتے ہیں، رہے غیر مشترک حصے اور تفصیلات تو وہ راویوں کے تصرفات ہیں کبھی راوی ان تصرفات کے ذریعہ اپنے ذاتی نظریات کے لیے انہیں خلیفہ کی طرف منسوب کر کے تائید و توثیق حاصل کرتے، کبھی ان کے ذریعہ خلیفہ میں تقدس، عظمت اور خدا ترسی کی شان پیدا کرنا مقصد ہوتا اور کبھی مدعا یہ ہوتا کہ خلیفہ کی شخصیت میں مذہبیت راست بازی، انکسار، زہد و عدل جیسے صفات کے رنگ گہرے کر کے قاری کو متاثر کیا جائے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تمہیدی مقدمہ اور فاروقی خطوط کے اختلافِ مضمون، اختلافِ حجم تعدد اشکال اور تناقض معنی کی روشنی میں یہ حسب ذیل نتائج نکلتے اور یہ نتائج دوسرے تینوں خلفاء کے خطوط پر صادق آتے ہیں۔

(۱) حضرت عمر فاروق رضہ کے کسی خط کے متعلق قطعی طور پر نہیں کہا جا سکتا کہ وہ مکتوب اصل کی لفظاً و معناً نقل ہے۔

(۲) ایک شکل والے خطوط میں ان خطوں کے اصل سے قریب تر ہونے کا امکان ہے جو کاتب خلیفہ کی شخصیت پالیسی اور طریق حکومت سے ہم آہنگ ہوں۔

(۳) متضاد یا بنیادی فرق معنی والے خطوط میں ان خطوط کے اصل سے مطابق ہونے کا زیادہ امکان ہے۔ جن کے مضمون کی تائید رسول اللہ ص اور بڑے صحابہ کے اجتہادات، فتووں اور فیصلوں یا کاتب خلفاء کی اپنی شخصیت، مزاج اور طریق حکومت سے ہوتی ہو۔

(۴) جو خط جتنے زیادہ لمبے ہیں وہ اصل سے اتنے ہی بعید تر ہیں اور ان میں اتنے ہی زیادہ مبالغے اور اضافے کیے گئے ہیں۔

(۵) متعدد اشکال والے خطوط کے مشترک المعنی حصوں کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ وہ اصل خط کا لب لباب یا مدعا پیش کرتے ہیں، رہے غیر مشترک حصے اور تفصیلات تو وہ راویوں کے تصرفات ہیں کبھی راوی ان تصرفات کے ذریعہ اپنے ذاتی نظریات کے لیے انہیں خلیفہ کی طرف منسوب کر کے تائید و توثیق حاصل کرتے، کبھی ان کے ذریعہ خلیفہ میں تقدس، عظمت اور خدا ترسی کی شان پیدا کرنا مقصد ہوتا اور کبھی مدعا یہ ہوتا کہ خلیفہ کی شخصیت میں مذہبیت راست بازی، انکسار، زہد و عدل جیسے صفات کے رنگ گہرے کر کے قاری کو متاثر کیا جائے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# محاذ شام و جزیرہ

## پس منظر

اواسط سنہ ۱۳ھ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ کی فوجیں پڑوس کے دو ملکوں عراق اور شام میں لڑ رہی تھیں، حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سپاہی حضرت خالد بن ولیدؓ اور حضرت مثنیٰ بن حارثہؓ کی قیادت میں سرحدِ عراق کی اکثر چوکیوں کو معطل کر چکے تھے اور صلح یا جنگ سے وہ تمام اہم شہر اور گاؤں ان کے قبضہ میں آ گئے تھے جو زیرین فرات کے دائیں بائیں کنارہ عین التمر[1] اور بندرگاہ ابلہ (دجلہ۔ فرات کے دہانہ) تک پھیلے ہوئے تھے، اپنے مستقر حیرہ سے حضرت خالد بن ولیدؓ نے عراق کے رئیسوں کو دعوت نامے بھیج دیئے تھے کہ یا تو اسلام لے آئیں یا جزیہ دے کر اسلام کی ماتحتی قبول کریں یا جنگ کے لئے تیار ہو جائیں۔

سنہ ۱۲ھ کے حج سے واپس آ کر محرم سنہ ۱۳ھ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے شام پر حملہ کی تیاری شروع کر دی، اس وقت تک سارے جزیرہ عرب میں ارتداد اور بغاوتیں کچلی جا چکی تھیں اور ملک کے گوشہ گوشہ میں مدینہ کا تسلط قائم ہو چکا تھا۔ عرب از سرِ نو زکوٰۃ، اور پارسی، عیسائی

---

[1] مقامات کے لئے دیکھو نقشہ ۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور یہودی جزیہ کی مقررہ رقمیں پابندی سے ادا کرنے لگے تھے، حضرت ابوبکر صدیق رضہ کی یہ پہلی مہم تھی جسے انہوں نے دو برس کی ان تھک کوشش سے پایۂ تکمیل کو پہنچا دیا تھا، اب وہ دوسری مہم کی طرف متوجہ ہوئے اور یہ تھی پڑوس کے دو خوشحال ملکوں عراق اور شام کی فتح، مدنی قرآن میں بار بار جہاد کی تلقین کی گئی ہے، کتب علیکم القتال (تم پر غیر مسلموں سے لڑائی فرض کی جاتی ہے)۔ وقاتلوھم حتی لاتکون فتنۃ (غیر مسلموں سے لڑو حتی کہ کفر باقی نہ رہے) اقتلوا المشرکین حیث وجدتموھم (جہاں کہیں بھی مشرک ملیں انہیں مار ڈالو) قاتلوا الذین لایومنون باللہ ولا بالیوم الآخر ولا یحرمون ماحرم اللہ ورسولہ ولا یدینون دین الحق من الذین اوتوا الکتاب حتی یعطوا الجزیۃ عن ید وھم صاغرون (لڑو اہل کتاب سے جو نہ خدائے واحد کے قائل ہیں، نہ آخرت کے حساب کتاب کے، جو خدا اور رسول ص کی حرام کردہ چیزوں کو حرام نہیں سمجھتے، جو اسلام قبول نہیں کرتے، یہاں تک کہ وہ جزیہ ادا کریں۔ اسلام کے ماتحت ہو کر) اور قاتلوا الذین یلونکم من الکفار (اپنے پڑوسی غیر مسلموں سے لڑو) ان آیات کا مدعا ہے، کہ غیر مسلموں کو زبردستی مسلمان بنایا جائے اور اگر وہ اس کے لیے تیار نہ ہو تو ان سے ٹیکس (جزیہ) وصول کیا جائے اور اگر وہ یہ بھی قبول نہ کریں تو ان سے جنگ کی جائے اور انہیں شکست دے کر ان کے ملک اور اقتصادی وسائل پر قبضہ کر لیا جائے۔ رسول اللہ ص بھی جہاد کی برابر تلقین کرتے رہتے تھے اور مدینہ میں اپنی زندگی کے آخری دس سالہ قیام کے دوران خود بڑے پیمانہ پر جہاد کر کے اس کی اہمیت کا عظیم الشان مظاہرہ کر چکے تھے، رسول اللہ ص نے عراق و شام پر اسلامی تسلط کی پیش گوئی بھی کی تھی، اس مہم کے لئے جن مادی وسائل کی ضرورت تھی وہ بھی حضرت ابوبکر صدیق رضہ کے پاس بفراوانی مہیا تھے۔ ردہ بغاوتوں کے بعد بڑی تعداد میں مجاہدین اسلام معطل ہو گئے تھے، ہزاروں گھوڑے اور اونٹ سرکاری چراگاہوں میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



واپس آ گئے تھے اور بڑی مقدار میں ہتھیار خلافت کے اسلحہ خانہ میں موجود تھے اس کے علاوہ ملک کے سارے محنتی اور مشقت کے عادی لیکن تنگ حال عرب سرکار مدینہ کے زیر فرمان آ گئے تھے اور اسلام کے سایہ میں دنیوی اعزاز اور اقتصادی خوشحالی کی خاطر جان کی بازی لگانے کو تیار تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضہ نے تین فوجیں شام روانہ کیں پہلی حضرت امیر معاویہ رضہ کے بڑے بھائی حضرت یزید ابن ابی سفیان رضہ کی قیادت میں، چند دن بعد دوسری شرجیل ابن حسنہ اور کچھ عرصہ بعد تیسری اور سب سے بڑی حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضہ کی کمان میں ان تینوں صحابیوں نے بحیرۂ طبریہ اور بحر میت کے مشرق میں واقع پھل اور غلہ سے بھرپور علاقہ کا رخ کیا جہاں عرب، عیسائی غسانی ریاستیں بزنطی قیصر اور سلطانِ شام کی ماتحتی میں قائم تھیں، یہ علاقہ تینوں سالاروں میں فوجی کارروائی کے لیے بٹ گیا۔ یزید بن ابی سفیان بلقاء (صدر مقام عمان) میں داخل ہوئے، شرجیل بن حسنہ اس سے متصل شمالی ضلع حوران (صدر مقام بصریٰ میں) اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضہ اس سے متصل شامی پایہ تخت دمشق کے جنوب مشرقی مضافات میں حضرت یزید رضہ اور شرجیل رضہ کو جو حضرت ابوعبیدہ رضہ سے پہلے روانہ ہوئے تھے، ہدایت تھی کہ بوقت ضرورت ایک دوسرے کی مدد کریں اور اگر کسی جنگ میں دونوں شریک ہوں تو قائد اعلیٰ یزید ہوں گے اور اگر ان کے ساتھ حضرت ابوعبیدہ رضہ کسی جنگ میں شرکت کریں تو کل فوج کی قیادت اعلیٰ ان کے ہاتھ میں ہو گی[1]

سرحدِ شام میں داخل ہو کر اسلامی فوجوں کے عرب عیسائیوں رئیسوں سے کئی مقابلے ہوئے اور سرحد کے متعدد قصبے اور گاؤں مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئے جن میں تاب (ضلع بلقاء) اور جابیہ قابل ذکر ہیں، جابیہ دمشق کے جنوب میں ایک دن کی راہ پر کئی نیچے پہاڑوں کی اوٹ میں چراگاہوں سے بھرپور ایک صحت بخش

---

[1] ازدی، فتوح الشام ابواسماعیل ماذری بصری، کلکتہ ۱۸۵۴ء، ص ۸، ۱۱، ۲۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور پرفضا بستی تھی، [1] حضرت ابو عبیدہ رضہ نے جابیہ میں اپنا کیمپ لگایا اور یہ بہت جلد شام میں اسلامی فوج کا سب سے بڑا فوجی مرکز ہوگیا جہاں فالتو فوج رہتی تھی، مدینہ سے بھیجے ہوئے دستے اور رسالے جمع ہوتے تھے اور حسب ضرورت دوسرے محاذوں کو بھیجے جاتے تھے۔

بزنطلی قیصر ہرقل جس کی وسیع قلمرو کا شام ایک صوبہ تھا اس وقت فلسطین میں مقیم تھا، وہ عربوں کا مقابلہ کرنے اور انہیں ملک سے نکالنے کی مہم میں پوری تندہی سے لگ گیا، اس نے شام کے صدر مقاموں کا دورہ کرکے خاص و عام میں مذہبی جوش اور جنگی حرارت پیدا کردی، اس نے انطاکیہ کو جو شام کے انتہائی شمال مغرب میں پہاڑوں کی گود میں ایک محفوظ شہر تھا اپنا ہیڈکوارٹر بنایا اور وہاں بیٹھ کر فوجی تیاریاں شروع کردیں [2] شام کے حاکموں کے علاوہ اس نے اپنی قلمرو یعنی پونٹاسیہ، ازمینیہ، موجودہ ترکی اور مشرقی یورپ کے گورنروں کو فوج کے لیے فرمان بھیجے، عرب رسالوں کے مقامی جاسوسوں نے قیصر کی تیاری اور اس کی فوج کے بارے میں ایسی مبالغہ آمیز آمیز خبریں سنائیں کہ اسلامی فوج پر ہراس طاری ہوگیا، [3] انہوں نے آئی ہوئی خبروں سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مطلع کیا تو وہ پہلے سے زیادہ مستعد ہوکر شام میں اپنی فوجی طاقت بڑھانے کی کوشش کرنے لگے، انہوں نے حضرت عمرو بن عاص رضہ کو چوتھا سالار مقرر کیا اور ان کی قیادت میں کئی ہزار فوج حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضہ کے مرکزی کیمپ جابیہ بھیج دی، اس کے علاوہ انہوں نے فوجی قیادت اعلیٰ میں بھی تبدیل کی اور حضرت ابوعبیدہ رضہ کی جگہ حضرت خالد بن ولید رضہ کو جو عراق کے مورچہ پر تھے سپہ سالار مقرر کیا، حضرت خالد رضہ کی فوجی خدمات شاندار تھیں اور حضرت ابوعبیدہ رضہ کی نسبت انہیں سوجھ بوجھ بھی زیادہ تھی خاص طور پر خطروں سے نبٹنے اور نازک حالات پر قابو پانے کی ان میں بڑی

---

[1] ایچ لامنس (انسائیکلوپیڈیا آف اسلام) ۱/ ۹۳۸، یاقوت (معجم البلدان مصر ۱۹۰۶ء) ۳/ ۳۲ [2] ازدی ص ۲۲-۲۳ [3] ایضاً ص ۳۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صلاحیت تھی۔

ربیع الاول ۱۳ھ میں جب حضرت خالدؓ محاذ عراق سے شام آئے تو ایک مدرسہ تاریخ کی رائے کے مطابق جس کے ترجمان ابتدائی اسلامی فتوحات کے ایک مشہور شیخ سیف بن عمر (م ۱۸۰ھ) ہیں انہوں نے اسلامی فوجوں کو اپنے اپنے سالاروں کے ساتھ دریائے یرموک کے قریب ایک وسیع میدان میں فروکش پایا، ان کے سامنے ایک دوسرے میدان میں جس کی اس سمت جدھر مسلمان تھے ایک قدرتی خندق تھی اور عقب میں ایک گہری وادی یا فوصہ، حضرت ابوبکر صدیقؓ کا لگ بھگ دو ہفتے بیمار رہ کر بقول سیف بن عمر جمادی الآخرہ ۱۳ھ کے وسط میں جب انتقال ہوا اس وقت یرموک کی جنگ فیصلہ کن مرحلہ میں تھی، حضرت ابوبکر صدیقؓ کے نامزد خلافت حضرت عمر فاروقؓ نے حکومت کی باگ دور سنبھالتے ہی حضرت خالد بن ولیدؓ کو قیادتِ اعلیٰ سے برطرف کیا اور حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کو جو انکے پرانے دوست اور معتمد تھے سپہ سالار مقرر کیا۔

چند ہفتے پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت ابوعبیدہؓ کی جگہ حضرت خالد بن ولیدؓ کو شام کا سالار اعلیٰ بنانے کا جب ارادہ کیا تھا تو حضرت عمر فاروقؓ نے جو سرکاری امور میں ان کے دستِ راست تھے، اس کی مخالفت کی تھی لیکن حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کی بات نہیں مانی اور حضرت خالدؓ کو ان کی ممتاز جنگی کارگزاری کے پیشِ نظر سپہ سالارِ مقرر کر دیا، حضرت عمر فاروقؓ کو حضرت خالدؓ سے کئی شکایتیں تھی، ایک شکایت یہ تھی کہ انہوں نے مشہور عرب سردار مالک بن نویرہ کو جس کی اسلام سے وفاداری ان کی نظر میں مشتبہ تھی قتل کر دیا تھا اور اس کی بیوی سے شادی کر لی تھی جبکہ ان کی فوج کے ثقہ لوگ، مالک کے مسلمان ہونے کے شاہد تھے، دوسری شکایت یہ تھی کہ ان کی تلوار بہت بے باک ہے اور وہ صلح جو کم ہیں جنگجو زیادہ تیسری شکایت ان کی غیر معتدل داد و دہش سے تھی اور چوتھی اس بات سے کہ وہ سرکاری روپیہ کے خرچ اور مالِ غنیمت کا کوئی حساب کتاب نہیں دیتے اور خلیفہ کی بغیر اجازت اپنے نیاز مندوں اور قصیدہ خوانوں کو دل کھول کر سرکاری روپیہ دے ڈالتے ہیں۔[1]

---

[1] ابن حجر (اصابہ، مصر، ۱۳۲۸ھ) ۱/۴۱۴ - ۴۱۵۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حضرت عمر فاروق رضؓ کو یہ بات بھی ناگوار تھی کہ حضرت خالد بن ولیدؓ کو جو ۸ھ میں مسلمان ہوئے تھے اور جن کی حیثیت نومسلم کی سی تھی دیرینہ اسلام اور قدیم غازی حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضؓ پر فوقیت دی جائے۔

فتوحات شام کے زمانہ میں یوں تو متعدد لڑائیاں ہوئیں لیکن ان میں سے دو بہت سخت تھیں: ایک جنگِ اجنادین اور دوسری جنگِ یرموک۔ اجنادین بیت المقدس اور غزہ کے وسط میں ایک شہر تھا اور یرموک دریا تھا اور اب بھی ہے جو دمشق کے جنوبی پہاڑوں سے نکل کر ایک گہری وادی سے بہتا ہوا دریائے اردن میں گرتا تھا، اجنادین، یرموک کے لگ بھگ سو میل جنوب مغرب میں ساحل کی سمت واقع تھا، سیف بن عمر کو چھوڑ کر قریب قریب سارے تاریخ نگار جیسے ابن اسحاق، ابو مخنف ابن کلبی، ازدی، واقدی اور مدائنی اس بات پر متفق ہیں کہ اجنادین کی لڑائی حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے آخر عہدِ خلافت میں ہوئی (جمادی الآخرہ ۱۳ھ) اور یرموک کی ۱۵ھ کے وسط میں جب حضرت عمر فاروق رضؓ خلیفہ تھے، سیف بن عمر نے اس ترتیب کو الٹ دیا ہے، ان کی رائے ہے کہ یرموک کی جنگ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی زندگی میں ہوئی جب وہ بسترِ مرگ پر تھے اور اجنادین کی ۱۵ھ میں حضرت عمر فاروق رضؓ کی خلافت کے تیسرے سال۔

## ۱۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام ۱۔

محمد بن اسحاق (متوفی ۱۵۰ھ) نے حضرت خالد بن ولیدؓ کی معزولی کا ایک فوری سبب بھی بیان کیا ہے اور وہ یہ کہ انہوں نے حضرت عمر فاروق رضؓ کے بارے میں کچھ غیر مہذبانہ نامناسب الفاظ استعمال کئے تھے جنہیں سن کر حضرت عمر فاروق رضؓ کو سخت غصہ آیا اور انہوں نے حضرت ابو عبیدہ رضؓ کو یہ خط لکھا:

اگر خالد اقرار کریں کہ انہوں نے میری بابت جھوٹی باتیں کہی ہیں تب تو وہ اپنے عہدہ پر بحال رہیں گے ورنہ وہ معزول ہیں اور تم سپہ سالار، ان کا عمامہ اتار لینا اور ان کی آدھی دولت ضبط کر لینا ہے۔

---

۱۔ طبری (تاریخ، پہلا مصری ایڈیشن) ۴/۵۶، ابن کثیر (البدایہ والنہایہ مصر) ۷/۱۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۔ خط کی دوسری شکل :-

سیف بن عمر کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات کے بعد حضرت عمر فاروقؓ نے دو خط لکھے۔ ایک شامی فوجوں کے نام کہ میں نے حضرت ابوعبیدہؓ کو سالارِ اعلیٰ مقرر کیا ہے اور دوسرا حضرت ابوعبیدہؓ کو جس کا مضمون یہ تھا،

میں نے تمہیں سپہ سالار مقرر کر دیا ہے۔ اگر خدا (یرموک کی جنگ میں) کامیابی عطا کرے تو حضرت خالد بن ولیدؓ کے ساتھ عراق سے آئی ہوئی فوج عراق لوٹا دینا نیز ان لوگوں کو جو تمہارے پاس آنے والی کمک سے لوٹنا پسند کریں[1]

۳۔ خط کی تیسری شکل :-

میں نے تمہیں شام میں مسلمانوں کا سپہ سالار مقرر کر دیا ہے اور حضرت خالد بن ولیدؓ کو معزول کر دیا ہے[2]

۴۔ خط کی چوتھی شکل :-

میں تمہیں اس خدا سے ڈرنے کی تلقین کرتا ہوں جو ہمیشہ رہنے والا ہے۔ اور جس کے سوا ہر شے فانی ہے، جس نے ہمیں گمراہی سے نکال کر سیدھا راستہ دکھایا اور اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لا کھڑا کیا، میں نے تمہیں حضرت خالد بن ولیدؓ کے لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا ہے، مسلمانوں کی دیکھ بھال کرو جو بحیثیت سالار اعلیٰ تم پر عائد ہوتی ہے، غنیمت کی توقع میں انہیں خطرناک مہم پر نہ بھیجو اور کسی جگہ ٹھہرنے سے پہلے وہاں کے حالات اور راستہ سے واقفیت حاصل کر لو۔ کہیں فوج بھیجو تو اس بات کا خیال رہے کہ اس میں غازی کثیر تعداد میں ہوں، تمہارا کوئی فعل یا فوجی کارروائی ایسی نہ ہو جس سے مسلمان تباہ ہوں، خدا نے تمہیں میرا ماتحت بنا کر تمہاری آزمائش کی ہے اور

---

[1] طبری ۶۳/۴ سے فتوح الشام (کلکتہ ایڈیشن) ۲/۲ طبری کے حوالہ سے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے، جلد ۷، ص ۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مجھے تمہارا حاکم بنا کر بھیجی ، میں تاکید کرتا ہوں کہ دنیا کے ٹھاٹھ باٹھ سے اپنی نظریں ہٹائے رکھو اور دنیا کی محبت دل میں نہ آنے دو ، خبردار کہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا کی محبت تمہیں ہلاک کر دے جس طرح پچھلی قوموں کو ہلاک کیا ہے ، تم نے ان کی تباہی اپنی آنکھوں سے دیکھ لی ہے (مسلمانوں کو دمشق فتح کرنے بھیجو)[1]

۵۔ خط کی پانچویں شکل :۔

بحمد اللہ تمہارے پاس اتنی فوج ہے کہ دمشق کا محاصرہ بخوبی کر سکتے ہو ، یہ خط پڑھ کر سالارانِ فوج کو جمع کرو اور ان کے سامنے ساتھ والا خط پڑھ کر سناؤ تاکہ انہیں تمہاری سپہ سالاری اور خالد کی معزولی کا علم ہو جائے اور وہ ان کی بجائے تمہارے حکم کی تعمیل کریں جن لوگوں کی تمہیں ضرورت نہ ہو انہیں میرے پاس بھیج دو اور جن کے بغیر تمہارا کام نہ چلتا ہو انہیں اپنے پاس رکھو ، حضرت خالد رضؓ ایسے لوگوں میں ہیں جن کے بغیر تمہارا گذارا نہیں ہو سکتا ، اس لئے انہیں ساتھ رکھو[2]

۶۔ خط کی چھٹی شکل :۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، حضرت عبداللہ عمر امیر المومنین کی طرف سے حضرت ابو عبیدہ رضؓ بن جراح کو سلام علیک ، میں اس معبود کا سپاسگذار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تمہیں معلوم ہو کہ رسول اللہ ص کے جانشین حضرت ابوبکر صدیق رضؓ رحلت کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون ، ، خدا کی رحمت اور برکتیں ہوں ، حضرت ابوبکر صدیق رضؓ جو صحیح کام کرنے والے ، انصاف پسند ، جائز مواخذہ کرنے والے نرم مزاج ، پاکباز ، متواضع اور دانا تھے ، میں اپنی اور سارے مسلمانوں کی اس مصیبت پر اجر خیر کا طالب ہوں ، میری خواہش ہے کہ تقویٰ کے ذریعہ

---

[1] طبری ۴/ ۵۴ ، بریکیٹ والا جملہ طبری میں نہیں ہے۔

[2] ابن اعثم (تاریخ فتوح قلمی رقم ۲۶۰۸۶ ، دہلی یونیورسٹی لائبریری) صـ ۱۵۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



گناہ اور برائی سے بچ کر خدا کی رحمت کا مستحق بنوں ، جب تک زندہ ہوں اس کی اطاعت میں لگا رہوں ۔ مرنے کے بعد جنت سے بہرہ ور ہوں بے شک خدا ہر بات پر قادر ہے ، مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے دمشق کا محاصرہ کر لیا ہے ، میں نے تمہیں مسلمانوں کا سالارِ اعلیٰ مقرر کر دیا ہے تم حمص اور دمشق کے نواحی نیز شام کے دوسرے علاقوں میں رسالے پھیلا دو لیکن اس معاملہ میں اپنی اور دوسرے مسلمانوں کی رائے سے کام لو صرف میرے لکھنے سے اپنا لشکر خطرہ میں نہ ڈال دینا جس سے دشمن کو تمہیں نقصان پہنچانے کا حوصلہ ہو ، جو لوگ تمہارے پاس زائد ہوں انہیں میرے پاس بھیج دو اور جو محاصرہ میں تمہارے لیے ضروری ہوں ان کو پاس رکھو ، حضرت خالد بن ولید رضؓ کو روک لو کیونکہ ان کے بغیر تمہارا کام نہیں چل سکتا ۔[1]

۷ ۔ شام کے مسلمانوں کے نام :۔

حسب تصریح ابن اعثم کوفی (متوفی سنہ ۳۲۷ھ) خطہ ۵ کے ساتھ شام کے مسلمان غازیوں کو خلیفہ نے یہ مراسلہ بھیجا :۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب کی طرف سے شام کے مسلمانوں کو سلام علیکم ، واضح ہو کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی وفات سے رسول اللہ ﷺ کی امت پر ایک سنگین مصیبت نازل ہوئی ہے ، حضرت ابوبکر صدیق رضؓ جو حق گو ، منصف ، متواضع ، رحم دل اور راست باز تھے ، جو بھلے کاموں کا حکم دیتے تھے اور برے کاموں سے روکتے تھے ، رسول اللہ ﷺ کی امت ایسے رہبر سے محروم ہو گئی اور خلافت کے معاملات میں ان کی وفات سے سخت خلل پیدا ہو گیا لیکن خدا کو یہی منظور تھا ، ہر شخص کو موت کا پیالہ پینا ہے ، انسان کے لیے اس کے سوا چارہ ہی کیا ہے ۔ کہ خدا کی مشیت

---

۱ ۔ ابن عساکر (تہذیب تاریخ مدینۃ دمشق شام سنہ ۳۲۱ھ) ۱/ ۱۵۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے سامنے گردن جھکا دے۔

اسی کے ہاتھ میں فیصلہ ہے اور اسی کے پاس لوٹائے جاؤ گے، اس سخت حادثہ کے رونما ہونے سے پہلے انہوں نے ممتاز مہاجر و انصار صحابہ رضؓ کے سامنے مجھے اپنا جانشین مقرر کیا اور یہ بڑی امانت میرے سپرد کی، میں نے اس بھاری ذمہ داری کو لینے سے بہت گریز کیا لیکن مجھے کامیابی نہیں ہوئی، مجبوراً مجھے سر جھکانا پڑا اب ضروری ہے کہ مسلمانوں کی بہبودی اور ان کی مہموں کی ترتیب و تنظیم کے لئے جہاں تک میرے بس میں ہے کوشش کروں، مصلحت کا تقاضہ ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ شامی فوجوں کی سپہ سالاری سے الگ ہوں اور یہ عہدہ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضؓ کے سپرد کیا جائے، آپ لوگ جب اس خط کے مضمون سے واقف ہوں اس وقت سے حضرت ابوعبیدہؓ آپ کے سالار ہوں گے، اپنے سارے معاملات میں ان سے رجوع کیجئے اور دشمن سے جنگ میں ان کی رائے اور صوابدید کے مطابق عمل کیجئے۔[1]

## ۸۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضؓ کے نام

حسب روایت فتوح الشام حضرت عمر فاروق رضؓ کا ایلچی خط لے کر حضرت ابوعبیدہ رضؓ کے پاس لے کر پہنچا اس وقت حضرت خالد بن ولید رضؓ دمشق کے دو بزنطی کمانڈروں توما اور ہربیس کے تعاقب میں نکلے ہوئے تھے، حضرت ابوعبیدہ رضؓ نے خط کا مضمون صیغۂ راز میں رکھا اور کسی کو نہ تو حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی وفات کی خبر دی نہ اپنے تقرر کی، چند دنوں بعد جب حضرت خالد بن ولید رضؓ توما اور ہربیس کی دولت چھین کر اور نئی فتوحات کر کے لوٹے تو انہیں بھی حضرت ابوعبیدہ رضؓ نے حقیقت حال سے مطلع نہیں کیا، حضرت خالد بن ولید رضؓ نے دمشق کی فتح اور توما و ہربیس سے چھینی ہوئی دولت اور دوسری

۱۔ ابن اعثم ص ۱۲۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ضمنی فتوحات کی رپورٹ لکھی تو حسب سابق حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو مخاطب کیا، یہ خط حضرت عمر فاروق رضؓ نے دیکھا تو انہیں حیرت ہوئی۔ اور غصہ بھی آیا، قاصد نے بتایا کہ حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی وفات اور حضرت خالد بن ولید رضؓ کی معزولی مخفی رکھی ہے، حضرت عمر فاروق رضؓ نے ایک جلسہ کیا اور مدینہ کے اکابر سے خطاب کر کے کہا کہ چونکہ خالد شعر انواری اور ناموری کی خاطر فضول خرچ واقع ہوئے ہیں میں انہیں معزول کر کے حضرت ابو عبیدہؓ کو جو سرکاری روپیہ کے حساب کتاب میں بڑے کھرے اور راست باز ہیں، سالارِ اعلیٰ بنانا چاہتا ہوں۔ اس اعلان کے بعد انہوں نے حضرت ابو عبیدہؓ کو یہ مراسلہ بھیجا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، حضرت عبداللہ امیر المومنین کی طرف سے حضرت ابو عبیدہؓ عامر بن جراح کو سلام علیک، میں اس خدا کا سپاسگذار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے نبی محمدؐ پر درود بھیجتا ہوں، واضح ہو کہ میں نے تمہیں مسلمانوں کا سالار اعلیٰ مقرر کیا ہے، یہ عہدہ لینے سے مت شرماؤ، خدا حق بات سے کبھی نہیں شرماتا تمہیں اس خدا سے ڈرنے کی تلقین کرتا ہوں جو ہمیشہ رہے گا اور جس کے سوا ہر شے فانی ہے۔ جس نے تمہیں کفر کی گمراہی سے نکال کر ایمان کے اجالے میں لا کھڑا کیا ہے، میں نے تمہیں خالد کے لشکر کا سپہ سالار مقرر کر دیا ہے لشکر اپنی نگرانی میں لے لو اور لشکر کی کمان سے خالد کو الگ کر دو، غنیمت کی توقع میں مسلمانوں پر خطرہ مہموں پر نہ بھیجو اور نہ کوئی دستہ دشمن کی کثیر تعداد فوج کے مقابلہ کے لئے روانہ کرو مسلمانوں سے یہ نہ کہو مجھے امید ہے کہ تم فتح یاب ہو گے، کیونکہ فتح امید سے نہیں یقین محکم اور خدا پر اعتماد سے حاصل ہوتی ہے، اپنے کسی فعل یا فوجی اقدام سے مسلمانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالنا، دنیا سے آنکھیں بند کر لو اور اس کی طرف سے دل ہٹا لو، ایسے کام نہ کرو جن کی پاداش میں ہلاک ہو جاؤ جس طرح پچھلی قومیں ہلاک ہوئی ہیں، تم نے ان کی تباہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دیکھ لی ہے اور ان کے باطنی امراض سے واقف ہو، تمہارے اور حیات بعد الموت کے درمیان ایک ہلکا سا پردہ ہے، تمہارے سلف آخرت کی طرف کوچ کر چکے اور تم گویا اس بے رونق دنیا سے کوچ کے منتظر ہو، سب سے بڑا ہوش مند وہ ہے جس کا زادِ راہ خوف خدا ہو، اپنے مقدور بھر مسلمانوں کی دیکھ بھال کرتے رہو، جو اور گیہوں جو دمشق کی فتح پر تمہارے ہاتھ آیا اور جس کے بارے میں تم سب جھگڑے تو وہ مسلمانوں کا حق ہے، اس کے علاوہ جو سونا چاندی ملا ہو اس سے خمس (مرکزی حصہ) نکال کر باقی آپس میں بانٹ لو، رہا تمہارا اور حضرت خالدؓ کا صلح اور جنگ کے بارے میں اختلاف تو اس باب میں تمہارا فیصلہ ناطق ہے کیونکہ تم سپہ سالار ہو (اور اگر صلح اس شرط پر ہوئی کہ جو اور گیہوں برنطیوں کے ملک رہے گا تو اسے ان کے حوالہ کر دو) والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعلی جمیع المسلمین (حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے غلطی کی کہ مرج دیباج میں مغرور دشمن پر تاخت کر کے مسلمانوں کو خطرہ میں ڈالا اور ان کی جان کی بازی لگائی) حضرت خالدؓ سے بڑی کوتاہی ہوئی کہ انہوں نے ہرقل کی لڑکی کو پکڑا اور پھر ہدیۃً اس کے باپ کو لوٹا دیا۔ وہ زرِ مخلصی کے طور پر بڑی رقم وصول کر سکتے تھے جو غریب مسلمانوں کے کام آتی، والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ [1]

۹۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

واضح ہو کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ جانشین رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا۔ خدا کی رحمت ہو حضرت ابوبکرؓ پر جو حق گو تھے، انصاف کا حکم دینے والے، جائز مولفہ کرنے والے، راست باز اور نرم مزاج، دعا

---

۱۔ فتوح الشام (مصری ایڈیشن) ۱/۵۳-۵۴، رفیق بک (اشہر مشاہیر الاسلام مصر) ص ۱۵۳ تاریخ التواریخ (محمد تقی بمبئی) ج ۲ کتاب ۲ ص ۲۲۔ خط کے بین القوسین حصے فتوح الشام کے کلکتہ ایڈیشن سے ماخوذ ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے کہ خدا اپنے کرم سے ہمیں ہر گناہ سے محفوظ رکھے، اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے اور جنت میں جگہ دے، اس کی قدرت میں بلاشبہ سب کچھ ہے۔[1]

۱۰۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ اور معاذ بن جبلؓ کے نام۔

ازدی بصری (متوفی دوسری صدی ہجری) کے راویوں کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضؓ نے مذکورہ بالا خط[9] اپنے آزاد کردہ غلام یرفا کے ہاتھ بھیجا تھا، حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی موت کی خبر حضرت معاذ بن جبل رضؓ کے علاوہ جو ان کے مشیر خاص تھے کسی پر ظاہر نہیں کی، انہیں یرفا کی زبانی معلوم ہوا کہ حضرت عمر فاروق رضؓ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے جانشین ہوئے ہیں نیز یہ کہ نئے خلیفہ نے شام کے فوجی سالاروں حضرت خالد بن ولید رضؓ حضرت یزید بن ابی سفیان رضؓ، حضرت شرجیل بن حسنہ رضؓ اور حضرت عمرو بن عاص رضؓ کے حالات اور طور طریق معلوم کئے ہیں حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ نے فرداً فرداً سب کی تعریف کی اور یرفا کی معرفت حضرت عمر فاروق رضؓ کو اپنا اور اپنے مشیر معاذ بن جبلؓ کا مشترکہ خط بھیجا جس کے جواب میں حضرت عمر فاروق رضؓ نے لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، حضرت عبداللہ عمر امیر المومنین رضؓ کی طرف سے حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ اور حضرت معاذ بن جبل رضؓ کو، تم دونوں پر سلامتی ہو، میں اس خدا کا سپاسگذار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق اور تم دونوں کو خوف خدا کی تلقین کرتا ہوں۔ خوف خدا جس سے مالک کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے جس میں تمہاری خوش نصیبی مضمر ہے اور جسے ارباب ہوش اپنے لئے گراں قدر نعمت تصور کرتے ہیں، تمہارا خط موصول ہوا، تم نے لکھا ہے کہ خلافت سے پہلے مجھے اصلاح نفس کی فکر رہا کرتی تھی، یہ تم نے کیسے جانا تمہارے الفاظ سے ستائش کی بو آتی ہے، تم نے لکھا ہے کہ میں مسلمانوں کا حاکم اعلیٰ ہو گیا ہوں اور اب بڑے چھوٹے، دشمن دوست، قوی، ضعیف سب میرے سامنے بیٹھتے ہیں اور سب کے لئے میرے ہی میزان عدل

---

۱۔ ازدی ص ۸۶، ۸۷

www.KitaboSunnat.com



میں حصہ ہے، تم نے لکھا ہے ذرا دھیان رہے عمر انصاف کے وقت تمہاری طرف سے ان کے ساتھ کوئی بے انصافی نہ ہو بلاشبہ میں خدا کی مدد کے بغیر کوئی کام ٹھیک ٹھیک انجام نہیں دے سکتا تم نے مجھے ایک آنے والے دن سے ڈرایا ہے جسے شب و روز کی گردش لاکر رہے گی۔ یہ گردش ہر نئے کو پرانا، ہر بعید کو قریب کر دیتی ہے اور ہر موعود کو لے آتی ہے، اس کی بدولت ایک دن قیامت آجائے گی، جب سارے راز کھل جائیں گے اور چھپی برائیاں ظاہر کر دی جائیں گی۔ جب ایک طاقتور بادشاہ کے سامنے لوگ تصویر اطاعت بنے کھڑے ہوں گے اور امید و بیم کے ساتھ اس کے فیصلہ کے منتظر ہوں گے، تم لکھتے ہو کہ اس قوم میں ایسے لوگ ہیں جو بظاہر دوست نظر آتے ہیں لیکن خفیہ طور پر دشمنوں کے سے کام کرتے ہیں، (میرا خیال ہے) ابھی وہ وقت نہیں آیا، یہ منافقت قیامت کے قریب رونما ہوگی جب دنیوی نقصان کے خوف یا فائدہ کی خواہش سے لوگ سرگرم عمل ہوا کریں گے، تم نے خدا سے اس بات کی پناہ مانگی ہے کہ میں اس خط کا وہ مطلب لوں جس کا تم نے ارادہ نہیں کیا ہے کیونکہ تم نے اسے خیر اندیشی کے جذبہ سے لکھا ہے، تم نے یہ سچ کہا مجھے تمہاری بات کا یقین ہے، تم مجھے خط لکھتے رہا کرو، میں تم سے بے نیاز نہیں ہو سکتا، والسلام[1]

۱۱۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

---

۱۔ ازدی ص ۸۹-۹۰، حلیۃ الاولیاء (ابونعیم مصر) ۱/ ۲۳۰، باقلانی (اعجاز القرآن مصر) ص ۱۱۷ اکتفاء (کلاعی بلنسی قلمی رقم ۷۴ - ۲۰، دار الکتب قاہرہ) ص ۲۸۹، ازالۃ الخفاء (ولی اللہ دہلوی) ۲/ ۱۵۸، رفیق یک ص ۴۵۹-۴۶۰ باختلاف متن۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سیف بن عمر کی روایت کے مطابق یرموک کی فتح کے بعد سالارِ اعلیٰ حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ یرموک سے بھاگی ہوئی بزنطی فوج کے تعاقب میں نکلے، جس کا رخ غالباً دمشق کی طرف تھا، حضرت ابوعبیدہ رضؓ ابھی مرج الصفر ہی پہنچے تھے جو یرموک سے دمشق جانے والی سڑک کے وسط میں جابیہ کے قریب ایک وسیع میدان تھا کہ ان کے جاسوسوں نے خبر دی کہ بھاگے ہوئے بزنطی سپاہیوں نے اپنا رخ بدل دیا ہے۔ اور اب فحل کی طرف گامزن ہیں، فحل دریائے اردن کے مشرق میں اس اہم سڑک پر ایک قلعہ بند شہر تھا جو دمشق سے فلسطین جاتی تھی، دوسری خبر موصول ہوئی کہ ہرقل نے دمشق کی تقویت کے لیے حمص سے فوج بھیج دی ہے جو دمشق کے شمال میں پانچ دن کی راہ پر ایک صوبائی صدر مقام تھا، اس وقت حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ اور ان کے مشیر فیصلہ نہ کر سکے کہ دمشق پر چڑھائی کریں یا فحل پر، انہوں نے اس معاملہ میں خلیفہ سے رجوع کیا تو یہ حکم موصول ہوا:

> دمشق سے ابتدا کرو کیونکہ وہ شام کا سب سے بڑا قلعہ اور بزنطیوں کا پایۂ تخت ہے فحل حمص اور فلسطین کو رسالے بھیج دو تاکہ وہاں کی فوجوں کو کو تمہارے پاس آنے سے روکیں اور ان کے سامنے ڈٹے رہیں، اگر یہ تینوں (اہم مقام) دمشق سے پہلے فتح ہو جائیں تو خیر ورنہ اس وقت تک ٹھہرے رہو جب تک دمشق فتح ہو، پھر دمشق میں حفاظتی دستے چھوڑ کر تم اور باقی سالارِ فحل کا رخ کرنا اور اگر خدا فحل میں کامیابی عطا کرے تو تم اور خالد حمص چلے جانا اور شرجیل نیز عمرو بن عاصؓ کو اردن اور فلسطین کی سرزمین فتح کرنے کے لیے چھوڑ دینا، ہر علاقہ کا سالارِ فوج دوسرے سالاروں کی کمان میں اپنے علاقہ سے گزرنے والی افواج کا اس وقت تک سالارِ اعلیٰ رہے گا جب وہ اس کا علاقہ خالی نہ کر دیں [1]

---

۱۔ طبری ۴/ ۵۶ - ۵۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۲۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

دمشق کی فتح کی خوشخبری پاکر،

(حضرت خالدؓ بن ولیدؓ کے ساتھ) عراق سے آئے ہوئے غازیوں کو عراق لوٹا دو اور انہیں تاکید کر دو کہ جلد از جلد حضرت سعدؓ بن مالک (حضرت سعدؓ بن ابی وقاص، سالارِ اعلیٰ افواج عراق) سے جا ملیں[1]

۱۳۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰنؓ کپڑے کے تاجر تھے، شام کے ایک تجارتی سفر میں ان کا گذر دمشق سے ہوا تو وہاں کے ایک عیسائی رئیس جودی کی حسین لڑکی لیلیٰ کو دیکھ کر اس کے متوالے ہو گئے، انہوں نے لیلیٰ کے بارے میں غزلیہ شعر بھی کہے جن کا مدینہ میں خوب چرچا ہوا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے ان سے وعدہ کر لیا کہ اگر لیلیٰ مالِ غنیمت میں مسلمانوں کے ہاتھ آئی تو ان کے حوالہ کر دیں گے انہوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر کی معرفت شامی افواج کے سالارِ اعلیٰ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کو یہ خط بھیجا۔

جب خدا تمہارے ہاتھوں دمشق فتح کرائے تو جودی کی لڑکی حضرت عبدالرحمٰن کو دے دینا[2]

۱۴۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

فتح دمشق کے بعد مسلمانوں کی ایک جماعت شراب نوشی کی مرتکب ہوئی۔ حضرت ابو عبیدہؓ نے حضرت عمر فاروقؓ سے اس شکایت کی تو انہوں نے لکھا: جو شراب پیئے اسے اسی کوڑوں کی سزا دی جائے، میری جان کی قسم عربوں کے لئے فقر و فاقہ ہی مناسب ہے، لازم تھا کہ وہ اپنے مالک خدا

---

۱۔ طبری ۴/۵۸ (۲) ابن جریر ۴/۴۰۴، اغانی (ابوالفرج مصر ۱۲۸۵ھ) ۱۶/۹۵ لفظی فرق کے ساتھ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے ڈرتے، اس کی عبادت کرتے، اس پر ایمان لاتے اور اس کا شکر ادا کرتے، اگر کوئی دوبارہ شراب پیئے تو اس کو پھر حد لگاؤ۔[1]

## ۱۵۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

یہ خط حضرت ابوعبیدہ رضؓ کے اس امر اسلہ کے جواب میں ہے جس میں انہوں نے بزنطیوں کے ایک بڑے لشکر کی صوبہ اردن کے شہر فحل میں جمع ہونے کی مرکز کو خبر دی تھی اور اپنے خط میں اس وعیدی پیغام کا ذکر کیا تھا جو بزنطیوں نے مسلمانوں کو ملک سے نکلنے کے لئے بھیجا تھا فحل کا اہم معرکہ حسب تصریح ازدی حضرت عمر فاروق رضؓ کی خلافت کے سولہویں ماہ یعنی ذوالقعدہ ۱۴ھ میں ہوا۔[2] فحل بحیرہ طبریہ کے جنوب میں دریائے اُردن کے اس پل کے قریب واقع تھا جس سے ہو کر بڑی سڑک دمشق جاتی تھی۔[3] فتح دمشق کے بعد اردن کے مقامی رئیسوں نے یہاں ایک فوج جمع کر لی تھی جس کی تقویت کے لئے ہرقل نے بھی ایک بڑی کمک بھیج دی تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، حضرت عبداللہ امیر المومنین کی طرف سے حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کو، سلام علیک، میں اس خدا کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، تمہارا خط آیا جس میں تم نے بزنطیوں کی فوج کشی ان کے موجودہ پڑاؤ اور وعیدی پیغام نیز اس کے جواب کا ذکر کیا ہے، تم نے اپنی لشکر کشی کے حق میں صحیح اور سچی دلیلیں پیش کی ہیں، میرا یہ خط اگر تمہیں دشمن پر فتح پانے کے بعد ملے تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہوگی کیونکہ اس سے پہلے بھی خدا ہمیں اور تمہیں اکثر عنایتوں سے نوازتا رہا ہے اور اگر اس خط کی وصولی سے پہلے دشمن نے

---

[1] فتوح الشام مصری ایڈیشن ۱/ ۶۱ [2] ازدی ص ۲۴۹،
[3] یاقوت (معجم البلدان مصر ۱۹۰۶ء) ۶/ ۲۲۰، سی ایچ بیکر کیمبرج میڈیول ہسٹری ۲/ ۳۴۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تمہیں زک پہنچائی ہو تو ہراساں اور اداس نہ ہونا دشمن کے آگے سر نہ جھکانا کیونکہ بالآخر فاتح تم ہی ہو گے۔ سرزمینِ شام خدا کا ملک ہے اور وہ تمہارے ہاتھوں اسے فتح کرائے گا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی پوری کرے گا، لہٰذا صبر کا دامن مضبوطی سے پکڑے رہو خدا صبر کرنے والوں کی ضرور مدد کرتا ہے، یاد رکھو اگر دشمن سے مقابلہ کے وقت تم نے صدق دل سے یہ دعا مانگی تو وہ ضرور تمہاری مدد کرے گا: مالک، کیا حال اور کیا ماضی ہر موقعہ پر تو نے ہی اپنے دین کی مدد کی ہے اور اپنے وفاداروں کو عزت و کامرانی عطا فرمائی ہے، مالک آج بھی تو انہیں فتح دلا، انہیں کے بل بوتے پر نہ چھوڑ، وہ خود کامیاب نہیں ہو سکیں گے، تو ہی ان پر کرم کر اور اپنی رحمت سے دشمن کو پسپا کر، بے شک تو قابل تعریف مدد گار ہے۔[1]

## ۱۶۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

جب فحل کے سامنے پڑی اسلامی فوجیں منتظر تھیں کہ وہاں کا بزنطی لشکر نکل کر کھلے میدان میں آئے اور لڑے تو فحل کے لوگوں نے آس پاس کی نہروں اور ندیوں کے بند کاٹ کر اس سارے علاقہ میں دلدل کر دی جو ان کے اور مسلمانوں کے درمیان تھا، فحل صوبہ اردن کا ایک شہر تھا اور یہ صوبہ دریائے اردن کے شرق میں سرحد عرب تک اور غرب میں ساحل تک پھیلا ہوا تھا، دریائے اردن کے مشرقی جنوبی حصہ میں جسے غور بھی کہتے ہیں بہت سے گاؤں اور قصبے تھے۔ جہاں ندیوں، نالوں اور نہروں کا جال بچھا ہوا تھا، باشندے زیادہ تر زراعت پیشہ تھے۔ دلدل کے باوجود اور بزنطیوں کی توقعات کے برخلاف مسلمان فوجوں نے نہ تو ہار مانی اور نہ پیچھے ہٹیں، جوں جوں دن گذرتے گئے فحل کی

---

[1] ازدی ص ۱۱۱، ۱۱۲

www.KitaboSunnat.com



چوبیس پچیس ہزار فوج کی خوراک کا معاملہ نازک ہوتا گیا۔ انہوں نے غلہ کی سپلائی کے لیے دیہاتی علاقہ کے زمینداروں کو آمادہ کر لیا، حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے رسالے بھیج کر دیہاتوں پر ترکتاز کرادی اور سارا زراعتی علاقہ بزور شمشیر فتح کر لیا فوج کے ایک فریق نے مطالبہ کیا کہ مقبوضہ علاقہ فوج میں تقسیم ہونا چاہیئے۔ دوسرے فریق کی جس میں حضرت ابو عبیدہ بن جرّاح رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے رائے تھی کہ چونکہ زراعت ہمارے بس سے باہر ہے اس لئے مناسب ہے کہ سارے علاقہ کو دولتِ مشترکہ قرار دے کر سابق مالکوں کے پاس رہنے دیں اور ان سے خراج وصول کریں تاکہ موجودہ مسلمان اور آنے والی نسلیں اس کی آمدنی سے متمتع ہوتی رہیں، دونوں فریقوں میں کوئی مفاہمت نہ ہو سکی اس لئے حضرت عمر فاروق رضؓ سے رجوع کیا گیا، انہوں نے لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، حضرت عبداللہ امیر المومنین کی طرف حضرت ابوعبیدہ بن جرّاح رضؓ کو، سلام علیک، اس خدا کا سپاسگذار ہوں جس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں، تمہارا خط ملا جس پر تم نے لکھا ہے کہ خدا نے اہل دین کی عزت بڑھائی اور اپنے دشمنوں کو خوار کیا اور انہیں ٹھکانے لگا کر ہماری مشکل آسان کر دی، شکر بجالاتا ہوں، اس خدا کا جس کی عنایتیں ماضی اور حال میں ہمارے شامل حال رہی ہیں۔ جس نے مسلمانوں کی ایک جماعت کو سلامت رکھا اور دوسری کو شہادت سے نوازا، دعا ہے کہ وہ مولا کی خوشنودی اور نوازش سے بہرہ ور ہوں اور اس سے التماس ہے کہ ان کی قربانی کے اجر سے ہمیں سرفراز فرمائے اور ان کے بعد ہمیں آزمائشوں میں نہ ڈالے، وہ خلوص کے ساتھ خدا کے وفادار رہے، اپنی ذمہ داریاں بوجہ احسن انجام دیں ان کی ساری تگ و دو اپنے رب کی خاطر تھی اور اپنی بھلائی کے لئے ہی وہ جہد و عمل کرتے تھے ۔ ۔ ۔ تم نے لکھا ہے کہ جس سر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



زمین (اُردن) کو مسلمانوں نے بزور تلوار فتح کیا۔ ہے اس کے بارے میں ان کی ایک جماعت کی رائے ہے کہ وہاں کے باشندوں کو بحال رکھا جائے اور ان پر جزیہ لگا دیا جائے اور وہ زمین کی کاشت کرتے رہیں اور دوسری جماعت کی خواہش ہے کہ چونکہ یہ علاقہ بزور شمشیر فتح ہوا ہے اسے مسلمانوں میں بانٹ دیا جائے، اس معاملہ پر میں نے غور کیا۔

۔۔۔ میری رائے ہے کہ مفتوحہ علاقہ کے باشندے (حسب معمول) زمین کی کاشت کرتے رہیں کیونکہ وہ زراعت کی مسلمانوں سے زیادہ سوجھ بوجھ رکھتے ہیں۔ اور کاشت کا کام اجنبی لوگوں کی نسبت زیادہ عمدہ انجام دے سکتے ہیں، اگر ہم نے باشندوں کو غلام بنا لیا تو ہمارے بعد آنے والی نسلوں کا کون کفیل ہوگا؟ بخدا نہ تو کوئی ذمی ان سے بات روا رکھے گا اور نہ وہ کسی ذمی سے بات کرنے کے لائق ہوں گی اور نہ کسی ذمی کی دولت یا اراضی سے انہیں کوئی نفع پہنچ سکے گا۔ جب تک یہ مسلمان جو انہیں غلام بنائیں گے زندہ ہیں ان سے فائدہ اٹھائیں گے، جب ہم اور وہ (غلام) مر جائیں گے تو ہماری اولاد ان غلاموں کی اولاد سے متمتع ہوگی اور یہ سلسلہ تا قیامت چلتا رہے گا اور یہ لوگ ہمیشہ اہل اسلام کے جب تک اسلام سربلند ہے غلام بنے رہیں گے لہٰذا ان پر جزیہ لگاؤ اور غلام مت بناؤ، کوئی مسلمان ان پر ظلم نہ کرے، نہ ان کو کسی طرح کا نقصان پہنچائے، نہ ان کے مال دولت سے ناجائز طور پر متمتع ہو۔[1]

قاضی ابو یوسف (م ۱۸۲ھ) نے اپنی کتاب الخراج میں بھی ایک خط نقل، کیا ہے جو باعتبار معنی مذکورہ خط سے مشابہ ہے لیکن باعتبار لفظ اور سیاق سیاق

---

[1] ازدی ص ۱۲۴-۱۲۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس سے بہت مختلف ہے، ازدی کے راویوں نے مذکورہ خط کا تعلق اردن اور اس کے دیہاتی علاقہ کی تقسیم سے بتایا ہے، کتاب الخراج کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ قضیہ شام کی سب سے بڑی جنگ یرموک (۱۵ھ) کے بعد رونما ہوا، مذکورہ بالا خط میں قرآن سے کوئی دلیل پیش نہیں کی گئی ہے لیکن کتاب الخراج والے میں اراضی کو دولتِ مشترکہ بنانے کی تائید میں قرآنی آیتوں سے مدد لی گئی ہے، اس کے علاوہ کتاب الخراج کے خط کا ایک حصہ جس کا تعلق عیسائیوں کے بڑے تہوار (غالباً ایسٹر) میں جلوس اور صلیبیں نکالنے سے ہے بالکل نیا ہے۔ صرف یہ حصہ یہاں پیش کیا جاتا ہے:

رہا ان کے تہوار (ایسٹر) کے ایام میں صلیبیں نکالنے کا معاملہ تو یہ بلا جھنڈوں کے اگر شہر سے باہر صلیبیں نکالیں جیسا کہ انہوں نے اجازت مانگی ہے تو ان سے تعرض نہ کرو، البتہ شہر کے اندر مسلمانوں کے محلوں یا مسجدوں کے پاس سے صلیبیں نہ نکالی جائیں [1]

۱۷۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

فتح قحل کی خوشخبری پاکر:

اس فتح کی خبر سے بہت مسرت ہوئی اور خدا کا شکر ادا کیا، مناسب ہے کہ کچھ عرصہ مفتوحہ سرزمین میں قیام کرو اور لشکر کو آرام پہنچاؤ، اس وقت تک اگلی فوجی مہم موقوف رکھو جب تک حضرت سعد بن ابی وقاصؓ عراق جاکر فارسی فوجوں کو ٹھکانے نہ لگادیں ان شاء اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم خدائے بزرگ و برتر کی مدد بغیر کسی کام کا انجام دینا۔ انسان کے بس سے باہر ہے [2]

۱۸۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضؓ کے نام۔

---

[1] ابو یوسف، کتاب الخراج مصر ۱۳۵۲ھ ص ۱۳۹-۱۴۱ [2] ابن اعثم ص ۱۷۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



غل سے فارغ ہو کر حضرت ابو عبیدہؓ نے اردن اور جنوبی فلسطین کے جنوب مشرقی علاقہ پر حضرت عمرو بن عاصؓ کو گورنر مقرر کیا اور خود حضرت خالد بن ولیدؓ کو ساتھ لے کر حمص فتح کرنے روانہ ہوئے۔ حمص شمالی شام کا ایک کوہستانی صوبہ تھا دمشق سے پانچ دن کی راہ[1] یہاں بہت سے قلعے تھے، صوبہ کے صدر مقام کا نام بھی حمص تھا۔ اس کے گرد ایک چوڑی فصیل تھی اور مشرق میں ایک مستحکم پہاڑی قلعہ، حضرت خالد بن ولیدؓ مقدمۃ الجیش کے لیڈر تھے اور باقی فوج حضرت ابو عبیدہؓ کے ساتھ پیچھے پیچھے بڑھتی چلی آ رہی تھی، دمشق سے حمص کی راہ پر پہلا قلعہ بند شہر بعلبک تھا وہاں کا گورنر معمولی جنگ کے بعد یزیہ گذار ہو گیا، اس کے بعد جو سیہ کا قلعہ آیا جو حمص کی عملداری میں بیس پچیس میل جنوب میں واقع تھا، حمص کے گورنر نے مسلمانوں سے مقابلہ کے لئے یہاں ایک فوج تیار کر لی تھی، لڑائی میں حمص کی فوجیں پسپا ہوئیں، حمص کے قریب پھر ایک زوردار معرکہ ہوا، اس میں بھی حملہ آور جیتے حمص کی فوجوں نے شہر کی فصیل میں پناہ لی، مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کر لیا اور گرد و نواح کے ان دیہاتوں پر چھاپے مار کر قابض ہو گئے جہاں سے محصور فوج کے لئے رسد اور خوراک آتی تھی مجبور ہو کر حمص کے گورنر نے جزیہ دے کر صلح کر لی (۱۵ھ[2]) حضرت ابو عبیدہؓ فوج کے بڑے حصہ کے ساتھ حمص میں ٹھہر گئے اور چند رسالے حلب بھیجے جو حمص سے چار دن کی مسافت پر شمال میں اس سڑک پر واقع تھا جو انطاکیہ جاتی تھی[3] حلب کا قلعہ بہت مضبوط اور محفوظ تھا، یہاں سے انطاکیہ، بزنطی قیصر اور سلطان شام کا فوجی مستقر صرف تین دن کی مسافت پر تھا، حلب پر ترکتازی انطاکیہ پر پیشقدمی کی تمہید تھی، حضرت ابو عبیدہؓ نے خلیفہ کو حمص کی فتح اور حلب پر ترکتاز کی خبر دی تو یہ خط آیا۔

تمہارا خط ملا جس میں تم نے تلقین کی[4] ہے کہ میں خدا کا شکر ادا کروں ان علاقوں کے لئے جو اس نے ہم سے مسخر کرائے، ان فتحوں کے لئے جو اس نے ہم سے فتح

---

[1] یاقوت ۴/۸۰ [2] ازدی ص ۱۲۶، ۱۲۷۔ [3] یاقوت ۳/۲۱۴

[4] حضرت ابو عبیدہؓ کے خط میں ایسا کوئی جملہ نہیں جو شکر کی تلقین پر مشتمل ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کرائے۔ ان شہروں کے لئے جن پر اس نے ہمیں دلایا اور ان عنایتوں کے لئے جو اس نے ہم پر اور تم پر کی ہیں۔ ان سب کے لئے اس کا بہت بہت شکر گذار ہوں تم نے لکھا ہے کہ بزنطی قیصر کے اس علاقہ کی طرف جہاں وہ اور اس کا لشکر ہے رسالے روانہ کر دیئے ہیں، میری رائے میں یہ اقدام صحیح نہیں ہے، رسالے واپس بلالو اور (حمص میں) ٹھہرے رہو یہاں تک کہ یہ سال گذر جائے اور ہم اگلی کاروائی کے بارے میں غور کریں، خدائے بزرگ و مہربان سے اپنے تمام معاملات میں مدد کا طالب ہوں[1]

۱۹۔ جبلہ بن ایہم کے نام۔

جبلہ بن ایہم سرحد شام کے عرب۔ عیسائی قبائل کا آخری غسانی بادشاہ تھا جس طرح حیرہ کے لخمی سلاطین شاہنشاہ فارس کے ماتحت تھے اسی طرح عرب شام سرحد کے غسانی رئیس بزنطی قیصر کے دست نگر تھے، فارس یا شام پر حملہ ہوتا تو یہ دونوں سرحدی ریاستیں اپنی اپنی مربی حکومتوں کی مدد کرتی تھیں، ابن اعثم کوفی نے اپنی فتوح میں لکھا ہے کہ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد میں) شامی سرحد کی چھوٹی چھوٹی بستیوں پر قابض ہونے کے بعد مسلمانوں کو معلوم ہوا کہ بزنطی قیصر نے جبلہ کی سرکردگی میں چالیس ہزار فوج بھیجی ہے جو دمشق کے باہر مقیم ہے، ان کے اکابر نے ایک کانفرنس کی جس میں طے پایا کہ لڑنے سے پہلے جبلہ کو اسلام کی دعوت دی جائے، چنانچہ ایک وفد جبلہ کے پاس گیا، اس نے یہ کہہ کر وفد کو قیصر کے پاس بھیج دیا کہ اگر اس نے اسلام قبول کر لیا تو میں بھی کلمہ پڑھ لوں گا فتح دمشق اور بقول بعض فتح یرموک اور کچھ راویوں کا بیان ہے کہ صلح ایلیاء کے بعد جب شام میں بزنطی حکومت کی بساط الٹ گئی تو جبلہ اور اس کے قریبی عزیزوں

---

[1] ازدی ص ۱۲۹ ابن اعثم ص ۲/۸ لفظی کمی بیشی کے ساتھ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نے مسلمان ہونے کا ارادہ مصمم کر لیا جبلہ نے حضرت عمر فاروق رضؓ کو ایک خط لکھا کہ میں اسلام قبول کرنے مدینہ آنا چاہتا ہوں، حضرت عمر فاروق رضؓ نے جواب دیا:

آجاؤ، (اسلام قبول کر کے) تمہیں وہی فوائد اور حقوق حاصل ہوں گے۔ جو ہمیں ہیں اور تم پر وہی ذمہ داریاں عائد ہوں گی جو ہم پر ہیں [1]

۲۰۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

فتوح الشام کا بیان ہے کہ جب حضرت ابو عبیدہ رضؓ فتح دمشق کے بعد حمص کی طرف بڑھے تو انہیں یہ خط بتالیک کے قریب جو دمشق سے تین دن کی راہ پر شمال میں واقع تھا موصول ہوا:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، حضرت عبداللہ امیر المومنین کی طرف سے امین الامۃ (حضرت ابو عبیدہ رضؓ) کو سلام علیک، میں اس آقا کا سپاسگذار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے نبی محمدؐ پر درود بھیجتا ہوں، خدا کے حکم اور اس کی مرضی کو کوئی نہیں بدل سکتا اور جو لوحِ محفوظ میں کافر لکھ دیا گیا ہے اسے ایمان نصیب نہیں ہو سکتا، تم کو معلوم ہو کہ جبلہ بن ایہم غسانی اپنے چچازاد بھائیوں اور خاندانی اکابر کے ساتھ ہمارے پاس (مدینہ) آیا میں نے سب کی آؤ بھگت کی، انہوں نے میرے ہاتھ پر اسلام قبول کیا، اُن کے اسلام سے مجھے خوشی ہوئی کیونکہ ان کے ذریعہ اللہ نے اسلام اور مسلمانوں کو قوت عطا کی لیکن پردہ غیب میں جو چھپا تھا اس کا حال مجھے معلوم نہ تھا، ہم حج کے لئے (مدینہ سے) مکہ گئے، جبلہ نے بیت الحرام کے سات طواف کئے، دورانِ طواف اس کا تہبند ایک فزاری عرب کے زیرِ قدم آگیا اور وہ کھل کر کندھے سے گر پڑا جبلہ نے تیکھی نظر سے فزاری

---

[1] ابن عبدربہ (العقد الفرید، مصر ۱۹۴۰ء) ۵۶/۲

www.KitaboSunnat.com



کو دیکھا اور کہا: تیرا برا ہو، تو نے خدا کے گھر میں مجھے ننگا کر دیا! فزاری نے کہا، خدا کی قسم میں نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا، اس کے باوجود جبلہ نے مکا مار کر فزاری کی ناک اور اس کے اگلے چار دانت توڑ دیے فزاری نے مجھ سے شکایت کی۔ میں نے جبلہ کو بلوایا اور کہا، تم نے اپنے فزاری بھائی کے کیوں مکا مارا اور اس کی ناک اور اگلے چار دانت کیوں توڑ دیے۔ جبلہ نے کہا: اس نے پیر کے نیچے میرا تہبند دبا کر کھول دیا تھا، خدا کی قسم اگر بیت اللہ کی حرمت کا خیال نہ ہوتا تو اسے مار ہی ڈالتا میں نے کہا تم نے جرم کا اقبال کیا ہے، اب یا تو وہ تمہیں معاف کر دے یا میں اس کا تم سے بدلہ لوں گا، جبلہ بولا! مجھ سے بدلہ لیا جائے گا، حالانکہ میں بادشاہ ہوں اور وہ ایک معمولی عرب! میں نے کہا، تم دونوں مسلمان ہو، تم صرف اچھی سیرت سے ہی اس پر فوقیت پا سکتے ہو، جبلہ نے مجھ سے اگلے دن تک کی مہلت مانگی، میں نے فزاری سے پوچھا تو وہ مہلت دینے کو تیار ہو گیا، جب رات ہوئی تو جبلہ اپنے بھائیوں کے ساتھ اونٹوں پر سوار ہو کر شام کی طرف کلب العاتیہ (بزنطی قیصر) کے پاس نکل بھاگا، مجھے امید ہے کہ خدا نے چاہا تو وہ تمہارے ہاتھ لگے گا حمص فتح کر کے ٹھہر جانا، آگے پیشقدمی نہ کرنا، اگر حمص کے باشندے (جزیہ کے بالمقابل) صلح کر لیں تو خیر ورنہ ان سے لڑنا اور اپنے جاسوس انطاکیہ (قیصر کے ہیڈ کوارٹر) بھیجنا اور شام کے نصرانی عربوں سے چوکنا رہنا، والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین[1]

---

[1] فتوح الشام ۲/۳۰ خط کا مضمون ادب اور تاریخ کی متعدد کتابوں میں بطور قصہ بیان ہوا ہے دیکھو عبد ربہ (مصر، ۱۹۱۳ء) ۱/۱۸۸، ابوالفدا (تاریخ مصر طبع اول) ۲/۱۶۱، بلاذری (فتوح البلدان مصر ۱۹۱۹ء) ص ۱۴۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ابن اعثم کوفی کی رائے ہے کہ جبلہ کے ارتداد کا واقعہ ۱۳ھ ہجری میں نہیں جیسا کہ فتوح الشام میں تصریح کی گئی ہے بلکہ ۱۶ھ میں فتح بیت المقدس کے بعد پیش آیا تھا۔ ابن واضح یعقوبی نے بھی ۱۶ھ کی تائید کی ہے لیکن وہ ایک نئی بات یہ لکھتا ہے کہ جبلہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بیت المقدس کی صلح کے بعد ملاقات کی اور کہا کہ جزیہ دینا تو میرے لئے توہین آمیز ہے، اگر آپ زکوٰۃ لینا پسند کریں تو میں آپ کی سیاسی ماتحتی قبول کر سکتا ہوں، حضرت عمر فاروق رضؓ اس کے لئے تیار نہیں ہوئے جبلہ شام چھوڑ کر اپنے تیس ہزار ماتحتوں اور کنبہ والوں کے ساتھ قیصر کے پاس چلا گیا[1]

طبقات ابن سعد کا بیان مذکورہ بالا سارے اقوال سے مختلف ہے، اس کی رو سے جبلہ عہدِ نبوی ﷺ میں مسلمان ہو گیا تھا، طبقات کے بیان سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ جبلہ کے ارتداد کا واقع مدینہ میں نہیں بلکہ دمشق میں پیش آیا تھا اور اس کا محرک حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فیصلہ نہیں تھا جیسا کہ خط نمبر ۲۰ میں ان کی زبانی نقل کیا گیا ہے طبقات کے راوی بتاتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضؓ کی خلافت میں جب دمشق فتح ہوا تو ایک دن جبلہ کا پیر شہر کے بازار سے گذرتے وقت ایک عرب پیر پر پڑ گیا اس نے طیش میں آکر جبلہ کے منہ پر چانٹا مار دیا جبلہ کے آدمی عرب کو پکڑ کر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے، انہوں نے فیصلہ دیا کہ عرب کے بھی چانٹا مارا جائے، اس فیصلہ پر جبلہ کو سخت غصہ آیا، اس کی رائے تھی کہ عرب کو قتل کیا جائے یا اس کا ہاتھ کاٹا جائے، حضرت ابو عبیدہ رضؓ اس کے لئے تیار نہیں تھے، جبلہ بگڑ کر عیسائی ہو گیا اور اپنے سارے خاندان اور ماتحتوں کے ساتھ جلاوطن ہو کر بزنطی قیصر کی قلمرو میں چلا گیا[2]

۲۱۔ حضرت ابو عبیدہ رضؓ بن جراح کے نام۔

سیف بن عمر کی رائے ہے کہ مسلمانوں کے ہاتھوں حمص کی فتح کے بعد

---

[1] یعقوبی (تاریخ نجف ۱۳۸۸ھ) ۲/۲۲۵ [2] ابن سعد (طبقات بیروت ۱۹۵۷ء) ۱/۲۶۴۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



(غالباً نئی جنگی تیاری کے لیے) ہرقل اپنا ہیڈ کوارٹر انطاکیہ چھوڑ کر شام سے متصل صوبہ بسپوٹامیہ (جزیرہ) کے پایہ تخت رُہا چلا گیا تھا، حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فتح حمص کی خوشخبری والے خط میں ہرقل کی اس اس نقلِ مکانی کی بھی خلیفہ کو خبر دی، جواب میں انہوں نے لکھا۔

> تم حمص میں ٹھہرے رہو اور شام کے ان (عیسائی) عرب قبیلوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دو جو طاقتور اور بہادر ہوں، اطمینان رکھو خدا نے چاہا تو برابر تمہارے پاس رسد بھیجتا رہوں گا۔[1]

۲۲۔ حضرت ابوعبیدہ بن جرّاح کے نام۔

حسب تصریح فتوح الشام حضرت ابوعبیدہ رضؓ دمشق فتح کر کے شمالی شام مسخر کرنے نکلے، بَعلبک اور حوسیہ کے گورنروں کو جزیہ گذار بناتے ہوئے حمص آئے، ان کا آنا اتنا اچانک ہوا کہ حمص کا گورنر مقابلہ کی کوئی مناسب تیاری نہ کر سکا، اس کے مشیروں نے رائے دی کہ مسلمانوں سے ایک سال کے لیے جزیہ کا معاہدہ کر لیجئے اور اس اثناء میں مناسب تیاری کر کے ان کا مقابلہ کیجئے، گورنر نے معاہدہ کر لیا، وہ خود حمص کے باہر ٹھہر گئے اور کچھ رسالے حضرت خالد بن ولیدؓ کی کمان میں حَلَب اور قِنّسرین جو شام کا سرحدی علاقہ تھا فتح کرنے بھیجے، حضرت خالد حَلَب اور قِنّسرین کے دیہاتوں میں تركتاز کرنے لگے، قِنّسرین کے گورنر نے مصلحت اسی میں دیکھی کہ حملہ آوروں سے جزیہ کا ناراضی معاہدہ کر کے اور پھر خوب تیار ہو کر اور قیصر کی کمک سے اپنی طاقت بڑھا کر مسلمانوں سے لڑے، گورنر حمص کی طرح وہ بھی جزیہ گذار ہو گیا (ذوالقعدہ سنہ ۱۴ھ) ان معاہدوں سے اسلامی فوجیں معطل ہو گئیں خلیفہ کے پاس بہت دن تک نہ تو حضرت ابوعبیدہ بن جرّاح رضی اللہ عنہ کا کوئی خط آیا اور نہ کسی نئی فتح کی خوشخبری، انہوں نے یہ محسوس کر کے کہ مسلمان آرام طلب ہو گئے ہیں اور جہاد سے گریز کر رہے ہیں، حضرت ابوعبیدہ رضؓ کو لکھا:

---

[1] طبری ۴/۱۵۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، حضرت عبداللہ عمر بن الخطاب امیر المومنین کی طرف سے امین الامۃ حضرت ابوعبیدہ عامر بن جراح رضؓ کو، سلام علیک، میں اس خدا کا سپاسگذار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے نبی محمد صلعم پر درود بھیجتا ہوں اور تمہیں ہدایت کرتا ہوں کہ اپنے ظاہر و باطن میں خدائے عزوجل سے ڈرو اور اس کی معصیت سے بچتے رہو، تمہیں اس بات سے بھی ڈراتا اور منع کرتا ہوں کہ تمہارا طرز عمل ان لوگوں کا سا ہو جائے جن کے بارے میں خدا کہتا ہے، اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دو کہ اگر تمہیں اپنے باپ بیٹے، بھائی، بیویاں اور عزیز و اقارب، اپنی کمائی ہوئی دولت اپنی تجارت جس کے گھٹنے کا تمہیں ڈر ہے اور اپنے پسندیدہ مکان خدا، اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جہاد فی سبیل اللہ سے زیادہ محبوب ہوں تو خدا کے عذاب کا انتظار کرو، بلاشبہ نافرمانوں کو خدا سیدھا راستہ نہیں دکھاتا۔ قل ان کان اٰباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال نِ اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومساکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یأتی اللہ بامرہ واللہ لا یھدی القوم الفاسقین۔ (توبہ)

خدا کی درود ہو خاتم النبیین اور امام المرسلین پر والحمد للہ رب العالمین[1]

## ۲۳۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضؓ کے نام۔

حسب روایت فتوح الشام حلب کے باشندوں نے حضرت ابوعبیدہ رضؓ سے صلح کر لی تھی، حلب کے باہر ایک نہایت مضبوط پہاڑی قلعہ تھا جس میں ضلع کا برنطی گورنر رہتا تھا، حلب کی صلح اس کی مرضی کے خلاف تھی، وہ قلعہ میں محصور ہو گیا، چار پانچ ماہ تک قلعہ کا محاصرہ رہا، برنطی قلعہ سے پتھر بارش کرتے اور رات میں مسلمانوں

---

[1] فتوح الشام (مصر) ۱/۶۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



پر شب خون مارتے۔ قلعہ فتح ہونے کی کوئی صورت نہیں نکلی، حضرت ابو عبیدہ رضؓ اور مسلمان پڑے پڑے اکتا گئے، حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے بہت دن تک خلیفہ کو خط بھی نہیں لکھا۔ وہ منتظر تھے کہ قلعہ فتح ہو تو لکھیں۔ حضرت عمر فاروق رضؓ نے سخت پریشانی کے عالم میں یہ خط بھیجا:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، میں اس معبود کا سپاسگذار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں، حضرت ابو عبیدہ رضؓ تمہارا خط نہ آنے اور تمہاری خیریت نہ معلوم ہونے سے بڑی بے چینی ہے اپنے مسلمان بھائیوں کی فکر سے جسم کو روگ سا لگ گیا ہے رات دن تمہارا خیال رہتا ہے سمجھ میں نہیں آتا! تمہارا قاصد اور خط کیوں نہیں آتا، ایسا معلوم ہوتا ہے تم چاہتے ہو کہ صرف فتح اور غنیمت کی خوشخبری کے لئے خط لکھو، حضرت ابو عبیدہ رضؓ اگرچہ میں بہت دور ہوں مگر میرا دل تمہارے پاس ہے ہر وقت تمہاری عافیت کے لئے دعا کرتا ہوں، دل تم سب کی خیریت کے لئے ایسا بے چین ہے جیسے پریشان ماں کا اپنے بچہ کے لئے میرا یہ خط پڑھ کر ایسے اقدامات کرو کہ اسلام کو تقویت پہنچے اور مسلمانوں کے ہاتھ مضبوط ہوں والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ[1]

۲۴۔ حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح کے نام۔

فتوح الشام کے راویوں کا بیان ہے کہ حلب کے بیرونی قلعہ کا چار پانچ ماہ تک محاصرہ کرنے کے باوجود جب مسلمان اسے فتح نہ کر سکے تو انہوں طے کیا کہ محاصرہ اٹھا کر حلب چلے جائیں تاکہ قلعہ کے محصور گورنر کو باہر نکلنے کا حوصلہ ہو اور کھلے میدان میں اس سے لڑنے کی صورت نکل آئے، حلب پہنچ کر حضرت ابو عبیدہؓ نے قنسرین کی فتح، حلب کی صلح، شام کے سرحدی شہروں پر ترکتاز، زنبر حلب کے بیرونی قلعہ سے ہٹنے کی خلیفہ کو خبر دی تو یہ جواب آیا:۔

---

۱۔ فتوح الشام (مصر) ۱/۱۵۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تمہارے سفیر خط لے کر پہنچے تمہیں دشمن پر جو فتوحات حاصل ہوئیں ان کا حال معلوم کر کے مسرت ہوئی، جو لوگ شہید ہوئے ان کا بھی علم ہوا، تم نے لکھا ہے کہ میں حلب کا محاصرہ چھوڑ کر انطاکیہ اور حلب کے درمیانی علاقہ میں آ گیا ہوں میرے خیال میں تمہارا یہ اقدام صحیح نہیں ہے، تم ایسے شخص کو چھوڑ کر جس کا علاقہ اور صدر مقام (حلب) فتح کر چکے ہو الگ ہٹ گئے ہو اور اب یہ خبر ہر طرف مشہور ہو گی کہ تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکے، اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ تمہاری دھاک گھٹے گی اور اس کی ساکھ بڑھے گی اور ان لوگوں کو تم سے لڑنے کا حوصلہ ہو گا جو ڈرے بیٹھے ہیں، بزنطی لشکر کے خاص و عام تم سے لڑنے کی پھر جرأت کریں گے، گورنر کے جاسوس واپس آ کر اسے تمہارے حالات سے مطلع کر دیں گے اور شام کے ارباب حکومت تمہاری اس پسپائی سے حوصلہ پا کر تم سے جنگ کے لئے باہم خط و کتابت کرنے لگیں گے اس لئے اس وقت تک گورنر سے لڑتے رہو جب تک خدا اسے قتل نہ کر دے یا اسے تمہارے قبضہ میں نہ دے دے یا صلح و شکست کا فیصلہ نہ کر دے بے شک وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے، میدانوں پہاڑوں دشوار گذار زمینوں اور تنگ وادیوں میں رسالے پھیلا دو اور فرات کے حدود میں چھاپے مارو، وہاں کے جو لوگ (جزیہ دے کر) صلح کرنا چاہیں ان سے صلح کر لو، میں تمہیں اور سارے مسلمانوں کو خدا کی امان میں دیتا ہوں، اس خط کے ساتھ حضرموت اور یمن کے عرب، موالی، پیادے اور سواروں پر مشتمل ایک فوج بھیج رہا ہوں جو راہ خدا میں جان دینے کی خواہشمند ہے، اس کے علاوہ مزید کمک برابر تمہارے پاس پہنچتی رہے گی، انشاء اللہ والسلام[1]

---

[1] فتوح الشام (مصر) ۱/۱۶۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## ۲۵ حضرت ابوعبیدہؓ بن جراح کے نام

رجب ۱۵ھ میں حمص پر مسلمانوں کی فتح کے بعد بزنطی قیصر نے انہیں ملک سے نکالنے کی ایک آخری زبردست کوشش کی جو جنگِ یرموک کے نام سے مشہور ہے۔ اس جنگ میں مسلمان شکست سے بال بال بچے۔ عرب راویوں نے ان کی مجموعی تعداد تینتالیس ہزار اور بزنطیوں کی چار لاکھ بتائی ہے یعنی دونوں میں ایک اور نو کی نسبت تھی، سپہ سالار حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے خلیفہ کو لکھا، ہمارے جاسوسوں نے خبر دی ہے کہ ہرقل نے انطاکیہ (ہیڈ کوارٹر) میں اپنی قلمرو کے تمام صوبوں سے لشکر بلا لئے ہیں، اور ایک بہت بڑی فوج ہر قسم کے سامان سے لیس جمع کی ہے، ایسی فوج آج تک بڑے بڑے بادشاہ کبھی فراہم نہ کر سکے تھے۔ ہم پر جلد حملہ ہونے والا ہے ہم نے یہ خبر پاکر صورتِ حال کا جائزہ لیا اور طے کیا کہ حمص چھوڑ دیا جائے، اس میں شک نہیں کہ وہاں کا قلعہ مستحکم ہے لیکن مقامی باشندوں پر ہمیں اعتماد نہیں تھا، اس کے علاوہ ہمارا لشکر اور وسائل بھی اس پایہ کے نہ تھے، کہ غنیم سے ٹکر لیتے، بنابریں ہم اہل وعیال کے ساتھ دمشق آ گئے ہیں اور آپ سے مدد کے طالب ہیں[1]

حضرت عمر فاروق رضؓ نے جواب دیا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، حضرت عبداللہ عمر امیر المومنین کی طرف سے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضؓ ان کے مہاجر، انصاری اور تابعی ساتھیوں نیز دوسرے مجاہدوں کو، سلام علیک، میں اس خدا کا سپاسگذار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، مجھے معلوم ہوا کہ تم حمص چھوڑ کر دمشق روانہ ہو گئے ہو اور وہ سرزمین جو خدا نے تمہیں عنایت کی تھی دشمن کے لئے چھوڑ کر چلے آئے ہو، مجھے تمہاری یہ بات پسند نہیں آئی اور میں نے تمہارے سفیر

---

[1] ازدی ص ۱۳۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے پوچھا کہ آیا یہ کام سب کی رائے سے ہوا تو اس نے اس کی تصدیق کی اور کہا کہ فوج کے اکابر اور پختہ کار لوگوں بلکہ اکثر فوج کی رائے سے یہ قدم اٹھایا گیا ہے، تب میں نے محسوس کیا کہ جس کام میں اللہ عزوجل تم سب کو متفق الرائے کر دے اس میں ضرور دینا اور آخرت کی بہتری اور بھلائی مضمر ہوگی، اس احساس نے میری ناپسندیدگی اور ناراضگی کم کر دی، تمہارے ایلچی نے رسد مانگی ہے (اطمینان رکھو) میرا یہ خط وصول ہونے سے پہلے انشاء اللہ تمہارے پاس رسد پہنچ جائے گی، لیکن تمہیں یہ بات یاد رہے کہ (رسول اللہ کے عہد میں) ہم دشمن کی بڑی فوج کو اپنی فوج سے شکست نہیں دیتے تھے اور نہ خدا ہماری بڑی فوج کی وجہ سے ہم پر فتح نازل کرتا تھا بلکہ اکثر خدا دشمن کی بڑی فوج کی مدد سے ہاتھ اٹھا لیتا تھا جس کے نتیجہ میں وہ شکست کھاتی اور اس کی زیادہ تعداد اسے کچھ فائدہ نہ پہنچاتی، اکثر خدا چھوٹی فوج کو بڑی فوج پر فتح عطا کرتا ہے، دعا ہے کہ خدا اپنے اور تمہارے مشرک دشمن پر تمہیں فتح عطا کرے اور اس پر تباہی اور عذاب نازل کرے والسلام علیکم [1]

## ۲۶۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

سپہ سالار حضرت ابو عبیدہ رضؓ کو یرموک میں (جہاں وہ اور دوسرے شامی سالار بزنطیوں کا مقابلہ کرنے جمع ہوئے تھے) معلوم ہوا کہ بزنطی فوج جوان سے لڑنے اور بزعم خود انہیں ملک سے نکالنے آ رہی تھی، اس کی تعداد کئی لاکھ ہے اور اس میں بزنطی قلمرو کے ہزاروں مذہبی رہنما کچھ تو جہاد کی خاطر اور کچھ فوج میں قومی اور مذہبی جوش پیدا کرنے کے لیے شامل ہو گئے ہیں۔ یہ تعداد مسلمانوں کی توقع سے بہت زیادہ

---

[1] ازدی ص ۱۴۱، ابن اثیم ص ۲۲۸ تا ۲۲۹ لفظی فرق کے ساتھ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تھی، ان پر ہرقل طاری ہوگیا، وہ خود چالیس ہزار! اس کے لگ بھگ تھے، ۔۔۔
کی نڈر ان چیف نے تیسروں کی رائے سے حضرت عمر فاروق رضؓ کو یہ ارجنٹ خط لکھا:
بزنطیوں نے سمندر اور خشکی سے ہمارے اوپر یورش کر دی ہے اور ہر اس مرد کو فوج
میں بھرتی کر لیا ہے جو ہتھیار چلانے کے قابل ہو، ان کے ساتھ بشپ اور پادری
بھی ہیں اور راہب جہاد کے لیے عبادت گاہوں سے نکل کر فوج کے ساتھ شریک
ہو گئے ہیں، قیصر نے آرمینیہ، اور میسو پوٹامیہ (جزیرہ) کے صوبوں سے بھی فوجیں
حاصل کی ہیں اور کل فوج کی تعداد چار لاکھ کے قریب ہے، جب مجھے ان حقائق
کا علم ہوا تو میں نے مناسب نہ سمجھا کہ مسلمانوں کو دھوکہ میں رکھوں یا حقیقت سے بے
خبر، صورت حال سے مطلع کر کے جب میں نے ان سے مشورہ کیا تو ان کی رائے
ہوئی کہ سب لوگ شام کے کسی الگ تھلگ حصہ میں چلے جائیں اور اپنی فوج کو جو ادھر
ادھر بکھری ہوئی ہے جمع کر لیں، پھر جب آپ کے پاس سے کمک آجائے تو دشمن
سے لڑنے کے لیے جائیں، حضرت امیر المومنین بہت جلدی کیجئے اور فوج در فوج
بھیجئے، اگر ایسا نہ ہوا اور مسلمان یہاں (یرموک) پڑے رہے تو سمجھ لیجئے وہ ہلاک
ہوئے اور اگر وہ ڈر کر بھاگ گئے تو سمجھ لیجئے ان کا دین ایمان گیا۔ ان کا مدِ مقابل
ایک ایسا غنیم ہے جس سے عہدہ برآ ہونے کی ان میں صلاحیت نہیں ہے الا یہ کہ خدا
ان کی مدد کے لئے فرشتے بھیجے یا خود کوئی فوج لے کر آئے۔

جواب میں حضرت عمر فاروق رضؓ نے لکھا:
اخوثمالہ (عبداللہ بن قرط) تمہارا خط لے کر آیا۔ تم نے لکھا ہے کہ رومیوں
نے مسلمانوں پر سمندر اور خشکی کی راہ سے یورش کی ہے اور اپنے پادریوں
اور راہبوں کو تم سے لڑانے لائے ہیں، بلا شبہ ہمارے مالک کو جس کی
ہم ستائش کرتے ہیں اور جو ہمارا مشکل کشا ہے جس ذاتِ گرامی نے
ہم پر احسان کیے ہیں اور جو ہمیشہ ہمیں اپنی نعمتوں سے نوازتا رہا ہے
ان پادریوں اور راہبوں کی موجودگی کا اس وقت علم تھا جب اس نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برحق مبعوث کیا، فتوحات سے ان کی عزت افزائی کی اور دشمن کے دلوں کو مرعوب کر کے ان کی مدد افزائی جس نے فرمایا اور اس کا کوئی وعدہ جھوٹا نہیں ہوتا" یہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو کتاب ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اس کو سارے دینوں پر غالب بنا دے خواہ مشرکوں یہ بات کتنی ہی ناپسند ہو

هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون (توبہ) لہذا برنطیوں کی کثرت فوج سے ہرگز ہراساں نہ ہو کیونکہ خدا ان کی مدد نہیں کرے گا اور جس کی خدا مدد نہ کرے اس کے لئے فوج کی کثرت بے کار ہوتی ہے، ایسے شخص کو خدا اس کے بل بوتے پر چھوڑ کر الگ ہو جاتا ہے، تم اپنی قلت سے بھی مت گھبراؤ کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے اور جس کے ساتھ خدا ہو وہ کبھی کم نہیں ہوتا، پس جہاں ہو وہیں ڈٹے رہو حتی کہ دشمن کا تم سے مقابلہ ہو اور خدا کی مدد سے تمہیں فتح حاصل ہو، وہی بہترین محافظ، سردھرا اور مددگار ہے، تمہارے ان الفاظ سے مجھے تعجب ہوا، کہ اگر مسلمان دشمن کے سامنے ٹھہرے رہے تو سمجھ لیجئے وہ تباہ ہوئے اور اگر دشمن سے ڈر کر بھاگ گئے تو سمجھ لیجئے ان کا دین ایمان گیا کیونکہ ان سے ایک ایسا غنیم لڑنے آیا ہے جس سے عہدہ برآ ہونا ان کے بس سے باہر ہے الا یہ کہ خدا فرشتے بھیج کر ان کی دستگیری فرمائے، یا خود لشکر لے کر آئے، خدا کی قسم، اگر تم یہ کلمہ استثنا نہ کہتے تو برا کرتے، میری جان کی قسم اگر مسلمان ان کے سامنے ڈٹے رہے اور صبر کا دامن نہ چھوڑا اور قتل ہوئے (تو ان کی قربانی ضائع نہیں ہوگی) بلاشبہ خدا انہیں عمدہ انعام دے گا۔ بزرگ و برتر کہتا ہے: ان میں سے کچھ مر گئے اور کچھ موت کے منتظر ہیں اور انہوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نے اپنی وفاداریوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی، بڑے خوش نصیب ہیں وہ جنہیں شہادت کی نعمت حاصل ہو! فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا تبديلا (احزاب) سچدار مسلمان کے لئے وہ جانباز اچھی مثال بن سکتے ہیں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لڑائیوں میں ان کے گرد لڑتے ہوئے مارے گئے، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی خاطر لڑے وہ نہ تو کبھی بے بس ہوئے اور نہ موت سے ڈرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو لوگ زندہ رہے وہ بھی دشمن یا موت سے خائف نہیں ہوئے، نہ مصیبتوں کے سامنے انہوں نے کبھی گھٹنے ٹیکے بلکہ انہوں نے اپنے پیش رووں کی مثال سامنے رکھی اور ان لوگوں سے جہاد کیا جنہوں نے ان کی مخالفت کی یا اسلام قبول کرنے کو تیار نہیں ہوئے خدا نے صبر کرنے والوں کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے: ایسے کتنے ہی نبی گ ے ہیں جن کے ساتھ بہت سے خدا پرست جنگ میں شریک ہوئے جنہوں نے جنگ کی مصیبتوں میں نہ تو کسی کمزوری کا اظہار کیا نہ دشمن کے سامنے گھٹنے ٹیکے (بلکہ صبر کیا) اللہ تعالے صبر کرنے والوں کی قدر کرتا ہے، (جنگ کے مصائب میں) ان کی زبان پر یہ الفاظ تھے: مالک ہمارے گناہ معاف کر اور ہماری بے اعتدالیوں سے درگذر فرما، دشمن کے مقابلہ میں ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافر قوم پر فتح عطا کر، اللہ تعالے نے انہیں دنیا اور آخرت کے عمدہ انعام سے نوازا، اللہ نیکوکاروں کا قدردان ہے،

وكاين من نبى قاتل معه ربيون كثير فما وهنوا لما اصابهم في سبيل الله، وما ضعفوا وما استكانوا والله يحب الصابرين وما كان قولهم الا ان قالوا: ربنا اغفر لنا ذنوبنا واسرافنا في امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا على القوم الكافرين فاتاهم الله ثواب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



الدنیا وحسن ثواب الآخرۃ واللہ یحب المحسنین۔ ۔ ۔ (آل عمران)

ان آیتوں میں ثوابِ دنیا فتح اور غنیمت ہے، ثوابِ آخرت مغفرت اور جنت۔ میرا یہ خط لوگوں کو سنانا اور تاکید کرنا کہ اسلام کی سربلندی کے لئے مردانہ وار لڑیں اور (سخت سے سخت) مشکلوں کو برداشت کریں۔ خدا ان کو دنیا اور آخرت کی نعمتوں سے سرفراز کرے گا، تمہارا یہ کہنا کہ مسلمانوں کا مقابلہ ایسے لشکر سے ہے جس سے وہ عہدہ برآ نہیں ہو سکتے، اگر تمہارے اندر یہ صلاحیت نہیں ہے تو خدائے قوی میں تو ہے، ہمارا مالک ان کو برابر شکست دینے پر قادر رہا ہے، خدا کی قسم، اگر دشمن سے ہم اپنے بل بوتے پر لڑا کرتے تو وہ مدت کے ہمیں تباہ کر چکے ہوتے، ہم تو اپنے مالک خدا کے بھروسہ پر لڑتے ہیں اور اپنے بل پر بالکل اعتماد نہیں کرتے اور اسی سے نصرت و رحمت کی التجا کرتے ہیں، انشاء اللہ تم بہر صورت کامیاب ہو گے، ضرورت اس بات کی ہے کہ خدا کے لئے قربانی کی سچی لگن تمہارے دل میں ہو اور اپنی ہر مشکل میں اسی سے لو لگاؤ، صبر کرو اور دشمن کے مقابلہ میں ڈٹے رہو اور رسالے تیار رکھو اور خدا سے ڈرو، امید ہے تم کامیاب ہو گے۔ اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون[1] (نساء)

اس خط میں کمک بھیجنے کا کوئی ذکر نہیں ہے لیکن فتوح ابن اعثم میں اس خط کا جو خلاصہ دیا گیا ہے اس میں تصریح ہے کہ حضرت عمر فاروق رضؓ نے اپنے خط کے آخر میں کمک بھیجنے کا وعدہ کیا تھا اور تین ہزار سوار روانہ کئے تھے[2] فتوح الشام کا بیان ہے کہ کمک سات ہزار سواروں پر مشتمل تھی[3]

۲۷ خط کی دوسری شکل۔

---

[1] ازدی ص ۱۶۳-۱۶۴ [2] ص ۲۳۴ [3] جلد ۲ صفحہ ۱۰۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، اللہ کے بندے امیر المومنین کی طرف سے ابن الامتہ حضرت ابو عبیدہؓ اور مہاجرین و انصار کو ۔ سلام علیکم ، اس خدا کا سپاسگذار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے نبی محمدؐ پر درود بھیجتا ہوں ، واضح ہو کہ تمہارے لئے خدا کی مدد ہماری مدد سے بہتر ہے ، تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ فوج کی کمی بیشی پر فتح و شکست کا مدار نہیں ہوتا بلکہ خدا کی مدد پر ہوتا ہے ۔ وہ فرماتا ہے ، تمہاری فوج چاہے کتنی زیادہ ہو تمہارے بالکل کام نہیں آئے گی اور خدا بلاشبہ مومنوں کے ساتھ ہے ولن تغنی عنکم فئتکم شیئا ولو کثرت وان اللہ مع المؤمنین اللہ اکثر کم فوج کو بڑی فوج پر فتح عطا کرتا ہے فتح اور کامرانی کا دینے والا صرف خدائے تعالےٰ ہے ، وہ فرماتا ہے ، ان میں کچھ مر چکے اور کچھ موت کے منتظر ہیں اور انہوں نے اپنی وفاداری میں کوئی تبدیلی نہیں کی ہے ۔ فمنھم من قضی نحبہ ومنھم ینتظر وما بدلوا تبدیلا (احزاب) کتنے خوش نصیب ہیں خدا کے دین کے لئے شہید ہونے والے ! کتنے خوش نصیب ہیں صرف خدا پر بھروسہ کرنے والے ! ان مسلمانوں سے جو تمہارے ساتھ ہیں دشمن کا مقابلہ کرو ۔ تمہارے سامنے ان مسلمانوں کی مثال ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگوں میں مارے گئے ۔ جنہوں نے بہت سے معرکے لڑے لیکن دشمن کے سامنے ہمت نہ ہاری حتیٰ کہ خدا کی خاطر انہوں نے جان قربان کر دی ، خدا کی خاطر مرنے سے کبھی خائف نہیں ہوئے جنہوں نے اس کی خوشنودی کے لئے جہاد کا پورا پورا حق ادا کیا ، جن کی زبان پر لڑتے وقت یہ الفاظ تھے ! مالک ، ہماری خطائیں اور بے اعتدالیاں معاف کر ، دمیدانِ جنگ میں ہمارے قدم جمائے رکھ اور کافروں پر ہمیں فتح عطا کر ۔ ربنا اغفرلنا ذنوبنا واسرافنا فی امرنا وثبت اقدامنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وانصرنا علی القوم الکٰفرین (آل عمران) ان کی قربانی کے صلہ میں خدا نے انہیں دنیا میں بھی انعام دیا اور آخرت میں بھی خدا انکو کاروں کا قدردان ہے میرا یہ خط پڑھ کر مسلمانوں کو سنا دینا اور انہیں تاکید کرنا کہ خدا کی خاطر لڑیں اور یہ آیت قرآنی ان کے سامنے تلاوت کرنا: ایمان والو، صبر کرو اور دشمن سے ڈٹ کر مقابلہ کرو، رسالے تیار رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو امید ہے کامیاب ہوگے۔ یاایھا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون۔ والسلام علیک ورحمۃ اللہ[1]

۲۸۔ خط کی تیسری شکل۔

تمہارا خط موصول ہوا جس میں تم نے مجھ سے کمک طلب کی ہے میں تمہاری توجہ اس ہستی کی طرف مبذول کراتا ہوں جس کی کمک انسانی کمک سے زیادہ طاقتور اور جس کا لشکر انسانی لشکر سے جلد تر آنے والا ہے اور وہ ہستی ہے خدا، اسی سے مدد طلب کرو، بدر کے معرکہ میں جس فوج سے محمد ﷺ کو فتح حاصل ہوئی وہ تم سے کم تعداد تھی، میرا خط پاکر بزدلیوں سے لڑو اور پھر کمک کے لئے خط نہ لکھنا[2]

۲۹۔ خط کی چوتھی شکل۔

واضح ہو کہ مسلمان پر چاہے کتنی سخت مصیبت آئے خدا اس کے بعد ضرور اسے عافیت سے بہرہ ور کرتا ہے، ایک مصیبت دو عافیتوں (شہادت اور جنت) پر ہرگز غالب نہیں آسکتی، اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے: اے ایمان والو، صبر کرو دشمن کے مقابلہ میں ڈٹے رہو رسالے تیار رکھو اور خدا سے ڈرو، امید ہے تم کامیاب ہوگے۔ یاایھا الذین

---

[1] فتوح الشام (مصر) ۱/۱۰۵

[2] ابن جوزی (تاریخ عمر بن خطاب مصر) ص۹۵، ازالۃ الخفاء ۳/۱۸۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون۔

ہمارے ماخذوں میں سے کسی ایک نے بھی صاف صاف تصریح نہیں کی ہے کہ یہ خط یرموک کے موقع پر آیا تھا، صرف ابن عساکر نے اسے جنگ یرموک کے ضمن میں نقل کیا ہے، موطا امام مالک میں خط سے پہلے یہ الفاظ ہیں، [1] حضرت ابوعبیدہ رضؓ نے حضرت عمر رضؓ کو لکھا کہ رومیوں کا ایک بڑا لشکر جمع ہوا ہے جس کی وجہ سے میں متفکر ہوں، کتاب الخراج کی عبارت سے اہل شام نے حضرت ابوعبیدہؓ کو گھیر لیا تھا جس سے وہ سخت مصیبت میں تھے، لسان العرب میں ہے: حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت ابوعبیدہ رضؓ کو لکھا جب رومیوں نے انہیں گھیر لیا تھا، شام کی فتوحات میں یرموک کا معرکہ سب سے زیادہ سخت تھا جس میں مسلمانوں کی فوجی پوزیشن بے حد تشویشناک تھی، بعض عرب تاریخ نگاروں نے تصریح کی ہے کہ اسلامی اور بزنطی فوجوں میں ایک اور نو یا ایک اور آٹھ کی نسبت تھی، بنا بریں اس بات کا قرینہ ہے کہ مذکورہ خط اسی موقع پر صادر ہوا ہو۔

## ۳۰۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کے نام

جنگ یرموک میں مسلمانوں کے لئے کئی مرحلے بڑے سخت آئے ایک بار تو دشمن کی فوجیں ان کی صفوں کو درہم برہم کرتی ان کے کیمپ میں گھس پڑیں جہاں عورتیں اور بچے تھے، لیکن بالآخر فتح ان ہی کو نصیب ہوئی، حضرت ابوعبیدہ رضؓ نے فتح کا مژدہ مدینہ بھیجا تو حضرت عمر فاروق رضؓ نے لکھا:

اللہ کے بندے عمر امیر المومنین کی طرف سے حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کو، سلام علیک میں اس خدا کا سپاسگزار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تمہارا خط آیا، یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ خدا نے مشرکین کو ہلاک کر دیا

---

[1] موطا مالک (دہلی ۱۳۰۷ھ) ص ۱۶۷، ابو یوسف ص ۱۴۸، ابن عساکر ۱/ ۱۵۹۔ ۱۶۰، لسان العرب (ابن منظور بیروت ۱۹۵۵ء) ۴/ ۵۶۳ چاروں میں لفظی اختلاف کے ساتھ لسان العرب میں بن غلبہ عمر بن کثیر پر خط ختم ہو جاتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مومنوں کو فتح عطا کی اور اپنے فدائیوں اور فرمانبرداروں کو عنایتوں سے نوازا، خدائے پاک کا ان مہربانیوں کے لئے شکر گذار ہوں اور ان نوازشوں کو شکر کے ذریعہ پایۂ تکمیل پر پہنچانے کا ملتجی، واضح ہو کہ تمہیں اپنی تعداد قوت یا سامان کے ذریعہ فتح حاصل نہیں ہوئی بلکہ خدا کی مدد، احسان اور کرم سے ہوئی ہے، وہی صاحبِ مقدرت ہے، وہی صاحبِ نوازش ہے، وہی صاحبِ فضلِ عظیم ہے، مقدس ہے وہ بہترین خالق، تعریف کا مستحق ہے وہ ساری دنیا کو پالنے والا فتبارك الله احسن الخالقين والحمد لله رب العلمين۔ والسلام[1]

۳۱۔ خط کی دوسری شکل۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اللہ کے بندے عمر بن خطاب کی طرف سے اپنے گورنر شام کو سلام علیک، اس خدا کا سپاسگذار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے نبی محمدؐ پر درود بھیجتا ہوں، مجھے اس خبر سے خوشی ہوئی کہ خدا نے اپنی مدد سے مسلمانوں کو فتح عطا کی اور دشمنوں کو ہرایا، یہ خط پاکر مالِ غنیمت مسلمانوں میں تقسیم کر دو، ان لوگوں کو خاص طور پر زیادہ دو جنہوں نے جنگ میں نمایاں خدمت انجام دی ہے، کوئی حقدار اپنے حق سے محروم نہ رہے، مسلمانوں کی دیکھ بھال کرتے رہو، جنگ میں ان کے صبر و استقلال نیز خدمات کے لئے ان کا شکریہ ادا کرو، جہاں ہو وہیں ٹھہرے رہو حتیٰ کہ میں نئے اقدامات کے لئے ہدایت بھیجوں، والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین[2]

۳۲۔ مسلمانوں کے نام:۔

---

[1] ازدی ص ۲۲۱، اس سے ملتا جلتا خط ابن اعثم نے بھی نقل کیا ہے۔

[2] فتوح الشام (ذکر) ۱/۱۴۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یعقوبی نے یرموک کے مالِ غنیمت سے متعلق مندرجہ ذیل خط نقل کیا ہے جو مذکورہ بالا (۳۱) کی نقیض ہے:

بیت المقدس کی فتح تک (یرموک کا مالِ غنیمت) جوں کا توں رہنے دو۔[1]

۳۳- حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضؓ کے نام۔

حسب تصریح فتوح الشام منسوب بواقدی حضرت ابوعبیدہ رضؓ نے یرموک کا مالِ غنیمت فوج میں تقسیم کر دیا، مسلمانوں کے پاس دو قسم کے گھوڑے تھے: اصیل (خالص عربی) اور دوغلے (جن کا باپ عربی اور ماں غیر عربی تھی) حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اصیل گھوڑوں کو دو دو حصے دیئے اور دوغلوں کو ایک ایک، اس امتیازی برتاؤ پر ان لوگوں نے اعتراض کیا جن کے پاس دوسری قسم کے گھوڑے تھے، سپہ سالار نے کہا کہ میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال ہے۔ انہوں نے بھی یہ امتیاز برتا تھا، احتجاج کرنے والے اب بھی مطمئن نہیں ہوئے، حضرت ابوعبیدہؓ اور حضرت عمر فاروق رضؓ سے رجوع کیا تو یہ جواب آیا:۔

تم نے رسول اللہ ﷺ کی سنت اور حکم کے عین مطابق عمل کیا، عربی گھوڑے کو دوہرا حصہ ہی دو اور دوغلے کو اکہرا۔ واضح ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے اصیل اور دوغلے میں جنگِ خیبر کے موقع پر امتیاز برتا تھا اور دوغلے کو مالِ غنیمت کا ایک حصہ دیا تھا اور اصیل کو دو۔[2] تحقیقی رائے یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیدل سپاہی کو ایک اور سوار کو دو حصے دیئے تھے اور اصیل و دوغلے میں کوئی امتیاز نہیں برتا تھا کیونکہ غذائی ضرورت دونوں کی یکساں تھی امام شافعیؒ نے اصیل اور دوغلے میں امتیاز کرنے والی حدیث کو مرسل قرار دیا ہے (دیکھو سنن کبریٰ بیہقی، حیدر آباد ۱۳۵۲ھ ۲/۳۲۷-۳۲۸۔

۳۴- حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کے نام

یرموک کے بعد حضرت ابوعبیدہؓ اور حضرت خالد بن ولیدؓ شکست خوردہ رومیوں کا پیچھا کرتے

---

[1] تاریخ (نجف) ۲/۱۲۰ [2] فتوح الشام (مصر) ۱/۱۳۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہوئے شام کے شمالی صوبہ حمص پہنچے، حمص کے گورنر نے کہا کہ ہم اپنے معاہدہ پر قائم ہیں لہذا ان سے کوئی تعرض نہیں کیا گیا۔ حمص کی عملداری میں کئی اہم قلعے اور شہر تھے، حضرت ابوعبیدہ رضؓ اور حضرت خالد رضؓ انہیں فتح کرنے نکلے۔ پہلے قنسرین کو جو حمص سے پانچ دن کی راہ پر شمال میں ایک بڑا قلعہ تھا۔ جزیہ گزار بنایا۔ اس کے بعد حلب پر چڑھائی کی جو قنسرین سے ایک دن کی راہ پر شمال میں بڑا مشہور اور بے حد مضبوط قلعہ تھا۔ اس کا گورنر بھی جزیہ دینے کو تیار ہو گیا۔ حلب سے فارغ ہو کر حضرت ابوعبیدہ رضؓ نے انطاکیہ فتح کیا۔ یہ دو دن کی راہ پر مغرب میں شام کا آخری شہر تھا پہاڑوں کی گود میں اور چھ میل جنوب میں ایک بندرگاہ کے ذریعہ بحر متوسط سے ملا ہوا تھا۔ قسطنیہ سے شام آنے والی سڑک انطاکیہ سے ہو کر گزرتی تھی۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر حضرت عمر فاروق رضؓ نے حضرت ابوعبیدہ رضؓ کو لکھا۔

انطاکیہ میں ایسے مسلمانوں کی ایک رسالہ فوج رکھو جنہیں جہاد کی لگن اور ثواب کی آرزو ہو، یہ رسالہ فوج مستقل طور پر وہاں ڈٹی رہے۔ انہیں تنخواہیں پابندی سے دیتے رہو[1]

## ۳۵۔ حضرت ابوعبیدہ رضؓ بن جراح کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اللہ کے بندے عمر بن خطاب کی طرف سے شام کے گورنر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضؓ کے نام ہیں اس خدا کا سپاسگذار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور اس کے نبی پر درود بھیجتا ہوں، تمہارا خط پہنچا جس میں تم نے پوچھا کہ (یرموک کے بعد) کس علاقہ کی طرف توجہ کی جائے، اس معاملہ میں رسول اللہ صؐ کے چچازاد بھائی (حضرت علی رضؓ) کا مشورہ ہے کہ بیت المقدس پر چڑھائی کی جائے۔ خدا یہ شہر تمہارے ہاتھوں ضرور فتح کرائے گا۔ والسلام[2]

## ۳۶۔ بیت المقدس (ایلیاء) کا صلح نامہ۔

یہود و نصاریٰ کے سب سے بڑے متبرک شہر بیت المقدس کا کئی بار محاصرہ ہوا لیکن وہاں کے اکابر نے قیصر کی مدد کے بھروسہ پر ہتھیار نہ ڈالے، فتح یرموک اور حکومت

---

[1] بلاذری ص ۱۵۳، یاقوت ۳/۲۱۴، ۱/۲۵۶-۲۵۷ [2] فتوح الشام (مصر) ۱/۱۳۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شام کے متروکہ علاقوں پر قبضہ کرنے کے بعد حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے بیت المقدس کا از سرِ نو اور ہر بار سے زیادہ سخت محاصرہ کیا۔ شہر کے باشندے جب متوقع مدد کی طرف سے مایوس ہو چکے تو اس شرط پر جزیہ دینے کو تیار ہو گئے کہ حضرت عمر فاروق رضؓ خود آکر جزیہ کی دستاویز پر دستخط ثبت کریں، حضرت ابو عبیدہ رضؓ یہ شرط مان لی اور حضرت عمر فاروق رضؓ کو بلایا، وہ آئے اور یہ صلح نامہ لکھوایا:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے بندے عمر امیر المومنین کی طرف سے اہل ایلیاء (بیت المقدس) کی جان، مال، عبادت گاہوں، صلیبوں، شہر کے بیماروں تندرستوں اور ہر مذہب وملت کے لوگوں کو امان دی جاتی ہے۔ ان کے کنیسوں میں نہ تو سکونت اختیار کی جائے گی، نہ انہیں ڈھایا جائے گا نہ ان کے کسی حصّہ یا متعلقہ اراضی پر قبضہ کیا جائے گا، نہ ان کی (سونے چاندی کی) صلیبوں یا مال و دولت کا حصّہ کم کیا جائے گا انہیں اپنا مذہب بدلنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا اور نہ کسی کو کوئی نقصان پہنچایا جائے گا اور نہ ان کے ساتھ ایلیاء میں کوئی یہودی رہے گا۔ اہل ایلیاء پر لازم ہے کہ اتنا جزیہ دیں جتنا شام کے دوسرے شہر ادا کرتے ہیں، ان پر لازم ہے کہ ایلیاء سے بزنطیوں اور ڈاکوؤں کو نکال دیں، جو بزنطی نکلیں گے ان کی جان اور مال بزنطی حکومت کی عملداری میں پہنچنے تک محفوظ رہے گی اور جو بزنطی ٹھہرنا چاہیں انہیں بھی امان ہے بشرطیکہ وہ اہل ایلیاء کے برابر جزیہ دینے کو تیار ہوں (ایلیاء کے باشندوں میں سے) جو اپنے گرجے اور صلیبیں چھوڑ کر اور اپنا مال و متاع لے کر بزنطیوں کے ساتھ جانا چاہیں وہ اور ان کے گرجے نیز صلیبیں بزنطی حکومت کی عملداری میں پہنچنے تک محفوظ رہیں گی۔ ایلیاء میں فلاں کے آنے سے پہلے جو کاشتکار موجود تھے ان میں سے جو چاہیں اہل ایلیاء کے برابر جزیہ دے کر وہاں (ایلیاء) رہ سکتے ہیں اور جو چاہیں بزنطیوں کے ساتھ جا سکتے ہیں اور جو چاہیں اپنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اہل وعیال کے پاس دیہاتوں کو لوٹ جائیں ۔ ان کاشتکاروں سے اگلی فصل کٹنے تک لگان نہیں لیا جائے گا ، اس دستاویز میں جو وعدہ کیا گیا ہے اس کے ضامن خدا رسول ، خلفاء اور مسلمان ہیں بشرطیکہ اہل ایلیاء مقررہ جزیہ ادا کرتے رہیں[1]

## ۳۷۔ صلح نامہ کی دوسری شکل ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، یہ تحریر حضرت عمر بن خطابؓ نے اہل بیت المقدس کے لئے (بطور دستاویز) لکھ دی ہے کہ تمہاری جان ، تمہارے مال کنیسوں کو امان دی جاتی ہے ، کنیسوں میں نہ تو کسی (مسلمان) کو رکھا جائے گا اور نہ انہیں گرایا جائے گا الّا یہ کہ تم کسی بڑی بغاوت یا عہد شکنی کے مرتکب ہو۔

## ۳۸۔ صوبائی گورنروں کے نام

صلح سے فارغ ہو کر ایک دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسلمان غازیوں کو کھانا کھلا رہے تھے کہ شہر کے بڑے راہب نے انہیں ایک شربت لاکر دیا اور کہا کہ یہ شربت صحت کے لئے بہت مفید ہے ، آپ اسے پیئیے ۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ شربت کے اجزائے ترکیبی کیا ہیں تو بڑے راہب نے بتایا کہ وہ انگور کے رس سے بنتا ہے ۔ رس پکایا جاتا ہے اور جب وہ ایک تہائی رہ جاتا ہے تو اسے بطور شربت پیتے ہیں ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس میں انگلی ڈال کر ہلائی اور نکال کر کہا ، یہ کوتار (طلاء) کی طرح گاڑھا ہے پیا تو خوش ذائقہ تھا ، انہوں نے شام کے فوجی سپہ سالاروں کو ہدایت کی کہ اپنی فوج کو پلایا کریں اور دوسرے صوبائی گورنروں کو یہ خط بھیجا ۔

مجھے ایک شربت دیا گیا جو انگور کے رس سے بنتا ہے ، رس اتنا پکایا

---

[1] طبری ۴/۱۵۹ ۔ [2] یعقوبی ۲/۱۲۵ ، ابن عساکر ۲/۳۲۳ ، کنز العمال (متقی برہانپوری حیدرآباد ہند ۱۳۱۲ھ ۲/۱۹۸ ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جاتا ہے کہ اس کا دو تہائی حصہ جل جاتا ہے اور ایک تہائی رہ جاتا ہے
علاء کی طرح گاڑھا یہ شربت مسلمان مجاہدوں کو حکومت کی طرف سے راشن
میں دیا کرو۔[1]

۳۹۔ حضرت عمار بن یاسرؓ کے نام۔

حضرت عمارؓ ۲۱ھ میں کوفہ کے گورنر مقرر ہوئے تھے اور ایلیاء کا صلح نامہ ۱۵ھ یا ۱۶ھ اور بقول بعض ۱۷ھ تک لکھا جا چکا تھا، اس لئے اس خط کا مخاطب حضرت عمارؓ کو قرار دینا مستبعد نظر آتا ہے۔

میں شام گیا تھا، وہاں کے لوگ میرے پاس ایک شربت لائے، میں نے اس کے بنانے کی ترکیب پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ (انگور کا) رس اس قدر پکایا جاتا ہے کہ اس کا دو تہائی حصہ جل جاتا ہے اور ایک تہائی باقی رہ جاتا ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب اس کا شر انگیز اور حرام حصہ نکل جاتا ہے اور حلال حصہ بچ رہتا ہے، اپنی زیر کمان مسلمان مجاہدوں کو حکم دو کہ یہ شربت پیا کریں والسلام۔[2]

۴۰۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

بمقام جابیہ موصول ہوا:

اللہ کے بندے عمر امیر المومنین کی طرف سے حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کو، سلام علیک، واضح ہو کہ اسلامی حکومت صرف وہ شخص قائم کر سکتا ہے جو محکم تدبیر ہو، قرائن کی انجام دہی میں جو ذرا غفلت نہ برتے، جس کا چال چلن لوگوں کی نظر میں بے داغ ہو، جس کے دل میں رعیت کی طرف سے کینہ کپٹ نہ ہو اور جو صحیح کام کرنے یا حق بات کہنے میں کسی ملامت کی پرواہ نہ کرتا ہو۔[3]

---

[1] طبری ۴/ ۱۶۱۔ [2] ازدی ص ۲۳۱، کنز العمال ۳/ ۱۰۹ باختلاف متن۔ [3] بلاذری، انساب الاشراف (فوٹو، عرب لیگ لائبریری قاہرہ) ۹/ ۵۹۵، ابن ابی الحدید (شرح نہج البلاغہ مصر ۱۳۲۹ھ) ۳/ ۱۱۹، ابن جوزی (تاریخ عمر بن خطاب مصر ۱۳۴۸ھ) ص ۹۶، ازالۃ الخفاء (ولی اللہ بریلی) ۲/ ۱۷۹۔ ۱۸۰ (باقی اگلے صفحہ پر)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴۱۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام

ایک۔ مسلمان نے کسی ذمی کو مار ڈالا، حضرت ابو عبیدہؓ فیصلہ نہ کر سکے کہ مسلمان کو کیا سزا دی جائے، خلیفہ سے رجوع کیا تو یہ فرمان آیا۔

اگر مسلمان قاتل قتل کرنے کا عادی رہا ہو تو اس کی گردن اڑا دو اور اگر طیش میں آکر اس نے ذمی کو قتل کیا ہو تو اس سے (مقتول کے وارثوں کو) دو ہزار روپے (چار ہزار درہم) دیت دلوا دو۔[1]

۴۲۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضؓ کے نام

شام میں تیر اندازی کی مشق کے دوران ایک مسلمان کا تیر کسی بچہ کے جا لگا جو اپنے ماموں کی گود میں بیٹھا تھا۔ بچہ کی جان نکل گئی، اس کا کوئی قریبی رشتہ دار نہ تھا، حضرت ابو عبیدہؓ نے خلیفہ سے دریافت کیا کہ بچہ کی دیت کسے دی جائے تو یہ جواب موصول ہوا،

رسول اللہؐ کہا کرتے تھے کہ جس کا کوئی مولیٰ نہ ہو اس کا مولیٰ اللہ اور رسول ہیں پس جس کا کوئی قریبی رشتہ دار نہ ہو اس کا ماموں اس کا وارث ہو سکتا ہے۔[2]

۴۳۔ حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح کے نام

مجھے معلوم ہوا ہے کہ مسلمان عورتیں حماموں میں غسل کرنے جاتی ہیں اور ان کے ساتھ ذمی عورتیں ہوتی ہیں، انہیں وہاں جانے کی ممانعت کر دو۔[3] دوسری روایت کی رو سے خط میں یہ الفاظ تھے۔ کسی عورت کے لیے جس کا ایمان خدا اور آخرت پر ہو یہ مناسب نہیں کہ اس کی ستر پر غیر مسلم عورت کی نظر پڑے۔[4]

---

(سابقہ حاشیہ) کنز العمال ۳/ ۱۶۷، ابن عساکر ق (تاریخ مدینہ دمشق قلمی، رقم ۱۳/ ۱۰۶۷/ ۷، از ہر یونیورسٹی قاہرہ) ۱۳/ ۱۰۵، لسان العرب (بیروت) ۲۱/ ۲۲، ۳۶/ ۲۹/ ۲۱ خط کے بعض حصے

[1] کنز العمال ۷/ ۳۰۲، بیہقی ۸/ ۳۳۔ ان ماخذوں میں بعض راویوں نے اسی مضمون کے خط کا مخاطب حضرت ابو موسیٰ اشعری کو بھی بتایا ہے۔ [2] بیہقی ۶/ ۲۱۴۔ [3] کنز العمال ۸/ ۲۱۴۔

[4] ازالۃ الخفاء ۲/ ۱۱۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴۴۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح کے نام

میں تمہیں یہ خط لکھ رہا ہوں اس میں اپنی اور تمہاری بھلائی کی میں نے حتی الامکان کوشش کی ہے۔ پانچ اصولوں پر کاربند رہو، تمہارا دین سلامت رہے گا اور بہترین خوش نصیبی حاصل کرو گے:

جب دو آدمی اپنا قضیہ لے کر آئیں تو مدعی سے گواہ عادل طلب کرو اور مدعی علیہ سے قطعی حلف لو، غریب کے ساتھ ہمدردی سے پیش آؤ تاکہ اس کی زبان کھلے اور ہمت بڑھے، پردیسی کا خیال رکھو کیونکہ اگر بہت دن تک اسے رکنا پڑا تو وہ اپنا حق چھوڑ کر وطن لوٹ جائے گا اور اس کی حق تلفی کی ذمہ داری اس شخص پر ہوگی (یعنی تم پر) جو اس کے ساتھ بے اعتنائی سے پیش آیا، مدعی اور مدعی علیہ کو ایک نظر سے دیکھو (اضافہ از کتاب البیان والتبیین جاحظ) جب تک تمہیں صحیح فیصلہ نہ سوجھے فریقین میں سمجھوتہ کرانے کی ہر ممکن کوشش کرو۔[1]

یہ مراسلہ لفظی اختلاف اور کمی بیشی کے ساتھ ادب، تاریخ اور قانون کی متعدد کتابوں میں بیان کیا گیا ہے، کتاب البیان جاحظ اور العقد الفرید ابن عبدربہ میں معاویہؓ کو اس کا مخاطب بتایا گیا ہے اور انساب الاشراف بلاذری میں حضرت ابو موسیٰؓ یا حضرت معاویہؓ کو، خط کشیدہ حصہ العقد الفرید اور شرح نہج البلاغہ میں اور پہلا جملہ انساب الاشراف میں نہیں ہے،

۴۵۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضہ کے نام۔

مسلمانوں کا وہ مال جس پر غیر مسلم قابض ہوں اگر غنیمت کی شکل میں مسلمانوں کے قبضہ میں آجائے تو اس کا وہ حصہ جو قبل از تقسیم مالک پہچان لیں لوٹا دیا جائے۔[2]

---

[1] ابو یوسف (کتاب الخراج مصر ۱۳۰۲ھ) ص ۱۱۷، جاحظ (البیان والتبیین مصر ۱۳۳۲ھ) ۲/ ۵۷، بلاذری انساب (ف) ۹/ ۶۲۴، ابن عبدربہ (العقد الفرید مصر ۱۹۱۳ء) ۱/ ۴۵، ابن ابی الحدید ۳/ ۹۳، ابن جوزی ص ۱۳۲، ازالۃ الخفاء ۲/ ۱۱۹ و ۱۸۰، کنز العمال ۳/ ۱۶۲، ابن عساکر (ف) (تاریخ مدینہ دمشق (فوٹو) عرب لیگ قاہرہ، فلم ص ۱۶، جز ۱۳

[2] مدونۃ الکبریٰ (ممالک مصر ۱۳۲۴ھ) ۱/ ۳۷۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## ۴۶۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضؓ کے نام

شام کے غازی مسلمانوں نے حضرت ابو عبیدہ رضؓ سے درخواست کی کہ ہمارے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ لے لیجیے، انہوں نے کہا کہ گھوڑوں اور غلاموں پر زکوٰۃ معاف ہے، غازیوں نے خلیفہ سے رجوع کیا۔ انہوں نے بھی زکوٰۃ لینے سے انکار کر دیا، یہ لوگ پھر حضرت ابو عبیدہ رضؓ کے پاس آئے اور ضد کی کہ زکوٰۃ لے لیجیے، حضرت ابو عبیدہؓ نے صورتِ حال سے حضرت عمر فاروق رضؓ کو مطلع کیا تو یہ حکم آیا،

اگر یہ لوگ پسند کریں تو ان سے زکوٰۃ وصول کر کے انہی کو لوٹا دو اور ان کے غلاموں کا حکومت کی طرف سے راشن مقرر کر دو۔[1]

## ۴۷۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کے نام

حضرت خالد بن ولید رضؓ شام کے ایک حمام میں غسل کرنے گئے اور عُصفُر نامی ابٹن سے جو شراب میں گوندھا گیا تھا جسم ملوایا، اس واقعہ کی حضرت عمر فاروق رضؓ کو خبر ہوئی تو انہوں نے لکھا،

مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے شراب سے جسم کی مالش کی حالانکہ خدا نے شراب کو خواہ وہ خالص ہو یا کسی چیز میں ملی ہوئی حرام قرار دیا ہے جس طرح ظاہری اور پوشیدہ معصیت کی ممانعت کی ہے، خدا نے جس طرح شراب پینے سے منع کیا ہے اسی طرح اسے چھونے سے بھی روکا ہے۔ الّا یہ کہ دھونے کے لئے اسے چھونا پڑے، واضح ہو کہ شراب نجس ہے اُسے ہاتھ نہ لگاؤ اور اگر (غلطی سے) ایسا کر لیا ہو تو آئندہ نہ کرنا۔[2]

## ۴۸ خط کی دوسری شکل:۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم شام کے کسی حمام میں گئے اور وہاں کے بزنطی

---

[1] موطا ص ۱۲۱، ابن سلام ص ۴۶۱۔ [2] طبری ۴/۲۰۴، کنز العمال ۵/ ۱۲۷ - ۱۲۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عملہ نے تمہارے لیے ایسا ابٹن بنایا جو شراب سے گوندھا گیا تھا، مغیرہ کی اولاد میں سمجھتا ہوں کہ تم جہنم میں جلنے کے لئے پیدا ہوئے ہے

۴۹۔ حضرت خالد بن ولید رضؓ کے نام۔

حضرت خالد رضؓ نے بطور صفائی لکھا کہ ابٹن میں اتنا پانی ملا دیا گیا تھا کہ شراب پانی کے حکم میں آگئی تھی، اس پر چڑ کر حضرت عمر فاروق رضؓ نے یہ خط بھیجا:

میرا خیال ہے کہ مغیرہ (حضرت خالد رضؓ کے دادا) کی اولاد اکھڑ ہو گئی ہے، خدا تمہیں اس حالت میں دنیا سے نہ اٹھائے ہے

۵۰۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضؓ کے نام

۱۷ھ میں شمالی شام کا فردوس نظیر شہر اور اسلامی فتوحات کے زمانہ میں قیصر کا ہیڈ کوارٹر انطاکیہ فتح ہوا، حضرت ابو عبیدہؓ بن جراحؓ نے اس کی خبر حضرت عمر فاروق رضؓ کو دی اور لکھا کہ یہ جگہ اتنی عمدہ اور دل لگا وٹھی کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ اگر زیادہ دن تک عرب یہاں مقیم رہے تو وہ عیش و آرام کے عادی ہو جائیں گے اس لئے جلد ہی حلب واپس آگیا، انہوں نے خلیفہ سے اگلے فوجی اقدام کے بارے میں بھی دریافت کیا کہ بزنطی سرحدوں پر فوج کشی کریں یا کچھ دن ٹھہر جائیں، انہوں نے یہ بھی شکایت کی کہ عرب بزنطی عورتوں پر فریفتہ ہوتے جا رہے ہیں اور ان سے شادی کے خواہش مند ہیں، حضرت عمر فاروق رضؓ نے جواب دیا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اللہ کے بندے عمر کی طرف سے شام کے گورنر حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضؓ کو سلام علیک، میں اس خدا کا سپاسگزار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے نبی محمدؐ پر درود بھیجتا ہوں اور اس فتح پر شکر ادا کرتا ہوں جو خدا نے مسلمانوں کو عطا کی جس نے آخرت

---

ہے غریب الحدیث (قاسم بن سلام قلمی، تیمور (۱۴۹۶) ۵ ۱۶۵۷، ازہر یونیورسٹی لائبریری قاہرہ) کنز العمال ۵/ ۱۲۷، ازالۃ الخفاء ۲/ ۲۰۵ - ہے طبری ۴/ ۲۰۴، کنز العمال ۵/ ۱۲۷-۱۲۸-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے انعام اہل تقویٰ کے لئے مخصوص کئے اور جو برابر ہم پر مہربان اور ہمارا معاون رہا ہے، تم نے لکھا ہے کہ انطاکیہ اتنی عمدہ جگہ ہے کہ میں نے (مصلحتہً) وہاں قیام نہیں کیا، بلاشبہ خدا نے عمدہ چیزیں نکو کاروں اور اہل تقویٰ پر حرام نہیں کی ہیں، اس نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: پیغمبرو، عمدہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو، دوسری جگہ فرماتا ہے: ایمان والو ہمارے عطا کردہ رزق سے عمدہ چیزیں کھاؤ اور (اپنے رازق) اللہ کا شکر ادا کرو، بنابریں تم پر لازم تھا کہ تھکے مجاہدوں کو وہاں ٹھہر کر ستانے آرام کرنے اور خورد و نوش کا سیر ہو کر لطف اٹھانے دیتے، تم نے لکھا ہے درّوب (بزنطی سرحد) میں داخل ہونے کے لئے تم میرے حکم کے منتظر ہو، اس سلسلہ میں مجھے یہ کہنا ہے کہ میں غائب ہوں تم حاضر حاضر جو باتیں دیکھ سکتا ہے وہ غائب نہیں دیکھ سکتا، تم دشمن کے سامنے ہو تمہارے جاسوس ہر وقت اس کی خبریں تمہارے پاس لاتے ہیں، اگر تمہاری رائے میں مسلمانوں کو لے کر درّوب میں داخل ہونا مناسب ہو تو وہاں دستے بھیج دو اور اپنی فوج کے ساتھ بزنطیوں کے ملک میں داخل ہو جاؤ اور پہاڑی راستوں کی ناکہ بندی کر لو۔ دستوں کی رہبری کے لئے ایسے عیسائی عرب ساتھ کر دو جن پر تمہیں بھروسہ ہو، اگر دروب کے لوگ صلح کی پیش کش کریں تو اسے قبول کر لو اور شرائط صلح کی حتی الامکان پابندی کرو، تم نے یہ لکھا ہے کہ بزنطی عورتوں کا جمال دیکھ کر عرب ان سے شادی کے خواہش مند ہیں تو میری رائے ہے کہ جن لوگوں کے حجاز میں بیویاں نہ ہوں انہیں شادی کی اجازت دے دو اور جو لوگ بزنطی کنیزیں خریدنا چاہیں ان سے بھی تعرض نہ کرو، کیونکہ اس طرح وہ جنسی مفاسد سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ والسلام علیک وعلی من معک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ[1]

---

[1] فتوح الشام (مصر) ۱/۱۹۳ - ۱۹۴، فتوح الشام (کلکتہ) ۲/۱۳۶ - ۱۳۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۵۱- ہرقل کے نام۔

فتح انطاکیہ کے بعد حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے بزنطی سرحدوں (درّوب) کی طرف متعدد رسالے بھیجے جنہوں نے بزنطیوں کو کافی نقصان پہنچایا اور بہت سا مالِ غنیمت بھی حاصل کیا لیکن ان کے ایک فوجی افسر حضرت عبداللہ بن حذافہ رضؓ کو جو بدری صحابی تھے بزنطیوں نے پکڑ لیا۔ خلیفہ کو جب یہ خبر ہوئی تو انہوں نے ہرقل (بزنطی قیصر) کو لکھا:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حمد ہے اس خدا کی جو رب العالمین ہے جس کے نہ بیوی ہے نہ بچہ، خدا کی برکتیں ہوں اس کے نبی اور پیغمبر محمد علیہ السلام پر۔ حضرت عمر بن خطاب امیر المومنین کا یہ خط پاکر اس قیدی کو لوٹا دو جو تمہارے قبضہ میں ہے اور جس کا نام حضرت عبداللہ بن حذافہ رضؓ ہے۔ اگر تم نے ایسا کیا تو امید ہے ہدایت پاؤ گے ورنہ میں ایسے بہادروں کی ایک فوج بھیج دوں گا جنہیں تجارت یا دنیا کے دھندے خدا کی یاد سے غافل نہیں کرتے۔

۵۲- ہرقل کے نام۔

ہرقل نے حضرت عمر فاروق رضؓ کو لکھا کہ میرے سفیر جب آپ سے مل کر لوٹے تو انہوں نے بتایا کہ آپ کے ملک میں ایک نرالا درخت (کھجور) پایا جاتا ہے، اس میں گدھے کے کان (کی طرح پتے) نکلتے ہیں۔ پھر موتیوں کی طرح سفید گچھے نمودار ہوتے ہیں پھر کچے نمرد کی طرح ہرے ہو جاتے ہیں پھر یاقوت کی طرح سرخ پک کر لذیذ ترین قالودہ کا مقابلہ کرتے ہیں پھر خشک ہو کر مقیم کے لئے آڑے وقت غذا کا کام دیتے ہیں اور مسافر کے لئے زادِ راہ کا، اگر میرے سفیر سچے ہیں تو یقیناً یہ جنت کا درخت ہے، حضرت عمر فاروق رضؓ نے جواب دیا:۔

- اللہ کے بندے عمر امیر المومنین رضؓ کی طرف سے قیصر روم کو۔ تمہارے سفیروں نے سچ کہا یہ درخت ہمارے ہاں ہوتا ہے اور یہ وہی درخت ہے جسے خدا نے حضرت مریم علیہا السلام پر اگایا تھا جب ان کے پیٹ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے، اللہ تعالیٰ سے

---

سلہ فتوح الشام ۲/ ۱۶۱ - ۱۶۲، فتوح الشام (مصر) ۲/ ۸ باختلاف متن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ڈرو اور خدا کے مقابلہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معبود نہ بناؤ، بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں حضرت عیسیٰؑ ویسے ہی ہیں جیسے حضرت آدمؑ جنہیں مٹی سے پیدا کیا تھا۔

فان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب[1]

## ۵۳۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضؓ کے نام

سنہ ۱۷ھ میں حضرت خالد بن ولید رضؓ نے حضرت ابو عبیدہ رضؓ کے حکم سے بزنطی سرحدی درّوں (دروب) پر حملہ کیا، اس حملہ میں مسلمانوں کے ہاتھ بہت زیادہ دولت آئی اور اس کی خبر ہر طرف پھیل گئی، جب حضرت خالد رضؓ اپنے ہیڈ کوارٹر (قنسرین) لوٹے تو دور دور سے حاجتمند ان سے ملنے اور مالی عطیے لینے آئے، ان لوگوں میں یمن کا ایک با اثر قبائلی سردار اشعث بن قیس بھی تھا، حضرت خالد رضؓ نے اسے پانچ ہزار روپے (دس ہزار درہم) کا عطیہ دیا، حضرت خالدؓ کی داد و دہش کی خبر جب خلیفہ کو پہنچی تو وہ ناراض ہوئے اور حضرت ابو عبیدہ رضؓ کو لکھا۔

میرا خط پڑھ کر حضرت خالد بن ولید رضؓ کو قنسرین سے (اپنے ہیڈ کوارٹر حمص) بلاؤ اور ایک عام جلسہ منعقد کرو جس میں سارا لشکر شریک ہو۔ پھر حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو مجمع میں کھڑا کر کے پوچھو کہ وہ دس ہزار درہم جو تم نے اشعث کو دیئے تمہارے پاس کہاں سے آئے؟ اگر وہ جواب دینے میں پس و پیش کریں تو ان کی ٹوپی اتار لو اور عمامہ سے ان کی گردن باندھو اور اس وقت تک نہ چھوڑو جب تک وہ یہ نہ بتا دیں کہ روپیہ کہاں سے آیا، اگر وہ کہیں کہ اشعث کو عطیہ مال غنیمت سے دیا تو یہ اعتراف خیانت ہے اور تم سے درنگ ان سے یہ رقم وصول کر کے بیت المال میں جمع کر دو اور اگر وہ کہیں کہ عطیہ ذاتی روپے سے دیا تھا تو یہ اعتراف فضول خرچی ہے اور فضول خرچ اللہ کو ناپسند ہیں ان اللہ لا یحب المسرفین تم انہیں میرے پاس بھیج دو تاکہ میں انہیں فضول خرچیوں کی سزا دوں[2]۔

---

[1] سیوطی (تاریخ الخلفاء مصر ۱۸۵۷ء) حنش، کنز العمال ۷/۱۶۹، ازالۃ الخفاء ۱/۲۰۹ صرف خط کشیدہ حصہ

[2] ناسخ التواریخ (محمد تقی، بمبئی ۱۳۰۲ھ) ۴/۳۴۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## ۵۴۔ چھاؤنیوں کے مسلمانوں کو۔

حضرت ابوعبیدہ رضہ نے حضرت خالد رضہ کو اپنے ہیڈ کوارٹر (حمص) بلایا، پھر مجمع عام میں حضرت عمر فاروق رضہ کے ایلچی نے حضرت خالد رضہ سے پوچھا کہ اشعث کو عطیہ ذاتی روپے سے دیا تھا یا سرکاری روپے سے۔ حضرت خالد رضہ بالکل خاموش رہے اور ایلچی کے اصرار کے باوجود مہر سکوت نہ توڑی۔ رسول اللہ ﷺ کے مؤذن حضرت بلال رضہ موجود تھے۔ سن رسیدہ، صاف گو اور بے دھڑک آدمی تھے۔ انہوں نے کھڑے ہو کر کہا کہ امیر المومنین کا ایسا حکم ہے۔ پھر حضرت خالد رضہ کی ٹوپی اتار لی، عمامہ ان کی گردن میں باندھا اور وہی سوال کیا جس کا اوپر ذکر ہوا، حضرت خالد رضہ نے کہا میں نے ذاتی روپے سے عطیہ دیا تھا، حضرت بلال رضہ نے ٹوپی اڑھا دی، عمامہ کھول دیا اور معذرت کی، حضرت ابوعبیدہ رضہ، خالد کی دل آزاری کے خیال سے نہ کہہ سکے خالد تمہیں معزول کر دیا گیا ہے۔

حضرت خالد بن ولید رضہ کی معزولی پر شام، عراق اور خاص طور پر مدینہ میں غم و غصہ کا اظہار کیا گیا ایک ایسے جنرل کی توہین آمیز برطرفی سے ہر طرف دل بے چین ہو گئے جس کا جھنڈا ہمیشہ اونچا رہا تھا۔ اور جس نے اسلامی حکومت کی سربلندی کے لئے بے مثال خدمت انجام دی تھی۔ حضرت عمر فاروق رضہ کے لئے ضروری ہو گیا کہ اپنے اقدام کی پبلک کے سامنے صفائی پیش کریں چنانچہ انہوں نے یہ مراسلہ چھاؤنیوں کے مسلمانوں کو بھیجا۔

میں نے حضرت خالد رضہ کو خیانت یا ناراضی کی بنا پر معزول نہیں کیا ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کو ان کی فتوحات نے مفتون کر لیا تھا، مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ (خدا کو چھوڑ کر) حضرت خالد رضہ پر اعتماد کرنے لگیں گے اور انہیں مشکل کشا سمجھنے کی آزمائش میں پڑ جائیں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ جان لیں کہ مشکل کشا حضرت خالد نہیں خدا ہے۔[1]

## ۵۵۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضہ کے نام

حضرت ابوعبیدہ رضہ نے ۱۸ھ میں خلیفہ کو خبر دی کہ صحابہ کی ایک جماعت شراب نوشی

---

[1] طبری ۴/۲۰۵-۲۰۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی مرتکب ہوئی ہے اور قرآن کے الفاظ فھل انتم منتھون کو بطور حجت پیش کرتی ہے کہ ان سے شراب کا حرام ہونا ثابت نہیں ہوتا، حضرت عمر فاروق رضؓ نے لکھا:

ان لوگوں کو طلب کرو اگر ان کا عقیدہ ہو کہ شراب حلال ہے تو ان کو قتل کر دو اور اگر وہ تحریم کے قائل ہوں تو ان کو کس اسی[۸۰] کوڑے مارو۔[۱]

## ۵۶۔ حضرت ابوجندل رضؓ کے نام۔

حسب الحکم خلیفہ، حضرت ابوعبیدہ رضؓ نے شراب نوشی کے مرتکب صحابہ کو بلایا اور مجمع عام میں ان سے دریافت کیا کہ شراب حرام ہے یا نہیں تو انہوں نے اس کی حرمت کا اعتراف کیا، ان میں سے ہر ایک کو اسی[۸۰] کوڑوں کی سزا دی گئی، پبلک میں رسوا ہو کر یہ لوگ ایسے شرمندہ ہوئے کہ منہ چھپا کر گھر بیٹھ رہے اور باہر نکلنا چھوڑ دیا صحابی حضرت ابوجندل رضؓ زیادہ حساس تھے، ان کا دماغی توازن خراب ہو گیا۔ اس کی خبر سپہ سالار نے حضرت عمر فاروق رضؓ کو دی اور سفارش کی کہ حضرت ابوجندل رضؓ کے نام ایک تسلی آمیز خط لکھ دیں۔ حضرت عمر فاروق رضؓ نے یہ خط لکھا:۔

(حضرت عمر رضؓ کی طرف سے حضرت ابوجندل رضؓ کے نام۔ خدا ان لوگوں کی خطا کبھی نہیں معاف کرے گا جو اس کے ساتھ دوسروں کو شریک کرتے ہیں۔ اس سے کم درجہ کی خطاداروں کو اگر اس کی مرضی ہو گی تو معاف کر دے گا۔ لہذا تم توبہ کرو، سر اٹھاؤ، باہر نکلو اور مایوس نہ ہو۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: اے میرے بندو جنہوں نے اپنے نفس کے ساتھ زیادتیاں کی ہیں، خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہوں۔ وہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے وہ غفور رحیم ہے۔ یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لاتقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم۔[۲]

## ۵۷۔ مسلمانوں کے نام

حضرت عمر فاروق رضؓ کو معلوم ہوا کہ ان شراب نوش صحابہ کا دماغی توازن بگڑنے اور ان

---

[۱] طبری ۴/۲۲۲ [۲] طبری ۴/۲۲۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے منہ چھپا کر گھروں میں بند ہونے کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ مسلمان اٹھتے بیٹھتے ان پر لعن طعن کرتے ہیں اس حرکت سے روکنے کے لئے خلیفہ نے یہ ہدایت نامہ بھیجا۔

آپ لوگوں کو اپنے عمل پر نظر رکھنی چاہیئے البتہ اگر کوئی خلاف قانون کام کرے تو اس پر گرفت کیجئے لیکن کسی پر لعن طعن نہیں کرنا چاہیئے ایسا کرنے سے آپ مصیبت میں مبتلا ہو جائیں گے۔[1]

۵۸۔ حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح کے نام۔

مصنف عبدالرزاق کے حوالہ سے حضرت ابوجندل رضؓ کی شراب نوشی سے متعلق ابن عبدالبر اندلسی نے اپنی استیعاب میں نئی تفصیلات بیان کی ہیں اور خط نمبر ۵۶ سے بہت مختلف خط نقل کیا ہے، ان تفصیلات کی رو سے حضرت ابوجندل رضؓ کے علاوہ شراب نوشی میں دو اور صحابی حضرت ضرار بن خطاب اور حضرت ابوذر رضؓ شریک تھے حضرت ابوعبیدہ رضؓ نے ان لوگوں سے جب باز پرس کی تو حضرت ابوجندل رضؓ نے شراب کی اباحت پر یہ آیتیں پڑھیں:۔ لیس علی الذین امنوا وعملوا الصلحت جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا وامنوا وعملوا الصلحٰت جو لوگ مومن اور نیکوکار ہیں ان پر کسی چیز کے کھانے سے گناہ نہیں ہوتا اگر وہ خدا سے ڈرتے رہیں اور ایمان نیز عمل صالح پر قائم رہیں حضرت ابوعبیدہ رضؓ نے شراب نوشی کی خبر کرتے ہوئے خلیفہ سے اس بات کی بھی شکایت کی کہ حضرت ابوجندل رضؓ نے مذکورہ آیات کے ذریعہ ان کا منہ بند کرنے کی کوشش کی تھی، حضرت عمر فاروقؓ نے لکھا۔

جس شیطان نے حضرت ابوجندل رضؓ کی نظر میں یہ جرم خوشنما بنایا اسی نے کٹ حجتی کو بھی خوشنما بنا کر ان کے سامنے پیش کیا تم حد شراب لگاؤ۔

۵۹۔ حضرت ابوجندل رضؓ کے نام۔

حد کے نام سے تینوں بھڑکے، حضرت ابوذر رضؓ نے کہا آج مہلت دیجئے، کل دشمن سے لڑنے جائیں گے، اگر میدان جنگ سے زندہ لوٹ آئیں تو حد لگا دینا تینوں لڑنے نکلے، حضرت ابوذر رضؓ مارے گئے، حضرت ضرار رضؓ اور حضرت ابوجندل رضؓ کے حد لگائی گئی،

---

[1] طبری ۴/۲۲۳ [2] استیعاب (ابن عبدالبر۔ حیدر آباد دکن ۱۳۳۶ھ) ۲/۱۳۲-۶۳۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حضرت ابو جندلؓ کی زبان سے یہ الفاظ سنے گئے ہیں تو تباہ ہو گیا: حضرت ابو عبیدہؓ نے خلیفہ کو مرسلہ اپنی رپورٹ میں ان الفاظ کا بھی ذکر کیا حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت ابو جندلؓ کو لکھا

جس شیطان نے گناہ کو خوشنما بنا کر تمہارے سامنے پیش کیا، اسی نے توبہ کرنے سے بھی تمہیں باز رکھا۔ حٰمٓ تنزیل الکتب من اللہ العزیز العلیم غافر الذنب وقابل التوب الآیۃ[1]۔

## ۶۰۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کے نام۔

ہجرت کے اٹھارویں سال شام میں طاعون پھیلا، اس کی ابتدا عمواس سے ہوئی جو بیت المقدس کے قریب ایک قصبہ تھا۔ اس سے ہلاک ہونے والوں میں صرف مسلمانوں کی تعداد علی اقل التقدیر پچیس ہزار بتائی جاتی ہے۔ بہت سے صحابی اس کی نذر ہوئے جن میں سپہ سالار حضرت ابو عبیدہؓ ان کے مشیر حضرت معاذ بن جبلؓ حضرت یزید بن ابی سفیانؓ اور حضرت شرحبیل بن حسنہ چند ممتاز نام ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت ابو عبیدہؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ رضا بالقضا کے قائل تھے اس لئے طاعون سے بچنے کے لئے کسی محفوظ جگہ جا کر پناہ لینا غیر ضروری سمجھتے تھے، حضرت عمر فاروقؓ کا مسلک ان سے مختلف تھا، جب انہیں معلوم ہوا کہ حضرت ابو عبیدہؓ شام چھوڑنے یا کسی محفوظ جگہ منتقل ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں تو خطرہ سے نکالنے کے لئے انہوں نے حضرت ابو عبیدہؓ کو یہ خط بھیجا۔

سلام علیک، ایک معاملہ آن پڑا ہے جس میں تم سے زبانی گفتگو کرنا چاہتا ہوں سخت تاکید ہے کہ میرا خط پڑھ کر اس وقت تک ہاتھ سے نہ رکھنا جب تک چل نہ دو[2]۔

حضرت ابو عبیدہؓ خلیفہ کا مدعا پا گئے اور معذرت لکھ بھیجی کہ چونکہ میں سپہ سالار ہوں میرے لئے مناسب نہیں کہ موجودہ مصیبت میں باقی مسلمانوں کا ساتھ چھوڑ دوں۔ اس لئے مجھے آنے پر مجبور نہ کیجئے۔

---

[1] استیعاب (ابن عبدالبر، حیدر آباد ہند ۱۳۳۶ھ) ۲/۶۲۲-۶۲۳ [2] طبری ۴/۲۰۱، کنز العمال ۲/۳۲۴ باختلاف متن۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۶۱۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کے نام

حضرت ابوعبیدہؓ کا خط پڑھ کر حضرت عمر فاروقؓ کے آنسو نکل آئے۔ لوگوں نے پوچھا کیا ان کا انتقال ہو گیا، بولے نہیں، مگر سمجھنا یہی چاہیئے۔ اس کے بعد یہ خط بھیجا۔

سلام علیک۔ تم نے مسلمانوں کو جہاں ٹھہرایا ہے وہ نشیبی جگہ ہے۔ انہیں کسی بلند اور صاف ستھری جگہ لے جاؤ۔[1]

۶۲۔ خط کی دوسری شکل۔

اُردُن (جہاں تم مقیم ہو) مرطوب اور وباخیز علاقہ ہے (اس کے برخلاف) جابیہ صاف ستھری صحت بخش جگہ ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو جابیہ لے جاؤ۔[2]

۶۳۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کے نام

ساحل شام کے اہم ترین شہر قیساریہ کی فتح عرب راویوں نے ہجرت کے مختلف سالوں میں بتائی ہے۔ سنہ ۱۶، سنہ ۱۸، سنہ ۱۹ اور سنہ ۲۰ھ، فتوح الشام نے جو اس خط کا ماخذ ہے فتح کا مہینہ رجب اور سال ۱۹ دیا ہے اور خط کا مخاطب حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضؓ کو قرار دیا ہے حالانکہ وہ جیسا کہ مشہور ہے۔ سنہ ۱۸ھ کے طاعون میں وفات پا چکے تھے، فتوح الشام کی رو سے وہ سنہ ۱۹ھ اور اس کے بعد کئی سال تک زندہ رہتے ہیں۔ خط کا سیاق و سباق حسب تصریح فتوح الشام یہ ہے، کہ حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ نے سنہ ۱۹ھ میں فتح قیساریہ کی خوشخبری جس شخص کی معرفت بھیجی وہ نہایت پُرتکلف کپڑوں میں ملبوس تھا جو شکست خوردہ بزنطی فوج کے مال غنیمت سے مسلمانوں کے ہاتھ آئے تھے۔ خلیفہ کو یہ لباس دیکھ کر افسوس ہوا۔ انہیں یہ خبر بھی ملی کہ مسلمان زندگی کے شعبات میں پڑتے جا رہے ہیں۔ انہوں نے حضرت ابوعبیدہ رضؓ کو لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے بندے عمر بن خطاب کی طرف سے حضرت ابوعبیدہ رضؓ

---

[1] طبری ۴/۲۰۱ [2] غریب الحدیث (ق) ص ۸۲، لسان العرب ۱۴/۲۹۲، کنز العمال ۲/۳۲۴۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عامر بن جراح رضی اللہ عنہ کے نام۔ میں اس خدا کا سپاسگذار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں۔ مجھے اس خبر سے مسرت ہوئی کہ خدا نے مسلمانوں کو فتح عظیم عنایت کی اور قیصر کے خزانے عطا کئے جن کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کیا تھا یقیناً کسریٰ کے خزانے بھی مسلمانوں کے قبضہ میں آجائیں گے، مجھے معلوم ہوا ہے کہ (فوج کے) بدو عرب لذائذ دنیوی کے شیفتہ ہو گئے ہیں اور ان پر فریب دنیا کا جادو چل گیا ہے۔ جنت کی نعمتوں اور اس کے محلوں کو بھول گئے ہیں۔ ساٹن اور ریشم کے کپڑوں میں اترا کر چلتے ہیں، گیہوں کی روٹی اور حلوہ کھانے لگے، تن و زبان کی لذتوں نے آخرت کی طرف سے انہیں غافل کر دیا ہے۔ ابن جراح رضؓ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ نماز سے بے اعتنائی برتنے لگے ہیں اور مفروضہ احکامات کو بھولتے جا رہے ہیں، اصیل گھوڑوں کی رسالہ فوج بھیج کر ان کی خبر لو۔ ان کی بے راہ روی پر چشم پوشی سے نہیں سختی سے کام لو۔ ورنہ وہ خود تمہیں نقصان پہنچانے کے درپے ہو جائیں گے ان میں سے اگر کوئی اس فرض کی انجام دہی میں کوتاہی کرے جو اسلام کی طرف سے اس پر عاید ہوتا ہے تو اس کو قانونی سزا دو۔ تمہیں یاد رہے کہ تم حاکم ہو اور ہر حاکم خدا کے سامنے رعیت کی بے راہ روی کے لیے جواب دہ ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے: اگر ہم دنیا میں اس کو سیادت عطا کریں تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ دیں گے، نیک کاموں کا حکم دیں گے اور برے کاموں سے روکیں گے۔ ان مکناھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر رسول اللہ صلعم نے تمہارے بارے میں فرمایا ہے: حضرت ابو عبیدہ رضؓ اس قوم کے امین ہیں۔ پس امانت کا حق پورا پورا ادا کرو اور جو نماز نہ پڑھے اسے سزا دو، رسول اللہ صلعم اور ہم باتیں کرتے ہوتے کہ نماز کا وقت آجاتا پھر وہ اور ہم نماز میں ایسے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مشغول ہو جاتے گویا نہ وہ ہمیں جانتے ہوں نہ ہم ان کو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے مسجدوں کو اپنا گھر قرار دیا ہے، نیز یہ کہ جو لوگ مسجدوں میں عبادت کرتے ہیں وہ میرے مہمان ہیں اور بڑا خوش نصیب ہے وہ شخص جو گھر پر پاک وصاف ہو کر مجھ سے ملنے آئے، ایسے شخص کی عزت میزبان پر لازم ہے، رسول اللہ ﷺ نے مزید فرمایا ہے: سارے فرائض خدا نے میرے لیے صرف دنیا تک فرض کئے ہیں مگر نماز ایسا فرض ہے جسے آسمان پر بھی ادا کرنے کی تاکید کی ہے میرا خط پاکر حضرت عمرو بن عاص کو حکم دینا کہ وہ اپنے لشکر کے ساتھ فوج کشی کریں۔ اور حضرت عامر بن ربیعہ کو اور دوسرے مشائخ صحابہ کو پیش پیش رکھیں، اس کے علاوہ جس قدر فوج ہو سکے ربیعہ اور حبّہ بن صالح کا علاقہ (میسوپوٹامیہ) فتح کرنے بھیجو، خدا سے دعا ہے کہ تمہاری مدد فرمائے والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔[1]

## ۶۴۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضؓ کے نام

فتوح الشام میں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضؓ نے ذیل کا خط شام اور مصر کی فتح کے بعد لکھا، مصر کی فتح اکثر عرب مورخوں کی رائے میں ۲۰ھ یا اس کے بعد واقع ہوئی اور جیسا کہ مشہور ہے حضرت ابوعبیدہ رضؓ ۱۸ھ کے طاعون عمواس میں وفات پا چکے تھے لیکن فتوح الشام کے راوی انہیں ۲۰ھ کے بعد تک زندہ بتاتے ہیں:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اللہ کے بندے عمر امیر المومنین کی طرف سے حضرت عامر بن جراح رضؓ کو سلام علیک، اس معبود کا سپاسگذار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے نبی محمد ﷺ پر درود بھیجتا ہوں، تم نے کفار کو قتل کرنے میں بڑی تندہی سے عمدہ کام کئے ہیں جن کا انعام

---

[1] فتوح الشام (مصر) ۲/۵۶-۵۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



روزِ جزا تمہیں ملے گا، فرائض کی انجام دہی میں ہم نے کبھی تم کو تساہل کرتے نہیں دیکھا، تم اپنے نبی کے جادہ پر گامزن رہے اور اسلام کی سربلندی کے لئے جیسا چاہیئے جدوجہد کی، خدا تمہاری کوششوں کو قبول فرمائے اور ہماری اور تمہاری لغزشیں معاف کرے، میرا یہ خط پاکر حضرت عیاض بن غنم کی سرکردگی میں ایک فوج رسیعہ اور بکر کے علاقہ (میسوپوٹامیہ) کو روانہ کر دو، مجھے خدائے بزرگ و برتر سے امید ہے کہ وہ یہ سرزمین عیاض بن غنم کے ہاتھوں فتح کرائے گا، میری طرف سے عیاض کو ہدایت ہے کہ خدا سے ڈریں اور اس کی خوشنودی کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے رہیں، جہاد کے معاملہ میں کوتاہی نہ کریں، مجاہد مومنوں کے نقش قدم پر چلتے رہیں اور خدا کے اس فرمان کی جو اس نے سید المرسلین پر نازل فرمایا ہے پیروی کریں - یأیھا النبی جاھد الکفار والمنافقین - (ترجمہ) اے نبی کفار اور منافقوں سے جہاد کرو والسلام علیک وعلی جمیع المسلمین وبرکاتہ۔

۶۵- حضرت یزید بن ابی سفیان رضؓ کے نام -

۱۸ھ کے بھیانک طاعون میں حضرت ابوعبیدہ رضؓ کی وفات ہوئی، مرتے وقت انہوں نے حضرت معاذ بن جبل رضؓ کو جو ان کے مشیر تھے اپنا جانشین مقرر کیا، چند دن بعد حضرت معاذ رضؓ بھی طاعون کا شکار ہو گئے، انہوں نے حضرت عمرو بن عاص رضؓ کو اپنا جانشین بنایا، لیکن حضرت عمر فاروق رضؓ نے سپہ سالاری کے لئے حضرت ابوسفیانؓ کے لڑکے حضرت یزیدؓ کو زیادہ اہل سمجھ کر انہیں یہ خط لکھا:-

تم کو معلوم ہو کہ میں نے شام کی کل فوجوں کا تمہیں سالارِ اعلیٰ مقرر کیا ہے اور فوجوں کو لکھ دیا ہے کہ تمہارے حکم کی تعمیل کریں اور کسی معاملہ میں تمہاری صوابدید کو نظر انداز نہ کریں، (جلد از جلد) فوجیں لے کر قیساریہ کا رخ کرو اور اس وقت تک اس کا محاصرہ --

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کئے رہو جب تک وہ فتح نہ ہو جائے۔ شام کی فتوحات سے اس وقت تک پورا فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا جب تک قیساریہ کے (بزنطی) باشندے پیر نہ ڈال دیں وہ تمہارے پہلو کا خار ہیں، اس کے علاوہ جب تک شام میں ایک شخص بھی قیصر کا مطیع و متبع ہے وہ شام کا خیال نہیں چھوڑے گا۔ اگر تم قیساریہ فتح کر لو گے تو شام سے اس کی توقعات منقطع ہو جائیں گی، اُمید ہے خدائے عظیم و برتر اپنے کرم سے مسلمانوں کو قیساریہ ضرور فتح کرائے گا۔[1]

## ۶۶۔ شام کے فوجی سالاروں کے نام۔

آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ میں نے حضرت یزید بن ابی سفیانؓ کو شام کی تمام فوجوں کا سپہ سالار مقرر کیا ہے اور حکم دیا ہے کہ قیساریہ پر چڑھائی کریں ان کے حکم اور صوابدید کے مطابق پوری طرح عمل کیجیے۔ والسلام۔[2]

## ۶۷۔ حضرت یزید بن ابی سفیان رضؓ کے نام

یہ خط کنز العمال سے ماخوذ ہے، اس کا سیاق و سباق نہیں بیان کیا گیا۔

ایک لشکر بھیجو اور اس کا جھنڈا قبیلۂ ربیعہ کے کسی لیڈر کو دو۔ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ جس لشکر کا جھنڈا کسی ربیعی کے ہاتھ میں ہوگا وہ کبھی نہیں ہارے گا۔[3]

## ۶۸۔ حضرت یزید بن ابی سفیان کے نام۔

یہ خط فتح قیساریہ کی خوشخبری پا کر لکھا گیا، قیساریہ صوبہ فلسطین میں ساحل سمندر پر ایک اہم تجارتی مرکز تھا، اس کا زبردست قلعہ ہفت خوان سے آنکھ ملاتا تھا یہاں مسلمانوں کا شام کے ہر شہر سے زیادہ ممتد اور سخت مقابلہ ہوا کئی بار اس کا محاصرہ کیا گیا۔ لیکن اس کے محافظوں نے ہار نہ مانی، وجہ یہ تھی کہ یہاں بزنطی نسل کے عیسائی بڑی تعداد میں آباد تھے جن کی وفاداری اپنی حکومت، اپنے مذہب اور اداروں سے

---

[1] ازدی ص۲۵، فتوح ابن اعثم میں بھی اس سے ملتا جلتا خط ہے[2] ازدی ص۲۵ کنز العمال ۷/ ۱۲۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شام کے اصلی باشندوں کی نسبت بہت زیادہ تھی دوسرے قسطنطنیہ سے سمندر کے راستہ یہاں برابر رسد پہنچتی رہتی تھی، قیساریہ کی فتح مسلمانوں کے لئے ایک پریشان کن مسئلہ بن گئی تھی۔

واضح ہو کہ تمہارا خط موصول ہوا، حالات معلوم ہوئے، فتح قیساریہ کی خبر سن کر جو شام کی آخری (بڑی) مہم تھی خدائے بزرگ کا بہت بہت شکر ادا کیا۔ الحمد للہ کہ اطمینان نصیب ہوا نئے وسائل کے دروازے تمہارے لئے کھل گئے، تمہارے دشمن ذلیل و خوار ہوئے اور تمہاری آرزو بر آئی۔ ان نوازشوں کے لئے خدائے پاک کا شکر ادا کرو۔ شکر کرنے سے نعمتیں اور زیادہ ملتی ہیں اور سعادت کامرانی ہمیشہ برقرار رہتی ہے خدا کی نعمتیں اتنی زیادہ ہیں کہ اگر تم ان کا شمار کرنا چاہو تو نہیں کر سکتے۔ وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ[1]

## ۶۹۔ حضرت عیاض بن غنمؓ کے نام

عربی اخبار و آثار کے ایک اسکول کی رائے ہے جیسا کہ ہم خط ۵۵ کے مقدمہ میں پڑھ آئے ہیں کہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضؓ نے مرتے وقت حضرت معاذ بن جبلؓ کو اپنا جانشین مقرر کیا تھا اور انہوں نے چند دنوں کے بعد اپنی وفات کے وقت حضرت عمرو بن عاصؓ کو لیکن حضرت عمر فاروقؓ نے عمرو کو ہٹا کر سالاری کے عہدہ پر یزید بن ابی سفیانؓ کو فائز کیا۔ اخبار و آثار کے ایک دوسرے اسکول کی رائے ہے کہ حضرت ابو عبیدہؓ نے مرتے وقت اپنی جانشینی کے لئے حضرت عیاض بن غنم کو نامزد کیا تھا جو ان کے رشتہ دار، مشیر اور برسوں کے کمانڈر تھے، حضرت عمر فاروقؓ نے یہ تقرر بحال رکھا اور مراسلہ ذیل سے اس کی توثیق کر دی۔

میں تمہیں ان سارے علاقوں کا گورنر بناتا ہوں جو حضرت ابو عبیدہؓ کے زیر حکومت تھے اپنے فرائض منصبی خوش اسلوبی سے انجام دیتے ہو[2]

---

[1] ابن الہیثم ص ۵۵ [2] ابن سعد (طبقات، لائڈن ۱۹۰۵ء) جلد ۷، قسم ثانی ص ۱۲۲ [3] ابن سعد جلد ۲ قسم ثانی ص ۱۲۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۰ حضرت عیاض بن غنمؓ کے نام۔

اللہ کے بندے عمر امیر المومنین کی طرف سے حضرت عیاض بن غنم کو سلام علیک
ہم نے ہمیشہ تمہیں مسلمانوں کے مصالح اور مہموں کی سربراہ کاری میں تندہی
سے مصروفِ عمل پایا ہے اور تم ہمیشہ مسلمانوں کو عمل صالح کی ترغیب دیتے
رہے ہو۔ تمہارے اسلاف کا بھی یہی ستودہ طریقہ تھا، تمہیں دنیا میں
سرخروئی اور عقبیٰ میں انعام ایزدی کی بشارت دیتا ہوں، تمہارا ظاہر و باطن
جب اتنا اچھا ہے تو مجھے قوی امید ہے کہ انشاءاللہ دین و دنیا میں ہمیشہ
کامران رہو گے اور تمہارا ذکر خیر باقی رہے گا۔ بزنطی اکابر نے جزیرہ میں جو
بڑی فوجیں جمع کی ہیں ان کی اطلاع تمہیں ملی ہوگی۔ میں چاہتا ہوں کہ ان
سے مقابلہ کے لئے ایک فوج بھیجی جائے جو انہیں پراگندہ کر دے۔ اس
فوج کا سالار بہادر، دانا، ماہر جنگ اور خدا ترس آدمی ہونا چاہیئے۔ اس
معاملہ پر میں نے خود غور کیا اور ممتاز صحابہ سے مشورہ کیا۔ ہم سب کی متفقہ
رائے ہے کہ اس مہم کو تمہارے سپرد کیا جائے کیونکہ کوئی دوسرا تم سے بہتر
اسے انجام نہیں دے سکتا۔ اس خط کو پڑھ کر حضرت یزید بن ابی سفیانؓ
(کمانڈر ان چیف افواج شام) سے اس قدر فوج جو تمہارے مقصد کے لئے
کافی ہو لے لو اور جزیرہ کی طرف روانہ ہو جاؤ، اپنا شعار خوف خدا کو بناؤ
اور اس مالک سے ڈرتے رہو جو تمہارے ظاہر و باطن کو یکساں جانتا ہے
تمہارے سامنے جو مسائل اور قضیے آئیں انہیں قرآن کی رو سے طے کرو
اور اگر قرآن میں ان کا حل نہ ملے تو سنت رسول اللہؐ اور حضرت ابوبکرؓ کی
طرف رجوع کرو۔ دشمن کی کثرت اور اپنی قلت سے دل تنگ نہ ہو، اسلامی
فوج بہت سے معرکوں میں دشمن سے کم رہی ہے لیکن بالآخر فتح اس کو نصیب
ہوئی تم نے سنا ہوگا کہ رسول اللہؐ نے جنگ خندق کے موقع پر ہم سے کہا تھا
کہ وہ دن دور نہیں جب خدا کسریٰ اور قیصر کے ملک تمہارے ہاتھوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



فتح کرائے گا اور ان کی دولت سے بہرہ ور کرے گا، تم نے دیکھ لیا عیاضؓ کہ خدا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی سچ کر دکھائی اور ہمیں کسریٰ اور قیصر کے ملکوں پر تصرف عطا کیا، کفار مسلمانوں کے ہاتھوں اسیر و مغلوب ہوئے، سب نے ہماری بالادستی تسلیم کی اور جزیہ دینا منظور کیا، کافروں کا بادشاہِ ہرقل ڈر کر شام سے قسطنطنیہ بھاگ گیا ہے، یہ سب خدا کی عنایت اور کرم کا نتیجہ ہے اور ہم پر اس کا شکر بجا لانا واجب ہے۔ ذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم میں نے حضرت یزید بن ابی سفیانؓ کو خط لکھا ہے کہ تمہیں جزیرہ کی سرزمین میں ہرقل کی فوجوں کو ٹھکانے لگانے کے لئے جس قدر فوج کی ضرورت ہو تمہارے ساتھ بھیجدیں، اور سعادت ایزدی کے ساتھ جزیرہ روانہ ہو جاؤ اور اس مہم کی سربراہ کاری میں لگ جاؤ۔[1]

۱۷۔ حضرت عیاضؓ بن غنم کے نام۔

۱۸ھ میں جزیرہ پہنچ کر عیاضؓ نے سب سے پہلے رقہ کا قلعہ بند اور اہم شہر بذریعہ صلح فتح کیا، اس کے بعد دوسرے اہم شہر رُہا پر چڑھائی کی اور اس پر بھی بذریعہ صلح قبضہ کر لیا، اگلی مہم ابھی شروع نہیں ہوئی تھی کہ شام سے دو ہزار رسالہ کی کمک آگئی، اس کے لیڈر صحابی حضرت بسرؓ بن ابی ارطاۃ تھے، انہوں نے عیاضؓ سے اپنی فوج کے لئے اس مالِ غنیمت سے حصہ طلب کیا جو رقہ اور رُہا پر چڑھائی کے دوران مسلمانوں کے ہاتھ آیا تھا عیاضؓ نے کہا کہ دونوں شہر تمہارے آنے سے پہلے فتح ہو چکے تھے اس لئے مالِ غنیمت میں تمہارا کوئی حق نہیں ہے۔ حضرت بسرؓ ناراض ہو گئے اور ان کی عیاضؓ سے سخت باتیں ہوئیں، عیاضؓ نے کہا مجھے تمہاری مدد کی ضرورت نہیں ہے، تم واپس شام چلے جاؤ، حضرت بسرؓ غصہ ہو کر

---

[1] ابن اعثم ص ۵۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



چلے گئے اور حضرت یزید بن ابی سفیانؓ سے جاکر شکایت کی، یزید نے سارا ماجرا حضرت عمر فاروقؓ کو لکھ کر بھیجا تو انہوں نے تحقیقِ حال کے لئے یہ خط حضرت عیاضؓ کو ارسال کیا۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت یزید بن ابی سفیانؓ نے حضرت بُسر بن ابی ارطاۃ کی سرکردگی میں ایک فوج شام سے تمہاری مدد کو بھیجی تھی، وہ فوج تم نے لوٹا دی، اس فوج کو بھیجنے کا مقصد یہ تھا کہ تمہارے کام آئے، تمہاری عسکری قوت میں اضافہ ہو اور یہ جان کر کہ تمہارے پاس برابر کمک آرہی ہے تمہارے دشمن کے حوصلے پست ہو جائیں اور وہ جلد ہتھیار ڈال دے، میری سمجھ میں نہیں آیا کہ تم نے یہ کمک کیوں لوٹا دی، اس خط کو پڑھ کر حقیقتِ حال سے مطلع کردو السلام[1]

۷۲۔ حضرت عیاض بن غنم کے نام

مذکورہ بالا خط کے جواب میں عیاضؓ نے لکھا۔ رقہ اور رہا دونوں بُسر کے آنے سے پہلے مسلمانوں کے قبضہ میں آچکے تھے اور جو سامان ملا تھا وہ تقسیم ہو چکا تھا حضرت بُسرؓ نے جب حصہ مانگا تو میں نے کہا کہ یہ دونوں مقام تمہاری آمد سے پہلے اور تمہاری مدد کے بغیر فتح ہوئے ہیں، اس لئے مالِ غنیمت کے تم مستحق نہیں ہو، تمہاری مدد سے جو مالِ غنیمت حاصل ہوگا اس میں تمہیں شریک کیا جائے گا، بُسر ناراض ہو گئے میں ڈرا کہیں مخالفت پر آمادہ نہ ہو جائیں یا فوج میں پھوٹ نہ پڑ جائے جس سے دشمن کا حوصلے بڑھے اور مہموں کی جلد تکمیل میں دیر ہو میں ان کی مدد سے بھی بے نیاز تھا، اس لئے میں نے کہا کہ شام واپس چلے جائیں، خلیفہ کو عیاضؓ کی دلیلیں پسند آئیں، انہوں نے ان کی سمجھ بوجھ کو سراہا اور ذیل کا خط لکھا۔

تمہارا خط ملا ان اسباب کا علم ہوا جن کی بناء پر تم نے حضرت بُسر بن ابی ارطاۃ

---

[1] ابن اثیم صد ۵۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اوران کی فوج کو شام لوٹا دیا تھا، اطمینان ہوا کہ جو روش تم نے اختیار کی درست تھی، خدائے بزرگ اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے تمہیں جزاء خیر دے، خدا سے دعا ہے کہ جب تک "عمر" زندہ ہے تمہیں سرکاری منصب پر بحال رکھے اور جب اسے موت آئے اور تم ہنوز زندہ ہو، تو وہ اپنے جانشین خلیفہ کو وصیت کرے کہ تمہیں سرکاری عہدہ پر برقرار رکھے اور جب تک زندہ ہو تمہیں معزول نہ کرے، ہر طرح خوش رہو اور فوجی مہموں کی سربراہی میں جیسا کہ تاکید ہے ہر ممکن کوشش کرتے رہو والسلام[1]

۴۷۔ حضرت عیاض بن غنم رضؓ کے نام۔

یہ خط ابن عساکر کی تاریخ دمشق (فوٹو) سے ماخوذ ہے، اس کا سیاق وسباق یہ ہے کہ حضرت عیاض رضؓ زمین کا لگان وقت پر مدینہ نہ بھیج سکے تھے اور اس کی وجہ جہاں تک کہ ابن عساکر کے چند لفظی اور مبہم مقدمہ سے ظاہر ہے، یہ تھی کہ حضرت عیاض رضؓ نے جزیرہ میں لگان کی کوئی شرح مقرر نہیں کی تھی بلکہ وہاں کے زمینداروں سے یہ طے ہوا تھا کہ لگان کی مقدار زمین کی زرخیزی اور فصل کی حالت پر موقوف ہوگی، اگر فصل اچھی ہوگی تو لگان زیادہ لیا جائے گا اور اگر کسی وجہ سے فصل خراب ہوگی، تو لگان میں بھی کمی کر دی جائے گی، مسلمانوں کی چڑھائی سے جو افراتفری پیدا ہوئی اس کے زیر اثر بہت سی زمینوں کی بروقت کاشت نہ ہو سکی اور بہت سے کھیتوں کا لگان متعین کرنے کے لئے لگان کی فراہمی اور اس کے مدینہ بھیجنے میں دیر ہوگئی، اس تاخیر کے حضرت عمر فاروق رضؓ اپنے خط میں شاکی ہیں۔

تم نے خراج بھیجنے میں دیر کر دی حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ خراج کی، مسلمانوں کے لئے کیا اہمیت ہے، اسی کے سہارے وہ اپنے

---

[1] ابن اعثم صـ ۵۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دشمنوں سے لڑتے ہیں اور یہی ان کا ذریعہ معاش ہے۔ تمہیں میری اور یہاں کے مسلمانوں کی ضرورت کا بھی علم ہے وانما ھو بعض مسور (۹) لہٰذا خراج وصولنے میں سختی اور تیزی سے کام لو۔ کاشتکاروں کے ساتھ نہ بیجا سختی ہو اور نہ ضرورت سے زیادہ نرمی ہے

۷۴۔ حضرت عیاض بن غنم رضؓ کے نام۔

اللہ کے بندے عمر امیر المومنین کی طرف سے حضرت عیاض بن غنم رضؓ کو، سلام علیک۔ اس خدا کا سپاسگذار ہوں جس نے جزیرہ کا صوبہ مسلمانوں کے ہاتھ فتح کرایا اور ان کی بدحالی کو خوشحالی سے بدلا اور روزی کے دروازے ان پر فراخ کئے، مجھے اب ان کی تنگدستی یا افلاس کا ڈر نہیں ہے بلکہ ڈر اس بات کا ہے کہ کثرت دولت سے مغرور ہو کر کہیں وہ تباہ نہ ہو جائیں۔ تم نے جزیرہ کی مہم جس بلیغ کوشش سے پایۂ تکمیل کو پہنچائی اور وہاں جس عمدہ پالیسی پر عمل کیا اس پر خدا تمہیں اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے گا۔ یہ خط پڑھ کر فوج کے ایک بڑے افسر کو جس کے قول و فعل پر تمہیں اعتماد ہو جزیرہ کا گورنر مقرر کر دو اور خود شام واپس چلے جاؤ (شام کے سپہ سالار) حضرت یزید بن ابی سفیانؓ کی طبیعت ناساز ہے اور تمہارے وہاں پہنچنے سے پہلے اگر ان کا انتقال ہو گیا تو وہ ملک ضائع ہو جائے گا اور مسلمانوں کا شیرازہ بکھر جائے گا۔ اس لئے جتنی جلد ممکن ہو سکے جزیرہ سے چل دو۔ والسلام۔

۷۵۔ حضرت معاویہؓ بن ابی سفیانؓ کے نام۔

عیاض جزیرہ سے لوٹ کر ابھی اپنے ہیڈ کوارٹر حمص (شام) پہنچے ہی تھے کہ بیمار پڑ کر راہی ملک بقا ہوئے۔ حضرت یزید بن ابی سفیانؓ پہلے سے دمشق (ہیڈ کوارٹر) میں علیل تھے چند دن کے بعد وہ بھی چل بسے، بلاذری نے ان کی موت ۱۸ھ

---

۱؎ ابن عساکر (قلمی) ص ۱۶ ۲؎ ابن اعثم ص ۶۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں بتائی ہے۔ ان کے بھائی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ شروع سے ہی شام کے مورچہ پر تھے اور اپنی محنت نیز معاملہ فہمی ـــــــــ کی بدولت برابر ترقی کی منزلیں طے کرتے چلے جا رہے تھے۔ حضرت یزید رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت وہ قیساریہ فتح کر چکے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضؓ نے ان کی کارگزاری سے متاثر ہو کر حضرت یزید کے بعد ان کو افواج کا کمانڈر ان چیف مقرر کیا، اس عہدہ پر فائز ہو کر انہوں نے وہ ساحلی شہر سمجھ کیے جو ہنوز بزنطیوں کے قبضہ میں تھے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے بندے عمر امیر المومنین رضؓ کی طرف سے حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کو۔ تمہیں معلوم ہو کہ خدائے تعالیٰ نے اسلام کو سربلند کیا اور مشرکوں کو خوار کر کے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت سے شام اور دوسرے ملکوں کی فتح کی جو پیشگوئی کی تھی اور جباروں کے خزانوں اور مال و متاع کے حصول کی جو بشارت دی تھی وہ پوری ہوئی، ان فتوحات میں خاص طور پر قیساریہ کو اہمیت حاصل ہے جس کا قلعہ مضبوطی و استحکام میں انفرادی شان کا حامل تھا اور جسے بزنطی ناقابل تسخیر خیال کرتے تھے۔ اب غزہ اور عسقلان (بندرگاہ) اور متعلقہ بستیوں کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم شام میں فتوحات حاصل کرو گے، میں تمہیں دو دلہنوں یعنی غزہ اور عسقلان کی فتح کی بشارت دیتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ وہ وقت دور نہیں جب مسلمان ساحل سمندر پر آباد ہوں گے، آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جب مشرق و مغرب میں خانہ جنگیاں شروع ہو جائیں اور شہروں نیز قریوں میں رہائش دشوار ہو جائے تو تمہیں عسقلان میں آباد ہونا چاہیئے نیز یہ کہ ہر چیز کا ایک عمدہ حصہ ہوتا ہے اور شام کا عمدہ شہر عسقلان ہے۔ خط کا مضمون پڑھ کر بلاتاخیر عسقلان پر چڑھائی کر دو اور اسے نیز اس کے مضافاتی علاقہ کو بزنطی اقتدار سے نکالنے کی ہر ممکن کوشش کرو۔ امید ہے کہ یہ مقدس شہر اور متعلقہ بستیاں خدائے بزرگ تمہارے ہاتھوں فتح کرائے گا۔ عسقلان پہنچ کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہر روز مقامی حالات اور واقعات سے مجھے مطلع کرتے رہو والسلام[1]

۷۶۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی کے نام۔

حضرت امیر معاویہ رضی جب شام کے ساحلی شہر (عکا، صور، یا فادیغیرہ) فتح کر چکے تو انہوں نے خلیفہ کو لکھا کہ اگر اجازت ہو تو جزیرۂ قبرص (CYPRUS) پر چڑھائی کر دوں، قبرص ساحل شام سے اتنا قریب ہے کہ وہاں کے پرندوں کی آواز سنائی دیتی ہے، وہ بہت زرخیز ہے اور قدرتی نعمتوں سے مالا مال، مختلف اقسام کے میوے اور پھل وہاں ہوتے ہیں، اور اس پر قبضہ کرنا بھی آسان ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی نے مصر کے گورنر حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے سمندری سفر کے بارے میں رائے لی تو انہوں نے خطرات کا مہیب نقشہ کھینچا اور فوج کشی کی مخالفت میں رائے دی۔ حضرت عمر فاروق رضی نے حضرت امیر معاویہ رضی کو لکھا:

> تمہیں معلوم ہو کہ خدا نے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکھ بھال کا بار میرے کندھوں پر رکھا ہے، اس بارے میں عہدہ برآ ہونے کے لئے میں خدا کی مدد کا طالب ہوں، میں کسی طرح مناسب نہیں سمجھتا کہ انہیں سمندر کے خطروں میں مبتلا کر دوں اور کشتیوں پر سوار ہو کر جزیرۂ قبرص پر چڑھائی کی اجازت دوں، پھر بھی مزید اطمینان کے لئے میں نے خود اس معاملہ میں غور و خوض کیا اور ان لوگوں کی رائے بھی معلوم کی جو سمندر کے حالات سے واقف ہیں اور سمندری سفر کا تجربہ رکھتے ہیں، ان کی رائے یہ ہے کہ اس خطرناک اقدام سے اجتناب کیا جائے، لہٰذا تم قبرص پر چڑھائی کا خیال چھوڑ دو اور پھر کبھی سمندری جہاد کے بارے میں مجھ سے خط و کتابت نہ کرنا والسلام[2]

۷۷۔ خط کی دوسری شکل۔

قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد مصطفیٰ برحق مبعوث کیا ہیں کبھی کسی مسلمان کو سمندر کے سفر پر نہیں بھیجوں گا۔[3]

---

[1] ابن اثیم ص ۶ [2] ابن اثیم ص ۶۲ [3] طبری ۵/۱۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## ۷۸۔ خط کی تیسری شکل۔

ہم نے سنا ہے کہ ساحل شام کے سامنے دنیا کا سب سے لمبا سمندر ہے جو رات دن خدا سے اس بات کی اجازت مانگتا رہتا ہے کہ اسے زمین پر بہنے کی اجازت دی جائے تاکہ وہ زمین کو غرقاب کر دے، پھر میں کیسے اسلامی لشکر کو ایسے سخت کافر پر سفر کرنے بھیجوں خدا کی قسم، ایک مسلمان کی جان میری نظر میں ساری بزنطی حکومت سے زیادہ عزیز ہے، خبردار بحری فوج کشی کی ممانعت ہے میرے حکم کی خلاف ورزی نہ کرنا تمہیں اس سزا کا علم ہے جو میں نے علاء (بن حضرمی) کو دی تھی جب انہوں نے میری بلا اجازت (جنوبی فارس پر) فوج کشی کی تھی۔[1]

## ۷۹۔ بزنطی قیصر کے نام۔

ذیل کے چاروں خط شاید قیساریہ (۱۸ھ) کے بعد لکھے گئے، قیساریہ شام میں بزنطیوں کا آخری گڑھ تھا، اس کے سقوط پر بزنطی قیصر نے شام میں جارحانہ کارروائی بند کر دی تھی اور مدینہ سے دوستانہ تعلقات پیدا کرنے کا خواہشمند ہو گیا تھا، عربی اخبار و آثار کے بعض ناقل کہتے ہیں کہ اس نے حضرت عمر فاروقؓ سے درخواست کی کہ مجھے ایسے چند جامع لفظ لکھ بھیجئے جن میں "سارا علم" سمویا گیا ہو، انہوں نے لکھا:۔

رعایا کے لیے وہی بات پسند کرو جو خود اپنے لیے پسند کرتے ہو، اور جو بات خود تمہیں پسند نہ ہو وہ رعایا کے لیے بھی پسند نہ کرو، اگر ایسا کرو گے تو ساری عقل و دانش کے مالک بن جاؤ گے، نظر سے اوجھل لوگوں کو ان لوگوں پر قیاس کرو جو نظر کے سامنے ہیں اس طرح تمہاری واقفیت کا دائرہ نہایت وسیع ہو جائے گا۔[2]

---

[1] طبری ۵/۵۲ - [2] طبری ۵/۵۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۸۰ - دوسری بار قیصر نے ایک شیشی بھیجی اور فرمائش کی کہ اس میں وہ چیز بھر دیجئے جو دنیا میں سب کچھ ہے۔ حضرت عمر فاروق رضؓ نے اس میں پانی بھر دیا اور لکھا:۔

یہ (پانی) دنیا میں سب کچھ ہے [1]

۸۱ - قسطنطنیہ سے اگلی سفارت قیصر کی طرف سے یہ سوال لے کر آئی: حق و باطل میں کتنا فاصلہ ہے؟ حضرت عمر فاروق رضؓ نے لکھا:۔

چار انگل، جو باتیں آنکھوں سے نظر آتی ہیں انہیں حق کہتے ہیں اور جن باتوں کا عینی مشاہدہ نہیں ہوتا بلکہ بیشتر سنی جاتی ہیں وہ اکثر باطل ہوتی ہیں [2]

۸۲ - ایک بار قیصر نے آسمان و زمین اور شرق و غرب کی درمیانی مسافت معلوم کی تو خلیفہ نے لکھا:۔

اگر راستہ صاف اور کشادہ ہو تو ایک مسافر اس مسافت کو پانچ سو سال میں طے کر سکتا ہے [3]

۸۳ - حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضؓ کے نام۔

لوگوں سے پردہ کر کے نہ بیٹھو، غریب کو اجازت دو کہ تم سے ملے اور اس کے ساتھ ہمدردی سے پیش آؤ تاکہ اس کی زبان کھلے اور ہمت بڑھے، پردیسی کا خیال رکھو کیونکہ اگر (فیصلہ کے لئے) اس کو زیادہ رکنا پڑا تو وہ گھبرا جائے گا۔ اس کی حوصلہ شکنی ہو گی اور وہ اپنا حق چھوڑ کر لوٹ جائے گا [4]

اس سے ملتا جلتا خط (۱۸ھ) حضرت ابو عبیدہؓ بن جراح کے نام بھی نقل ہو چکا ہے۔

۸۴ - حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضؓ کے نام۔

جادۂ حق پر ثابت قدمی سے چلتے رہو، اگر ایسا کرو گے تو خدا اہل حق کی ساری منزلیں تم پر واضح کر دے گا، ہر فیصلہ کے وقت حق اور انصاف کو نظر میں رکھو [5]

---

[1] طبری ۵/۵۲ [2] ایضاً [3] ایضاً [4] ازالۃ الخفاء ۲/۱۸۲، ۱۹۱، ۱۹۲ [5] کنز العمال ۶/۸

www.KitaboSunnat.com



## ۸۵۔ حضرت سعید بن عامر جذیم رضؓ کے نام

یہ خط قیساء کے محاصرہ کے دوران موصول ہوا، خط کے ناخذ مدونۃ الکبریٰ امام مالک میں غلطی سے قیساریہ قلمبند ہوگیا ہے۔ قرقیسیا جزیرہ کا ایک شہر تھا اور قیساریہ شام کے جنوب مغربی ساحل پر واقع تھا اسے ۱۸ھ میں حضرت امیر معاویہؓ نے فتح کر لیا تھا، حضرت سعید بن عامر کا قیساریہ کے محاذ پر کسی راوی نے ذکر نہیں کیا ہے وہ جزیرہ میں حضرت عیاض بن غنم رضؓ کے ایک سالار تھے، کاتب باراوی نے دونوں شہروں کی صوری وصوتی مشابہت سے دھوکہ کھا کر قرقیسیا کو قیساریہ قرار دے دیا ہے۔

تمہارا کوئی آزاد شخص یا غلام اگر دشمن کے کسی فرد کو امان دیدے تو جب تک وہ تمہارے پاس مقیم رہے یا جب تک تم اسے محفوظ جگہ (اس کے علاقہ میں) نہ پہنچا دو وہ تمہاری امان میں رہے گا۔ اگر تم نے ممانعت کر دی ہو کہ کوئی مسلمان دشمن کے کسی فرد کو امان نہ دے اور پھر کوئی امان دے دے یا تو اس وجہ سے کہ اسے تمہاری ممانعت کا علم نہ تھا یا وہ بھول گیا تھا یا دیدہ ودانستہ اس نے تمہارے حکم کی خلاف ورزی کی تھی، بہرحال تم دشمن کے اس فرد کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکتے۔ تمہیں چاہیئے کہ اسے حفاظت کی جگہ پہنچا دو الا یہ کہ تمہارے ساتھ رہنا چاہے بندگانِ خدا کے ساتھ زیادتی نہ کرو۔ کیونکہ بلاشبہ تم خدا کے سپاہی ہو اگر کوئی مسلمان دشمن کے کسی فرد کی طرف اشارہ کرے کہ آئیں مجھ سے لڑیں اور وہ بات سمجھے بغیر محض اشارے پر آجائے تب بھی تم اسے کوئی گزند نہیں پہنچا سکتے بشرطیکہ تمہیں اطمینان ہو کہ وہ اشارہ پر آیا ہے۔ لیکن اگر تمہیں اس بارے میں شک ہو یا گمان اور یقین نہ ہو کہ وہ ازخود آیا ہے تو اسے محفوظ جگہ لوٹانے کی ضرورت نہیں بلکہ اس کو ذمی بنا کر جزیہ وصول کرو اور اگر کیمپ میں باہر کے کسی شخص کو جس نے اپنی انفرادیت مخفی رکھی ہو پکڑ لو تو اسے نہ امان دو اور نہ ذمی بناؤ۔ اس بارے میں بر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وہ فیصلہ کر سکتے ہو جو تم تجھو کہ مسلمانوں کے مفاد میں ہے[1]

۸۶۔ حضرت عمیر بن سعد انصاری رضؓ کے نام

حضرت عیاض بن غنم رضؓ جب جزیرہ فتح کر کے حضرت یزید بن ابی سفیانؓ سے شام کی سپہ سالاری کا چارج لینے آرہے تھے تو ابھی اپنے ہیڈ کوارٹر حمص ہی پہنچے تھے کہ موت نے آدبایا۔ شام کی سپہ سالاری خلیفہ نے یزید کے چھوٹے بھائی حضرت امیر معاویہ رضؓ کو سونپ دی اور صوبہ حمص کی گورنری پر ایک صحابی حضرت سعید بن عامر بن حذیم رضؓ کو مقرر کیا، زیادہ دن نہ گزرے تھے کہ حضرت سعید رضؓ کا بھی انتقال ہو گیا ان کے جانشین حضرت عمیر بن سعدؓ ہوئے جو جزیرہ میں حضرت عیاض بن غنم رضؓ کی فوج کے ایک ممتاز سالار تھے، حضرت عمر فاروق رضؓ نے انہیں لکھا۔

اپنی عملداری کے مسلمانوں کو حکم دو کہ وہ اپنے غلاموں کو مکاتب بنائیں اور ان سے کہیں کہ بھیک مانگ کر زر کتابت فراہم کریں[2]

۸۷۔ حضرت عمیر بن سعد رضؓ کے نام۔

رقہ[3] کے دیہاتی علاقہ پر بھی چار دینار (بیس روپے) سالانہ جزیہ لگاؤ جیسا کہ رقہ کے شہریوں پر لگایا ہے[4]۔

۸۸۔ حضرت عمیر بن سعد رضؓ کے نام

حمص کا گورنر ہوئے ایک سال گزر گیا لیکن اس اثنا میں حضرت عمیر رضؓ نے خلیفہ کو نہ تو کوئی خط لکھا نہ سرکاری روپیہ (جزیہ، لگان، زکوٰۃ وغیرہ) بھیجا۔ حضرت عمر فاروق رضؓ کے دل میں مختلف وسوسے پیدا ہوئے اور انہوں نے حضرت عمیر رضؓ کو یہ خط لکھا۔

میرا خط پڑھتے ہی چل دو، جتنا خراج (جزیہ لگان، زکوٰۃ وغیرہ) وصول کیا ہو ساتھ لے لینا[5]

۸۹۔ خط کی دوسری شکل۔

میں نے تمہیں گورنر بنایا تھا، معلوم نہیں تم میری حسب ہدایت راستبازی

---

[1] مدونۃ الکبریٰ ۱/۴۰۱ [2] کنز العمال ۵/۲۵۵ [3] شامی سرحد کے قریب جزیرہ کا ایک بڑا تجارتی مرکز [4] بلاذری ص ۱۸۱ [5] ازالۃ الخفاء ۲/۲۰۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے کام کر رہے ہو یا خیانت کے جادہ پر گامزن ہو، میرا خط پاکر جتنا سرکاری روپیہ تمہارے پاس جمع ہو گیا ہو لے کر یہاں آجاؤ۔[1]

۹۰ - اہل رُعاش کے نام۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لحضرت عمر امیر المومنین کی طرف سے اہل رُعاش کو۔ سلام علیکم، میں اس خدا کا سپاسگزار ہوں جس کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں، تم نے مسلمان ہونے کا دعویٰ کیا۔ پھر مرتد ہو گئے، تم میں سے جو ارتداد سے توبہ کرے اور راہِ راست پر آجائے اسے ارتداد کی سزا نہیں ملے گی اور ہم اس کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے، یہ بات یاد رکھو اور تباہی سے بچو، تم میں سے اسلام لانے والوں کو خوش رہنا چاہیے اور جو نجرانی عیسائیت پر اڑا رہے گا۔ وہ ماہ صوم کی آخری تہائی کے بعد اگر نجران میں ٹھہرا تو اسلام کی امان سے محروم کر دیا جائے گا۔ واضح ہو کہ یعلیٰ (گورنر یمن) نے مجھے لکھا ہے کہ انہوں نے نہ تو کسی کو اسلام لانے پر مجبور کیا اور نہ کسی کو مارا پیٹا ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اس پر دباؤ ڈالا ہو اور دھمکایا ہو جس کی انہیں اجازت نہیں دی گئی تھی میں نے یعلیٰ کو حکم دیا ہے کہ تم سے پیداوار کا آدھا لگان لیں جب تک تمہارا طرزِ عمل ٹھیک ہے میں تمہیں ہرگز نہیں نکالوں گا۔[2]

نجران کی متعدد زرخیز وادیوں میں سے ایک وادی کا نام رُعاش تھا۔ رُعاش سے غالباً حارث بن کعب نامی قبیلہ مراد ہے جو ۱۰ھ میں رسول اللہ ﷺ کی فرستادہ فوج سے ڈر کر مسلمان ہو گیا تھا اور جس نے ان کی وفات کے بعد اسلام اور مدینہ کی وفاداری سے منہ موڑ لیا تھا۔ ابن سلام نے اپنی کتاب الاموال میں نجرانی عیسائیوں کو اس خط کا مخاطب قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ چونکہ وہ مرتد ہو گئے تھے خلیفہ نے انہیں یہ خط لکھا۔ ابن سلام کی یہ رائے درست نہیں معلوم ہوتی نجرانی عیسائی مسلمان نہیں ہوئے

---

[1] کنز العمال ۷/۶۵ [2] ابن سلام ص ۹۹ [3] عبدالرزاق (صفۃ جزیرۃ العرب لابن حائل ۱۳۸۱ھ) ص ۱۶۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تھے اس لئے ان کے مرتد ہونے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا، وہ اس معاہدہ کے مطابق جزیہ گذار تھے اور اپنے مذہب پر قائم جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کیا تھا خط میں لگان کی تصریح سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے مخاطب نجرانی عیسائی نہیں ہو سکتے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاہدہ میں ان پر کوئی لگان یا زرعی محصول نہیں تھا۔ خط کے الفاظ۔ والنظری بنجران اگر راویوں نے نہیں بڑھائے ہیں تو ان سے و النظر فی عمارتہم مراد لینا ہی قرین صواب معلوم ہوتا ہے۔ خط کی یہ عبارت، واضح ہو کہ یعلی نے مجھے لکھا ہے۔ جس کی انہیں اجازت نہیں دی گئی تھی، بے تکی سی ہے اور اس کا خط کی دوسری شکل میں نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اسے راویوں نے اپنی طرف سے بڑھا دیا ہے۔

۹۱۔ خط کی دوسری شکل۔

کتاب الاموال میں مذکورہ بالا خط کے راوی فقیہ بصرہ ابن سیرین (متوفی ۱۱۰ھ) ہیں، یہی ابن سیرین کنز العمال میں خط کا مضمون ان چند لفظوں میں بیان کرتے دکھائے گئے ہیں:۔

> میں نے یعلیٰ کو فہمائش کر دی ہے کہ تم میں سے جو مسلمان ہو جائے اس کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئیں اور انہیں حکم دیا ہے کہ پیداوار کا آدھا وصول کریں جب تک تمہارا طرز عمل ٹھیک ہے میں تمہیں نہیں نکالوں گا[1]

۹۲۔ یعلیٰ بن امیہ کے نام۔

> وہ ساری اراضی سرکاری نجرانی میں لے لو جس کے مالک جلا وطن ہو گئے ہوں جس اراضی پر اب تک زراعت نہ ہوئی ہو اور جس کی سنچائی باڑھ یا بارش سے ممکن ہو، ایسی کھجور وغیرہ کے جو باغ ہوں نجرانی مسلمانوں کو دے دو۔ تاکہ وہ اس کی داشت و پرداخت کریں، باغوں کی پیداوار کا

[1] کنز العمال ۲/۳۴۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دو تہائی حصّہ مرکزی بیت المال کے لئے وصول کیا جائے اور ایک تہائی کاشت کاروں کے پاس چھوڑ دیا جائے۔ اگر باغوں کی سینچائی ڈول سے ہو تو ان کی پیداوار کا دو تہائی باغ والے لیں گے اور ایک تہائی مرکزی خزانہ کو دیں گے۔ وہ اراضی جس پر اب تک زراعت نہ ہوئی ہو اور جس کی سینچائی باڑھ یا بارش پر منحصر ہو وہ بھی نجرانی مسلمانوں کو دے دو۔ اس کی پیداوار کا ایک تہائی کاشتکاروں کا اور دو تہائی مرکزی خزانہ کا حق ہے ایسی اراضی کی سینچائی اگر ڈول سے ہو تو پیداوار کا دو تہائی کاشت کاروں کا اور ایک تہائی مرکزی بیت المال کا حق ہے[1]

۹۳۔ شام و عراق کے گورنروں کے نام۔

عربی اخبار و آثار میں نجرانی کے عیسائیوں کی جلاوطنی سے متعلق تین سبب بیان کئے گئے ہیں، ایک یہ کہ بستر مرگ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ جزیرۂ عرب میں اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا مذہب باقی نہ چھوڑا جائے۔ دوسرا یہ کہ نجرانیوں سے رسول اللہؐ کے معاہدہ کی ایک دفعہ یہ تھی کہ وہ سود کھانا چھوڑ دیں گے، اس پر کئی برس عمل کرنے کے بعد انہوں نے حضرت عمر فاروق رضؓ کے عہد خلافت میں پھر سود کھانا شروع کر دیا تھا تیسری وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ ان کی تعداد بہت بڑھ گئی تھی اور انہوں نے اتنے ہتھیار اور گھوڑے جمع کر لئے تھے کہ یمن کے مسلمانوں اور سرکار مدینہ کو ان کی طرف سے خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ کہیں حملہ نہ کر دیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، یہ دستاویز حضرت عمر امیر المومنین نے اہل نجران کے لئے لکھی ہے کہ ان میں سے جو لوگ اپنا گھر بار چھوڑ کر چلے جائیں گے وہ خدا کی امان میں رہیں گے۔ کوئی مسلمان انہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔ اس عہد کے ماتحت جو پیغمبر محمدؐ اور حضرت ابوبکرؓ نے ان سے کیا تھا۔ واضح ہو کہ امرائے عراق و شام میں سے جس کسی کے پاس نجران کے

[1] ابو یوسف ص ۷۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بیسائی جائیں گے وہ انہیں کاشت کے لئے زمین دیں گے اور جتنی زمین وہ جوت بولیں گے بخران میں چھوڑی ارافی کے عوض وہ اس کے مالک ہو جائیں گے۔ اسے جو تنے بونے اور اپنے تصرف میں رکھنے سے کوئی انہیں نہیں روکے گا اور نہ کوئی مالی مواخذہ ان پر عائد کرے گا، اگر کوئی ان پر ظلم کرے تو جو مسلمان موقع پر ہوں انہیں چاہیئے کہ بخرانیوں کی حمایت کریں کیونکہ وہ ہماری حفاظت میں آگئے ہیں، نئی جگہ بسنے کے چوبیس ماہ تک ان سے جزیہ نہیں لیا جائے گا، ان سے بلا ظلم وستم صرف اسی زمین کا لگان وصول کیا جائے گا جس پر وہ زراعت کریں گے[1]

خط کا آخری جملہ۔ ان سے بلا ظلم وستم صرف الخ راویوں کا اضافہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ نہ تو بخرانیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاہدہ میں لگان کا کوئی ذکر ہے نہ خط کی دوسری شکل میں۔

۹۴۔ خط میں دوسری شکل:۔

واضح ہو کہ شام یا عراق کے جس گورنر کے پاس بھی بخرانی پہنچیں چاہیئے کہ بخرانیوں کو کاشت کرنے کی اجازت دیں۔ جتنی زمین وہ جوت بو لیں گے ان کی ملکیت ہو جائے گی۔ خدا کی خوشنودی کی خاطر اور ان کی خاطر اور ان کی چھوڑی ہوئی زمین کے بدلہ میں[2]

۹۵۔ حضرت یعلیٰ بن امیہؓ کے نام۔

یمن کے پایۂ تخت صنعا کی ایک عورت، کا خاوند کہیں سفر پہ ایسا گیا کہ پھر نہ لوٹا۔ عورت کا کچھ بڑے لوگوں سے تعلق ہو گیا۔ اس کا ایک لڑکا بھی تھا۔ اس خوف سے کہ کہیں لڑکا خفیہ ملاقاتوں کا بھانڈا نہ پھوڑ دے ان لوگوں نے اسے قتل کر دیا اور اس کی لاش صنعاء کے ایک کنوئیں میں ڈال دی عورت نے حضرت یعلیٰ بن امیہؓ (گورنر) کو آکر خبر دی کہ میرا لڑکا کہیں لاپتہ ہو گیا ہے

---

[1] ابن سعد ۱/۲۵۸، ابو یوسف ص ۷۳ [2] ابن سلام ص ۱۸۹، بلاذری ص ۷۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حضرت یعلیٰؓ نے ایک عام جلسہ میں لوگوں سے اپیل کی کہ لڑکے کو تلاش کر کے لائیں، ایک شخص کا گزر کنویں کی طرف سے ہوا تو اس نے بہت سی نیلی مکھیاں کنویں میں آتی جاتی دیکھیں، اسے کچھ شبہ ہوا اور اس نے کنویں میں جھانکا تو ناک نہ دی گئی، وہ حضرت یعلیٰؓ سے ملا اور کہا کہ غالباً لڑکا کنویں میں مرا پڑا ہے، لوگ اتارے گئے تو لڑکے کی لاش ملی۔ مجرمین نے قتل اور عورت نے قتل کی سازش میں شرکت کا اعتراف کیا۔ واقعہ کی رپورٹ مدینہ بھیجی گئی تو خلیفہ نے لکھا:۔

ان سب کو قتل کی سزا دو جو قتل میں شریک ہوں، اگر صنعاء کے سارے باشندوں نے قتل کی سازش کی ہوتی تو بلاشبہ میں سب کو قتل کرا دیتا۔

۹۶۔ خط کی دوسری شکل۔

ان سب کی گردن مارو اور ان کے ساتھ عورت کو بھی قتل کر دو، اگر صنعاء کے سب لوگ اس قتل میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کر دیتا۔[1]

۹۷۔ حضرت یعلیٰ بن امیہؓ کے نام

یمن میں کئی خوشبودار چیزیں ہوتی تھیں جن میں سے ایک عنبر تھا، یہ عدن اور مخا کے درمیانی ساحل پر سمندر کی تہوں سے نکل کر آ جمع ہوتا تھا۔ ایک شخص نے کافی مقدار میں عنبر پایا، گورنر کو اس کا علم ہوا تو وہ فیصلہ نہ کر سکے کہ اس پر محصول لیا جائے یا نہیں، انہوں نے خلیفہ سے رجوع کیا تو یہ جواب آیا:۔

عنبر تحفۂ خداوندی ہے، اس پر اور سمندر سے جو کچھ برآمد ہو، پانچواں حصہ محصول لیا جائے۔[2]

۹۸۔ یہ کتاب الخراج (ابو یوسف) کی روایت ہے، قاسم بن سلام نے کتاب الاموال میں اس موضوع پر جو خط بیان کیا ہے اس میں دسواں حصہ لینے کا حکم ہے۔

سمندر سے جو موتی اور عنبر برآمد ہو، اس پر دسواں حصہ محصول لیا جائے۔[3]

۹۹۔ حضرت سفیانؓ بن عبداللہ ثقفیؓ کے نام

طائف کے گورنر حضرت سفیان بن عبداللہ نے حضرت عمر فاروقؓ کو لکھا کہ طائف کی عملداری میں

---

[1] دار قطنی صفحہ ۲۷۴ [2] ابو یوسف صفحہ ۷ [3] ابن سلام صفحہ ۳۴۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کثرت سے شہد کے چھتے پائے جاتے ہیں۔ ان کے مالک رسول اللہ ﷺ کو دسواں حصہ بطور ٹیکس دیتے تھے جس کے بالمقابل رسول اللہ ﷺ نے ان کے چھتے سرکاری حفاظت میں لے لئے تھے مالکوں نے ٹیکس دینا تو بند کر دیا ہے لیکن چاہتے ہیں کہ ان کے چھتے بدستور سرکاری حفاظت میں رہیں۔ آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت عمر فاروق رضؓ نے لکھا۔

چھتوں کے مالک حسب سابق اگر اتنا ٹیکس ادا کریں جتنا رسول ﷺ کو دیتے تھے تب تو ان کے چھتوں کی حکومت کی طرف سے حفاظت کی جائے ورنہ نہیں۔[1]

۱۰۰۔ خط کی دوسری شکل۔

اگر وہ شخص دس فیصد ٹیکس جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتا تھا ادا کرنا رہے تب تو اس کی وادی سلبہ کی حفاظت حکومت کی طرف سے کی جائے ورنہ نہیں، عدم ادائیگی ٹیکس کی صورت میں ہر شخص کو شہد کھانے کی اجازت ہوگی (کیونکہ شہد انسانی محنت سے نہیں تیار ہوتا ہے بلکہ) مکھیاں بارش سے پیدا ہونے والے پھولوں کا رس چوس کر شہد بناتی ہیں۔[2]

۱۰۱۔ حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضؓ کے نام

اسلامی قانون ہے یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب جو کام خونی رشتہ کے باعث ناجائز ہیں وہ رضاع کے زیر اثر بھی ممنوع ہیں۔ طائف کے گورنر نے حضرت عمر فاروق رضؓ سے اس قانون کی وضاحت چاہی تو انہوں نے لکھا:۔

اگر کوئی عورت ضرار یعنی دو بچوں یا افراد کو مستقبل میں شادی سے محروم کرنے کے لئے دودھ پلائے یا کوئی بچہ یا فرد اس کے پستان کا بچا کھچا دودھ پی لے یا صرف ایک بار پستان چوسے تو ان تینوں حالتوں میں حرمت لازم نہیں ہوگی۔[3]

---

[1] ابو یوسف ص ۵۵۔ ۵۶، بلاذری ص ۶۸ بیہقی ۴/۱۲۶ [2] ابوداؤد (سنن مصر) ۲/۱۰۹، زیلعی (نصب الرایہ مصر) ۲/۳۹۰، لسان العرب ۳/۳۸۲ باختلاف متن، کنز العمال ۳/۳۰۳، ازالۃ الخفاء ۲/۱۰۱، کنز العمال ۳/۲۴۵۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# ۲۔ محاذ عراق و فارس

## ۱۰۲۔ حضرت مثنیٰ بن حارثہؓ اور دوسرے سالاروں کے نام

سیف بن عمر کے مدرسۂ تاریخ کی رائے ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے عہد میں (۱۲ھ سے ۱۳ھ تک) حضرت خالد بن ولیدؓ اور ان کے دست راست حضرت مثنیٰ بن حارثہ شیبانیؓ نے خلیج بصرہ کے ساحلی شہر کاظمہ سے لے کر حیرہ تک زیریں اور وسطی عراق کا کافی علاقہ جو شہروں، دیہاتوں اور حکومتِ فارس کے فوجی اڈوں پر مشتمل تھا فتح کر لیا تھا، ربیع الاوّل ۱۳ھ میں حکومتِ مدینہ کی طرف سے حضرت خالد بن ولیدؓ کو شام کے محاذ پر جانے کا حکم ملا اور وہ اپنی کمان حضرت مثنیٰ کو سونپ کر دمشق چلے گئے فارس میں اس وقت سخت سیاسی انتشار تھا۔ تخت پر کوئی صلاحیت بادشاہ نہ تھا، حکومت کی باگ ڈور فوجی افسروں کے ہاتھ میں تھی جو آپس میں لڑ رہے تھے، حضرت مثنیٰؓ نے ان حالات سے فائدہ اٹھانے کی ٹھانی، وہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے ملنے مدینہ آئے اور فارسی حکومت کی کمزوری اور وہاں کی خانہ جنگی کا ذکر کر کے عراق پر فوج کشی کی اجازت مانگی اور رسد طلب کی، ان کے آنے کے چند بعد حضرت ابوبکر صدیق رضؓ رحلت کر گئے۔ حضرت عمر فاروق رضؓ نے خلیفہ ہو کر سب سے پہلا کام یہ کیا کہ عراق کے لئے ایک فوج تیار کی اور ایک ثقفی تاجر ابوعبید کی قیادت میں اسے روانہ کیا حضرت مثنیٰ بن حارثہؓ ان سے پہلے وہاں پہنچ گئے اور دجلہ و فرات کے درمیانی دیہاتوں پر تاخت شروع کر دی۔ چند دن بعد جب ابوعبید آئے تو فارسی فوجوں سے ان کے کئی کامیاب مقابلے ہوئے لیکن ایک لڑائی میں جو یوم الجسر (پل کی لڑائی) کے نام سے مشہور ہے (آخر رمضان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سنہ ۱۳ ہجری) ابو عبید نے اپنے ساتھیوں کے مشورہ کے برخلاف تہور اور بے احتیاطی سے کام لیا اور لڑتے ہوئے مارے گئے مسلمانوں کو شکست فاش ہوئی، چار ہزار مسلمان قتل یا غرق ہوئے۔ اس وقت فارس کے حکمرانوں میں پھوٹ پڑ گئی، جنگ جسر کے فاتح سالار واپس بلا لئے گئے اور فارسی حکومت کی توجہ عربوں کی طرف سے ہٹ گئی، معرکہ جسر کے بعد مرکز سے کئی چھوٹی چھوٹی فوجیں آئیں جن کی مدد سے مثنیٰ نے فارسیوں کو کئی لڑائیوں میں پسپا کیا، حالات ساز گار دیکھ کر انہوں نے اب بڑے پیمانہ پر بالائی وسطی اور زیریں عراق میں دہشت انگیزی اور ترکتاز شروع کر دی بغداد، ساباط اور تکریب کے شہر ان کی دست برد میں آ گئے اور فارس کے عراقی پایۂ تخت مدائن پر خطرہ منڈلانے لگا۔ عراق کے رئیسوں اور عمائد کا ایک وفد رستم اور فیروزان سے ملا جو ملک کی سب سے بڑی پارٹیوں کے سرغنہ تھے۔ اس وقت حکومت کی باگ دوڑ ملکہ بوران کے ہاتھ میں تھی اور رستم اس کا وزیر تھا۔ وفد نے دونوں لیڈروں سے جن کے درمیان فارسیوں کی وفاداری بٹی ہوئی تھی۔ اپیل کی تھی کہ متحد ہو کر عراق کو عربوں کی دست برد سے بچائیں۔ دونوں لیڈروں نے ہمدردی سے اپیل سنی۔ اس کے بعد ممتاز فوجی افسروں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی، حکومت کی کمزوری، نظم و نسق کی ابتری اور عربوں کی ترکتاز کا جائزہ لیا گیا۔ سب سے اتفاق لئے سے طے کیا کہ کسروی نسل کے شہزادہ یزدجرد کو بادشاہ منتخب کیا جائے اور کسروی خاندان کے عمائد اور فوجی کمانڈر اس کی وفاداری کا عہد کر کے نظم و نسق قائم کرنے میں لگ جائیں، وقت کا اہم ترین مسئلہ یہ تھا کہ عربوں کا سیلاب روکا جائے۔ نئے بادشاہ نے از سر نو عسکری تنظیم کی، عراق کی جو چھاؤنیاں معطل پڑی تھیں انہیں پھر مستحکم کیا گیا اور نئی فوجی چوکیاں قائم کی گئیں۔ اس کے علاوہ عراق کے دیہاتوں میں عربوں کے خلاف سخت پروپیگنڈا شروع کر دیا۔ مدینہ کی ماتحت جزیہ گزار عراقی بستیوں میں بغاوت کی لہر دوڑ گئی، عرب محصل جو تھوڑی بہت فوج کے ساتھ جزیہ وصول کرنے کے لئے دیہاتوں میں مقیم تھے بھاگ نکلے۔ فارسی فوجیں ہر سمت سے اٹھنے لگیں۔ ان حالات میں مثنیٰ کو ترکتاز بند کرنا پڑی اور وہ اپنے بکھرے ہوئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دستوں کو سمیٹ کر عربی سرحد میں آ گئے اور عرب عراق سرحد کے ایک نخلستان ذی قار میں کیمپ لگایا۔ فارسی انقلاب اور فارسی تیاریوں کی مرکز کو پہلے ہی اطلاع ہو چکی تھی حضرت عمر فاروق رضؓ نے مثنیٰ اور دوسرے فوجی لیڈروں کو لکھا۔

فارسی فوجوں کی زد سے ہٹ جاؤ اور ان دریاؤں، نہروں اور چشموں کے ساحلوں پر جو تمہارے اور ان کے علاقہ سے متصل ہوں مورچے بنالو، عیسائی قبائل ربیعہ، مضر اور ان کے حلیفوں کے سب بہادروں کو ساتھ لے لو۔ یہ لوگ اگر فوجی خدمت کے لئے برضا و رغبت تیار نہ ہوں تو انہیں جلاوطن کر دو، عربوں سے کہہ دو کہ خوب سنبھل جائیں اور جس سنجیدگی اور لگن سے فارسی اٹھے ہیں اس سنجیدگی اور لگن سے وہ بھی مقابلہ کے لئے تیار رہیں۔[1]

۱۰۳۔ خط کی دوسری شکل

حضرت مثنیٰ بن حارثہ رضؓ کے نام

(عراق سے ہٹ کر) عربی سرحد میں آجاؤ اور تمہارے آس پاس جو عرب قبیلے ہوں انہیں دعوت دو کہ تمہارے ساتھ مل کر فارسیوں سے لڑیں۔ اپنی سرحد میں ایسی جگہوں پر مورچے بنالو جہاں فارسی فوجیں تم سے قریب ہوں اور میری اگلی ہدایات کا انتظار کرو۔[2]

۱۰۴۔ خط کی تیسری شکل۔

واضح ہو کہ خدا نے طے کر دیا ہے کہ کچھ لوگ قتل ہوں گے اور کچھ طبعی موت مریں گے۔ خوش نصیب ہیں وہ جو راہِ خدا میں ثواب کی خاطر قتل ہوں! تمہارے بارے میں مجھے جو خبریں موصول ہوئی ہیں وہ میری منشا کے عین مطابق ہیں۔ جہاں ہو وہیں ٹکے رہو۔ جو عرب قبیلے تمہارے آس پاس ہوں انہیں اپنے ساتھ جنگ میں شریک ہونے کی دعوت دو۔ میرے پاس

---

[1] طبری ۴/۲۸ [2] ایضاً۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے رسد کے پہنچنے تک جو عنقریب پہنچے گی دشمن سے لڑنے میں عجلت نہ کرو الّا یہ کہ وہ خود جنگ چھیڑ دے یا اس کو زک دینے کا کوئی موقع تمہارے ہاتھ آئے۔[1]

## ۱۰۵۔ عرب حاکموں کے نام

یزدجرد کی تاجپوشی، عراق میں عربوں کے خلاف بغاوت اور بڑے پیمانہ پر فوجی تیاری کی خبر سن کر حضرت عمر فاروق رضؓ نے بلا تاخیر بھرتی شروع کر دی اور یہ ارجنٹ مراسلہ جزیرہ نمائے عرب کے حاکموں کو بھیجا:۔

ہر اس شخص کو جو مرد میدان ہو یا جس کے پاس ہتھیار ہو یا گھوڑا یا وہ جنگی بصیرت کا مالک ہو (لام پر جانے کے لئے) منتخب کر لو اور جلد از جلد میرے پاس بھیج دو۔

## ۱۰۶۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کے نام

جب حضرت عمر فاروق رضؓ خلیفہ ہوئے اس وقت حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ بعض عرب قبیلوں میں محصّلِ زکوٰۃ تھے۔ انہوں نے بھرتی سے متعلق خلیفہ کا ارجنٹ مراسلہ پا کر ایسی بلیغ کوشش کی کہ ایک ہزار سوار ہتھیاروں سے لیس جنگ پر جانے کے لئے تیار ہو گئے۔ کچھ تو اس کارگزاری کے صلہ میں اور کچھ صحابہ کی سفارش پر حضرت عمر فاروق رضؓ نے حضرت سعدؓ کو عراق کی فوجوں کا سالارِ اعلیٰ مقرر کر دیا۔ مدینہ سے روانگی کے وقت ان کی کمان میں چار ہزار جوان تھے۔ جن میں یمن کے لوگوں کی اکثریت تھی۔ حضرت سعدؓ کو ہدایت تھی کہ زرود جا کر کیمپ لگائیں اور وہاں بسنے والے قبائل (تمیم، اسد اور رباب) کو محاذِ جنگ پر جانے کی دعوت دیں۔ زرود کی نخلستانی بستیاں مدینہ سے کئی سو میل شمال میں عرب۔ عراق سرحد پر حیرہ کے مضافات میں شہر قادسیہ (جہاں چند ماہ بعد جنگ ہوئی) اور مدینہ کے تقریباً وسط میں واقع تھیں۔

حضرت سعدؓ کو زرود آئے چند ہفتے ہی گزرے تھے کہ تمیم، اسد اور رباب قبیلوں کے آٹھ ہزار جوان اُنکی فوج میں ضم ہو گئے۔ حضرت ثمنی بن حارثہؓ کے ایک کاری زخم لگا تھا جو ناسور

---

[1] اکتفاء (ق) صـ۳۶۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بن کر لاملاج ہو گیا تھا۔ چند ماہ علیل رہ کر وہ فوت ہو گئے اور ان کی آٹھ ہزار فوج بھی حضرت سعد رضؓ سے آملی، کل ملا کر قادسیہ کے معرکہ میں تیس پینتیس ہزار مسلمان شریک ہوئے جن میں عربی شجاعت، شرافت اور سپاہ گری کا بہترین عنصر شامل تھا۔

حضرت سعد رضؓ ابھی زرود ہی میں مقیم تھے کہ انہیں حضرت مثنیٰ بن حارثہ رضؓ کے انتقال کی خبر ملی۔ حضرت مثنیٰ رضؓ بڑے باحوصلہ اور دم خم والے سالار تھے جن کی بے پناہ تگ و تاز نے سارے عراق میں ہلچل مچا دی تھی۔ جنگ جسر کے کئی ہزار شکست خوردہ مسلمانوں کو وہ غیر معمولی ہمت و جرأت سے دریا پار نکال لائے تھے اور اس وقت عراق کی سرحدی فوجوں کے قائد اعلیٰ تھے۔ جنگ جسر میں ان کے ایک کاری زخم لگا تھا۔ کئی ماہ علیل رہ کر ان کے انتقال کی خبر حضرت سعد رضؓ کی معرفت حضرت عمر فاروق رضؓ کو ہوئی تو انہوں نے زرود میں حضرت سعد رضؓ کا مزید قیام غیر مناسب سمجھ کر انہیں حکم دیا کہ سرحد عراق کی طرف کوچ کریں اور وہاں حضرت مثنیٰ رضؓ کی وفات اور ان کی فوجوں کے ہٹنے سے جو خلا پیدا ہو گیا تھا اسے پُر کریں۔

شراف کی طرف پیشقدمی کرو۔ اپنے ساتھی مسلمانوں کی سلامتی کا خیال رکھو، جہاں تک ممکن ہو تمہارا طرز عمل اصلاحی ہونا چاہیئے۔

۱۰۷۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کے نام

حضرت سعد رضؓ نے جب زرود سے شراف کی طرف کوچ کیا تو یہ خط موصول ہوا۔

شراف قادسیہ سے اندازاً سو میل جنوب میں ایک کاروان اسٹیشن تھا[1]

ایک سالار کو جس کا تقرر تمہاری صوابدید پر چھوڑتا ہوں (کچھ فوج کے ساتھ) فرج الہند (دجلہ فرات کے دہانہ) بھیجو جس کے سامنے وہ مورچہ بنالے تاکہ اگر کوئی فارسی فوج فرج الہند کی طرف سے تمہارے عقب پر حملہ کرنا چاہے تو اسے روک لے۔

۱۰۸۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کے نام

شراف میں پڑاؤ کے دوران وصول ہوا۔

---

[1] اکتفاء (ق) ص ۲۷۵ ۲ ابن درستہ (الاعلاق النفیسہ لائڈن ۱۸۹۲ء) ص ۱۷۴-۱۷۵ ۳ طبری ۴/۸۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میرا یہ خط پاکر مسلمانوں کو دس حصوں (ڈویژنوں) میں بانٹو اور (اس سپاہیوں پر ایک عریف (مکھیا) مقرر کردو اور ہر ڈویژن پر ایک سالار پھر ساری فوج جنگی وضع سے مرتب کرو یعنی میمنہ، میسرہ، قلب وغیرہ بناؤ، یہ کام مسلمان لیڈروں کی موجودگی اور مشورہ سے ہو، ڈویژن بناتے وقت بھی وہ موجود رہیں، اس کے بعد سالاروں کو ان کے ماتحت ڈویژنوں میں بھیجدو اور ان سے کہو کہ قادسیہ کے میدان میں ملیں مغیرہ بن شعبہؓ اور ان کے رسالوں کو اپنے پاس واپس بلالو اور مجھے لکھو کہ فارسیوں کے منصوبے کیا ہیں[1]

۱۰۹۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

اپنی فوجوں کے ساتھ شراف سے فارس (قادسیہ) کی طرف بڑھو، خدا پر بھروسہ رکھو اور اپنے تمام کاموں میں اسی سے مدد مانگو، دھیان رہے کہ تم ایک ایسی قوم سے لڑنے جارہے ہو جو تعداد میں تم سے زیادہ ہے جس کے ہتھیار تم سے بہتر ہیں جو بڑی بہادر ہے اور ایک ایسے ملک میں داخل ہو رہے ہو جو اگرچہ میدانی ہے پھر بھی دریاؤں، نہروں، اور اندھیری راتوں کی وجہ سے یہاں نقل و حرکت دشوار ہے۔ جب دشمن کی فوج یا اس کا کوئی سپاہی تم سے مقابل ہو تو اس کے حملہ کا انتظار کئے بغیر اس پر ٹوٹ پڑو، دشمن کے ساتھ کسی قسم کی گفتگو یا مناظرہ نہ کرو، اس بات کا خیال رکھو کہ دشمن جو چالوں میں بڑا ماہر ہے کوئی چال چل کر تمہیں زک نہ پہنچادے، اس کی مادی طاقت تم سے بہت زیادہ ہے اور تم اسی وقت کامیاب ہو سکتے ہو جب پوری لگن اور ہمت سے اس کا مقابلہ کرو، جب قادسیہ پہنچو جو عہد جاہلیت میں فارس کا دروازہ تھا۔ جہاں فارسیوں کے لئے عراق میں داخل ہونے والے ہر راستہ سے زیادہ اشیاء ضرورت مہیا ہیں جو فوجی اعتبار سے مستحکم اور وسائل سے بھرپور بستی ہے، جس کے آگے پل اور دشوار گذار نہریں ہیں تو تم کو چاہیئے کہ قادسیہ آنے والے سب

[1] طبری ۴/۸۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اسنوں پر مورچے جمالو اور تمہاری فوج (مغرب میں) سحر لئے عرب اور (شرقی میں) آبادی کی درمیان کھلے میدان میں خیمہ زن ہو، فوج کو اس طرح مرتب کرکے تم پامردی سے اپنی جگہ ڈٹے رہو۔ جب دشمن دیکھے گا کہ تم نے (آس پاس کی ترکتاز سے) اسے پریشان کر دیا ہے تو وہ رسالوں، پیادوں اور اپنی ساری مسلح طاقت سے تم پر ایک شدید حملہ کرے گا، اگر اس حملہ میں تم صبر کا دامن تھامے رہے اور ثواب کی خاطر سچے دل سے لڑائی لڑی تو مجھے امید ہے تمہیں فتح حاصل ہوگی، دشمن شکست کھاکر پھر کبھی اتنی بڑی تعداد میں مقابلہ نہ کرسکے گا اور اگر کیا بھی تو اس کے حوصلے پست ہوں گے اور اگر شکست نہیں ہوئی، تو صحرا (عربی علاقہ) تمہارے عقب میں ہوگا اور تم آبادی سے ہٹ کر اپنے صحرائی علاقہ کی طرف پلٹ سکو گے اور چونکہ تم دشمن کی نسبت اس علاقہ سے زیادہ واقف ہوگے اور وہاں پہنچ کر تمہاری ہمتیں بھی بلند ہوں گی تم پلٹ کر اس پر حملہ کردو گے اور خدا تمہیں فتح عطا کرے گا [1]

طبری کا نسخہ یہاں ختم ہوجاتا ہے، اکتفا میں یہ عبارت زیادہ ہے:۔

ضروری ہے کہ جہاں تم کیمپ لگاؤ تو وہ گھنی اور وسائل سے بھرپور جگہ ہو اور جب تم کسی جگہ خیمہ زن ہو تو اسے چھوڑ کر پیچھے نہ ہٹو کیونکہ اس سے تمہاری کمزوری ظاہر ہوگی اور تمہارے دشمن کا حوصلہ بڑھے گا، دشمن کی فوج میں جاسوس بھیجو اور اس ٹوہ میں رہو کہ اس پر اچانک حملہ کا موقع مل جائے، اپنے اور بیگانہ کسی پر بھروسہ نہ کرو اور جہاں کیمپ لگاؤ اس کے گردوپیش کا حال مجھے لکھو اور یہ بتاؤ کہ دشمن کے لشکر اور پچھلے دستے تم سے کتنے فاصلہ پر ہیں اور وہ جگہ کیسی ہے جدھر ان کا رخ ہے، مجھے القاء ہوا ہے کہ تم فارس فتح کرلوگے اور سربلند ہوگے [2]

۱۱۰۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

---

[1] طبری ۴/۸۹ [2] اکتفا، ص ۲۷۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شراف سے کوچ کر کے سعد مغیثہ کی کاروان منزل پر خیمہ زن ہوئے۔ مغیثہ ایک گاؤں تھا، قادسیہ سے اندازاً چالیس میل جنوب مشرق میں، یہاں سے انہوں نے چند دستے قادسیہ کے قریب کیمپ کے لئے مناسب جگہ تلاش کرنے بھیجے یہ دستے شمال میں عذیب نامی گاؤں پہنچے جہاں پانی اور گھاس کے علاوہ بہت سے کھجور کے باغ بھی تھے، عذیب سے قادسیہ چند میل جنوب میں تھا، دستوں کے ارباب نظر نے یہ جگہ اسلامی فوج کے پڑاؤ کے لئے مناسب سمجھ کر حضرت سعدؓ کو لکھا کہ ہم نے جگہ تلاش کر لی ہے اب آپ ساری فوج کے ساتھ آجائیے، حضرت سعدؓ روانہ ہو گئے اور عذیب قادسیہ کے درمیان کھلے میدان میں خیمے لگائے، قادسیہ جہاں چند ماہ بعد وہ فیصلہ کن جنگ ہوئی جس نے ساسانی تصرِ حکومت کی بنیادیں ہلا دیں ایک وسیع میدان میں واقع تھا جس کی ایک حد عراق کے مزروعہ علاقہ سے ملتی تھی اور دوسری عرب ریگستان سے مٹی پتھریلی ہونے کے باعث یہاں نہ زراعت تھی نہ درخت، اس کے مشرق میں متعدد نالے اور تالاب تھے اور چند میل جنوب میں عذیب کے نخلستان، ساسانی حکمرانوں نے عراق کو عربوں کی غارت گری سے محفوظ رکھنے کے لئے قادسیہ اور اس کے آس پاس متعدد فوجی چوکیاں بنائی تھیں[1]

حضرت سعدؓ کو قادسیہ آئے کئی ہفتے گزر گئے لیکن چند سرحدی جھڑپوں کو چھوڑ کر کوئی زوردار جنگ نہیں ہوئی، فارسی فوجیں ابھی تک قادسیہ کے افق پر ظاہر نہیں ہوئی تھیں، ایک ماہ بعد حضرت سعدؓ نے حضرت عمر فاروقؓ کو لکھا کہ دشمن کی فوج ابھی تک ہم سے لڑنے نہیں آئی ہے، خدا سے ہماری فتح کی دعا کیجئے۔ ہمارے سامنے ایک وسیع ملک (عراق) ہے جہاں خون سر سے گذرے بغیر پہنچنا ممکن نہیں جیسا کہ خدا نے پہلے ہی خبردار کر دیا ہے: تم ایک بڑی سورما قوم سے لڑنے بلائے جاؤ گے ستدعون الی قوم اولی بأس شدید جواب میں حضرت عمر فاروقؓ نے لکھا۔

> واضح ہو کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب تک زندہ رہے توفیق خداوندی سے سیدھے راستہ پر گامزن رہے، جب تک وہ جیئے خدا نے ان پر نظر کرم رکھی اور انکی مدد فرمائی جب ان کا انتقال ہوا تو خدا ان سے خوش تھا ان کے بعد مجھے حکومت

---

[1] ابن رستہ ص ۱۷۴-۱۷۵، اصطخری (مسالک الممالک لائڈن ۱۸۷۰ء) ص ۸۲-۸۳، یاقوت ۶/۱۳۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی آزمائش میں ڈالا گیا اسے سنبھالنا اور اس سے عہدہ برآ ہونا میرے لئے
اسی وقت ممکن ہے جب خدائے قوی و عظیم کی نظرِ رحم و کرم میرے شاملِ حال رہے،
مجھے معلوم ہے کہ فارسی افواج اپنے ہزار ہیز سورماؤں اور زبردست ہتھیاروں کے
ساتھ عنقریب تمہاری طرف بڑھنے والی ہیں تم ان سے کوا ہ مخواہ نہ کرنا جیسا
کہ تم نے مجھے لکھا ہے قادسیہ ضروری اشیاء سے بھرپور جگہ ہے جو مہم تمہارے
سپرد کی گئی اسے سنجیدگی سے انجام دو مجھے لکھو کہ کتنی فارسی فوج تم سے لڑنے
آئی ہے ان کا سپہ سالار کون ہے اور فارسیوں کی اگلی صفوں اور ان کے بادشاہ
کے درمیان کتنا فاصلہ ہے ان کے بارے میں سب باتیں صاف صاف مجھے تحریر
کرو، بحمد اللہ تم ایک ایسی مہم پر ہو جس کا والی و ناصر اللہ ہے، اللہ ان کی مدد
کرتا ہے جو اللہ کی مدد کرتے ہیں اس نے مسلمانوں کی کامیابی کا ذمہ لیا ہے اور
وہ اپنی ذمہ داری سے پھرنے والا نہیں ہے، وہ اسلام کو سربلند کرکے رہے گا جس
کے ساتھ کہ خدا بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے اپنی عطا کردہ نعمتوں کے
استعمال میں راستباز اور ان پر شکر گزار رہنے، اپنی اطاعت کرنے اور اپنے
حقوق پہچاننے کی توفیق عطا کرتا ہے جس شخص میں یہ صفات ہوں اللہ عزم جہاد
میں اس کی مدد کرتا ہے اور اس کی بہترین آرزو پوری کرتا ہے، بلاشبہ خدا کی
عنایتیں تمام نعمتوں کی شکل میں اس شخص کے شاملِ حال رہتی ہیں جس کے دین
و ایمان پر کوئی داغ نہ آیا ہو۔ بلاشبہ خدا اس کے عزم جہاد کو اور زیادہ
راسخ کر دیتا ہے جس کے دل میں اطاعت کا شوق ہو۔ بلاشبہ خدا کی نظر
میں بندوں کے مرتبے ان کے عزم جہاد کے مطابق ہوتے ہیں۔ پس خدا کو خوب
یاد کرو اور اس کی منشا کے مطابق عمل کرو۔ ایسا کرنے سے راحت کے طالب
کو راحت میسر ہوگی اور ایک ایسی کامیابی جس کا اجر اسے آخرت میں ملے گا،،،
تمہاری سلامتی کا خواہاں مجھے عزیز ہے اور چونکہ تمہارا مقابلہ ایک زبردست
دشمن اسلام سے ہے دل کو تمہاری طرف سے فکر بھی ہے، میں اپنے اور تمہارے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لئے پتے ایمان اور پاک عمل کی دعا کرتا ہوں۔[1]

۱۱۱۔ خنسا کی دوسری شکل۔

دلوں میں خوف و ہراس نہ آنے دو۔ لشکر کو سچی لگن سے لڑنے اور جہاد کے ذریعہ ثواب حاصل کرنے کی تلقین کرو جن کے دلوں میں جہاد کی سچی لگن نہ ہو، ہو ان میں یہ جذبہ پیدا کیا جائے، شدائد جنگ میں صبر و ہمت سے کام لو، کیونکہ جس پایہ کی لگن ہوتی ہے اسی پایہ کی خدا مدد کرتا ہے اور جس پایہ کا جذبۂ ثواب ہوتا ہے اسی پایہ کا انعام بھی خدا کی طرف سے ملتا ہے، مایحتوں کے ساتھ تمہاری طرف سے کوئی زیادتی نہیں ہونی چاہیئے۔ اس بات کا بھی پورا خیال رکھو کہ جو مہم تمہارے سپرد ہے اس کی انجام دہی میں تمہاری طرف سے کوئی کوتاہی نہ ہو، تم سب خدا سے سلامتی اور عافیت کی دعا مانگو اور لاحول ولا قوۃ کا ورد رکھو۔ مجھے لکھو کہ تمہاری معلومات کے مطابق فارسی لشکر کہاں تک پہنچا ہے اور اس کا سپہ سالار کون ہے میں کچھ ہدایتیں لکھنا چاہتا تھا لیکن تمہاری فرودگاہ اور دشمن کے حالات کا علم نہ ہونے کے سبب نہیں لکھ سکتا۔ لکھو مسلمان کہاں پڑاؤ ڈالے ہیں اور اس علاقہ کا جغرافیہ بتاؤ جو تمہارے اور (فارس کے پایہ تخت) مدائن کے درمیان واقع ہے۔ یہ اتنا مفصل اور واضح ہو گویا میں خود اس علاقہ کو دیکھ رہا ہوں اپنے احوال سے مجھے ٹھیک ٹھیک باخبر رکھو خدا سے ڈرتے رہو اسی سے فتح کی امید رکھو اور اپنی تیاری یا طاقت پر نہ پھولو۔ تمہیں یاد رہے کہ خدا نے تمہاری فتح کا ذمہ لیا ہے اور اس کا وعدہ کیا ہے اور وہ اپنے وعدے سے کبھی نہیں پھرے گا۔ کوئی بات ایسی نہیں ہونی چاہیئے جس کی سزا میں وہ تمہیں فتح سے محروم کر دے اور تمہاری بجائے کسی دوسری قوم کو اپنی عنایتوں کا مستحق بنا لے۔[2]

۱۱۲۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

خلیفہ کا خط یا کہ حضرت سعدؓ نے قادسیہ کے آس پاس کا جغرافیہ پیش کرتے ہوئے اپنے نسط

---

[1] اتقان ص۔ [2] طبری ۲۴۲۷-۹۔

www.KitaboSunnat.com



میں لکھا کہ عراق کے دیہاتی علاقہ کے وہ رئیس جنہوں نے حضرت خالدؓ بن ولیدؓ اور حضرت مثنیٰ بن حارثہؓ سے شکست کھائی تھی باغی ہو کر فارسیوں سے مل گئے ہیں اور ان کے ساتھ لڑنے آ رہے ہیں نیز یہ کہ فارسی فوج کی کمان رستم اور دوسرے ممتاز فوجی افسروں کے ہاتھ میں ہے، حضرت عمر فاروقؓ نے جواب دیا۔

تمہارا خط موصول ہوا۔ حالات معلوم ہوئے جہاں ہو وہیں ٹھہرے رہو حتیٰ کہ دشمن تم پر حملہ آور ہو تمہیں یاد رہے کہ ہونے والی جنگ کے بعد اور لڑائیاں ہوں گی اگر خدا کے کرم سے دشمن پسپا ہو تو اس کا تعاقب کرنا اور اس کے پایۂ تخت مدائن میں گھس پڑنا خدا نے چاہا تو مدائن تباہ ہو گا۔[1]

۱۱۳۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کے نام۔

حضرت سعدؓ کو جاسوسوں سے معلوم ہوا کہ فارسی فوجیں رستم اور دوسرے بڑے سالاروں کی کمان میں مدائن سے روانہ ہو کر قادسیہ کے مضافات میں آ پہنچی ہیں۔ حضرت سعدؓ نے مرکز کو رپورٹ بھیجی جس میں لکھا تھا کہ فارسیوں کا ایک بڑا سالار جس کا نام رستم ہے بہت بڑی فوج کے ساتھ جس میں ہاتھی بھی ہیں ہم سے لڑنے آ گیا ہے اور اس وقت ہم سے صرف پندرہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس کے اور یزدجرد کے درمیان جو مدائن کے قصر ابیض میں مقیم ہے نوے میل سے زیادہ مسافت ہے۔ حضرت فاروقؓ نے لکھا۔

تمہارا خط آیا معلوم ہوا کہ دشمن کہاں تک پہنچ گیا ہے اور تمہارے اور ابن کسریٰ کے درمیان کتنا فاصلہ ہے۔ جو خدا کی رہنمائی کا طالب ہوتا ہے خدا اس کا دل اسلام کے لیے کھول دیتا ہے۔ ایک وفد ابن کسریٰ کے پاس بھیجو جو اسے اسلام جزیہ یا جنگ کی دعوت دے، وہ اگر اسلام لے آئے تو اس کے حقوق و ذمہ داریاں وہی ہوں گی جو تمہاری ہیں اور اگر جزیہ دینا چاہے اور اسلام نہ لائے تو اس کا اچھا عمل اس کے کام آئے گا اور برے عمل سے نقصان اٹھائے گا اسے جان کی امان دی جائے گی۔ اس کی قلم رو بحال رہے گی اور اس کے خلاف

---

[1] طبری ۲/۹۰۔

www.KitaboSunnat.com



کسی قسم کی ناحق کارروائی نہیں کی جائے گی اور اگر وہ اسلام اور جزیہ دونوں سے انکار کر دے تو پھر تمہیں اس سے لڑتے ہوئے نہ تو گھبرانا چاہیئے نہ اسکی بڑی فوج ہتھیاروں کی خبروں سے پریشان ہونا چاہیئے۔ اللہ سے مدد مانگو اور فتح کے لیئے اسی پر بھروسہ کرو، جب تم دشمن سے مقابل ہو تو اپنے سورماؤں کو آگے بڑھاؤ لیکن اس شان سے نہیں کہ ان کی بے قدری ظاہر ہو اور نہ انہیں اندھا دھند خطرہ کے منہ میں جھونکو، جنگ کے شدائد صبر اور ہمت سے برداشت کرو۔ صبر فتح کی کنجی ہے، جنگ جیتو تو بھاگتی ہوئی مشرک فوجوں کو پیچھے سے موت کے گھاٹ اتار دو۔ دشمن کے جوانوں کو قتل کر دو لیکن ان کے بچوں اور عورتوں پر ہاتھ نہ اٹھاؤ۔ اپنی فوج کے عقب میں بھی دشمن کے کسی فرد کو نہ چھوڑو، فارسی اگر صلح کی پیش کش کریں تو اس شرط پر قبول کر لو کہ وہ اپنا گھر بار چھوڑ کر جلاوطن ہو جائیں گے۔ ناقابلِ جنگ اور بے ضرر لوگوں کو اس شرط سے مستثنیٰ کیا جا سکتا ہے، میری ہدایت گرہ میں باندھ لو اور اس کے مطابق عمل کرو۔[1]

## ۱۱۴۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام

فارسی فوج کی کثرت اور اعلیٰ ساز و سامان کی خبروں سے ہرگز غمگین نہ ہو، خدا سے مدد کی دعا مانگو اور اسی کی چشم کرم پر منحصر رکھو، رستم کے پاس ایک وفد بھیجو جس میں وجیہ، صاحب رائے اور قوی دل لوگ ہوں جو اسے اسلام کی دعوت دیں، مجھے یقین ہے کہ اس دعوت سے ان کے حوصلے پست ہو جائیں گے، اور انہیں شکست ہوگی، ہر روز مجھے اپنے حالات سے آگاہ کرتے رہو۔[2]

## ۱۱۵۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام

اکتفاء میں مدائنی کے حوالہ سے اس خط کا افتتاح ان الفاظ میں کیا گیا ہے جب حضرت سعدؓ نے حضرت عمر فاروقؓ سے مدد مانگی تو انہوں نے لکھا۔

---

[1] اکتفاء صفحہ ۲۷۹ [2] طبری ۴/۹۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تم نے مجھ سے مدد مانگی ہے حالانکہ تمہارے پاس دس ہزار فوج ہے، بس
میں حضرت مالک بن عوفؓ، حضرت حنظلہ بن ربیعہؓ، حضرت طلیحہ بن خویلدؓ اور
حضرت عمرو بن معدیکربؓ دلاور جیسے دوسرے عرب شہسوار اور ایسے جانباز مجاہد
ہیں جن کے دلوں میں ثواب اور جہاد کی پُرزور لگن ہے، خدا پر بھروسہ کرو اور
اسی سے مدد کی دعا مانگو، دشمن سے لڑو اور ڈرو مت سچی لگن۔ اچھے عزم،
ثواب کی آرزو دنیا سے بے رغبتی اور انصاف کے ذریعہ فتح طلب کرو، جنگ
کے مصائب پورے صبر سے برداشت کرو اور سچی لگن سے دشمن کا مقابلہ کرو،
صبر فتح کی کنجی ہے جس پایہ کا جذبۂ سرفروشی ہوتا ہے اسی پایہ کا خدا اجر دیتا
مسلمانوں کی سلامتی کا خیال رکھو اور دشمن کے شب خون سے چوکنا رہو۔ لاحول
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ کا ورد رکھو۔ غازیوں کو دشمن سے لڑنے بھیجو، سورماؤں کو
ان کے حصہ سے زیادہ دو۔ مقتول دشمن کے ہتھیار اور کپڑے اس کے مسلمان
قاتل کو دیئے جائیں، مجرموں کو عبرت ناک سزا دو۔ فوج کو سات حصّوں میں
بانٹو اور ہر حصہ پر ایک افسر مقرر کرو، میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کو لکھا ہے کہ بصرہ
میں ان کے پاس جتنی فوج ہو اس کا ایک حصّہ لے کر تم سے آملیں اور حضرت ابو عبیدہؓ
کو ہدایت کی ہے کہ شام سے ایک فوج تمہاری مدد کو بھیجیں، جب یہ کمک آجائے
تو دشمن سے جنگ کرو، اس کے آنے سے پہلے اگر دشمن کو زک دینے کا کوئی
اچھا موقع تمہارے ہاتھ آجائے تو اس سے ضرور فائدہ اٹھاؤ اپنی فوج کی
کمی اور دشمن کی کثرت سے مت گھبراؤ، اکثر کم تعداد کو خدا فتح عطا کرتا ہے،
اور کثیر تعداد کی مدد سے ہاتھ اٹھا لیتا ہے، تمہارے ساتھ حضرت طلیحہ بن خویلدؓ
حضرت عمرو بن معدیکربؓ، حضرت حنظلہ بن ربیعہؓ، حضرت اوس بن معدانؓ اور حضرت ابن
زید الخیلؓ ہیں۔ ان میں سے کسی کو سو سے زیادہ جوانوں کا سالار نہ بنانا حضرت عمرؓ
اور حضرت طلحہؓ سے جنگی معاملات میں مشورہ لو لیکن ان کو کوئی فوجی عہدہ نہ دو۔[1]

[1] استیعاب ص ۲۸۱

www.KitaboSunnat.com



۱۱۶۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام

حضرت طلیحہ بن خویلدؓ اور حضرت عمرو بن معدیکربؓ سے جنگی امور میں صلاح مشورہ کرو کیونکہ ہر کاریگر اپنی صنعت سے واقف ہوتا ہے لیکن انہیں کوئی عہدہ نہ دو۔[1]

۱۱۷۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام

نازیوں کو زمانہ جاہلیت کے واقعات سننے سنانے سے باز رکھو، ایسا کرنے سے پرانی عداوتیں تازہ ہوں گی اور نئے کینے جنم لیں گے اور جب تک وہ دلچسپی سے سنیں قرآنی آیتوں کے ذریعہ انہیں پند و نصیحت کرو۔[2]

۱۱۸۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام

جو کمک تمہارے پاس مرنے والوں کے مرنے گلنے سے پہلے پہنچ جائے اسے مالِ غنیمت میں شریک کر لو۔[3]

۱۱۹۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام

مجھے القاء ہوا ہے کہ دشمن کو تمہارے مقابلہ میں شکست ہوگی پس شک و شبہ کو دل سے نکال دو اور خوف خدا کو اس کی جگہ دو، تمہارا کوئی فوجی اگر مذاق میں بھی کسی فارسی کو امان دے یا ایسا اشارہ کرے جس کا مطلب امان ہو یا زبان سے ایسا لفظ نکالے جسے فارسی چاہے سمجھتا نہ ہو لیکن اس کے ملک میں امان کی علامت سمجھا جاتا ہو تو اس لفظ یا اشارہ سے امان نافذ کر کردو، میدان جنگ میں ہنسنے اور ہنسانے میں محترز رہو، دشمن سے کیا ہوا وعدہ وفا کرو، وفا تو بے وفائی کے موقع پر بھی اچھا اثر دکھاتی ہے۔ لیکن غداری اگر غلطی سے بھی کی جائے تو اس کا انجام تباہی کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ غداری سے تمہاری طاقت کم ہوگی، دشمن کی طاقت بڑھے گی۔ تمہاری فتح شکست سے اور دشمن کی شکست فتح سے بدل جائے گی، میں تمہیں

---

[1] ابن ابی الحدید ۳/۹۸، ازالۃ الخفاء ۲/۱۹۳، ابن جوزی ص ۸۸ [2] بلاذری انساب (ف)
۶/۵۶۳ [3] الروض المعطار (ابو یوسف مصر) ص ۔ سرخسی ۲/۲۵۲۔

www.KitaboSunnat.com



ایسے طرزِ عمل سے باز رہنے کی تاکید کرتا ہوں جو مسلمانوں کے لئے نازیبا ہو یا جس سے ان کی طاقت کو نقصان پہنچے۔[1]

۱۲۰۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

میں تمہیں اور تمہاری فوج کو تاکید کرتا ہوں کہ ہر حال میں خدا سے ڈرتے رہیں کیونکہ خدا کا خوف دشمن کے مقابلہ میں بہترین ہتھیار اور جنگ کی سب سے موثر چال ہے، تم اور تمہارے فوجی دشمن سے جتنا چوکنا رہیں اس سے زیادہ معاصی سے بچنے کی کوشش کریں کیونکہ فوج کو دشمن سے اتنا نقصان نہیں پہنچتا جتنا خود اپنے معاصی سے پہنچتا ہے، مسلمانوں کی فتح کا راز یہ ہے کہ ان کا دشمن گرفتارِ معاصی ہے، اگر ایسا نہ ہو تو دشمن پر ہمارا قابو نہ چل سکے کیونکہ ہماری تعداد اس سے کم ہے اور ہمارے ہتھیار اس کے ہتھیاروں سے گھٹیا ہیں، اگر معاصی میں ہم دشمن کے برابر ہوں تو وہ قوت میں ہم سے بڑھ جائے اور اگر ہم اپنی اچھی صفات سے اس پر غلبہ نہ پا سکیں تو اپنی فوجی طاقت سے یقیناً نہیں پا سکیں گے یاد رہے کہ تمہارے ساتھ خدا کی طرف سے ایسے فرشتے مامور ہیں جو تمہارے چال چلن پر نظر رکھتے ہیں جنہیں تمہارے ہر فعل کا علم ہوتا ہے۔ ان سے غیرت کرو اور معاصی سے بچتے رہو۔ یہ نہ کہو کہ دشمن چونکہ ہم سے برا ہے اس لئے ہم پر کبھی فتح نہ پا سکے گا کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کسی قوم پر اس سے بری قوم غالب آجاتی ہے جس طرح آگ کا احترام کرنے والے پارسی بنو اسرائیل پر غالب آگئے جب بنو اسرائیل نے معاصی سے خدا کو ناراض کیا، پارسی ان کے گھروں میں گھس گئے اور خدا کا حکم پورا ہو کر رہا۔ فجاسوا خلال الدیار وکان امر اللہ مفعولا"، معاصی سے بچنے کی خدا سے دعا مانگو جس طرح دشمن پر فتح پانے کی دعا مانگتے ہو، میں بھی اپنے اور تمہارے لئے خدا سے یہ دعا مانگتا ہوں، کوچ کے دوران فوج کے ساتھ مہربانی سے پیش آؤ اور انہیں

---

[1] طبری ۴/۹۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اتنا نہ چلاؤ کہ وہ تھک جائیں، پر سہولت اور پر آرام جگہ ٹھہرنے سے انہیں نہ روکو
تاکہ وہ جب دشمن سے مقابل ہوں تو ان کی توانائی بحال ہو، وہ ایک ایسے دشمن
سے لڑنے جا رہے ہیں جو اپنے گھر میں ہے۔ جس کے سپاہی اور جانور تازہ دم ہیں
دورانِ کوچ ہر ہفتہ ایک دن اور ایک رات قیام کرو تاکہ فوج سستا کر تازہ دم ہو
جائے اور اپنے ہتھیار اور سامان درست کر سکے۔ جن لوگوں سے تم نے معاہدہ کیا
ہو یا جو جزیہ دے کر تمہاری پناہ میں آ گئے ہوں ان کی بستیوں سے دور پڑاؤ ڈالو
اور کسی کو ان کی بستیوں میں نہ جانے دو۔ سوائے اس شخص کے جس کی دیانتداری پر
تمہیں بھروسہ ہو۔ بستی والوں کی کسی چیز پر ناجائز قبضہ نہ کیا جائے کیونکہ تم نے ان کی
جان و مال کی حفاظت کا ذمہ لے لیا ہے اور ذمہ داری جو ایک آزمائش ہے،
تمہیں پوری کرنا ہے جس طرح اپنے مواخذات سے عہدہ برآ ہونے کی ذمہ داری ذمیوں
اور اہل معاہدہ کے لئے ایک آزمائش ہے، جب تک وہ اپنے مواخذات
سے عہدہ برآ ہوتے رہیں تم ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔ ان پر ظلم و ستم کر کے
دشمن پر فتح پانے کے طالب نہ ہو جب دشمن کے علاقہ میں پہنچو تو تحقیق حال کے
لئے جاسوس بھیجو اور دشمن کے حالات سے پوری طرح باخبر رہو، تمہارے پاس
جاسوسی کے لئے ایسے عرب یا مقامی لوگ ہوں جن کی نیک نیتی اور حق گوئی پر تمہیں پورا
اعتماد ہو کیونکہ عادۃً جھوٹے کی رپورٹ کا کچھ حصہ اگر صحیح بھی ہو تو اس سے تمہیں
فائدہ نہیں پہنچے گا اور دھوکہ باز تمہارے خلاف جاسوسی کرے گا تمہارے حق میں
نہیں۔ دشمن کے علاقہ کے قریب پہنچ کر رسالے اور دستے اپنے اور دشمن کے درمیان
پھیلا دو۔ یہ دستے رسد اور فوجی ضرورت کی چیزیں دشمن تک نہ پہنچنے دیں اور رسالے
دشمن کے فوجی راز دریافت کریں، رسالوں کے لئے ایسے لوگ منتخب کرو جو بڑے
بہادر اور صائب رائے ہوں اور ان کو تیز رفتار گھوڑے دو۔ دستوں میں ایسے لوگ
ہوں جنہیں جہاد کی لگن ہو اور جو تلواروں کے نیچے پامردی سے ڈٹے رہیں۔ رسالوں
اور دستوں کے انتخاب میں ذاتی خواہش کو دخل نہ دو کیونکہ ایسا کرنے سے تمہاری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مہم کو نقصان پہنچے گا اور تمہاری لیاقت پر جو حرف آئے گا وہ اس فائدہ سے کہیں زیادہ ہوگا جو مقربوں کے ساتھ رعایت کرنے سے ممکن ہے۔ رسالے اور دستے ایسی جگہ نہ بھیجو جہاں ان کے شکست کھانے، نقصان اٹھانے یا تباہ ہونے کا اندیشہ ہو جب دشمن تمہارے سامنے آئے تو اپنی بکھری ہوئی فوجیں رسالے اور دستے قریب بلالو اور اپنی قوت اور چالوں سے کام لینے کے لئے تیار رہو۔ جاؤ، جب تک دشمن خود حملہ آور نہ ہو لڑنے میں جلدی نہ کرو تاکہ تم اس کی فوجی کمزوریوں سے واقف ہو سکو اور اپنے گرد و پیش سے مقامی باشندوں کی طرح واقف ہو جاؤ۔ یہ واقفیت حاصل کر کے تم ایسی بصیرت سے لڑ سکو گے جس سے وہ دشمن کو لڑنے پر قادر ہوگا۔ اپنی فوج پر پہرہ دار بھی مقرر کرو اور حتی الامکان شب خون سے چوکنا رہو۔ اگر کوئی ایسا قیدی جسے امان نہ دی گئی ہو تمہارے پاس لایا جائے تو اس کی گردن مار دو تاکہ دشمن کے دل میں ڈر بیٹھ جائے۔ اللہ تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا سرپرست ہے، وہی دشمن پر تمہاری فتح کا ذمہ دار ہے اور وہی اس قابل ہے کہ اس سے مدد مانگی جائے۔[1]

## ۱۲۱۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کے نام

ایک اطلاع کے مطابق حضرت عمر فاروق رضؓ نے حضرت ابو عبیدہ رضؓ گورنر شام کو حکم دیا تھا کہ یمنی لیڈر قیس بن مکشوح مرادی کی سرکردگی میں ایک فوج حضرت سعد رضؓ کی مدد کو بھیجیں۔ قیس اپنے سات سو ساتھیوں کے ساتھ جب قادسیہ پہنچے تو جنگ ختم ہو گئی تھی۔ اس کے باوجود انہوں نے مال غنیمت طلب کیا۔ حضرت سعد رضؓ نے خلیفہ سے رجوع کیا تو یہ جواب آیا:۔

اگر قیس (ابن مکشوح) مقتولین کے دفن سے پہلے آ گئے ہوں تو انکو بھی حصہ دو۔[2]

---

[1] ابن عبد ربہ ۱/۶۷ - ۶۸، نویری (نہایۃ الارب، مصر) ۶/۱۶۸ - ۱۶۹، جواہر الادب (احمد ہاشم بیک، مصر) ۱/۷۰، عصر القرآن (محمد مہدی بصیر، بغداد) ص ۴۴ - ۴۵۔ [2] بلاذری ص ۲۵۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۲۲۔ خط کی دوسری شکل

فتح قادسیہ کی خوشخبری میں حضرت سعدؓ نے خلیفہ کو لکھا کہ جنگ ختم ہونے کے دوسرے دن شام سے کئی سو مجاہدوں کی ایک کمک موصول ہوئی۔ وہ مصر ہیں کہ انہیں بھی مال غنیمت میں شریک کیا جائے۔ آپ کی رائے کیا ہے؟ حضرت عمر فاروقؓ نے لکھا:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، سلام علیک، میں اس معبود کا سپاسگذار ہوں۔ جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور اس کے نبی محمدؐ پر درود بھیجتا ہوں، تمہارا خط ملا، اس فتح کے لئے خدا کا بہت بہت شکر گذار ہوں جو تمہارے ہاتھوں اس نے عطا کی، خدا نے مجھے تمہارا حاکم بنا کر میری اور تمہیں میرا ماتحت بنا کر تمہاری آزمائش کی ہے و انی واللہ لا احصی شیئا من امورکم فاعلمہ واما اذا اجتمع صلح[1] جب حاکم ہمدرد اور رعایا اس کی خیر اندیش ہو تو حاکم کا فرض ہے کہ رعایا کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور رعایا کا فرض ہے کہ حاکم کی خیر اندیش رہے اور اس کے حسن سلوک کی شکر گذار، مال غنیمت ان لوگوں کا حق ہے جو جنگ میں شریک ہوں اور جو لوگ بطور کمک جنگ ختم ہونے کے تین دن بعد آئیں انہیں بھی مال غنیمت کا کچھ حصہ ملنا چاہیئے تمہارے جو غلام جنگ میں شریک ہوں اور اس کے خاتمہ پر تین دن کے اندر اندر آزاد کئے جائیں تو وہ بھی غنیمت سے حصہ کے مستحق ہیں مفتوحہ علاقہ کے ذمیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔

۱۲۳۔ خط کی تیسری شکل۔

واضح ہو کہ مال غنیمت، ان لوگوں کا حق ہے جو عملاً جنگ میں شریک ہوں لیکن جو لوگ کمک جنگ ختم ہونے کے بعد تین دن کے اندر اندر آجائیں انہیں بھی مالِ غنیمت کا کچھ حصہ ملنا چاہیئے۔ ذمیوں میں سے جن لوگوں نے تمہاری مدد کی ہو اور جنگ کے تین دن کے اندر اندر مسلمان ہو گئے ہوں

---

[1] فتوح الشام (مصر) ۲/۱۱۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور جو غلام میں تمہارے ساتھ لڑے ہوں اور اس کے بعد تین دن کے اندر آزاد کر دیئے گئے ہوں ان سب کو مالِ غنیمت، کا حصہ دو۔[1]

۱۲۴۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام

جنگ قادسیہ ۱۴، ۱۵ یا ۱۶ ھ کے بعد حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت سعدؓ کو لکھا۔ مجھے بتاؤ کہ نمازیوں کی جنگی کارگزاری کس پایہ کی تھی۔ آیا عرب قبیلے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر لڑے یا سب کی کارکردگی کا معیار ایک سا تھا۔[2]

۱۲۵۔ خط کی دوسری شکل۔

مجھے بتاؤ کہ قادسیہ کی جنگ میں کون سب سے اچھا سوار اور کون سب سے اچھا پیادہ ثابت ہوا اور سواروں میں کون خطرات کے سامنے سب سے زیادہ ثابت قدمی کے ساتھ ڈٹا رہا۔[3]

۱۲۶۔ خط کی تیسری شکل۔

مجھے بتاؤ کہ لیلۃ الہریر میں کس غازی نے سب سے زیادہ ڈٹ کر مقابلہ کیا۔[4]

۱۲۷۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

حضرت زہرہ بن حویہ جشمی حضرت سعدؓ کی فوج میں ایک نوعمر کمانڈر تھے، تلوار بازی اور تیر اندازی میں انہیں غیر معمولی مہارت تھی، جنگ قادسیہ میں بہت سے فارسی انکی تلوار کا شکار ہوئے ان میں سے ایک بہت بڑا فوجی افسر جالینوس تھا، حضرت زہرہؓ نے اسکی وردی اور ہتھیار اتار لئے۔ وردی پر اتنا قیمتی کام تھا کہ اس کی قیمت پینتیس ہزار روپے (ستر ہزار درہم) اٹھی حضرت زہرہؓ وردی پہن کر حضرت سعدؓ کے پاس آئے تو انہوں نے وردی اتار لی اور ترشی سے کہا کہ تم نے میری اجازت کا بھی انتظار نہیں کیا اور وردی پر قابض ہو گئے۔ حضرت زہرہؓ کو یہ سختی ناگوار گذری اور انہوں نے شکایتی خط خلیفہ کو لکھا۔ حضرت سعدؓ نے بھی حضرت زہرہؓ کی بے ضابطگی اور اس قدر قیمتی وردی پر تن تنہا قابض ہونے کی شکایت کی تو حضرت عمر فاروقؓ کا یہ خط موصول ہوا۔

---

[1] اکتفاء ص ۲۱۹ ج ۲ [2] اکتفاء ص ۲۸۲ ج ۲ [3] اکتفاء ص ۲۸۲ ج ۲ [4] ایضاً

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تم زہرہ جیسے سورما کا دل دکھاتے ہو وہ جنگ کی آگ میں بری طرح جلا ہے اور یہ آگ ابھی ٹھنڈی بھی نہیں ہوئی ہے، تم اس کا حوصلہ توڑتے ہو اور اس کا دل برا کرتے ہو۔ زرہ، اور ہتھیار (جو اس نے جالینوس کو مار کر) لئے ہیں، اسے دے دو اور بلند پایہ کارگزاری کے لئے مجاہدین قادسیہ سے اسے پانچسو درہم زیادہ دو۔[1]

۱۲۸۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کے نام۔

کسی نے حضرت سعد رضؓ سے شکایت کی کہ حضرت زہرہ رضؓ نے جالینوس کے دو مرصع بازو بند چرا لئے ہیں جنہیں وہ فوج کے امتیازی نشان کے طور پر باندھے ہوئے تھا حضرت سعدؓ نے خلیفہ کو اس شکایت سے مطلع کیا تو یہ جواب آیا:۔

میں تمہاری نسبت حضرت زہرہ رضؓ سے زیادہ واقف ہوں، بلاشبہ وہ ایسا آدمی نہیں (کہ مقتول کے ہتھیار اور وردی کا کوئی حصہ چھپا لے) تمہارا مخبر اگر جھوٹا ہو تو خدا ایک جوڑ بازو بند اس کے بازوؤں پر بھی بندھوا دے جس طرح اس نے حضرت زہرہ رضؓ کے بندھوائے ہیں، میری ہدایت ہے کہ جب کوئی غازی دشمن کے کسی سپاہی کو میدان جنگ میں مار دے تو اس کا لباس اور ہتھیار غازی کو دے دیئے جائیں۔[2]

۱۲۹۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کے نام۔

نضلہ بن معاویہ انصاری کی سرکردگی میں ایک فوج حلوان کے مضافات میں چھاپے مارنے بھیجو۔[3]

حلوان عراق کی شمالی سرحد کا آخری شہر تھا جہاں سے فارس کا پہاڑی علاقہ شروع ہو جاتا تھا۔

۱۳۰۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کے نام

---

[1] طبری ۴/۱۳۵، ابن مسکویہ تجارت الامم، رقم ۴۶۴، دار الکتب، قاہرہ، ص ۲۲۶، ابن خلدون (تاریخ مصر) ۲/۹۶ [2] طبری ۴/۱۳۵، یہ ہدایت خطوط ۱۲ میں گزر چکی ہے [3] ازالۃ الخفاء ۲/۱۶۰

www.KitaboSunnat.com



حضرت سعدؓ نے تین سو سوار فضلہ بن معاویہ کی قیادت میں روانہ کیے، انہوں نے حلوان کے مضافات میں چھاپے مارے اور بہت سا مالِ غنیمت حاصل کر لیا، حضرت سعدؓ نے خلیفہ کو اس کامیابی کی خبر دی تو یہ خط موصول ہوا۔

اپنی مہاجر اور انصاری فوج کے ساتھ جا کر (حلوان کے) پہاڑ پر کیمپ لگاؤ اور ان سے میرا سلام کہو۔[1]

اس خط کے کنز العمال والے نسخہ میں یہ عبارت زیادہ ہے، کیونکہ رسول اللہ نے ہمیں خبر دی ہے کہ عیسیٰ بن مریم کے ایک وصی عراق کے آخر میں واقع ہونے والے اس پہاڑ پر مقیم ہیں۔

۱۳۱۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

جسر کی شکست میں چار ہزار مسلمان قتل یا غرق ہوئے، دو ہزار بھاگ گئے اور ان کی ایک جماعت مدینہ میں روپوش ہو گئی، حضرت مثنیٰ بن حارثہ کے پاس صرف تین ہزار غازی رہ گئے، فارسیوں سے نبٹنے کے لیے انہوں نے مدینہ سے کمک طلب کی، حضرت عمر فاروقؓ نے یمن کے قبیلہ بجیلہ کو جو اس وقت مدینہ آیا ہوا تھا حضرت مثنیٰؓ کی مدد کو بھیجنا چاہا لیکن وہ عراق کی بجائے شام جانا چاہتے تھے، اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ جسر کی تباہی سے عام طور پر عرب ڈرے ہوئے تھے اور عراق کے محاذ پر جانے سے گھبراتے تھے، دوسرے شام کے محاذ پر یمن کے بہت سے قبیلے پہلے سے موجود تھے اور بجلی عرب اپنے ہم وطن اور ہم نسل قبائل کے ساتھ رہنے کے خواہشمند تھے۔ وقت کے شدید تقاضہ کے ماتحت حضرت عمر فاروقؓ نے بجیلہ کو خاص رعایت دے کر عراق کی طرف مائل کرنا مناسب سمجھا۔ انہوں نے بجیلہ کے لیڈر جریر سے کہا کہ اگر تم اپنے قبیلہ کے ساتھ محاذِ عراق چلے جاؤ گے تو تمہیں اور تمہارے قبیلہ کو ہونے والی فتوحات کے خمس کا چوتھائی کا چوتھائی حصہ دے دوں گا۔ جریر اور ان کے قبیلہ کے عرب جانے کے لیے تیار ہو گئے، انہی جنگوں میں جریر ابیوردِ کے [illegible] مسلمان فتح یاب ہوئے تو حسب قرار داد جریر اور ان کے قبیلہ کو خمس کا چوتھا حصہ دے دیا۔

---

[1] ازالۃ الخفا: ۲/ ۱۶۸ کنز ۶/ ۲۷۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قادسیہ میں بھی جریر اور ان کے قبیلہ نے شرکت کی اور جب فتح ہوئی تو انہوں نے مال غنیمت کے خمس کا چوتھا حصہ طلب کیا۔ حضرت سعدؓ کو یہ حصہ دیتے ہوئے تامل ہوا تو انہوں نے خلیفہ سے رجوع کیا تو یہ جواب آیا:۔

(اگر میں اب بھی بجیلہ کو ربع خمس (دوں) تب تو یقیناً یہ میری گمراہی ہوگی میں نے تو ان کو ربع خمس اس توقع پر دینے کا وعدہ کیا تھا کہ یہ ہمیں حضرت مثنیٰؓ کی مدد کے لئے بویب بھیجا تھا۔ بویب کی فتح پر وہ ربع خمس لے چکے۔ اس کے بعد وہ (حضرت مثنیٰؓ کی) دوسری جنگوں میں شریک نہیں ہوئے اور عرب علاقہ میں لوٹ آئے۔ اس غیر معمولی مطالبہ پر جسے پورا کرنے کا مجھے حق نہیں۔ انہیں ڈپٹو اور ان سے کہو کہ لولا انی قاسم مسئول لبلغت منهم[1]

۱۳۲-۱۳۳۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کے نام

تمہارا خط ملا۔ تم نے لکھا ہے کہ مسلمان مال غنیمت کے علاوہ وہ اراضی بھی آپس میں تقسیم کرنا چاہتے ہیں جو انہوں نے بزور شمشیر فتح کی ہے۔ میرا خط پاکر دیکھو کہ مسلمان تمہارے کیمپ میں دشمن کا کیا سامان اور مویشی لائے ہیں خمس نکال کر لشکر میں بانٹ دو، اراضی دریا اور نہروں کو کاشتکاروں کے پاس چھوڑ دو تاکہ اس سے جو لگان وصول ہو وہ غازیوں کی تنخواہوں میں دیا جا سکے۔ اگر ہم نے یہ اراضی فوج میں تقسیم کر دی تو بعد میں آنے والی غازی نسلوں کے لئے کچھ نہیں بچے گا۔[2]

کتاب الخراج قاضی ابو یوسف رح (صـ ۲۴) از یحییٰ بن آدم قرشی (سنہ ۲۰۳ھ) کے متن خط میں یہ الفاظ زیادہ ہیں:۔

میں نے تمہیں ہدایت کی تھی کہ (لڑنے سے قبل) دشمن کو اسلام کی دعوت دینا نیز یہ کہ جنگ سے پہلے جو شخص یہ دعوت قبول کرے گا اس کے حقوق و

---

[1] اکتفاء صـ ۳۹۹ ج ۳، مدونۃ الکبریٰ صـ ۳۷۵ ج ۱، ۳۸۷، ابن ہشام صـ ۵۹۷، بلاذری صـ ۳۶۵، سرخسی ۲/۲۷۱، کنز العمال ۲/۱۶۵ ج ۲۱۷، یاقوت ۵/۱۶۲، ابن عساکر ۱/۱۰۱۔

www.KitaboSunnat.com



ذمہ داریاں مسلمانوں کی طرح ہوں اور مال غنیمت سے حصہ نہ ملے گا۔
لیکن جو شخص شکست اور جنگ کے بعد اسلام لائے گا اس کا شمار تو مسلمانوں
میں ہوگا لیکن اس کا مال و متاع مسلمان غازی آپس میں بانٹ لیں گے کیونکہ
اس کی دولت اس کے اسلام لانے سے پہلے ان کی ملک ہو چکی ہے۔ یہ تھا
میرا حکم اور یہ تھی میری ہدایت۔ یحییٰ بن آدم قرشی کی کتاب الخراج (صفحہ ۱۸) میں
یہ عبارت اور زیادہ ہے:۔

جب مسلمان اپنے مال کی زکوٰۃ اور ذمی از روئے معاہدہ مقرر کیا ہوا جزیہ ادا
کر دے تو ان دونوں سے عشر یعنی دس فیصد تجارتی ٹیکس نہیں لیا جائے گا
عشور صرف ذمی تاجروں سے وصول کیا جائے گا جب وہ تجارت کی اجازت
لے کر ہماری عملداری میں آئیں گے۔

۱۳۴۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

فتح قادسیہ کے بعد حضرت سعدؓ نے خلیفہ سے دریافت کیا کہ عراق کے ان زمینداروں
کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے جو (۱) حضرت خالد بن ولیدؓ اور حضرت مثنیٰ بن حارثہؓ سے کئے ہوئے
معاہدوں پر قائم رہے تھے (۲) جو جنگ قادسیہ سے پہلے گھر بار چھوڑ کر بھاگ گئے تھے (۳)
جن کا دعویٰ تھا کہ فارسی حکومت نے انہیں معاہدے توڑنے اور جنگ میں مسلمانوں سے لڑنے
پر مجبور کیا تھا لیکن وہ لڑے نہیں تھے بلکہ روپوش ہو گئے تھے (۴) جو اپنے گھروں میں مقیم رہے
اور جزیہ دینے کو تیار تھے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے جواب میں لکھا:۔

واضح ہو کہ خدائے بزرگ و برتر نے ہر معاملہ میں بعینہٖ وقت ترک و اخذ کا اختیار
دیا ہے لیکن انصاف اور یادِ خدا کا معاملہ اس سے مستثنیٰ ہے۔ کسی انسان
کو کسی حال میں یادِ خدا ترک کرنے کا حق نہیں ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ اسے
زیادہ سے زیادہ یاد کیا جائے۔ انصاف کے معاملہ میں بھی لازم ہے کہ ہر حال
میں انصاف سے کام لیا جائے۔ انصاف اگرچہ نرم نظر آتا ہے لیکن اس میں بڑی
طاقت اور ظلم دور کرنے کی بڑی صلاحیت اور ظلم سے جو ناقص نظر آتا ہے کفر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بڑھتا اور پھیلتا ہے، عراق کے جو ذمی معاہدوں پر قائم رہے ہوں اور انہوں نے تمہارے دشمن کی مدد بھی نہ کی ہو ان کے معاہدے بحال رکھے جائیں اور ان سے جزیہ وصول کیا جائے اور فارسیوں کا دعویٰ ہے کہ انہیں عہد شکنی اور لڑنے پر مجبور کیا گیا تھا لیکن وہ تم سے نہ تو لڑے تھے اور نہ گھر بار چھوڑ کر بھاگے تھے ان کا دعویٰ چاہے مان لو اور چاہے اسے رد کر کے انہیں جلاوطن کر دو۔[1]

## ۱۳۵۔ عراق کے فوجی سالاروں کے نام۔

جو غیر ذمی زمیندار اپنے اپنے علاقوں میں رہے ہوں ان کے ساتھ ذمیوں کا سا معاملہ کیا جائے، کیونکہ انہوں نے گھر بار نہیں چھوڑا تھا اور نہ وہ تمہارے خلاف لڑے تھے۔ جن کاشت کاروں کا طرز عمل یہ رہا ہو ان کے ساتھ بھی یہی معاملہ کیا جائے۔ جو فارسی دعویٰ کریں کہ انہوں نے تمہارے خلاف جنگ نہیں کی تھی اور ان کے دعویٰ کی تائید میں ثبوت فراہم ہو جائے تو انہیں بھی ذمی بنا لو اور اگر ثبوت فراہم نہ ہو تو ان کا دعویٰ رد کر دو، جن زمینداروں نے فارسیوں کے ساتھ تعاون کیا ہو اور گھر بار چھوڑ کر چلے گئے ہوں ان کے معاملہ میں تمہیں اختیار ہے کہ انہیں بلا کر ان کی اراضی و املاک لوٹا دو اور وہ ذمی بن جائیں اور اگر وہ واپس آنا پسند نہ کریں تو ان کی اراضی و املاک آپس میں بانٹ لو۔[2]

## ۱۳۶۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کے نام

حضرت سعدؓ نے خلیفہ کو لکھا کہ ایک اراضی بغیر لڑے ہمارے ہاتھ آئی ہے اسے فوج میں تقسیم کرنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے حضرت عمر فاروقؓ نے یہ جواب دیا۔

تم چاہو تو یہ اراضی آپس میں بانٹ لو اور چاہو تو اسے زمینداروں کے پاس کاشت کے لیے چھوڑ دو تاکہ آنے والی نسلیں اس کی آمدنی سے مستفید ہو سکیں مجھے اندیشہ ہے کہ اگر اراضی تم نے آپس میں بانٹ لی، تو اس کے پانی اور آبپاشی کے بارے میں تمہارے درمیان جھگڑے پیدا ہو جائیں گے

---

[1] طبری ۴/۱۴۵ [2] طبری ۴/۱۴۵-۱۴۶

www.KitaboSunnat.com



اور تم ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو گے۔[1]

۱۳۷۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کے نام۔

فتح قادسیہ کے دو ماہ بعد حضرت عمر فاروق رضؓ نے فارس کے عراقی پایہ تخت مدائن پر پیش قدمی کا حکم دیا۔ قادسیہ سے مدائن کا فاصلہ اندازاً ڈیڑھ سو میل تھا، مدائن کے راستہ میں فارسی فوجوں کا چار جگہ مسلمان فازیوں سے مقابلہ ہوا اور ہر جگہ فارسی پسپا ہوئے، مدائن کئی شہروں اور محلوں کا مجموعہ تھا جو زیادہ تر دجلہ کے شرقی کنارہ آباد تھے، اس سے مختلف شہر جس کا نام بہر سیر تھا غربی کنارہ پر واقع تھا اور مدائن سے ایک پل کے ذریعہ ملا ہوا تھا، بہر سیر میں ایک مضبوط قلعہ تھا اور حملہ آوروں کے سامنے فارسیوں نے ایک خندق بھی کھود لی تھی، مسلمانوں نے شہر کا محاصرہ کر لیا جو دو ماہ تک چلا، اس اثنار میں حضرت سعدؓ کے رسالے دجلہ و فرات کی دریائی بستیوں پر تاخت کرتے رہے اور ایک لاکھ کسان پکڑ لائے حضرت سعدؓ نے خلیفہ سے رجوع کیا کہ ان کسانوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے تو یہ جواب آیا۔

یہ کسان جو تمہارے پاس لائے گئے ہیں اگر پچھلی جنگ کے دوران اپنے گھروں پر رہے ہوں اور انہوں نے تمہارے خلاف فارسیوں کی مدد نہ کی ہو تو انہیں امان دی جائے اور جو تمہارے پاس نہ آئے ہوں اور گھر بار چھوڑ کر بھی نہ گئے ہوں وہ بھی امان میں رہیں گے۔ اضافہ از اکتفار) اور جو گھر بار چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اور تمہارے ہاتھ آگئے ہوں ان کے ساتھ جیسا چاہو معاملہ کرو۔[2]

۱۳۸۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

فتح مدائن کی خبر پاکر حضرت عمر فاروق رضؓ نے لکھا۔

میں تمہیں خدا سے ڈرنے کی تاکید کرتا ہوں، خدا جس کے خوف سے خوش نصیبی حاصل ہوتی ہے اور جس سے بے خوف ہو کر لوگ بدنصیبی کا شکار ہوتے ہیں، تم ان عنایتوں سے واقف ہو جو خدا نے ہمارے ساتھ کی ہیں۔ اس نے شرک

---

[1] جنبلی (الاستخراج الاحکام الخراج عبدالرحمٰن حنبلی مصر سنہ ۱۹۲۴ء) ص ۱۴ [2] طبری ۴/۱۶۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بڑھتا اور پھیلتا ہے، عراق کے جو ذمی معاہدوں پر قائم رہے ہوں اور انہوں نے تمہارے دشمن کی مدد بھی نہ کی ہو ان کے معاہدے بحال رکھے جائیں اور ان سے جزیہ وصول کیا جائے اور فارسیوں کا رعدہ ہے کہ انہیں عہد شکنی اور لڑنے پر مجبور کیا گیا تھا لیکن وہ تم سے نہ تو لڑے تھے اور نہ گھر بار چھوڑ کر بھاگے تھے ان کا دعویٰ چاہے مان لو اور چاہے اسے رد کر کے انہیں جلاوطن کر دو۔[1]

## ۱۳۵۔ عراق کے فوجی سالاروں کے نام۔

جو غیر ذمی زمیندار اپنے اپنے علاقوں میں رہے ہوں ان کے ساتھ ذمیوں کا سا معاملہ کیا جائے، کیونکہ انہوں نے گھر بار نہیں چھوڑا تھا اور نہ وہ تمہارے خلاف لڑے تھے۔ جن کاشت کاروں کا طرز عمل یہ رہا ہو ان کے ساتھ بھی یہی معاملہ کیا جائے۔ جو فارسی دعویٰ کریں کہ انہوں نے تمہارے خلاف جنگ نہیں کی تھی اور ان کے دعویٰ کی تائید میں ثبوت فراہم ہو جائے تو انہیں بھی ذمی بنا لو اور اگر ثبوت فراہم نہ ہو تو ان کا دعویٰ رد کر دو، جن زمینداروں نے فارسیوں کے ساتھ تعاون کیا ہو اور گھر بار چھوڑ کر چلے گئے ہوں ان کے معاملہ میں تمہیں اختیار ہے کہ انہیں بلا کر ان کی اراضی و املاک لوٹا دو اور وہ ذمی بن جائیں اور اگر وہ واپس آنا پسند نہ کریں تو ان کی اراضی و املاک آپس میں بانٹ لو۔[2]

## ۱۳۶۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کے نام

حضرت سعدؓ نے خلیفہ کو لکھا کہ ایک اراضی بغیر لڑے ہمارے ہاتھ آئی ہے اسے فوج میں تقسیم کرنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے حضرت عمر فاروقؓ نے یہ جواب دیا۔

تم چاہو تو یہ اراضی آپس میں بانٹ لو اور چاہو تو اسے زمینداروں کے پاس کاشت کے لئے چھوڑ دو تاکہ آنے والی نسلیں اس کی آمدنی سے مستفید ہو سکیں مجھے اندیشہ ہے کہ اگر اراضی تم نے آپس میں بانٹ لی، تو اس کے پانی اور آبپاشی کے بارے میں تمہارے درمیان جھگڑے پیدا ہو جائیں گے

---

[1] طبری ۴/۱۴۵ [2] طبری ۴/۱۴۵، ۱۴۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور تم ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو گے[1]

۱۳۷۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کے نام۔

فتح قادسیہ کے دو ماہ بعد حضرت عمر فاروق رضؓ نے فارس کے عراقی پایۂ تخت مدائن پر پیش قدمی کا حکم دیا۔ قادسیہ سے مدائن کا فاصلہ اندازاً ڈیڑھ سو میل تھا، مدائن کے راستہ میں فارسی فوجوں کا چار جگہ مسلمان نمازیوں سے مقابلہ ہوا اور ہر جگہ فارسی پسپا ہوئے، مدائن کئی شہروں اور محلوں کا مجموعہ تھا جو زیادہ تر دجلہ کے مشرقی کنارہ آباد تھے، اس سے متعلقہ شہر جس کا نام بہر سیر تھا غربی کنارہ پر واقع تھا اور مدائن سے ایک پل کے ذریعہ ملا ہوا تھا، بہر سیر میں ایک مضبوط قلعہ تھا اور حملہ آوروں کے سامنے فارسیوں نے ایک تعزق بھی کھود لی تھی، مسلمانوں نے شہر کا محاصرہ کر لیا جو دو ماہ تک چلا، اس اثناء میں حضرت سعدؓ کے رسالے دجلہ و فرات کی درمیانی بستیوں پر تر تاز کرتے رہے اور ایک لاکھ کسان پکڑ لائے حضرت سعدؓ نے خلیفہ سے رجوع کیا کہ ان کسانوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے تو یہ جواب آیا:-

یہ کسان جو تمہارے پاس لائے گئے ہیں اگر پچھلی جنگ کے دوران اپنے گھروں پر رہے ہوں اور انہوں نے تمہارے خلاف فارسیوں کی مدد نہ کی ہو تو انہیں امان دی جائے اور جو تمہارے پاس نہ آئے ہوں اور گھر بار چھوڑ کر بھی نہ گئے ہوں وہ بھی امان میں رہیں گے۔ (اضافہ از اکتفاء) اور جو گھر بار چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اور تمہارے ہاتھ آگئے ہوں ان کے ساتھ جیسا چاہو معاملہ کرو[2]

۱۳۸۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

فتح مدائن کی خبر پاکر حضرت عمر فاروق رضؓ نے لکھا:-

میں تمہیں خدا سے ڈرنے کی تاکید کرتا ہوں، خدا جس کے خوف سے خوش نصیبی حاصل ہوتی ہے اور جس سے بے خوف ہو کر لوگ بدنصیبی کا شکار ہوتے ہیں، تم ان عنایتوں سے واقف ہو جو خدا نے ہمارے ساتھ کی ہیں۔ اس نے شرک

---

[1] جنبلی (الاستخراج الاحکام الخراج عبدالرحمٰن جنبلی مصر ۱۹۲۴ء) ص ۱۴ [2] طبری ۴/۱۶۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور شرک والوں سے ہمیں بچایا۔ ہمیں ان کے بتوں کی تعظیم سے نجات دلائی ہمیں ان کی گمراہی سے نکال کر ہدایت کی راہ دکھائی اور ہم اس حال میں مشرکین قریش کے چنگل سے نکلے کہ کئی مسلمان مع زادِ راہ ایک اونٹ کی پیٹھ پر سوار تھے صرف ایک لحاف تھا جسے ہم باری باری سے اوڑھتے تھے۔ ہم میں سے جو لوگ مدینہ پہنچے وہ تھک کر چور ہو چکے تھے اور جو مسلمان مکہ میں رہ گئے وہ مختلف آزمائشوں سے دوچار تھے۔ ایذا رسانی میں ان کے قریب ترین عزیز سب سے آگے تھے (ان حالات میں) رسول ﷺ قسم کھا کر کہتے ہیں۔ قیصر و کسریٰ کے خزانے تمہارے قبضہ میں آئیں گے جو یہ بات سنتا اسے حیرت ہوتی، خدا نے تمہیں زندہ رکھا اور یہ پیش گوئی تمہاری ہاتھوں پوری ہوئی دنیا کے ٹھاٹ باٹ میں نہ پڑو حتیٰ کہ ان کیصر کے مجاہدوں سے جا ملو جنہوں نے چٹیل میدانوں میں دنیا چھوڑ دی۔ جن کے پیٹ پیٹھوں سے لگے ہوئے تھے جن کے اور خدا کے درمیان کوئی پردہ نہیں، دنیا جن پر اپنا جادو نہ چلا سکی، اور جو دنیا کے دھوکا میں نہیں آئے ان لوگوں کو اپنا مقتدا بناؤ اور دنیا کی محبت میں پڑ کر گمراہ نہ ہو اور دقابلِ تعریف اور مبارک قوم بنے رہو جس کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: ہم نے انہیں پیشوا بنایا ہے، ہمارے حکم سے وہ لوگوں کو سیدھا راستہ دکھلاتے ہیں۔ ہم نے انہیں اچھے کام کرنے، نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کی توفیق عطا کی ہے، وہ ہمارے فرمانبردار ہیں۔[1]

## ۱۳۹۔ حضرت قطبہ بن قتادہ سدوسی رضؓ کے نام

سنہ ۱۲ھ سے حضرت قطبہ نامی ایک عرب لیڈر شط العرب (دجلہ، فرات ٹیلٹا) کے نواحی دیہاتوں اور فوجی چوکیوں پر چھاپے مار رہا تھا۔ اسی سال حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے حضرت خالد بن ولید رضؓ کو جو اس وقت مسلمہ کذاب کا قصہ پاک کر کے یمامہ میں مقیم تھے حکم دیا کہ حضرت مثنیٰ بن حارثہ

[1] اکتوبر ۶۳۳ء

www.KitaboSunnat.com



کی تقویت کے لیے جائیں حضرت مثنیٰ اس وقت حیرہ کے آس پاس فارسی فوجی چوکیوں اور دیہاتوں پر حملے کر رہے تھے۔ راستہ میں حضرت خالدؓ نے حضرت قطبہ کے تعاون سے خریبہ نامی ایک اہم فارسی چوکی کو جو شط العرب کے جنوب میں عرب سرحد کے قریب واقع تھی اور جس کے ذریعہ شط العرب کے زرخیز علاقہ اور اہواز جانے والی سڑک کی عرب غارتگری سے حفاظت کی جاتی تھی۔ شط العرب میں فتوحات کرتے، وہاں کے رئیسوں کو جزیہ گزار بناتے اور قطبہ کو خریبہ اور عرب سرحد کی نگہداشت سونپ کر حضرت خالدؓ حیرہ کی طرف بڑھ گئے قطبہ نے محسوس کیا کہ شط العرب کے فارسی حکام حضرت خالدؓ کی تاخت کے بعد ڈھیلے پڑ گئے ہیں۔ انہوں نے صورت حال سے فائدہ اٹھا کر فارسی حکام کو شط العرب سے نکالنے کا منصوبہ بنایا اور حضرت عمر فاروقؓ کو ایک عریضہ لکھا کہ مجھے تھوڑی سی کمک بھیج دیجئے تاکہ میں ڈیلٹا سے فارسیوں کو نکال دوں حضرت عمر فاروقؓ نے جواب دیا:۔

> تمہارا خط موصول ہوا جس پر تم نے اپنے آگے پانی کی فارسی چوکیوں پر تمہارے حملہ کا ذکر کیا ہے تمہارا یہ کاروائی مناسب۔ اور درست ہے میرا حکم ہے کہ تم اسی مقام پر ٹکے رہو اور چوکنا رہو کہ دشمن کے ہاتھوں تمہارے ساتھیوں کو کوئی نقصان نہ پہنچ جائے۔

## ۱۴۰۔ حضرت عتبہ بن غزدان رضؓ کے نام۔

ربیع الاول یا ربیع الثانی ۱۴ھ مطابق جون ۶۳۵ء میں حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت عتبہ بن غزدانؓ کو حضرت قطبہؓ کی تقویت کے لیے بھیجا۔ حضرت عتبہؓ پانچسو مجاہدوں کے ساتھ حضرت قطبہؓ سے جا ملے اور شط العرب کا وہ بین الاقوامی بندرگاہ فتح کیا جو ابو ابلہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہاں چین سماترا، جاوا، لنکا، بغداد اور سندھ کا سامان درآمد ہوتا تھا اور یہاں سے یونانی قلمرو، مصر، عراق اور شام کا سامان مشرقی ملکوں کو برآمد کیا جاتا تھا۔ بندرگاہ اور اس کی تجارت فارسیوں کے ہاتھ میں تھی۔ یہاں کے مال غنیمت سے سلمہ نامی عرب کو ایک دیگچی ملی جو پیتل کی سمجھی گئی لیکن بعد میں سونے کی نکلی۔ یہ بات حضرت عتبہؓ کو معلوم ہوئی تو انہوں نے سلمہ سے دیگچی طلب کی لیکن انہوں نے دینے سے

---

[1] طبری، ۴/۱۵۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



انکار کر دیا۔ اس معاملہ میں حضرت عمر فاروقؓ سے رجوع کیا گیا تو انہوں نے لکھا۔
سلمہ کو قسم دی جائے اور اگر وہ قسم کھا کر کہا کہ میں نے دیگچی پیتل کی خرید کر لی تھی
تب تو اسے دے دی جائے اور اگر وہ قسم نہ کھائے تو اس سے زبردستی لے کر
مسلمانوں میں تقسیم کر دی جائے۔[1]

۱۴۱۔ حضرت عتبہ بن غزوانؓ کے نام۔

حضرت عتبہؓ نے خریبہ میں بس کے پاس کچھ دن بعد بصرہ کا شہر بسایا گیا اپنا کیمپ لگایا اور حضرت عمر فاروقؓ سے مسلمانوں کے لئے ایک مستقل چھاؤنی قائم کرنے کی اجازت مانگی تو یہ جواب دیا۔
اپنی ساری فوج ایک ایسی جمع کرلو جو پانی اور چراگاہ سے قریب ہو اور مجھے اس کی جائے وقوع اور جغرافیہ سے مطلع کرو۔[2]

۱۴۲۔ حضرت عتبہ بن غزوانؓ کے نام

واضح ہو کہ تم اب امیر ہو، تمہاری بات سنی جاتی ہے، تمہارے احکامات پر عملدرآمد ہوتا ہے مصیبت ہے وہ جس سے خدا اور انسان کی نظر میں تمہاری قدر و منزلت نہ بڑھے اور جسے پا کر تم اپنے سے کم رتبوں پر زیادتیاں کرو، اس لئے نعمتوں سے گریز کرو جس طرح مصیبت سے گریز کرتے ہو اور بچو ایسی غلطیوں سے جن پر چشم پوشی نہ ہو سکے اور ایسی لغزشوں سے جو معاف نہ کی جائیں والسلام

۱۴۳۔ حضرت حرقوص بن زہیر سعدیؓ کے نام

مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے ایک ایسی جگہ کیمپ لگایا ہے جہاں چڑھنا دشوار ہے۔ تم میدان میں کیمپ لگاؤ ممکن کہ کسی مسلمان یا ذمی کو تمہارے پاس جانے میں دقت نہ ہو۔ جو کام تمہارے سپرد ہے اس کی سربراہ کاری میں مستعد رہو، ایسا کرو گے تو آخرت میں انعام پاؤ گے اور دنیا میں بھی شاد کام جیو گے، اپنے فرائض کی انجام دہی نہ جلد بازی سے کام لو نہ کوتاہی سے ورنہ دنیا کا سکھ آرام کھو دو گے اور آخرت کی سرخروئی بھی۔[3]

---

[1] طبری ۴/۱۵۲ [2] بلاذری ص ۴۱۳ [3] ابن عبدربہ ۳/۱۵۱ [4] طبری ۴/۲۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۴۴۔ حضرت عتبہ بن غزوانؓ کے نام

مسلمانوں کو (ذمیوں پر) ظلم کرنے سے روکو، اس بات سے ڈرتے رہو کہ تمہاری کسی بدعہدی یا ظلم سے سیادت و حکومت تم سے چھین لی جائے، اور کوئی دوسری قوم اس کی وارث ہو جائے۔ سیادت و حکومت تم نے خدا کی مدد اور اس سے کئے ہوئے راست بازی کے ایک عہد کے تحت حاصل کی ہے اور اس عہد پر قائم رہنے کی خدا نے تمہیں تاکید کی ہے، پس ضروری ہے کہ تم خدا سے کیا ہوا عہد پورا کرو اور اس کا حکم بجا لاؤ، ایسا کرو گے تو اس کی مدد ہمیشہ تمہارے شامل حال رہے گی[1]

۱۴۵۔ حضرت علاء بن حضرمیؓ کے نام۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ سے حضرت علاءؓ بحرین کے گورنر تھے۔ حضرت عتبہ بن غزوانؓ کے (بصرہ) روانہ ہو جاؤ، میں نے ان کی جگہ تمہیں گورنر مقرر کر دیا ہے۔ یاد رہے کہ تم ایک ایسے شخص کے پاس جا رہے ہو جس کا تعلق مہاجرین اولین میں سے ہے جن کی عاقبت خدا پہلے ہی بخیر کر چکا ہے، میں نے حضرت عتبہؓ کو اس وجہ سے برطرف نہیں کیا ہے کہ ان میں دیانت داری حق کے معاملہ میں سخت گیری اور اعلیٰ شجاعت کے صفات موجود نہیں ہیں۔ بلکہ میرا خیال ہے کہ تم بصرہ کے محاذ پر ان سے زیادہ مفید اور کارآمد ثابت ہو گے۔ عتبہؓ کے حق اور رتبہ کا لحاظ رکھو۔ تم سے پہلے میں نے ایک اور شخص کو گورنر مقرر کیا تھا لیکن اس کا بصرہ پہنچنے سے انتقال ہو گیا۔ اگر خدا کی مرضی ہو گی کہ تم وہاں کے حاکم بنو تو تم ہی بنو گے اور اگر وہ حضرت عتبہؓ کو گورنری کے عہدہ پر برقرار رکھنا چاہے گا تو حضرت عتبہؓ ہی حاکم رہیں گے۔ اختیار سب بانوں کا اللہ رب العالمین ہی کو ہے اور سارے انسانوں پر اسی کا حکم چلتا ہے تمہیں یاد رہے کہ خدا کے حکم پر آنچ نہیں آ سکتی۔ وہی اس کا محافظ ہے جس نے اسے نازل کیا ہے، پس اسی ذات پر

---

[1] طبری ۴/۲۱۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اپنی نظر رکھو جس کی رضا جوئی کے لئے تم پیدا کئے گئے ہو، تمہاری کد و کاوش اسی کے لئے ہو۔ اس کے سوا کسی سے دل نہ لگاؤ، دنیا بلاشبہ فانی ہے اور آخرت باقی و پائندہ، یہ کسی طرح مناسب نہیں کہ دنیا کی نعمتیں فانی ہیں تمہیں آخرت سے بے پرواہ کر دے جس کی نعمتیں ہمیشہ رہنے والی ہیں، خدا سے پناہ مانگو کہ تم سے ایسے کام سرزد ہوں جس سے وہ ناراض ہو، بلاشبہ خدا جسے چاہتا ہے علم و حکمت میں فضیلت عطا کرتا ہے، خدا سے دعا ہے کہ ہمیں اور تمہیں اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے عذاب سے بچائے رکھے۔[1]

۱۴۳۔ حضرت عتبہ بن غزوانؓ کے نام۔

حضرت علاء بن حضرمی حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے حریف تھے، دونوں میں مسابقت کا جذبہ تھا۔ حضرت علاءؓ حضرت سعدؓ سے آگے بڑھنا چاہتے اور حضرت سعدؓ حضرت علاءؓ سے۔ حضرت علاءؓ کو جب معلوم ہوا کہ حضرت سعدؓ قادسیہ میں ایک عظیم الشان فتح حاصل کر کے کسریٰ حکومت کی بنیادیں ہلا دی ہیں اور عراق میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں تو ان کے دل میں بھی پُرزور خواہش ہوئی کہ فارس میں کوئی بڑی کامیابی حاصل کریں، انہوں نے خلیفہ کی بلا اجازت بحرین سے فارس کے جنوبی صوبہ پر جسے اس زمانہ میں فارس کہتے تھے سمندر کے راستہ سے فوجیں اتار دیں، ابتدائی فتوحات کے بعد انہیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، فارسیوں نے ان کے ساحلی اڈے قبضہ کر لیا اور ان کی ساری کشتیاں جلا دیں، بمقام طاؤس ایک جنگ ہوئی جس میں طرفین کا بھاری نقصان ہوا، عرب فوجیں شکستہ حال خشکی کی راہ سے بصرہ کی طرف روانہ ہو گئیں، فارسیوں نے ہر طرف سے انہیں گھیر لیا، بحری فوج کشی اور اس کے انجام بد کا جب حضرت عمر فاروقؓ کو علم ہوا تو وہ سخت ناراض ہوئے اور حضرت علاءؓ کو بحرین کی گورنری سے معزول کر کے انہیں حضرت سعدؓ کا ماتحت بنا دیا۔ دوسری طرف انہوں نے علاءؓ کی فوج کو مصیبت سے نکالنے کے لئے گورنر بصرہ کو یہ خط لکھا۔

---

[1] ابن سعد ۴/۷۸، کنز العمال ۳/۱۴۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حضرت علاء بن حضرمیؓ مسلمانوں کی ایک فوج لے کر سمندر کی راہ سے فارس کے ساحل پر آ گئے فارسیوں سے ان کے بحری ستنتر پر قبضہ کر کے ان کی واپسی کی راہ کاٹ دی ہے۔ حضرت علاءؓ نے یہ اقدام میری خلاف مرضی کیا اور میرا خیال ہے کہ ان کے پیش نظر خدا کی خوشنودی بھی نہیں تھی مجھے اندیشہ ہے کہ اگر ان کی مدد نہ کی گئی تو دشمن ان پر قابو پا کر انہیں لوٹ کھسوٹ دے گا۔ لہٰذا تم ان کی مدد کے لئے بصرہ سے ایک فوج بھیجو اور قبل اس کے وہ تباہ کر دیئے جائیں انہیں اپنے پاس بلا لو۔[1]

۱۴۶۔ حضرت علاء بن حضرمیؓ کے نام۔

خدا نے حاکموں کو اعلیٰ اقتدار اس لئے عطا کیا ہے کہ لوگ ان کی اطاعت کریں کیونکہ عدم اطاعت سے بدامنی اور سماجی بگاڑ پیدا ہوتا ہے تم نے میری بغیر اجازت ایک فوج تیار کی، فارس پر حملہ کیا اور مسلمانوں کو تباہی کے خطرات میں ڈالا۔ میں نے بصرہ کے گورنر کو لکھا ہے کہ تمہاری مدد کے لئے ایک فوج بھیجیں اور تمہیں تباہی سے بچائیں اب تمہیں بحرین واپس جانے کی اجازت نہیں ہے۔ تم بلا تاخیر حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے پاس چلے جاؤ۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ان کی ماتحتی سے زیادہ اور کوئی بات تمہیں ناگوار ہو گی تو وہی کرتا۔[2]

۱۴۷۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے نام۔

بصرہ کے سپہ سالار اور گورنر حضرت عتبہ بن غزوان کے انتقال کے بعد بصرہ اور اس کے ماتحت صوبوں کے گورنر حضرت مغیرہ بن شعبہؓ ہوئے۔ حضرت عتبہؓ کے عہد میں حضرت نافع بن حارثؓ نے جو مشہور عرب حارث بن کلدہ کے لڑکے اور رسول اللہ کے مولیٰ حضرت ابوبکرہؓ کے بھائی تھے، بصرہ کے قریب شط العرب کے ایک سرے پر جو میدان ہے گھوڑے پالنے کا ایک مرکز قائم کیا تھا۔ مدینہ

[1] طبری ۴، ۱۰۷۰، تاریخ خلیفہ ۲، ۳۶۷۔

www.KitaboSunnat.com



میں ایک ملاقات کے موقع پر انہوں نے خلیفہ سے درخواست کی کہ مجھے وہ قطعۂ زمین دے دیجئے جس پر میں گھوڑے پالتا ہوں۔ حضرت عمر فاروقؓ نے گورنر بصرہ کو یہ سفارشی خط لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حضرت عبداللہ عمر امیر المومنین کی طرف سے حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کو سلام علیک، میں اس خدا کا سپاس گزار ہوں جس کے سوا کوئی دوسرا عبادت کے لائق نہیں۔ واضح ہو کہ حضرت ابوعبداللہ (نافع) نے مجھے بتایا کہ حضرت ابن عمرؓ کے عہد میں انہوں نے بصرہ (کے قریب) کاشت کی اور گھوڑے پالے جب کہ بصرہ کے کسی دوسرے شخص نے ادھر توجہ نہیں کی تھی، حضرت ابوعبداللہ کا یہ اقدام قابلِ تحسین ہے۔ تم زراعت اور گھوڑے پالنے میں ان کی مدد کرو۔ میں نے انہیں زراعت کی اجازت دے دی ہے۔ انہیں وہ اراضی دے دو جس پر انہوں نے کاشت کی ہے۔ بشرطیکہ وہ ذمیوں کی نہ ہو اور ذمیوں کے پانی سے اس کی سچائی ہوتی ہو۔ حضرت نافعؓ کے ساتھ اچھے سلوک کی پھر سفارش کرتا ہوں والسلام علیک ورحمۃ اللہ[1]

۱۴۸۔ خط کی دوسری شکل۔

ایک دوسری روایت کے بموجب سفارشی خط کے مخاطب مغیرہ کے جانشین حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ تھے اور اس کا مضمون یہ تھا۔

حضرت ابوعبداللہؓ نے (ڈیلٹائے) دجلہ کے کنارہ مجھ سے ایک قطعہ زمین گھوڑے پالنے کے لئے مانگی ہے (اگر اسے دینے سے کسی مسلمان کو ضرر نہ پہنچتا ہو۔ اضافہ کتاب الخراج قرشی ص۷۹) اگر یہ قطعہ ذمیوں کا نہ ہو اور نہ ذمیوں کے پانی سے اس کی سچائی ہوتی ہو تو انہیں دے دو[2]

۱۴۹۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے نام۔

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کی گورنری کے زمانہ میں ہجرت کے ستر ہویں یا اٹھارہویں سال ایک

[1] بلاذری ص۳۵۶ [2] ابن سلام ص۲۷۷، قرشی ص۲۶، بلاذری ص۳۵۹ کنز العمال ۲/ ۱۸۹، لیقات ابن سعد ۷/ ۲۹۱ میں اس خط کا جو خلاصہ بیان کیا گیا ہے اس میں نافع کو دس جریب زمین دینے کی سفارش کی گئی ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عورت اُمِ جمیل جس کا تعلق شریف خاندان سے تھا ان کے گھر آیا کرتی تھی اس کا خاوند جنگ میں مارا گیا تھا۔ شوہر کے بعد مالی مشکلات میں مبتلا ہو کر ام جمیل بصرہ کے بڑے گھروں میں مدد کے لئے آتی جاتی تھی۔ مغیرہ کو ام جمیل سے محبت تھی۔ مغیرہ کے کمرہ کی کھڑکی کے سامنے رسول اللہ ﷺ کے مولیٰ حضرت ابوبکرہ رضہ کی کھڑکی کھلتی تھی، حضرت ابوبکرہ حضرت مغیرہ رضہ کو ناپسند کرتے تھے۔ حضرت مغیرہ رضہ ان کی طرف بڑھتے لیکن حضرت ابوبکرہ رضہ ان سے دور بھاگتے، ان کا خیال تھا کہ حضرت مغیرہ رضہ میں وہ اخلاقی طہارت نہیں پائی جاتی جو مسلمانوں کے گورنر میں ہونی چاہیئے ایک دن ہوا کے جھونکے سے حضرت ابوبکرہ رضہ اور حضرت مغیرہ رضہ کے کمروں کی کھڑکیاں جو آمنے سامنے تھیں کھل گئیں، حضرت ابوبکرہ رضہ کھڑکی بند کرنے اٹھے تو سامنے حضرت مغیرہ کو ایک عورت کے ساتھ مشغول پایا وہ سمجھے ام جمیل انکے پاس ہے، انہوں نے اپنے تین ساتھیوں کو جن سے وہ باتیں کر رہے تھے بلا کر یہ نظارہ دکھایا اور جب حضرت مغیرہ رضہ نماز پڑھنے نکلے تو ان کا راستہ روک لیا اور انہیں مسجد میں جانے سے باز رکھا۔ لوگوں نے حضرت ابوبکرہ رضہ کو مشورہ دیا کہ خلیفہ سے جا کر شکایت کریں گورنر کو نماز پڑھنے سے نہ روکیں، حضرت ابوبکرہ رضہ مع تینوں گواہوں کے مدینہ چلے گئے، حضرت عمر فاروق رضہ نے انکی شکایت سن کر صحابی حضرت ابوموسیٰ اشعری رضہ کو بلایا اور کہا میں تمہیں بصرہ کا گورنر بنا تا ہوں جہاں شیطان نے انڈے دیئے ہیں۔ یہ خط حضرت مغیرہ رضہ کو دو اور بلا تاخیر انہیں مدینہ بھیج دو:۔

مجھے ایک سنگین خبر ملی ہے میں حضرت ابوموسیٰ رضہ کو بصرہ کا گورنر بنا کر بھیج رہا ہوں، انہیں حکومت کا چارج دے کر فوراً چلے آؤ۔[1]

۱۵۰۔ خط کی دوسری شکل:۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے ایک ایسا شرمناک کام کیا ہے کہ اگر اسے کرنے سے پہلے تم مر جاتے تو بہتر تھا۔[2]

۱۵۱۔ بصرہ کے باشندوں کے نام۔

مذکورہ بالا خط کے ساتھ خلیفہ نے بصرہ کے باشندوں کو یہ فرمان بھیجا:۔

---

[1] تاریخ ۴۰۔ ۲۰۔ ابن خلدون ۲/ ۱۱۰ [2] ابن سعد ۷/ ۱۳۱۔ کنز العمال ۱/ ۲۲۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میں حضرت ابو موسیٰؓ کو گورنر بنا کر بھیج رہا ہوں تاکہ وہ ظالموں کے مقابلہ میں مظلوموں کی مدد کریں، تمہارے تعاون سے دشمنوں کے ساتھ لڑیں، ذمیوں کی حمایت کریں۔ خراج وصول کر کے تمہارے درمیان تقسیم کریں اور سرکاری راستوں کو محفوظ رکھیں۔[1]

۱۵۲۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

ابھی کچھ عرصہ مدائن میں قیام کرو تاکہ تمہاری فوج اور جانور تازہ دم ہو جائیں، وہ کمک لوٹا دو جو حضرت ابو عبیدہؓ نے شام سے بھیجی تھی، بزنطی فوجیں ہم سے لڑنے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی ہیں اور حمص میں جمع ہو رہی ہیں، اس وقت مدائن میں ٹھہرے رہو جب تک کہ ہم شام کی جنگ سے عہدہ برآ نہ ہو جائیں۔[2]

۱۵۳۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

اپنے ہیڈ کوارٹر مدائن میں آٹھ ماہ قیام کے بعد حضرت سعدؓ کو معلوم ہوا کہ ایک فارسی فوج ان سے لڑنے کے لئے بمقام جلولاء اور دوسری عرب قبیلوں اور بزنطیوں پر مشتمل بمقام تکریت جمع ہوئی ہے۔ جلولاء عراق کے شمال میں عراق و خراسان کی شاہراہ پر ایک بڑے دریا کے کنارہ مدائن سے تقریباً سو میل پر واقع تھا۔ اور تکریت مدائن و موصل کے درمیان غربی دجلہ پر ایک قلعہ بند شہر تھا۔ مدائن سے لگ بھگ سو میل کے فاصلہ پر۔ حضرت سعدؓ نے دونوں فوجوں کی نقل و حرکت کی اطلاع علیحدہ کر دی تو انہوں نے یہ دو فرمان بھیجے:۔

ہاشم بن عتبہ کی سرکردگی میں بارہ ہزار فوج جلولاء بھیجو، اس فوج کے ہراول دستوں کے لیڈر قعقاع بن عمرو ہوں، میمنہ، میسرہ اور ساقہ (عقب کی حفاظتی فوج) کی کمان حضرت سعد بن مالکؓ، عمرو بن مالک اور عمرو بن مرثد جہنی کے ہاتھ میں ہو۔[3]

---

[1] طبری ۲/۲۰۷ [2] ابن اعثم ص ۳۵۰، تاریخ التواریخ ۴/۲۵۱ [3] طبری ۴/۱۷۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۵۴۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

دوسرا فرمان:۔

(عرب اور غیر نطقی افواج کے کمانڈر) انطاق کے مقابلہ کے لئے حضرت عبداللہ بن معتم کی قیادت میں ایک فوج بھیجو، اس کے مقدمۃ الجیش کے لیڈر ربعی بن افکل عنزی ہوں، میمنہ، میسرہ، ساقہ اور رسالوں کی کمان اعلےٰ بالترتیب حارث بن حسان ذہلی، فرات بن حیان عجلی، ہانی بن قبیس اور عرفجہ بن ہرثمہ کے ہاتھ میں ہے[1]

۱۵۵۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

اگر خدا کی مدد سے مہران اور انطاق کے لشکر کو شکست ہو تو ہراول دستوں کے لیڈر قعقاع بن عمرو کو حکم دو کہ عراق اور جبال کی سرحد پر مورچے بنالیں[2]۔

۱۵۶۔ خط کی دوسری شکل۔

اگر خدا کی مدد سے جلولاء میں فتح یاب ہو تو قعقاع بن عمرو کو حلوان تک فارسیوں کا تعاقب کرنے بھیجو تاکہ دشمن مڑ کر مسلمانوں پر وار نہ کر سکے اور عراق اس کے حملہ سے محفوظ ہو جائے[3]۔

۱۵۷۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

تعاقب کے حق میں سیف بن عمر کے مذکورہ خط کے مقابلہ میں طبری نے تعاقب کی مخالفت میں محمدؒ بن اسحاق مدنی کی سند پر یہ خط نقل کیا ہے۔

جہاں ہو وہیں ٹھہرے رہو اور فارسیوں کا تعاقب نہ کرو، مسلمانوں کے لئے ایک ہجرت گاہ اور بڑی چھاؤنی بناؤ لیکن میرے اور ان کے درمیان کوئی دریا حائل نہ ہو[4]۔

۱۵۸۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

جلولاء کی فتح کے بعد عرب فوج کے سپہ سالار ہاشم بن عتبہ جلولاء میں حفاظتی فوج چھوڑ

[1] طبری ۴/ ۱۸۶ [2] ایضاً ۴/ ۱۷۹ [3] ایضاً ۴/ ۱۸۵ [4] ایضاً ۴/ ۱۸۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کر مدائن لوٹ آئے، اس اثنار میں ایک فارسی فوج مسلمانوں سے لڑنے کے لئے صوبہ جبال سے عراق میں داخل ہوئی، اس کی خبر حضرت سعدؓ نے خلیفہ کو دی تو یہ حکم موصول ہوا:

فارسیوں کے مقابلہ میں حضرت ضرار بن خطاب کی کمان میں ایک فوج بھیجو، جس کے ہراول دستوں کے لیڈر ابن ہذیل اسدی ہوں، بازوؤں کے سالار عبداللہ بن ربیعی اور مضارب بن فلان عجلی[1]

## ۱۵۹۔ مسلمان غازیوں کے نام۔

جب مسلمان غازی خانقین میں مقیم تھے تو یہ خط موصول ہوا خانقین جلولاء سے تقریباً بیس پچیس میل شمال مشرق میں اس سڑک پر واقع تھا جو حلوان جاتی تھی شکست خوردہ فارسی فوجیں جلولاء سے بھاگ کر خانقین میں پناہ گزیں ہو گئی تھیں جلولاء سے ایک عرب فوج ان کے تعاقب میں آئی اور انہیں شکست دے کر خانقین پر قابض ہو گئی:۔

جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرو اور اہلِ قلعہ اس شرط پر ہتھیار ڈالنے کو تیار ہوں کہ ان کے ساتھ خدا کی منشاء کے مطابق معاملہ کیا جائے تو ان کی یہ بات نہ مانو کیونکہ تمہیں ان کے بارے میں خدا کی منشاء کا علم نہیں ہے بلکہ وہ اس شرط پر ہتھیار ڈالیں کہ تمہاری صوابدید کے مطابق ان کے ساتھ معاملہ کیا جائے، پھر جو مناسب ہو ان کے ساتھ برتاؤ کرو جب تمہارا کوئی فوجی دشمن کے کسی سپاہی سے کہے۔ :لاتوجل یا لاتخف (ڈرمت) یا مطرس (مترس، ڈرمت بزبان فارسی) یا لاتدھل ڈرمت بزبان نبطی اضافہ از سنن بیہقی) تو یہ سارے الفاظ امان کے مترادف ہیں کیونکہ خدا سب زبانیں جانتا ہے[2]

## ۱۶۰۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے نام۔

جلولاء کی فتح اور ہاشم کی مدائن واپسی کے بعد حضرت سعدؓ کو خبر ملی کہ جزیرہ (میسوپوٹامیہ) سے ایک فوج ہرقل کی مدد کے لئے اور ... مسلمانوں سے جنگ کے لئے مدائن..

---

[1] طبری ۴/۱۸۷ [2] ابو یوسف ص ۲۶ بیہقی ۹/۹۶ کنز العمال ۳/۲۹۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے مغرب میں واقع غربی فرات کے شہر ہیت روانہ ہوئی ہے، کمانڈر ان چیف نے خلیفہ کو اس کی اطلاع دی تو یہ فرمان آیا:۔

اہل جزیرہ کی فوجوں سے مقابلہ کے لئے عمرو بن مالک بن عتبہ کی قیادت میں ایک فوج ہیت بھیجو۔ اس کے مقدمۃ الجیش کے لیڈر حارث بن یزید عامری ہوں، میمنہ اور میسرہ کی کمان اعلےٰ بالترتیب ربعی بن عامر اور مالک بن حبیب کے ہاتھ میں ہو۔[1]

۱۶۱۔ فاتحین عراق کے نام۔

عراق کے فاتح اکابر کی ایک جماعت نے خلیفہ سے درخواست کی کہ صوافی کو فوج میں تقسیم کرنے کی اجازت دی جائے تو انہوں نے یہ خط بھیجا:۔

صوافی کے پانچ حصوں میں سے چار حصے عراق کے فاتح لشکر کو دیئے جائیں اور پانچواں حصہ (خمس) اس کی مقررہ مدوں میں صرف کے لئے میرے پاس بھیجدیا جائے، اگر فاتحین خود صوافی میں آباد ہونا چاہیں تو انہیں اس کا بھی حق ہے۔[2]

صوافی سے مراد وہ اراضی تھی (۱) جس کے مالک شاہی خاندان کے لوگ تھے۔ (۲) جس کی آمدنی شاہراہوں، ڈاک کے راستوں، پلوں کی مرمت اور آتش کدوں کے لئے وقف تھی (۳) جس کے مالک بھاگ گئے تھے یا جنگ میں مارے گئے تھے (۴) جس میں جنگلات تھے، (۵) جس میں تالاب اور چشمے تھے۔ صوافی سے سالانہ بیس لاکھ روپے (چالیس لاکھ درہم) اور بقول بعض پینتیس لاکھ روپے (ستر لاکھ درہم) آمدنی ہوتی تھی۔[3]

۱۶۲۔ فاتحین عراق کے نام۔

اپنے مفتوحہ اراضی (رقی) پر قبضہ کرلو، اگر تم نے ایسا نہ کیا اور بہت دن گزر گئے فتقادم العهد يلحج (؟) میں اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوتا ہوں

---

[1] طبری ۴/۱۸۷ [2] طبری ۴/۱۸۴ [3] ابو یوسف ص ۵۷، قرشی ص ۶۴، بلاذری ص ۲۸۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مالک تو گواہ رہنا۔[1]

اس خط میں فی سے بظاہر صوافی کی اراضی مراد ہے۔

۱۶۳۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

فتح جلولاء کے بعد کمانڈر ان چیف نے دجلہ کے مغرب میں واقع مدائن سے جلولاء تک مفتوحہ عراق کے کاشتکاروں کا شمار کرایا تو ایک لاکھ اور کچھ اوپر تیس ہزار تعداد آئی۔ انہوں نے خلیفہ سے دریافت کیا کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے تو یہ فرمان آیا:۔

کاشت کاروں کو زراعت کے لئے آزاد چھوڑ دو، ان میں سے جو تم سے لڑے ہوں یا بھاگ کر دشمن سے مل گئے ہوں اور انہیں تم نے پکڑ لیا ہو تو ان کے ساتھ وہی معاملہ کرو جو عراق کے دوسرے کاشت کاروں کے ساتھ کر آئے ہو اور جب میں (کسی پیشہ کے) لوگوں کے بارے میں کوئی ہدایت دوں تو ان جیسے دوسرے پیشہ وروں کے ساتھ بھی میری اسی ہدایت کے مطابق عمل کرو۔[2]

۱۶۴۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

مذکورہ بالا خط کاشتکاروں کے بارے میں تھا۔ حضرت سعدؓ نے ان لوگوں کے متعلق بھی ہدایت طلب کی جو زراعت پیشہ نہیں تھے تو یہ جواب موصول ہوا:۔

غیر زراعت پیشہ لوگوں کو اگر تم نے آپس میں تقسیم نہ کیا ہو تو ان کے ساتھ تمہیں اختیار ہے جیسا چاہو معاملہ کرو اور جو لوگ تمہارے ساتھ لڑے ہوں اور اپنی جائیداد اور زمین چھوڑ کر بھاگ گئے ہوں ان کی جائیداد کے مالک مسلمان ہیں، اگر تم نے انہیں واپس آنے کی دعوت دی ہو اور انہوں نے جزیہ گزار بننا منظور کر لیا ہو، اور ان کی جائداد تقسیم کرنے سے پہلے لوٹا دی ہو تو وہ ذمی ہو کر رہیں گے اور اگر تم نے واپس آنے کی دعوت نہ دی ہو تو فاتح غازی ان کی جائداد کے مالک ہوں گے۔[3]

---

[1] طبری ۴/ ۱۸۴ [2] طبری ۴/ ۱۸۳ [3] ایضاً

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۶۵۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

عراق کی فتح مکمل ہونے کے بعد مدائن سے ایک وفد مدینہ آیا۔ خلیفہ نے ان کے چہرے بے رونق اور جسم دُبلے دیکھ کر سبب دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ عراق کی آب و ہوا ہمیں راست نہیں آئی۔ خلیفہ نے تحقیق کے لئے حضرت سعدؓ کو خط لکھا تو انہوں نے بھی وفد کے قول کی تائید کی، حضرت عمر فاروقؓ نے یہ فرمان بھیجا:۔

عربوں کو وہی جگہ راست آتی ہے جو ان کے اونٹوں کے لئے سازگار ہوتی ہے۔ حضرت سلمانؓ اور حضرت حذیفہؓ کو ایک ایسی (صحت بخش) جگہ تلاش کرنے کے لئے بھیجو جو صحرا اور دریا سے متصل ہو لیکن کوئی دریا میرے اور تمہارے درمیان حائل نہ ہو۔[1]

۱۶۶۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

مذکورہ بالا فرمان کے تحت ہجرت کے ستر ہویں سال ایک نہایت وسیع میدان میں کوفہ کی بنیاد رکھی گئی۔ اس میدان کا ایک بازو دریائے فرات سے سیراب ہونے والے مزروعہ علاقہ سے متصل تھا اور دوسرا صحرائے عرب سے، سب سے پہلے مسجد کی داغ بیل رکھی گئی، مسجد کے صحن کے سامنے گورنر کا مکان بیت المال اور دفاتر بنائے گئے، کچھ دن ہی گزرے تھے کہ بیت المال میں نقب لگا اور بہت سا روپیہ چوری ہو گیا، اس کی خبر خلیفہ کو ہوئی تو انہوں نے یہ خط بھیجا:۔

مسجد ہٹا کر دارالامارہ (گورنر کی رہائش گاہ) کے برابر بناؤ اس طرح کہ مسجد کا اندرونی حصہ دارالامارہ سے متصل ہو۔ مسجد میں نمازیوں کی رات دن موجودگی سے خزانہ محفوظ رہے گا۔[2]

۱۶۷۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

بعض لوگوں کی رائے ہے کہ حضرت سعدؓ نے سرکاری رہائش گاہ بنانے کے لئے خلیفہ سے اجازت مانگی تو یہ جواب دیا۔

---

[1] طبری ۴/۱۸۹ بلاذری ص ۲۸۲ [2] ایضاً ۴/۱۹۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ایسی جگہ بنالو جہاں دھوپ اور بارش سے محفوظ رہو[1] تاریخ دمشق ابن عساکر میں یہ الفاظ زیادہ ہیں :- کیونکہ دنیا عارضی قیام گاہ ہے[2]۔

۱۶۸۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

خلیفہ کے زیر ہدایت حضرت سعدؓ نے مسجد دارالامارۃ کے برابر منتقل کر دی، دارالامارۃ کی عمارت کچی تھی، شاید اسی وجہ سے نقب بھی لگا تھا۔ ایک فارسی رئیس نے اپنی نگرانی میں اسے پختہ سے بنوایا، پتھر کے ستون لگائے اور اس میں محل کی سی شان پیدا کر دی عمارت کے باہر ایک پھاٹک بھی لگایا تھا۔ دارالامارۃ اور مسجد کے ارد گرد بازار تھا اور وہاں غیر معمولی شور کے باعث حضرت سعدؓ اور ان کے عملہ کے کام میں سخت خلل پڑتا۔ لوگوں نے یہ مشہور کر دیا۔ کہ حضرت سعدؓ نے ٹھیکہ دار سے کہا تھا کہ ایسی عمارت بناؤ کہ شور و شغب کی آواز مجھ تک نہ آئے۔ حضرت عمر فاروقؓ کو خبر پہنچی کہ حضرت سعدؓ نے اپنے لئے محل بنوایا ہے جس کے باہر ایک پھاٹک بھی ہے۔ یہ بات انہیں ناگوار ہوئی، انہوں نے اپنے معتمد محمد بن مسلمہ کو مندرجہ ذیل خط دیا اور انہیں تاکید کی کہ پہنچتے ہی حضرت سعدؓ کے محل کا پھاٹک جلا دیں، ایسا ہی کیا گیا خط کا مضمون یہ تھا:۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے ایک محل بنوایا ہے اور اسے قلعہ کی طرح جائے پناہ بنالیا ہے۔ اسے قصر سعد کہا جاتا ہے اور تم نے اپنے اور پبلک کے درمیان ایک پھاٹک بھی لگوایا ہے، یہ تمہارا محل نہیں بلکہ ہلاکت کا محل ہے۔ اس کے اس حصہ میں بود و باش رکھو جو خزانہ سے متصل ہے باقی عمارت بند کر دو۔ محل میں کوئی پھاٹک نہ لگواؤ تاکہ لوگوں کو اندر آنے اور اپنی ضروریات تمہارے سامنے پیش کرنے میں رکاوٹ نہ ہو۔ انہیں تمہاری مجلس میں آنے اور گھر سے نکلتے وقت تم سے ملاقات کا موقع ملنا چاہیئے[3]۔

۱۶۹۔ حضرت عثمان بن حنیفؓ کے نام۔

حضرت عثمان بن حنیفؓ کو حضرت عمر فاروقؓ نے دریائے فرات سے سیراب ہونے والے علاقہ

[1] ازالۃ الخفاء ۲/۱۸۰ [2] فلم ۲۶ جزء ۱۳

www.KitaboSunnat.com



کی پیمائش اور لگان بندی کا کمشنر مقرر کیا تھا۔ جب وہ پیمائش سے فارغ ہوئے تو خلیفہ نے لگان بندی سے متعلق انہیں یہ مراسلہ بھیجا۔

ہر جریب (ایک سو ساٹھ مربع گز) زمین پر خواہ اس پر عملاً کاشت ہوتی ہو یا نہ ہوتی ہو ایک درہم (آٹھ آنے) نقد اور ایک قفیز غلہ مقرر کر دو، انگور کی ہر جریب سے دس درہم (پانچ روپے) اور نرکاریوں کی ہر جریب سے پانچ درہم (ڈھائی روپے) وصول کرو لیکن کھجور اور دوسرے پھلدار درختوں پر ٹیکس نہ لگاؤ۔[1]

۱۷۰۔ حضرت عثمان بن حنیفؓ کے نام۔

عراق کی بہت سی اراضی اور جائداد فارسی شاہی خاندان کی ملک تھی، حضرت عمر فاروقؓ نے اس اراضی سے کچھ لوگوں کو جائداد دیں عطا کیں، ان میں سے ایک جریر بن عبداللہ بجلی تھے جنہوں نے عراق کی جنگوں میں بہادری کے جوہر دکھائے تھے، جریر نے خلیفہ سے عراق میں جائداد مانگی تو انہوں نے جریر کو یہ خط دے کر حضرت عثمان بن حنیفؓ کے پاس بھیجا۔

جریر بن عبداللہ بجلی کو اتنی زمین دے دو جو ان کے گزارہ کے لئے کافی ہو، نہ اس سے کم نہ زیادہ۔[2]

۱۷۱۔ عثمان نے زمین نہیں دی۔ انہیں شاید خط کے جعلی ہونے اندیشہ تھا، انہوں نے خلیفہ سے توفیق چاہی تو یہ جواب آیا۔

زمین کے بارے میں، جریر کا قول اور پیش کردہ خط صحیح ہے، اسے نافذ کر دو، تم نے اچھا کیا کہ مجھ سے رجوع کر لیا۔[3]

۱۷۲۔ حضرت حذیفہ بن یمانؓ کے نام۔

حضرت حذیفہ بن یمان دجلہ سے سیراب ہونے والے علاقہ کی پیمائش اور لگان بندی کے کمشنر تھے ان کا ہیڈ کوارٹر عراق کا مرکزی شہر مدائن تھا، انہوں نے ایک یہودی عورت

---

[1] الربعی ۲/۴۰۰ [2] طبری ۴/۱۴۸ [3] ایضاً

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے شادی کر لی۔ اس کی خبر خلیفہ کو ہوئی تو انہوں نے یہ فرمان بھیجا:۔
مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے اہل کتابی عورت سے شادی کر لی ہے
اسے طلاق دے دو۔[1]

۱۷۳۔ خط کی دوسری شکل۔

میں تاکید کرتا ہوں کہ میرا خط پاتے ہی (اپنی یہودی) بیوی کو طلاق دے دو۔
مجھے ڈر ہے کہ دوسرے مسلمان تمہاری پیروی میں ذمی عورتوں کے حسن و جمال سے
متاثر ہو کر ان سے شادی بیاہ کرنے لگیں گے اور یہ مسلمان عورتوں کے لئے سخت
آزمائش ہو گی۔[2]

۱۷۴۔ خط کی تیسری شکل:۔

اسے طلاق دے دو۔ تم فارسی علاقہ میں ہو اور مجھے اندیشہ ہے کہ جاہل لوگ کہیں گے
کہ رسول اللہ ﷺ کے ایک ساتھی نے کافر عورت سے شادی کر لی ہے۔ وتحلیل الرخصة
التی کانت من اللہ فیتزوجوا النساء المجوس۔[3] (؟)

۱۷۵۔ حضرت حذیفہ بن یمانؓ کے نام۔

حضرت حذیفہؓ نے اس حکم کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے پوچھا کیا کتابی عورت
سے شادی جائز نہیں ہے تو یہ جواب موصول ہوا:۔
کتابی عورت سے شادی جائز ہے لیکن چونکہ عجمی عورتیں دلفریب ہوتی ہیں اس لئے اگر تم
تم نے ان سے شادی کی تو وہ تمہاری عرب بیویوں پر چھا جائیں گی۔[4]

۱۷۶۔ خط کی دوسری شکل:۔

کتابی عورت سے شادی حرام تو نہیں ہے لیکن مجھے ڈر ہے کہیں تم کتابی رنڈیوں
سے شادی بیاہ نہ کرنے لگو۔[5]

۱۷۷۔ حضرت حذیفہ بن یمانؓ کے نام۔

یہ خط عبدالرحمٰن حنبلی نے اپنی الاستخراج لاحکام الخراج میں نقل کیا ہے، حضرت حذیفہؓ

---

[1] طبری ۱/۲۷۱۲ [2] ازالۃ الخفاء ۲/۱۱۱، ۱۸۱ [3] کنز العمال ۸/۳۰۱ [4] ۱۵/۱۴۷ [5] جصاص ۲/۳۲۴

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نے خلیفہ سے پوچھا کہ میرے علاقہ کے کچھ لوگ لگان لگنے سے پہلے اسلام لے آئے تھے اور کچھ لگان وجزیہ لگنے کے بعد مسلمان ہوئے ہیں، بتائیے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے تو حضرت عمر فاروق رضؓ نے لکھا:

جو لوگ لگان اور جزیہ لگنے سے پہلے اسلام لے آئے ہوں ان سے زمین کا عشر لو اور جزیہ ساقط کر دو اور جو لگان وجزیہ گذار ہونے کے بعد اسلام لائے ہوں ان سے لگان وصول کرو (جزیہ نہ لو) کیونکہ ان کی سرزمین اس وقت ہماری ملک ہو چکی تھی جب وہ غیر مسلم تھے[1]

۱۷۸۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضؓ کے نام۔

مسلمانوں کو ان کے وظیفے اور راشن دے دو۔ حضرت حذیفہ رضؓ نے خلیفہ کو مطلع کیا کہ سب کو دینے کے بعد بہت سا روپیہ اور راشن بچ رہا ہے تو یہ فرمان موصول ہوا۔ یہ دولت غیر مسلموں سے لڑ کر غازیوں نے حاصل کی ہے۔ یہ عمر اور ان کے کنبہ کا مال نہیں ہے، اسے بھی غازیوں میں تقسیم کر دو[2]

۱۷۹۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کے نام۔

ذیل کے خط کا سیاق وسباق بقول سیف بن عمر یہ ہے کہ شام کی فتح اور ہرقل قیصر کے شام سے خروج کے بعد حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضؓ اپنے ہیڈ کوارٹر حمص میں مقیم تھے اور حضرت خالد بن ولید رضؓ شمال کے سرحدی شہروں پر حملے کر رہے تھے کہ بیسو پوٹامیہ کے عیسائیوں نے قیصر سے خط وکتابت کر کے مسلمانوں پر حملہ کرنے کا معاہدہ کر لیا اور کچھ عرصہ بعد قیصر اور بیسو پوٹامیہ کی فوجوں کے ساتھ حمص پر چڑھائی کی، ان کے کئی ڈویژن شام کی دوسری چھاؤنیوں (اجناد) کی طرف بھیج دیئے گئے تاکہ انہیں حضرت ابو عبیدہ رضؓ کی مدد کو جانے سے باز رکھیں، حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے حضرت خالد رضؓ اور کئی دوسرے فوجی سالاروں کو حمص بلا لیا۔ پھر بھی ان کی قوت اتنی نہ ہوئی کہ وہ دشمن کا خاطر خواہ مقابلہ کر سکتے، دشمن نے وہ سارے راستے روک لئے جن سے مسلمان فوجیں اپنے اڈوں سے حمص آسکتیں، حضرت ابو عبیدہ رضؓ نے حمص کے قلعہ میں پناہ

---

[1] حنبلی ص ۱۴۲ [2] کنز العمال ۳/۳۱۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لی اور ارجنٹ خط بھیج کر خلیفہ کو صورتِ حال سے مطلع کیا اور کمک مانگی۔ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت سعدؓ کو جو کوفہ میں بس چکے تھے یہ خط لکھا۔

جس دن یہ خط موصول ہو اسی دن ایک فوج قعقاعؓ بن عمرو کی سرکردگی میں حمص بھیجو۔ وہاں حضرت ابو عبیدہؓ کا محاصرہ کر لیا گیا ہے۔ فوج کو جلد از جلد حمص پہنچنے کی تاکید کر دی جائے [1]

۱۸۰۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

حضرت سہیل بن عدیؓ کی سرکردگی میں ایک فوج جزیرہ کے شہر رقہ بھیجو، جزیرہ کے لوگوں نے ہی بزنطیوں کے حمص پر حملہ کے لئے ابھارا ہے اور ان سے پہلے قرقیسیا کے باشندے یہی حرکت کر چکے ہیں، دوسری فوج حضرت عبداللہ بن عتبانؓ کی سالاری میں (جزیرہ کے شہر) نصیبین پر چڑھائی کے لئے روانہ کرو، یہاں کے باشندوں کو بھی اہل قرقیسیا نے حملہ کے لئے اکسایا تھا، جب یہ دونوں سالار رقہ اور نصیبین سے فارغ ہو جائیں تو حران اور (جزیرہ کے پایۂ تخت) رہا کا قصد کریں، ایک تیسری فوج حضرت ولید بن عقبہ کی کمان میں جزیرہ کے (عیسائی) عرب قبائل ربیعہ اور تنوخ کی جانب روانہ کرو اور حضرت عیاض بن غنمؓ کو بھی جزیرہ کے محاذ پر بھیجو، اگر جنگ ہو تو دوسرے سارے سالاران فوج حضرت عیاضؓ کے ماتحت ہوں گے [2]

۱۸۱۔ خط کی دوسری شکل:۔

جزیرہ پر فوج کشی کے موضوع پر حضرت سیف بن عمر کا بیان کیا ہوا خط اوپر پیش کیا گیا۔ اسی موضوع پر سیرۃ النبی کے مصنف محمد بن اسحاق مدنی نے حسب ذیل خط نقل کیا ہے۔

خدا نے شام و عراق مسلمانوں کو فتح کرائے۔ اب تم ایک لشکر کوفہ سے جزیرہ فتح کرانے بھیجو، اس فوج کی کمان ان تین افراد میں سے کسی ایک کے ہاتھ میں ہو، حضرت خالد بن عرفطہ، حضرت ہاشم بن عتبہ اور حضرت عیاض بن غنم [3]

---

[1] طبری ۴/۱۹۵۔ [2] ایضاً ۴/۱۹۶۔ [3] طبری ۴/۱۹۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۸۲۔ برنطی قیصر کے نام۔

جیسا کہ خطبہ ۱۸۰ میں بیان ہوا، حضرت عمر فاروقؓ نے جزیرہ کی مہم چار افسروں کے سپرد کی تھی جن میں سے ایک حضرت ولید بن عقبہؓ تھے، ان کو حکم تھا کہ جزیرہ کے عرب قبائل کو مسلمانوں کے ساتھ ملا کر نطیوں سے لڑنے کی دعوت دیں، یہ دعوت قبیلہ ایاد کے علاوہ سب نے مان لی، کچھ قبیلے مسلمان بھی ہو گئے، قبیلہ ایاد کے کئی ہزار افراد گھر بار چھوڑ کر برنطی قلمرو میں چلے گئے، حضرت ولید بن عقبہؓ نے مرکز کو اس کی اطلاع دی تو حضرت عمر فاروقؓ نے یہ تہدید آمیز مراسلہ قیصر کو بھیجا:۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک عرب قبیلہ ہمارا ملک چھوڑ کر تمہاری قلمرو میں چلا گیا ہے یہ قبیلہ لوٹا دو ورنہ ہم دارالاسلام کے عیسائیوں سے معاہدہ توڑ کر انہیں جلاوطن کر کے تمہارے ملک میں بھیج دیں گے[1]

قیصر کے حکم سے قبیلہ ایاد کے چار ہزار آدمی اسلامی قلمرو میں لوٹ آئے، جزیرہ پر مسلمانوں کا قبضہ بقول سیف بن عمر ۱۷ھ اور مقبول ابن اسحاق ۱۹ھ میں ہوا۔

۱۸۳۔ حضرت ولید بن عقبہؓ کے نام۔

جزیرہ کا ایک بڑا اور ممتاز عیسائی عرب قبیلہ تغلب تھا۔ حضرت ولیدؓ نے اس کے اکابر کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ لیکن وہ ترکِ مذہب کے لیے تیار نہیں ہوا اور جزیہ گزار ہو کر اس نے اپنی جان مال اور مذہب کی امان لینے پر اصرار کیا۔ حضرت ولیدؓ نے کہا کہ تم عرب ہو اور عربوں کو جزیہ دینے کا حق نہیں ہے تمہیں مسلمان ہونا پڑے گا۔ تغلب کے اکابر نے اپنا مذہب چھوڑنے سے پھر انکار کر دیا اور حضرت ولیدؓ سے درخواست کی کہ ہمارے معاملہ میں خلیفہ سے رجوع کیا جائے، حضرت ولیدؓ نے صورتِ حال سے حضرت عمر فاروقؓ کو مطلع کیا تو یہ جواب آیا:۔

صرف جزیرہ نمائے عرب کے بسنے والے عربوں کے لئے اسلام قبول کرنا ضروری ہے، تغلبی عرب اگر اسلام قبول نہ کریں اور جزیہ دینے کو تیار ہوں تو

[1] طبری ۴/ ۱۹۸۰، ابن خلدون ۲/ ۱۰۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



انہیں ایسا کرنے کی اجازت دی جائے، بشرطیکہ وہ آئندہ اپنے بچوں کو عیسائی بنانے سے باز رہنے کا عہد و پیمان کریں، جزیہ گزار ہونے کے بعد اگر کوئی تغلبی عرب مسلمان ہو تو اس کا اسلام قبول کر لیا جائے۔[1]

## ۱۸۴۔ حضرت نعمان بن عدیؓ کے نام۔

حضرت نعمان بن عدی صحابی کو حضرت عمر فاروقؓ نے ضلع میسان (زیریں عراق) محصل خراج مقرر کیا، جب حضرت نعمانؓ مدینہ سے جانے لگے تو ان کی بیوی وطن چھوڑ کر پردیس جانے کے لئے تیار نہ ہوئیں اور حضرت نعمانؓ کو تنہا جانا پڑا۔ میسان کی شادابی اور آسائش حضرت نعمانؓ کو بہت بھائی اور انہوں نے بیوی کو بلانے کے لئے شوق انگیز شعر لکھے جن میں سے چند یہ ہیں:۔

من مبلغ الحسناء ان حلیلها ... بمیسان یسقی فی زجاج وحنتم

کوئی ہے جو میری بیوی کو یہ خبر پہنچا دے کہ تمہارے شوہر کو شیشہ کے گلاس اور فیروزی جگ سے شراب پلائی جاتی ہے۔

اذا شئت غنتنی ودونی قریة ... ومتکئة یعذو علی کل منسم

جب گانا سننے کو میرا جی چاہتا ہے تو سر راہ ناچنے والا چنگ نواز اور گاؤں کے مقدم مجھے گانا سناتے ہیں۔

لعل امیر المومنین یسوءه ... تنادمنا فی الجوسق المتهدم

اگر امیر المومنین کو معلوم ہو جائے کہ میں ساتھیوں کے ساتھ ٹوٹے قلعہ میں بیٹھ کر شراب پیتا ہوں تو مجھے اندیشہ ہے کہ وہ ناراض ہوں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حٰمٓ تنزیل الکتاب من اللہ العزیز العلیم غافر الذنب وقابل التوب شدید العقاب ذی الطول۔ واضح ہو کہ تمہاری وہ نظم جس کا ایک شعر ہے:۔

لعل امیر المومنین یسوءه ... تنادمنا فی الجوسق المتهدم

میں نے سنی واقعی مجھے تمہارے یہ شعر برے لگے اور میں تمہیں معزول کرتا ہوں۔[2]

---

[1] طبری ۴/۱۹۸ [2] ابن الحدید ۳/۹۸، استیعاب ۱/۲۹۶، بلاذری ص ۳۹۳، یاقوت ۸/۲۸۸، ازالۃ الخفاء ۲/۳۷، کنز العمال ۲/۱۷۵، ابن جوزی ص ۸۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



طبقات ابن سعد (لائڈن ۴/ ۱۰۳) میں ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے اشعار سُن کر کہا۔ بلاشبہ مجھے یہ اشعار برے لگے ہیں، اگر کوئی نعمان کے پاس جائے تو کہدے کہ میں نے انہیں معزول کر دیا ہے۔ ابن سعد کے راویوں نے معزولی کے خط کا ذکر نہیں کیا۔

۱۸۵۔ کوفہ کے قاضی حضرت ابو قرۃؓ کے نام۔

کچھ لوگ یہ کہہ کر سرکاری روپیہ لیتے ہیں کہ ہم جہاد کے لئے جائیں گے، پھر جب حاکم انہیں جہاد پر جانے کا حکم دیتے ہیں تو وہ ٹال دیتے اور جہاد کے لئے نہیں جاتے[1]

۱۸۶۔ حضرت قاضی شُریحؒ کے نام۔

یہ سنہ ۱۸ھ میں کوفہ کے قاضی مقرر ہوئے اور ساٹھ سال سے زیادہ اس منصب پر فائز رہے۔

اگر تمہارے پاس ایسا مسئلہ آئے جس کا حل قرآن میں ہو تو اس کے مطابق فیصلہ کرو اور کسی مجتہد کی رائے کی طرف دھیان نہ دو اور اگر مسئلہ ایسا ہو جس کا حل قرآن میں نہ ہو لیکن سنت میں ہو تو اس کے مطابق عمل کرو اور قرآن و سنت دونوں میں موجود نہ ہو تو مستند و ممتاز مجتہدوں کی رائے کا سہارا لو اور اگر انہوں نے بھی کوئی قانونی حل فراہم نہ کیا ہو تو تمہیں اختیار ہے خواہ اپنے اجتہاد سے کام لو خواہ مجھ سے رجوع کر لو اور میرا خیال ہے، بہتر یہی ہے کہ مجھ سے رجوع کر لو[2]

۱۸۷۔ قاضی حضرت شُریحؒ کے نام۔

عدالت میں نہ لڑو۔ نہ جھگڑو، نہ بیچو، نہ خریدو اور جب غصہ میں ہو تو کوئی مقدمہ فیصل نہ کرو[3]

---

[1] ابن سعد ۶/ ۱۰۲ [2] بیہقی ۱۰، کنز العمال ۱۰/ ۱۷۵ و ۳/ ۱۷۳۔ ابن قیم (اعلام الموقعین مصر) ۱/ ۵۱ و ۷۰، ازالۃ الخفاء ۲/ ۸۵۔ ۸۶، باختلاف متن [3] حاظ ۲/ ۷۵،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بعض راوی کہتے ہیں کہ مذکورہ بالا دونوں خطوں کی بیشتر ہدایات خلیفہ نے حضرت شریحؒ کو زبانی دی تھیں جب وہ اپنے عہدہ کا چارج لینے کوفہ روانہ ہو رہے تھے۔ ہدایات کے یہ الفاظ تھے :-

قرآن میں تمہیں جو فیصلہ ملے اسے بے چون وچرا اختیار کر لو اور اگر نہ ملے تو سنت کی طرف رجوع کرو، اگر وہاں بھی نہ ملے تو اپنے اجتہاد سے کام لو، اس کے علاوہ عدالت میں نہ کسی سے لڑو نہ جھگڑو نہ کوئی چیز خریدو نہ بیچو۔[1]

۱۸۸۔ حضرت قاضی شریح رح کے نام۔

(چھوٹے بڑے) دانتوں اور (چھوٹی بڑی) انگلیوں کے تاوان میں کوئی فرق نہیں ہے۔[2]

۱۸۹۔ قاضی حضرت شریحؒ کے نام۔

یا وہ بچہ جسے اس کی ماں دارالحرب سے دارالاسلام لائے اس (ماں) کا وارث نہیں ہو سکتا جب تک کہ گواہ اس کے باپ کی شہادت نہ دیں کہ بچہ اسی کا ہے، چاہے ماں اپنا بچہ ثابت کرنے کے لئے اسے ولادت کے چیتھڑوں ہی میں لپیٹ کر کیوں نہ لائے۔[3]

۱۹۰۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

یزدجرد نے جب دیکھا کہ ایک طرف عرب فوجیں عراق میں گھس پڑی ہیں اور دوسری طرف انہوں نے اہواز کے ایک اہم حصہ پر قبضہ کر لیا ہے تو وہ سخت پریشان ہوا اس نے اہواز اور فارس میں اپنے ماتحت حاکموں کو غیرت دلائی اور ان پر دباؤ ڈالا کہ عربوں کو ملک سے نکالنے کے لئے تن، من، دھن کی بازی لگا دیں۔ عراق اور اہواز کے رئیسوں میں جوش پیدا ہو گیا اور وہ شد و مد سے فوجی تیاری میں مشغول ہو گئے۔ اہواز کے عرب کمانڈر ان چیف حرقوص بن زہیر کو خبر پہنچی کہ علاقہ کے جزیہ گزار فارسی حاکم ہرمزان نے ایک بڑی فوج تیار کی ہے اور فارس و عراق کے رئیسوں کے تعاون

---

[1] بیہقی ۱۰/۱۱۰ [2] کنز العمال ۸/۱۶ [3] ایضاً ۷/۳۰۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے مسلمانوں پر حملہ کا منصوبہ بنایا ہے۔ انہوں نے حضرت عمر فاروقؓ کو صورت حال سے مطلع کیا اور کمک مانگی۔ خلیفہ نے کوفہ کے گورنر حضرت سعدؓ کو یہ ارجنٹ مراسلہ بھیجا:۔

اہواز کے محاذ پر جلد ایک بڑی فوج بھیجو جس کے سالارِ اعلیٰ حضرت نعمان بن مقرنؓ ہوں اس فوج کے سالار سوید بن مقرن، عبداللہ بن ذی سہمین، جریر بن عبداللہ حمیری اور جریر بن عبداللہ بجلی (رسالوں کے ساتھ) ہرمزان کے مستقر کا رخ کریں اور تحقیق کریں (کہ اس کے بارے میں نقض عہد کی جو افواہ گرم ہے کہاں تک درست ہے اور) اس کے ارادے کیا ہیں۔[1]

۱۹۱۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

حضرت سعدؓ کو مذکورہ بالا فرمان لکھنے کے بعد ذیل کا مراسلہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو جو اس وقت بصرہ کے گورنر تھے ارسال کیا:۔

اہواز کو ایک بڑی فوج سہیل بن عدی کے برادر سہیل بن عدی کی قیادت میں روانہ کرو، ان کے ساتھ یہ سالار ہوں:۔ براء بن مالک، عاصم بن عمرو، مجزاۃ بن ثور، کعب بن ثور، عرفجہ بن ہرثمہ، حذیفہ بن محصن، عبدالرحمٰن بن سہل اور حصین بن معبد، بصرہ اور کوفہ کی کل فوجوں کی کمان ابوسبرہ بن رہم (صحابی) کو تفویض کرو، جو فوجیں بطور کمک بعد میں آئیں وہ بھی ابوسبرہ کے ماتحت ہونگی۔[2]

۱۹۲۔ جندی سابور کی فوج کے نام۔

عرب فوجیں رام ہرمز، ایذج، تستر اور سوس فتح کر کے اہواز کے آخری اہم شہر جندی سابور کا محاصرہ کئے ہوئے تھیں کہ ان کے ایک غلام نے کسی کو اطلاع کئے بغیر ایک تیر میں پروانۂ امان باندھ کر شہر پناہ کے اندر پھینکا، شہر کے لوگوں کو سخت پریشانی میں یہ پیغام ملا تو انہوں نے دروازے کھول دیئے اور ان کے چوپائے باہر نکل آئے۔ مسلمان یہ حال دیکھ کر حیران ہوئے اور اہل شہر سے دروازہ کھولنے کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے کہا کہ تم نے جو پروانۂ امان تیر میں باندھ کر پھینکا تھا اسے دیکھ کر ہم نے دروازے کھول دیئے ہیں۔[3]

---

[1] طبری ۴/۲۱۵ [2] ایضاً

www.KitaboSunnat.com



جزیہ دے کر اپنی جان، مال اور مذہب کی امان چاہتے ہیں، مسلمانوں نے کیمپ میں تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ ایک غلام نے یہ اقدام کیا تھا۔ ان کے فوجی اکابر نے کہا کہ پروانۂ امان ہماری بغیر اجازت ایک غلام نے پھینکا تھا۔ ہم اس کے پابند نہیں ہیں، اعیانِ شہر نے پروانہ امان آپ ہی کی طرف آیا ہے اسے چاہے آپ نے بھیجا ہو یا آپ کے غلام نے، اگر آپ اس کا احترام کرنے کو تیار نہیں ہیں تو ہم شہر پناہ کے دروازے بند کئے لیتے ہیں، اس باب میں حضرت عمر فاروقؓ سے رجوع کیا گیا تو انہوں نے لکھا۔

خدا نے ایفائے عہد کا مرتبہ بہت بلند رکھا ہے۔ تم اس وقت تک باوفا نہیں ہو سکتے جب تک ایفائے عہد کی صحت میں شک کے باوجود ایفائے عہد نہ کرو۔ جندی سابور کے باشندوں کے ساتھ جو وعدہ غلام کے پروانہ میں کیا گیا ہے، اسے پورا کرو اور اہل شہر کو امان دے دو[1]

۱۹۳۔ خط کی دوسری شکل۔

اخبار و آثار کے بعض ناقلوں کی رائے میں پروانہ امان کا واقعہ صوبہ فارس کے ساحلی شہر سیراف کے محاصرہ کے دوران پیش آیا تھا اور حضرت عمر فاروقؓ کے خط کا مضمون یہ تھا۔

مسلمان غلام (مسلمانوں کے غلام۔ کتاب الاموال ابن سلام) کی حیثیت دوسرے مسلمانوں کی سی ہے، اگر غلام امان دیدے تو یہ ایسا ہے گویا مسلمانوں نے امان دی ہو، لہٰذا امان نافذ کر دی جائے[2]

۱۹۴۔ خط کی تیسری شکل۔

غلام سے مسلمانوں کو قوت حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے اس کی امان مسلمانوں کی امان کے برابر ہے[3]

۱۹۵۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

کسی گھوڑے کو خصی نہ کرو اور نہ دو میل سے زیادہ دوڑاؤ[4]

---

[1] طبری ۴/۲۳۱ [2] بلاذری ص ۳۸۲ ابن سلام ص ۱۷۸، یاقوت ۵/۱۸۶ [3] بلاذری ص ۳۸۳
[4] سرخسی ۱/۶۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۱۹۶۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

ایک مسلمان نے کوفہ کے خزانہ میں ڈاکہ ڈالا۔ گورنر نے خلیفہ کو اس واقعہ کی خبر کی تو یہ جواب آیا:۔

چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔[1]

۱۹۷۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام یا حضرت عمار بن یاسرؓ کے نام۔

حضرت عمار بن یاسرؓ حضرت سعدؓ کے بعد کوفہ کے گورنر ہوئے تھے۔

بغداد کے ماتحت علاقہ نہر الملک کی مالک ایک ذمی عورت تھی وہ مسلمان ہوگئی اور اس نے گورنر کوفہ سے درخواست کی کہ چونکہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے مجھ سے لگان کی بجائے عشر (دسواں حصہ) وصول کیا جائے جو مسلمانوں سے وصول کیا جاتا ہے۔ گورنر نے اس معاملہ میں خلیفہ سے رجوع کیا تو انہوں نے عورت کی درخواست مسترد کر دی ان کی رائے تھی کہ چونکہ زمین اس کے مسلمان ہونے سے پہلے بزور شمشیر مسلمانوں کی ملک ہو چکی ہے اس لئے اس کے مسلمان ہونے کے باوجود اسے لگان سے چھوٹ نہیں دی جا سکتی۔ خلیفہ کا فرمان ان دو جملوں پر مشتمل تھا:۔

زمین عورت کو دے دی جائے اور اس سے لگان وصول کیا جائے۔[2]

۱۹۸۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

مالِ غنیمت سے ہر غازی کو حصہ دینے کے بعد حضرت سعدؓ کے پاس کچھ روپیہ بچ رہا انہوں نے خلیفہ سے دریافت کیا کہ اسے کس طرح ٹھکانے لگایا جائے، تو یہ جواب دیا:۔

بچا ہوا روپیہ قرآن خوانوں کو دے دو۔

اس فرمان کے بعد حضرت سعدؓ کے پاس دو شہسوار آئے جنہیں قرآن تو یاد نہ تھا لیکن انہوں نے جنگ میں کارہائے نمایاں انجام دیئے تھے۔ ان میں سے ایک نے جس کا نام لبید بن ربیعہ تھا کچھ شعر بھی کہے جن میں اپنی ممتاز جنگی خدمات کا ذکر کر کے انعام حاصل کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی، حضرت سعدؓ نے خلیفہ سے بچا ہوا روپیہ ان دونوں کو دینے کی

---

[1] ابو یوسف صـ ۱۷۱ [2] سرخسی ۴/ ۲۸۵، ابن سلام صـ ۸۷ (مخاطب خط طارق بن شہاب)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اجازت مانگی تو انہوں نے اجازت پر مشتمل یہ خط بھیجا۔

دونوں بہادروں کو ان کی جنگی کارگزاری کے صلہ میں فاضل روپیہ دے دو۔[1]

۱۹۹۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

بشر نے یہ دیکھ کر کہ حکومت کارگزار غازیوں کو ان کی بہادری کا انعام دینے کی طرف مائل ہے وہ اشعار جو حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو سنائے تھے خلیفہ کو لکھ بھیجے، ان کا خلیفہ پر خاطر خواہ اثر ہوا۔ اور انہوں نے حضرت سعدؓ کو یہ خط لکھا۔

بشر بن ربیعہ کو کارگزار غازیوں کی فہرست میں داخل کر لو۔[2]

کارگزار غازیوں (اہل البلار) کی سالانہ تنخواہ ڈھائی ہزار درہم تھی اور عام غازیوں کی دو ہزار۔

۲۰۰۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

کوفہ کے لوگوں کو جب معلوم ہوا کہ خلیفہ نے قرآن خوانوں (خط ۱۹۸) کو انعام دینے کا حکم دیا ہے تو انہوں نے بڑی تعداد میں قرآن پڑھنا شروع کر دیا اگلے سال حضرت سعدؓ نے خلیفہ کو مطلع کیا کہ پچھلے سال کے سات قرآن خوانوں کے مقابلہ میں اس سال ستر قرآن خوان ہیں، حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے سابقہ حکم پر نظر ثانی کی اور لکھا۔

فاضل رقم کارگزار غازیوں نیز ان لوگوں میں بانٹ دو جن کے ہاتھوں دشمن کو خوب زک پہنچی ہو۔[3]

۲۰۱۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

اگر تم معلوم کرنا چاہو کہ خدا تمہیں کتنا چاہتا ہے تو یہ دیکھو کہ لوگ تمہیں کتنا چاہتے ہیں۔ یاد رہے کہ لوگوں کو تم سے جتنا زیادہ فائدہ پہنچے گا اتنا ہی زیادہ انعام خدا وندی سے تم بہرہ ور ہو گے۔[4]

۲۰۲۔ خط کی دوسری شکل۔

اے (بنو اہیب کے) سعد، جب خدا کسی بندہ کو چاہتا ہے تو اس سے

---

[1] ابن حجر ۱/۱۷۲ [2] ابن حجر ۱/۱۷۲ [3] ایضاً [4] ابن عبد ربہ ۲/۳۱۲ و ۱/۲۳۲ (مخاطب خط حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



لوگوں کا چہیتا بنا دیتا ہے، پس یہ معلوم کرنے کے لئے کہ خدا تمہیں کتنا چاہتا ہے یہ دیکھو کہ لوگ تمہیں کتنا چاہتے ہیں یاد رہے کہ خدا کو جتنا خوش رکھو گے اتنا ہی اس کے انعام و اکرام سے بہرہ ور ہو گے[1]

۲۰۳۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے نام۔

فارس کے بادشاہ یزدجرد نے جب دیکھا کہ عربوں نے اہواز کا صوبہ بھی فتح کر لیا ہے اور ان کے حوصلے برابر بڑھتے جا رہے ہیں تو اس نے ملک کے صوبے داروں کو ارجنٹ خط لکھے اور ان سے فوجیں طلب کیں۔ اس نے عربوں سے مقابلہ کے لئے صوبہ جبال کا قلعہ بند اور کوہستانی شہر نہاوند منتخب کیا جہاں اسے بہت سی دفاعی سہولتیں حاصل تھیں۔ حضرت عمر فاروقؓ کو یزدجرد کی فوجی تیاری کی خبر موصول ہوئی تو انہوں نے گورنر کوفہ حضرت سعدؓ کو یہ خط بھیجا:۔

نعمان (بن مقرن) نے مجھے لکھا ہے کہ تم نے انہیں تحصیل خراج کا کام سونپا ہے جو انہیں ناپسند ہے۔ ان کے دل میں جہاد کی لگن ہے۔ لہٰذا تم وقت کی سب سے اہم مہم نہاوند کا انہیں سپہ سالار بنا کر بھیجو[2]

۲۰۴۔ حضرت نعمان بن مقرنؓ کے نام۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، اللہ کے بندے عمر امیر المومنین کی طرف سے حضرت نعمان بن مقرنؓ کو سلام علیک، اس معبود کا سپاس گزار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ فارسیوں کی ایک بڑی فوج تم سے لڑنے نہاوند میں جمع ہوئی ہے۔ میرا خط پاکر خدا کے حکم و مدد سے ان مسلمانوں کے ساتھ جو تمہارے پاس ہیں نکل کھڑے ہو۔ انہیں پتھریلے یا دشوار گزار راستوں سے مت لے جانا نہ انہیں کسی جائز حق سے محروم کرنا ورنہ وہ اسلام سے منحرف ہو جائیں گے۔ جنگلوں سے بھی انہیں نہ گزارنا (جہاں وہ بیماریوں میں مبتلا ہوں یا درندوں کا لقمہ بنیں) مجھے ایک مسلمان کی جان ایک لاکھ

---

[1] ازالۃ الخفاء ۲/۱۸۲ [2] طبری ۴/۲۳۲ [3] مدائن سے اندازاً ساڑھے تین سو میل شمال مشرق میں ایک کوہستانی ضلع تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دینار سے زیادہ عزیز ہے۔

۲۰۵۔ خط کی دوسری شکل۔

بعد سلام کے واضح ہو کہ اہل کوفہ نے مجھے مطلع کیا ہے کہ فارسی لشکر بہت بڑی تعداد میں اسلام کا چراغ گل کرنے نہاوند میں جمع ہوا ہے، مجھے خدا کے فضل سے پوری امید ہے کہ مسلمانوں کو فتح حاصل ہوگی۔ میں نے اہل کفر وضلالت کے لئے ایک لشکر تیار کیا ہے اور تمہیں اس کا سالار مقرر کرتا ہوں۔ یہ خط پاکر تمہیں چاہیئے کہ ان مسلمانوں کے ساتھ جو چلنے کو تیار ہوں۔ مدائن کا رخ کرو۔ اور وہاں قصر ابیض کے پاس کیمپ لگاؤ تاکہ بصرہ اور کوفہ سے جو فوجیں اس مہم کے لئے مقرر کی گئی ہیں تم سے آملیں۔ جب ساری فوج یکجا ہو جائے تو تم خدا کی مدد اور نظر کرم پر بھروسہ کر کے نہاوند کو روانہ ہو جانا اور وہاں پہنچ کر جنگی کاروائی شروع کر دینا مجھے پوری امید ہے کہ خدا تمہاری مدد کرے گا اور دشمن سرنگوں ہوگا۔ سائب بن اقرع کو تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ انہیں جو کام سونپا ہے تمہیں زبانی بتائیں گے اور تمہارے ساتھ رہیں گے۔ تم پر لازم ہے کہ خدا کی مدد اور فضل پر بھروسہ رکھو اور اس کے وعدہ کو برحق سمجھو جو اس نے فارس وشام کی فتح کا ہم سے کیا ہے۔ خدا اپنے وعدہ سے کبھی نہیں پھرتا ان اللہ لایخلف المیعاد۔ جب دشمن سے تمہارا مقابلہ ہو تو تم پامردی سے ڈٹے رہنا اور صبر کا دامن مضبوطی سے پکڑے رہنا۔ خدا صبر کرنے والوں کے حق میں فرماتا ہے کہ انہیں بے اندازہ انعام ملے گا۔ یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب[1]

اس سے ملتا جلتا خط ناسخ التواریخ میں بھی موجود ہے، جلد ۲ ص ۳۹۶۔

۲۰۶۔ حضرت نعمان بن مقرنؓ کے نام۔

مذکورہ بالا خط کے راوی محمد بن اسحاق ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خلیفہ نے

[1] ابن اعثم ص ۷۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



دینار سے زیادہ عزیز ہے۔

۲۰۵۔ خط کی دوسری شکل۔

بعد سلام کے واضح ہو کہ اہل کوفہ نے مجھے مطلع کیا ہے کہ فارسی لشکر بہت بڑی تعداد میں اسلام کا چراغ گل کرنے نہاوند میں جمع ہوا ہے، مجھے خدا کے فضل سے پوری امید ہے کہ مسلمانوں کو فتح حاصل ہوگی۔ میں نے اہل کفر و ضلالت کے لئے ایک لشکر تیار کیا ہے اور تمہیں اس کا سالار مقرر کرتا ہوں۔ یہ خط پاکر تمہیں چاہیے کہ ان مسلمانوں کے ساتھ جو چلنے کو تیار ہوں۔ مدائن کا رخ کرو۔ اور وہاں قصر ابیض کے پاس کیمپ لگاؤ تاکہ بصرہ اور کوفہ سے جو فوجیں اس مہم کے لئے مقرر کی گئی ہیں تم سے آملیں۔ جب ساری فوج یکجا ہو جائے تو تم خدا کی مدد اور نظر کرم پر بھروسہ کر کے نہاوند کو روانہ ہو جانا اور وہاں پہنچ کر جنگی کاروائی شروع کر دینا۔ مجھے پوری امید ہے کہ خدا تمہاری مدد کرے گا اور دشمن سرنگوں ہوگا۔ سائب بن اقرع کو تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ انہیں جو کام سونپا ہے تمہیں زبانی بتائیں گے اور تمہارے ساتھ رہیں گے۔ تم پر لازم ہے کہ خدا کی مدد اور فضل پر بھروسہ رکھو اور اس کے وعدہ کو برحق سمجھو جو اس نے فارس و شام کی فتح کا ہم سے کیا ہے۔ خدا اپنے وعدہ سے کبھی نہیں پھرتا ان اللہ لایخلف المیعاد۔ جب دشمن سے تمہارا مقابلہ ہو تو تم پامردی سے ڈٹے رہنا اور صبر کا دامن مضبوطی سے پکڑے رہنا۔ خدا صبر کرنے والوں کے حق میں فرماتا ہے کہ انہیں بے اندازہ انعام ملے گا۔ یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب[1]

اس سے ملتا جلتا خط ناسخ التواریخ میں بھی موجود ہے، جلد ۲ ص ۳۹۶۔

۲۰۶۔ حضرت نعمان بن مقرنؓ کے نام۔

مذکورہ بالا خط کے راوی محمد بن اسحاق ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ خلیفہ نے

---

[1] ابن اعثم ص ۷۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



گورنر کوفہ کو ہدایت کی تھی کہ حضرت نعمان بن مقرنؓ کو نہاوند میں فارسی افواج سے لڑنے کے لئے بھیجیں۔ مراسلہ ذیل سیف بن عمر نے نقل کیا ہے۔ ان کی رائے ہے کہ خلیفہ نے خود حضرت نعمانؓ کو نہاوند جانے کا حکم دیا تھا جب وہ اہواز میں ایک فوجی مہم انجام دینے گئے ہوئے تھے۔ حسب تصریح سیف جب حضرت نعمانؓ عراق کے ضلع لشکر کے محصل لگان تھے تو خلیفہ نے انہیں ہواز بھیجا تھا جہاں اس صوبہ کے فارسی حاکم ہرمزان نے جزیہ کا معاہدہ توڑ کر کئی فارسی حلیفوں کے ساتھ بغاوت کر دی تھی حضرت نعمانؓ اہواز میں ہرمز اور ایذج نیز دوسری کئی اہم فتوحات حاصل کر کے دم لے رہے تھے کہ حضرت عمر فاروقؓ کا یہ مراسلہ انہیں موصول ہوا:۔

میں نے تمہیں اس لشکر کا سالار مقرر کیا ہے جو فارسیوں سے (بمقام نہاوند) صف آرا ہوگا، تم اہواز کے محاذ سے چل دو اور ماہ[1] جا کر کیمپ لگاؤ۔ لشکر اکٹھا ہو جائے تو فیروزان (فارسی سپہ سالار) اور اس کی فارسی و غیر فارسی فوجوں سے جنگ کے لئے چل دینا۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ خدا سے فتح کی دعا مانگتے رہیں اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ کا ورد رکھیں[2]۔

۲۰۷ خط کی دوسری شکل:۔

میں نے ایک لشکر مدینہ کوفہ اور بصرہ نہاوند بھیجا ہے اور تمہیں اس کا سالار اعلیٰ مقرر کیا ہے۔ اس لشکر میں حضرت طلحہ بن خویلد اور حضرت عمرو بن معدیکرب موجود ہیں۔ ان کو اپنے ساتھ رکھو اور جنگی معاملات میں ان سے صلاح مشورہ لو۔ اگر تمہارے ساتھ کوئی حادثہ پیش آئے تو سپہ سالار حذیفہ (بن یمان) ہونگے، اگر حذیفہ قتل ہوں تو حریث بن عبداللہ قتل ہوں تو مغیرہ بن شعبہ ان کی جگہ لیں گے اور مغیرہ قتل ہوں تو اشعث بن قیس سالار اعلیٰ ہوں گے:۔

---

[1] ماہ سے مراد غالباً ماہ شہریاراں ہے جو حلوان سے اندازاً پندرہ میل شمال مشرق میں واقع تھا۔ [2] طبری ۴/۲۳۹ [3] اکتفاء ورق ۴۲۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۰۸۔ حضرت نعمان بن مقرنؓ کے نام۔

سیف بن عمرؓ کا بیان ہے کہ جب حضرت نعمان طرز نامی شہر میں خیمہ زن تھے تو انہیں ذیل کا مراسلہ موصول ہوا۔ طرز حلوان سے لگ بھگ چالیس بیالیس میل مشرق میں خراسان جانے والی سڑک سے کوئی بیس میل ہٹ کر ایک وسیع میدان میں واقع تھا، کوفہ کی فوج اس جگہ حضرت نعمانؓ سے ملی تھی۔ طرز سے نہاوند اندازاً سو میل دور تھا حضرت نعمانؓ نے اسی جگہ سے حضرت طلیحہؓ، حضرت عمرو بن معدیکرب اور حضرت عمرو بن سلمی کی سرکردگی میں گشتی دستے فارسی لشکر کے حالات اور گرد و پیش کا جغرافیہ معلوم کرنے بھیجے تھے۔

"تمہاری فوج میں ایسے لوگ ہیں جو عہد جاہلیت میں بڑے سورما اور صاحب اقتدار تھے۔ انہیں ایسے لوگوں پر ترجیح دو جن کی جنگی بصیرت ان سے کم ہو۔ ان سے مشورہ کرو اور اس کے مطابق عمل کرو۔ حضرت طلیحہ، حضرت عمرو بن معدیکرب اور حضرت عمرو بن ابی سلمی سے جنگی معاملات میں صلاح لو لیکن انہیں کوئی عہدہ نہ دو۔"[1]

۲۰۹۔ خط کی دوسری شکل:۔

تمہاری فوج میں دو شخص ہیں ایک عمرو بن معدیکرب اور دوسرا طلیحہ بن خویلد جس کا تعلق اسد کی شاخ قعین سے ہے۔ ان دونوں کو جنگ میں شریک کیا جائے۔ ان سے جنگی معاملات میں صلاح مشورہ لو لیکن انہیں کوئی فوجی عہدہ نہ دو۔[2]

۲۱۰۔ خط کی تیسری شکل:۔

تمہارے لشکر میں دو نامور عرب بہادر ہیں: عمرو بن معدیکرب اور طلیحہ بن خویلد انہیں فوج میں حاضر رکھو۔ ان کی تادیب کرو اور جنگی امور میں ان سے مشورہ لو انہیں گشتی دستوں میں بھیجو لیکن انہیں کوئی عہدہ نہ دو جب جنگ ختم ہو جائے تو ان کا مرتبہ گھٹا کر وہی کر دو جس پر وہ تھے۔[3]

۲۱۱۔ خط کی چوتھی شکل:۔

---

[1] طبری ۴/۲۰۴۰ [2] اغانی ۱۴/۱۴۱ [3] ابن ابی الحدید ۲/۱۶۲، ازالۃ الخفا ۲/۲۰۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اپنی جنگ میں عمرو بن معدیکرب اور طلیحہ ازدی (اسدی) سے انہیں کوئی فوجی عہدہ دیئے بغیر مدد لو کیونکہ ہر کاری گر اپنے ہنر سے خوب واقف ہوتا ہے۔

۲۱۲۔ نہاوند کی فارسی فوجوں کے نام۔

حضرت نعمانؓ کو حکم تھا کہ لڑنے سے پہلے فارسیوں کو اسلام کی دعوت دیں، اس کے علاوہ حضرت عمر فاروقؓ نے براہ راست بھی یہ مراسلہ بھیجا جسے حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے فارسی فوجوں کو پڑھ کر سنایا۔

ہم تمہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں جس کی خدا اور رسول ؐ نے دعوت دی ہے۔ اگر تم نے ایسا کیا تو تم ہمارے بھائی ہو، تمہیں وہ سارے حقوق ملیں گے۔ جو ہمیں حاصل ہیں۔ اور تم نے ایسا کیا تو ہمارے بھائی ہو تمہیں وہ سارے حقوق ملیں گے جو ہمیں حاصل ہیں اور تم پر وہ ساری ذمہ داریاں عائد ہوں گی جو ہم پر عاید ہیں۔ اگر تم مسلمان نہیں ہونا چاہتے تو جزیہ دو اور اگر جزیہ دینے کے لیے بھی تیار نہیں تو ہم تمہارے خلاف خدا سے مدد کے طلب گار رہیں گے۔[1]

۲۱۳۔ اہواز کے سالاروں کے نام۔

صوبہ اہواز کی حد مشرق میں صوبہ فارس سے ملتی تھی اور شمال میں صوبہ جبال سے جس کے مغربی ضلع نہاوند میں فارسی فوجیں جمع ہو رہی تھیں۔ صوبہ فارس سے نہاوند جانے کے کئی راستے اہواز سے ہو کر گذرتے تھے اور ایک بڑی سڑک براہ راست جبال کے شہر حی (اصفہان) سے ہو کر جاتی تھی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نہاوند میں فارسیوں کے مقابلہ کے لئے جو قدم اٹھائے ان میں ایک یہ تھا کہ انہوں نے اہواز کے سرحدی سالاروں کو حکم دیا کہ سرحد پر مسلح چوکیاں بنالیں اور فارس سے نہاوند کمک نہ جانے دیں:۔

اہل فارس کو اپنے بھائیوں کے خلاف (نہاوند میں) مدد کرنے سے باز

---

[1] ابن عبدربہ ۱/۱۲۰۔ ازالۃ الخفاء ۲/۱۹۳ (مخاطب حضرت سعد بن ابی وقاصؓ)
[2] اکتفاء ص ۴۲۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رکھو اور اس طرح اپنی قوم اور اراضی کی حفاظت کرو، فارس اور اہواز کی سرحد پر ڈٹے رہو حتیٰ کہ میں نئی ہدایات بھیجوں۔

۲۱۴۔ حضرت عبداللہ بن عبداللہ عتبانؓ کے نام۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی معزولی کے بعد کوفہ کے گورنر مقرر ہوئے تھے، حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت نعمان بن مقرنؓ کو خط نمبر ۲۰۶ لکھنے کے بعد حضرت عبداللہؓ کو یہ فرمان بھیجا:۔

کوفہ سے اتنی اتنی فوج حضرت نعمان بن مقرنؓ کے پاس بھیجو، میں نے انہیں لکھا ہے کہ اہواز سے ماہ (غالباً ماہِ شہریاراں) کی طرف پیش قدمی کریں، کوفہ کی فوج کو چاہیئے کہ ماہ میں حضرت نعمانؓ سے جا ملے اور اسے ساتھ لے کر حضرت نعمانؓ نہاوند کا رخ کریں۔ حضرت نعمانؓ کے پاس پہنچنے تک کوفہ کی فوج کے سالار اعلیٰ حضرت حذیفہ بن یمانؓ رہیں گے، میں نے انہیں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر تمہارے ساتھ کوئی حادثہ پیش آئے تو سالارِ اعلیٰ حضرت حذیفہؓ ہونگے اور اگر حضرت حذیفہؓ مارے جائیں تو حضرت نعیم بن مقرنؓ ان کی جگہ لے لیں گے۔[1]

۲۱۵۔ حضرت عبداللہ بن عبداللہ عتبانؓ کے نام۔

ہرمزان صوبہ اہواز کا فارسی حاکم تھا اس کے علاقہ کا جنوبی حصہ مسلمانوں نے ۱۶ھ ہجری میں فتح کر لیا تھا ۱۷ھ ہجری میں اس نے مسلمانوں سے مقابلہ کی تاب نہ لاکر اپنے باقی علاقہ کے لئے جو جندی سابور رامہرمز، سوس اور مہرجانقذق پر مشتمل تھا، جزیہ کے بالمقابل سمجھوتہ کر لیا تھا، اس سمجھوتہ کی خبر شاہ فارس یزدجرد کو ہوئی جو اس وقت رے اور بقول بعض مرو میں جنگی منصوبے بنا رہا تھا تو اسے سخت کوفت ہوئی اور اس نے صوبہ فارس کے گورنر شہرک اور وہاں کے دوسرے فوجی منصب داروں کو لکھا، معلوم ہوتا ہے کہ تم اپنے شاندار مذہب کو خیرباد کہہ چکے ہو، تم نے عربوں کی طرف سے آنکھیں بند کر لی ہیں۔ انہوں نے پہلے مغربی و جنوبی عراق اور پھر مدائن پر قبضہ کیا لیکن تم نے کوئی خبر نہ لی، پھر جب وہ اہواز کی طرف متوجہ ہوئے تب بھی تم نے ہرمزان کی ۔۔۔۔

[1] طبری ۴/۲۳۶ ۔ جندی شاپور۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مدد نہیں کی اور اسے مجبوراً عربوں سے سمجھوتہ کرنا پڑا یہی نہیں ان عربوں نے خود تمہاری زمین پر حملہ کیا (علاء حضرمی کی فارس پر فوج کشی کی طرف اشارہ ہے) اور تم ایسے غافل رہے کہ وہ صحیح سلامت تمہارے ملک سے بچ کر نکل گئے۔ اب غیرت و حمیت سے کام لو اور ہرمزان کی مدد کے لئے سپاہی اور جانور بھیجو تاکہ وہ جنگ کے لئے تیار ہو سکے اور اہواز کو عربوں کے پنجے سے نکال لے۔

دوسرا خط ہرمزان کو لکھا جس میں تھا کہ میں نے فارس کے گورنر شہرک کو فرمان بھیجا ہے کہ ایک لشکر تمہاری مدد کو لے کر جائے۔ خاطر جمع رکھو اور جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔[1] ..نرد جرد نے اہواز کے مفتوحہ شہروں کو بھی سفارتیں بھیجیں اور سارے علاقہ میں بغاوت کی لہر دوڑا دی۔ یہاں کے کئی شہر پہلے ہی جزیہ کے معاہدے توڑ چکے تھے، ان میں سے ایک تستر کا عظیم قلعہ بند شہر تھا، ۱۷ھ اور بقول بعض ۲۰ھ ہجری میں تستر کا محاصرہ ہوا، فارسیوں کی طرف سے ہرمزان خود جنگ کی قیادت کر رہا تھا، قلعہ بند فوجیں جب چاہتیں خون کی ہولی کھیل کر پھر قلعہ بند ہو جاتیں، جب محاصرہ کو کئی مہینے گزر گئے اور مسلمان پڑے پڑے اکتا گئے تو ایک فارسی نے قلعہ میں داخل ہونے کے ایک خفیہ راستہ کی نشاندہی کی مسلمان اس راستہ سے قلعہ میں گھس گئے اور اسے فتح کر لیا، ہرمزان نے قریب کے ایک دوسرے پہاڑی قلعہ میں پناہ لی اور اس شرط پر ہتھیار ڈالنے کو تیار ہوا کہ حضرت عمر فاروقؓ خود اس کی قسمت کا فیصلہ کریں، شرط مان لی گئی اور ایک وفد جس میں مشہور دانائے عرب حضرت احنف بن قیس تھے۔ ہرمزان اور جمس کے ساتھ مدینہ روانہ ہوا۔ اہواز کی کئی بغاوتوں اور ہرمزان کی دوبارہ معاہدہ شکنی سے حضرت عمر فاروقؓ کو سپہ پیدا ہوا کہ مسلمان عمال جزیہ گزار فارسیوں سے بدسلوکی کرتے ہوں گے، انہوں نے وفد کے ارکان سے کہا: مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مسلمان ذمیوں پر ظلم و ستم کرتے ہیں جب بھی وہ بغاوت پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ وفد کے اکابر: جہاں تک ہمیں معلوم ہے مسلمانوں کا سلوک ذمیوں کے ساتھ اچھا ہے حضرت عمر فاروقؓ: پھر یہ بغاوتیں کیوں ہوتی ہیں؟ دانائے عرب حضرت احنف بن قیسؓ: امیر المومنین آپ نے فارس میں پیش قدمی سے ہمیں باز رکھا ہے۔ آپ کا فرمان ہے۔

---

[1] تاریخ التواریخ ج ۱ ص ۳۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہ جتنا علاقہ ہمارے پاس ہے اسی پر اکتفا کریں، بات یہ ہے کہ شاہ فارس زندہ ہے اور اپنی قوم کے درمیان موجود ہے۔ وہاں کے باشندے برابر ہمارے ساتھ برسرپیکار رہیں گے کیونکہ جب کسی ملک میں دو حریف بادشاہ ہوتے ہیں تو وہ لڑتے ہیں کہ ان میں سے ایک فریق دوسرے کو نکال دیتا ہے، اہل فارس کو عہد شکنی پر ابھارنے والا ان کا بادشاہ ہے اور وہ برابر ایسا کرتے رہیں گے الّا یہ کہ آپ ہمیں ان کے ملک میں پیش قدمی کی اجازت دیں اگر آپ نے اجازت دی تو ہم شاہ کو اس کی کشور، قوت اور عظمت کے حصار سے باہر نکال دیں گے۔ پھر فارسیوں کی امیدیں ٹوٹ جائیں گی اور ان کے دل میں ایسی مایوسی گھر کر لے گی کہ آئندہ کبھی بغاوت کی جرأت نہیں کریں گے۔

حضرت عمر فاروق رضؓ حضرت احنف رضؓ کی باتوں سے متاثر ہوئے اور بولے تمہارا خیال صحیح معلوم ہوتا ہے۔ ابھی وہ تجویز پیش قدمی پر غور کر ہی رہے تھے کہ خبر آئی یزدجرد کی فوجیں نہاوند میں جمع ہو رہی ہیں اور کچھ عراق کے سرحدی شہروں کی طرف بڑھ آئی ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضؓ کی ساری توجہ اس نئے خطرہ سے نپٹنے کی طرف مرکوز ہو گئی۔ نہاوند کی خون ریز جنگ سے فارغ ہونے کے بعد حضرت عمر فاروق رضؓ نے محسوس کیا کہ حضرت احنف رضؓ کی تجویز پر عمل کرنا ناگزیر ہے اور جب نہاوند کے بعد وہ تازہ بغاوتیں دینور اور ہمدان کے فارسیوں نے جزیہ کا معاہدہ توڑ کر کیں تو حضرت عمر فاروق رضؓ نے بلا تاخیر پیش قدمی کی کارروائی شروع کر دی، فارس میں چار نئے محاذ مقرر کئے اور ان پر الگ الگ سالاروں کی ماتحتی میں بصرہ اور کوفہ سے فوجیں بھیجیں، ان میں سے ایک سالار حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عتبان رضؓ گورنر کوفہ تھے۔ خلیفہ نے انہیں اصفہان کے محاذ پر بھیجا اور حضرت زیاد بن حنظلہ رضؓ کو جو حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کے عہد میں کوفہ کے قاضی تھے وہاں کا گورنر مقرر کیا، دوسری طرف انہوں نے بصرہ کے گورنر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ کو لکھا کہ ایک فوج لے کر اہواز کی راہ سے اصفہان کی طرف بڑھیں اور حضرت ابن عتبان رضؓ کی فوجوں میں ضم ہو جائیں۔ اصفہان فارس کے وسط میں ایک اہم تمدنی و تجارتی مرکز تھا، جہاں سے ہو کر کئی بڑی سڑکیں ملک کے مختلف صوبوں کو جاتی تھیں، حضرت ابن عتبان رضؓ کے نام حضرت عمر فاروق رضؓ کے خط کا مضمون یہ تھا:۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کوفہ سے مدائن کا رخ کرو اور وہاں پہنچ کر مسلمانوں کو جنگ پر جانے کی دعوت دو۔ جو لوگ برضا و رغبت تمہارے ساتھ جانے کو تیار ہوں انہیں ساتھ لے لو اور اور مجھے صورت حال سے مطلع کرو۔[1]

۲۱۶۔ حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عتبان رضؓ کے نام۔

حضرت ابن عتبان رضؓ مدائن سے نہاوند پہنچے اور وہاں کی حفاظتی فوج سے جو لوگ ان کے ساتھ جانے کو تیار ہو جائے انہیں لے کر اصفہان روانہ ہو گئے۔ اصفہان کے مضافاتی شہروں اور قصبوں نے معمولی مقابلہ کے بعد جزیہ کے بالمقابل سمجھوتے کر لئے، پھر اصفہان کے دارالحکومت جیؔ کا محاصرہ ہوا اور یہاں بھی کسی بڑی جنگ کے بغیر جزیہ کے بالمقابل معاہدہ ہو گیا، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جب حضرت ابن عتبان رضؓ سے ملے تو اس وقت جیؔ اور اس کا مضافاتی علاقہ فتح ہو چکا تھا، حضرت ابن عتبان رضؓ نے خلیفہ کو فتح کی خبر دی تو یہ فرمان آیا:۔

تم کرمان کا رخ کرو اور حضرت سہیل بن عدیؓ سے جا ملو جنہیں اہل کرمان سے لڑنے بھیجا گیا ہے۔ جیؔ میں ایک حفاظتی فوج چھوڑ دو اور اصفہان پر سائب بن اقرع کو محصل خراج (جزیہ) و لگان مقرر کرو۔[2]

۲۱۷۔ کوفہ کے باشندوں کے نام۔

جب نہاوند میں فارسیوں کے فوجی اجتماع کی خبریں سارے مفتوحہ علاقہ میں گرم ہو رہی تھیں۔ کوفہ کے کچھ تنگ نظر اور شر پسند عربوں نے اپنے گورنر حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کی خلیفہ سے شکایت کی اور انہیں معزول کرنے کا مطالبہ کیا۔ کوفہ کی چھاؤنی میں ایک لاکھ سے زیادہ عرب آباد تھے جن میں سے بیشتر جزیرہ عرب کے دیہاتوں سے آ کر فوج میں بھرتی ہو گئے تھے۔ اور ہر موقع پر قبائلی حزبیت، مذہبی تنگ نظری اور دیہاتی اکھڑپن کا مظاہرہ کیا کرتے تھے اور گورنر کے اعمال پر جائز و ناجائز نکتہ چینیاں کرتے تھے، حضرت عمر فاروق رضؓ نے شکایت کی تحقیق کی اور گو کہ اس کی توثیق نہ ہو سکی پھر بھی انہوں نے نکتہ چینیوں

[1] طبری ۴/ ۲۴۶ [2] طبری ۴/ ۲۴۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کا منہ بند کرنے کے لئے حضرت سعدؓ کو برطرف کر کے حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عتبانؓ کو گورنر مقرر کر دیا۔ نئے گورنر کے عہد میں نہاوند کی جنگ ہوئی۔ کچھ عرصہ بعد انہیں ایک عسکری مہم پر بھیجا گیا اور ان کی جگہ حضرت زیاد بن حنظلہ کوفہ کے گورنر مقرر ہوئے۔ حضرت زیادؓ کو عہدہ پسند نہیں آیا اور جلد ہی انہوں نے استعفاء دے دیا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے ان کی جگہ حضرت عمار بن یاسرؓ (صحابی) کو گورنر مقرر کیا اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ (صحابی) کو تعلیم قرآن اور خزانہ کی نگرانی کا کام سونپا۔ اس موقع پر خلیفہ نے چھاؤنی کے اکابر کو یہ خط ارسال کیا:۔

میں تمہارے پاس حضرت عمار بن یاسرؓ کو گورنر اور ابن مسعود کو معلم و مشیر (وزیر) بنا کر بھیج رہا ہوں۔ یہ دونوں رسول اللہؐ کے برگزیدہ ساتھی اور بدر کے مجاہد ہیں ان کی پیروی کرو اور ان کا حکم مانو۔ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو اختیار کر کے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ میں نے انہیں تمہارے خزانہ کا نگران بھی بنا دیا ہے اور حضرت عثمان بن حنیف کو معزولی عراق کی پیمائش اور لگان بندی کا منتظم مقرر کیا ہے اور تینوں کے لئے ایک بکری یومیہ راشن کر دی ہے نصف مع پیٹ حضرت عمارؓ کے لئے اور بقیہ ابن مسعود اور حضرت عثمانؓ کے لئے۔[1]

۲۱۸۔ خط کی دوسری شکل:۔

میں نے حضرت عمار بن یاسرؓ کو تمہارا گورنر اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو معلم و وزیر مقرر کیا ہے۔ حضرت حذیفہ بن یمانؓ کو دجلہ اور حضرت عثمان بن حنیف کو فرات سے سیراب ہونے والے علاقہ کی پیمائش اور لگان بندی کا انتظام سپرد کیا ہے۔[2]

۲۱۹۔ خط کی تیسری شکل:۔

میں نے حضرت عمار بن یاسرؓ کو گورنر اور حضرت عبداللہ (بن مسعود) کو معلم قرآن اور وزیر (مشیر) بنا کر بھیج رہا ہوں۔ یہ دونوں رسول اللہؐ کے برگزیدہ ساتھیوں میں سے ہیں۔ ان کا کہا مانو اور ان کی پیروی کرو۔ میں نے حضرت عبداللہ کو

---

[1] ابن سعد ۶/۳ [2] طبری ۴/۲۰۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تمہارے پاس بھیج کر اختیار سے کام لیا ہے[1]۔

۲۲۰۔ خط کی چوتھی تشکل:۔

کوفہ کے باشندو، تم کوفہ کے سرتاج ہو اور میرا وہ تیر جسے میں قریب اور دور کے خطرہ کے وقت چھوڑتا ہوں، میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو تمہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ میں نے انہیں تمہارے لئے منتخب کیا ہے اور انہیں بھیج کر تمہاری ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دی ہے[2]۔

۲۲۱۔ خط کی پانچویں تشکل:۔

قسم ہے اس خدا کی جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں نے (حضرت ابن مسعودؓ کو معلم قرآن کی حیثیت سے بھیج کر) تمہاری ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دی ہے، ان سے قرآن سیکھو[3]۔

۲۲۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے نام۔

حضرت عمر فاروقؓ نے ایک شخص کو قرآن کے الفاظ لَيْسَ جَنَّةٌ حَتّٰى حِيْنٍ کو عَتّٰى حِيْنٍ پڑھتے سنا۔ دریافت کرنے پر اس نے بتایا کہ مجھے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اسی طرح پڑھایا ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ کی پیدائش اور پرورش قبیلہ ہذیل میں ہوئی تھی۔ ہذیل اور قریش کی بول چال کی عربی میں قدرے فرق تھا۔ ہذیل کے عرب حتّٰی کو عتّٰی پڑھتے تھے حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت ابن مسعودؓ کو لکھا:۔

سلام علیک، خدا نے قرآن فصیح اور صاف عربی زبان میں نازل کیا ہے۔ اور یہ وہ عربی ہے جو قریش کے لوگ بولتے ہیں، میرا خط پاکر تم لوگوں کو قریش کی (فصیح) عربی میں قرآن پڑھاؤ اور ہذیل کی عربی میں نہ پڑھاؤ[4]۔

۲۲۳۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے نام۔

حضرت عمر فاروقؓ نے میت کے بھائیوں کی موجودگی میں میت کے دادا کو

---

[1] ابن سعد ۶/۳، ذہبی (تذکرۃ الحفاظ، حیدرآباد ہند) ۱/۱۴، ازالۃ الخفاء ۲/۱۸۵ ابن فقیہ (کتاب البلدان لائڈن ۱۳۰۲ھ) ص ۱۶۴-۱۶۵۔ باختلاف ثمن [2] ابن سعد ۶/۳ [3] بلاذری انساب (ف) ۹/۴۹۴ [4] ازالۃ الخفاء ۱/۱۹۷ کنز العمال ۱/۲۸۴-۲۸۵۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس کی میراث کا چھٹا حصہ دلواتے تھے، پھر انہوں نے اپنی رائے بدلی اور تیسرا حصہ دلوانے لگے حضرت علی حیدر رضہ دادا کو تیسرا دلواتے تھے۔ پھر انہوں نے اپنے اجتہاد میں تبدیلی کی اور چھٹا دلوانے لگے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بھی چھٹا دلواتے تھے۔ پھر حضرت عمر فاروق رضہ کا حسب ذیل فرمان پاکر وہ بھی تیسرا دلوانے لگے۔

"مجھے اندیشہ ہے کہ ہم نے دادا کی حق تلفی کی ہے۔ اس لئے میراث کا ثلث لے دلوادو"

خط کی دوسری شکل:۔

"میرا خیال ہے کہ ہم نے دادا کی حق تلفی کی ہے۔ میرا خط پاکر لے بھائیوں کی موجودگی میں ثلث دلوادو"[1]

۲۲۴۔ حضرت عمار بن یاسر رضہ کے نام:۔

جنگ نہاوند کے موقع پر جب اسلامی فوج کے لئے حضرت عمارؓ کمک لے کر پہنچے تو جنگ ختم ہو چکی تھی اور مسلمان فتح یاب ہو چکے تھے۔ تاہم حضرت عمار بن یاسرؓ نے مال غنیمت سے حصہ طلب کیا۔ فاتح فوج نے کہا کہ چونکہ تم جنگ میں شریک نہیں تھے اس لئے مالِ غنیمت کے مستحق نہیں ہو اور ایک عرب تو طیش میں آکر بد کلامی پر اتر آیا اور بولا۔ کنکٹے غلام (جنگ یمامہ بن عمار کا کان کٹ گیا تھا) تم ہمارے مالِ غنیمت میں (جسے ہم نے جنگ کی بھٹی میں جل کر حاصل کیا ہے) شریک ہونا چاہتے ہو! حضرت عمار بن یاسرؓ نے حضرت عمر فاروق رضہ سے شکایت کی تو یہ جواب آیا:۔

بلاشبہ تم مالِ غنیمت ان لوگوں کا حق ہے جو عملاً لڑائی میں شریک ہوں۔[2]

۲۲۵۔ حضرت عمار بن یاسرؓ کے نام۔

مدائن میں مسلمانوں کو کسی قبر میں زربفت کے کپڑوں میں لپٹی ہوئی ایک لاش ملی اس کے پاس بہت سا روپیہ بھی رکھا ہوا تھا، کفن اور روپیہ گورنر کے پاس لایا گیا۔ انہوں نے خلیفہ سے دریافت کیا کہ دونوں چیزوں کو خزانہ میں جمع کر دیں۔ یا پانے والوں کو دے دیں تو

---

[1] بیہقی ۶/۲۴۱ و ۲۴۹ [2] بیہقی ۹/۵۰، سرخسی ۲/۲۵۱-۲۵۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جواب آیا:-

یہ چیزیں پانے والوں کو دے دو اور ان سے نہ لو۔[1]

۲۲۶۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے نام۔

۲۱ھ میں کوفہ کے کچھ شر پسند عناصر کی شکایت پر حضرت عمارؓ بن یاسرؓ گورنری سے مستعفی ہوئے اور ان کی جگہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کا تقرر ہوا جو حضرت عمر فاروقؓ کی وفات یعنی ۲۳ھ کے آخر تک اس عہدہ پر فائز رہے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے اہل کوفہ کی توجہ شعر و شاعری سے ہٹانے کے لئے گورنر کو یہ خط لکھا:-

شہر کے شاعروں کو بلا کر ان سے عہد جاہلی اور دور اسلام کا کلام سنو اور مجھے اس کی ایک رپورٹ بھیجو۔[2]

۲۲۷۔ خط کی دوسری شکل:- (مخاطب حضرت سعد بن ابی وقاصؓ)

صف اول کے شاعروں نے جو شعر قبول اسلام کے بعد کہے ہوں وہ مجھے بھیجو۔[3]

مشہور معلقہ گو شاعر لبید بن ربیعہ نے کہا میں نے اسلام لانے کے بعد کوئی شعر نہیں کہا قرآن نے شعر و شاعری سے میری توجہ ہٹائی ہے حضرت عمر فاروقؓ نے ان کی سالانہ تنخواہ بڑھا دی:-[4]

۲۲۸۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کے نام۔

خط ۲۲۶ پا کر گورنر نے شاعروں کو جمع کیا اور اور جب لبید بن ربیعہ کو اپنا جاہلی و اسلامی کلام سنانے کا حکم دیا تو لبید نے کہا: جب سے مجھے خدا نے بقرہ اور آل عمران کی سورتیں عطا کی ہیں شعر و شاعری سے مجھے دلچسپی نہیں رہی ہے۔ اس کے بعد گورنر کے ایک دوسرے شاعر اغلب عجلی کو اپنا کلام سنانے کا حکم دیا تو انہوں نے کہا۔ رجز کے شعر سناؤں یا قصیدہ کے؟ میرے پاس ہر قسم کے اشعار موجود ہیں۔ دونوں شاعروں کے جواب کی خبر خلیفہ کو کی گئی تو یہ فرمان آیا:-

اغلب کی سالانہ تنخواہ سے ڈھائی سو روپے (یا پچھتر درہم) کم کر کے لبید

---

[1] ابن سلام ص ۳۴۳ [2] کنز العمال ۲/۶/۱۷ [3] ایضاً [4] ایضاً۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی تنخواہ میں بڑھا دو۔[1]

اغلب کو اس حکم سے حیرت ہوئی اور کیفیت بھی اور وہ فریاد کرتے خلیفہ کے پاس گئے اور کہا کہ آپ نے تعمیل حکم کا خوب صلہ دیا کہ میری تنخواہ ہی کم کر ڈالی۔ حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کی اور گورنر کو لکھا:۔

اغلب کی تنخواہ میں پانچسو درہم جو کم کئے ہیں بڑھا دو اور لبید کی تنخواہ میں جو اضافہ کیا ہے اسے برقرار رکھو۔[2]

## ۲۲۹۔ حضرت احنف بن قیسؓ کے نام۔

جارحانہ پیش قدمی کے منصوبہ کے تحت صوبہ خراسان کی مہم احنف بن قیسؓ کے سپرد کی گئی۔ خراسان فارس کا سب سے بڑا شمالی صوبہ تھا جہاں سے ہوکر عراق کی تجارتی و عسکری شاہراہ خوارزم اور ماوراء النہر کو جاتی تھی جلولا اور حلوان سے فرار ہونے کے بعد یزدجرد خراسان کے مشہور شہر مرو شاہجان میں مقیم ہو گیا تھا اور مراسلوں نیز سفارتوں کے ذریعہ عربوں کو ملک سے نکالنے کی جدوجہد میں مصروف تھا۔ جب اسے معلوم ہوا کہ عرب فوجیں خراسان میں گھس آئی ہیں تو اس نے ماوراء النہر کے حاکموں بلکہ شاہ چین تک سے مدد مانگی لیکن بیرونی مدد آنے سے پہلے مسلمانوں نے اس پر ایسی یلغار کی کہ وہ مرو شاہجان چھوڑ کر مرورُوذ (ڈیڑھ سو میل جنوب میں) اور وہاں سے بلخ (تقریباً چار سو میل مشرق میں) بھاگ گیا۔ مسلمان اس کا تعاقب کرتے ہوئے بلخ پہنچے جو دریائے جیحوں کے قریب واقع تھا۔ جنگ میں مسلمانوں سے شکست کھا کر یزدجرد نے خراسان چھوڑ دیا اور جیحوں پار منگولی ترکوں کے پاس جا کر پناہ لی۔ حضرت احنفؓ نے خلیفہ کو اپنی فتوحات اور یزدجرد کے فرار کی اور دریا پار اس کا تعاقب کرنے کی اجازت مانگی تو یہ خط موصول ہوا۔

(دریا (جیحوں) کے پار ہرگز نہ جاؤ اور اپنی فتوحات اس کے بائیں کنارہ تک محدود رکھو جس سیرت سے تم نے خراسان فتح کیا ہے اس سے تم واقف ہو، اس پر قائم رہو رہو گے تو کامیابی ہمیشہ تمہارے قدم چومے گی۔ ہرگز دریا پار نہ جانا ورنہ تمہارا شیرازہ بکھر جائے گا۔[3]

---

[1] کنز العمال ۲/۱۷۶ [2] ایضاً [3] طبری ۴/۲۶۳-۲۶۴۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## ۲۲۰۔ حضرت عتبہ بن فرقدؓ کے نام۔

پیش قدمی کے منصوبہ کے تحت حضرت عمر فاروقؓ نے فارس کے مختلف محاذوں پر فوجیں بھیجیں تو اذربیجان کے صوبہ کے لئے دو افسر مقرر کئے۔ حضرت عتبہ بن فرقدؓ اور بکیر بن عبداللہ اذربیجان کا صوبہ ان دونوں میں بانٹ دیا گیا، ایک کو حلوان اور دوسرے کو موصل کی راہ سے اذربیجان پر چڑھائی کرنے کا حکم تھا، اذربیجان میں کوئی بڑی لڑائی نہیں ہوئی اور دونوں اپنے اپنے حدود میں مقامی اکابر کو جزیہ گزار بناتے پیش قدمی کرتے رہے حتیٰ کہ سارا صوبہ اسلامی قلمرو میں آگیا۔ بکیر بن عبداللہ خلیفہ کی زیر اجازت موقان اور شروان فتح کرنے بڑھ گئے اور اذربیجان کے کل صوبہ پر حضرت عتبہ بن فرقدؓ گورنر مقرر ہوئے۔ فقیہ بصرہ ابوعثمان نہدی کا بیان ہے کہ جب میں عتبہ کے ساتھ اذربیجان میں تھا تو یہ خط مدینہ سے موصول ہوا۔

مسلمانوں، چادر اوڑھو اور تہبند باندھو، شراویل استعمال کرو۔ جوتے پہنا کرو۔ چرمی موزے اتار دو۔ نشانہ بازی کی مشق کرو۔ رکابیں کاٹ دو (اپنے) گھوڑوں کو تیراکی کی مشق کراؤ۔ (ابن ابی الحدید) گھوڑے کی پیٹھ پر کود کر بیٹھا کرو اور دھوپ میں رہا کرو کہ وہ عربوں کا حمام ہے (ازالۃ الخفاء) بات چیت عربی میں کرو، (اپنے دادا) معدؑ (بن عدنان) کی سی (سادہ) زندگی اختیار کرو، موٹا پہنو اور موٹا کھاؤ، (مشقت اور تکلیف کی عادت ڈالو، (ازالۃ الخفاء) بھائیوں کی طرح رہو، تنعم کی زندگی سے بچو۔ رسول اللہؐ نے ریشم پہننے سے منع کیا ہے اِلّا یہ کہ اس کی لمبائی چوڑائی اتنی اتنی ہو۔ تین انگل یا چار انگل [1]

---

[1] بلاذری انساب (ف) ۹/ ۶۱۵، بیہقی شعب ق (الایمان قلمی رقم ۸۱۰، جزر ثانی، بلا قید صفحات، دارالکتب قاہرہ) مسند ق (ابی عوانہ قلمی رقم ۱۰۴۲)/ ۲۲۸، ازہر یونیورسٹی لائبریری قاہرہ) مختصر ق (ابوعوانہ فرانسیسی قلمی رقم ۴۵۳ جزو اول دارالکتب قاہرہ) نووی (شرح صحیح مسلم مصر) ۱۴/ ۴۶ (خلاکام صرف ایک مکرر) بخاری (صحیح مصر) ۷/ ۱۵۱، ابوداؤد (سنن مصر) ۲/ ۳۰۲ (دونوں ماخذوں میں صرف ریشم کی مباح مقدار والا حصہ) زیلعی ۴/ ۲۶۰، بیہقی ۱۰/ ۱۲۸، و ۱۰/ ۴، کنز العمال ۸/ ۲۵۷، ۲/ ۱۴۱۔ ازالۃ الخفاء ۲/ ۱۲۸، غریب الحدیث میں خطّ کے دو کلموں اخشوشنوا اور اخشوشبوا کی وضاحت کی گئی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۳۱۔ خط کی دوسری شکل:۔

اے حضرت عتبہ بن فرقدؓ عیش و آرام کی زندگی سے پرہیز کرو، غیر مسلموں کا لباس اور ریشم نہ پہنو، رسول اللہ ﷺ نے ریشم پہننے سے منع کیا ہے۔ الا یہ کہ وہ اتنا ہو یہ کہتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے اپنی دو انگلیاں اٹھا دیں۔[1]

۲۳۲۔ حضرت عتبہ بن فرقدؓ کے نام۔

حضرت عتبہ بن فرقدؓ گورنر آذربیجان نے حضرت عمر فاروقؓ کے لیے دو پٹاریوں میں خبیص نامی حلوہ بھیجا۔ حضرت عمر فاروقؓ سمجھے کہ پٹاریوں میں سرکاری روپیہ آیا ہے۔ لانے والے نے جب بتایا کہ خبیص ہے تو انہوں نے پٹاری کھلوائی تو چکھ کر دیکھا پھر لانے والے سے پوچھا۔ کیا عتبہ کی فوج کے سب لوگ یہ حلوہ سیر ہو کر کھاتے ہیں؟ لانے والے نے نفی میں جواب دیا، حضرت عمر فاروقؓ نے حلوہ واپس کر دیا اور یہ پُرعتاب خط حضرت عتبہؓ کو لکھا:۔

واضح ہو کہ خبیص نہ تو تمہاری محنت کا ثمرہ ہے نہ تمہاری ماں اور باپ کی۔ تم وہی غذا کھاؤ جس سے تمہاری فوج کے باقی مسلمان کیمپ میں سیر ہوتے ہیں۔[2]

۲۳۳۔ حضرت عتبہ بن فرقدؓ کے نام۔

حضرت عتبہ بن فرقدؓ نے حضرت عمر فاروقؓ کو بیس ہزار روپے (چالیس ہزار درہم) بطور زکوٰۃ شراب بھیجے تو انہوں نے یہ پُر ملامت خط لکھا:۔

تم نے مجھے شراب کی زکوٰۃ بھیجی ہے۔ مہاجرین کی نسبت اس کا استعمال تمہارے زیادہ شایانِ شان ہے۔ میری اس رائے سے لوگوں کو مطلع کر دینا۔[3]

۲۳۴۔ حضرت عتبہ بن فرقدؓ کے نام:۔

حضرت عتبہ بن فرقدؓ صحرائی بستیوں میں گئے ہوئے تھے۔ رمضان کا مہینہ تھا، وہاں کے عربوں نے بعد عصر ہلال دیکھا کہ یہ سمجھ کر کہ چاند کل کا ہے روزہ توڑ دیا۔ اس بات کی خبر حضرت عمر فاروقؓ کو ہوئی تو انہوں نے لکھا:۔

---

[1] ابن جوزی ص ۹۴ [2] بلاذری انساب (ق) ۹/۵۹۳ و ۱۲/۱۱۹۸، بلاذری ص ۳۲۶ بیہقی شعب (ق) مستدرک (ق) ۲۰۰، تاریخ صنعا (ق) احمد بن عبداللہ رازی رقم ۲۸۰۳ بے قید صفحات، دار الکتب قاہرہ، کنز العمال ۶/۳۴۷ [3] ابن سلام ص ۵۱

www.KitaboSunnat.com



اگر چاند صبح کو نظر آئے تو روزہ توڑ دو کیونکہ (یہ اس بات کی دلیل ہے کہ) وہ کل کا ہے اور اگر چاند آخر دن میں نظر آئے تو اس دن کا روزہ پورا کرلو کیونکہ (یہ اس بات کی دلیل ہے کہ) وہ آنے والی کل کا ہے[1]۔

۲۳۵۔ مسلمانوں کے نام۔

کچھ نئے چاند ٹیڑھے ہوتے ہیں، اس لئے اگر تم دن میں چاند دیکھو تو اس وقت روزہ نہ توڑو جب تک دو مسلمان گواہی نہ دے دیں کہ انہوں نے گزشتہ رات چاند دیکھا تھا[2]۔

۲۳۶۔ آذربیجان کے مجاہدوں کے نام۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم ایک ایسے ملک میں ہو جہاں کھانے میں مردہ جانوروں کا گوشت شامل ہوتا ہے اور مردہ جانوروں کی کھال پہنی جاتی ہے۔ میری طرف سے تاکید ہے کہ تمہیں صرف ذبیحہ جانور کا گوشت کھانا چاہیئے[3]۔

۲۳۷۔ حضرت نعیم بن مقرنؓ کے نام۔

جنگ نہاوند کے بعد شکست خوردہ فارسیوں کے تعاقب میں حضرت نعیم بن مقرنؓ اور حضرت قعقاع بن عمروؓ کو بھیجا گیا تھا۔ ان کا گزر ضلع ہمدان سے ہوا تو وہاں کا حاکم جزیہ گزار ہو گیا۔ جب یہ دونوں سالار نہاوند واپس آئے تو ہمدان کے حاکم نے جزیہ کا معاہدہ توڑ دیا، اسی زمانہ میں حضرت عمر فاروق رضؓ نے پیش قدمی کی مہم شروع کی اور مدینہ سے بصرہ نیز کوفہ کے سالاروں کو فارس کے مختلف محاذوں کے لئے جھنڈے بھیجے تو ایک جھنڈا حضرت نعیم بن مقرنؓ کو بھی دیا گیا، ان کے ذمہ یہ کام تھا کہ ہمدان پر دوبارہ اسلامی تسلط قائم کر کے شمال مغرب کے شہروں پر چڑھائی کریں:۔

نہاوند سے یلغار کر کے ہمدان پہنچو۔ تمہارے مقدمۃ الجیش کی کمان سوید بن مقرن (نعیمؓ کے بھائی) کے ہاتھ میں ہو اور میمنہ و میسرہ کے سالار

---

[1] مصنف ق (ابن ابی شیبہ قلمی رقم ۸۰۲، دار الکتب قاہرہ) ۲/۲۰۴ کنز العمال ۴/۳۲۵۔ [2] مصنف (ق) ۲/۲۰۴ کنز العمال ۴/۳۲۵ [3] ابن سعد ۶/۶۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



علی الترتیب ربعی بن عامر تمیمی اور مہلہل بن زید طائی ہوں۔[1]

۲۳۸۔ حضرت نعیم بن مقرنؓ کے نام۔

۲۲ھ میں جب ہمدان اور اس کا مضافاتی علاقہ فتح کر کے نعیم انتظامی معاملات میں مصروف تھے۔ دیلم (گیلان) اور اذربیجان کے حاکم مشترکہ خطرہ کے مقابلہ کے لئے بمقام داج روذ فوجیں لے کر جمع ہو گئے نعیم اپنا ایک جانشین ہمدان میں چھوڑ کر داج روذ پہنچے۔ وہاں دونوں فریقوں میں سخت جنگ ہوئی، آخر میں نعیم فتح یاب ہوئے، فتح کی خبر خلیفہ کو ہوئی تو انہوں نے نعیم کو لکھا:۔

ہمدان میں اپنا ایک نائب مقرر کرو اور سماک بن خرشہ کی قیادت بکیر بن عبداللہ کو کمک بھیجو (جو "پیش قدمی" کے منصوبہ کے تحت اذربیجان کے محاذ پر تھے) تم خود رئی کی طرف یلغار کرو اور وہاں فارسی فوج سے لڑو اور جنگ میں کامیاب ہونے کے بعد وہیں قیام کرو کیونکہ رئی (شمالی فارس میں) ایک مرکزی جگہ ہے اور وہاں ہر قسم کی سہولتیں موجود ہیں۔[2]

۲۳۹۔ خط کی دوسری شکل:۔

اپنی صوابدید سے کسی کو ہمدان میں اپنا نائب مقرر کرو اور خود رئی کی طرف روانہ ہو سماک بن خرشہ کو ایک فوج دے کر اذربیجان فتح کرنے بھیجو۔[3]

۲۴۰۔ حضرت نعیم بن مقرنؓ کے نام۔

رئی کا حاکم بہرام چوبین کاپوتا سیاوخش تھا۔ عربوں سے لڑنے کے لئے اس نے دُنباوند، طبرستان، قومس اور جرجان سے مدد طلب کی، فوج کے کمانڈر ان چیف زینبی ابوفرخان کو سیاوخش سے عداوت تھی، وہ نعیم سے آملا۔ رئی کے باہر پہاڑ کے دامن میں دونوں فوجیں اتریں۔ زینبی کی ایک چال سے مسلمانوں کو بآسانی فتح نصیب ہو گئی اس تعاون کے صلہ میں نعیم نے رئی کی گورنری زینبی کو دے دی۔ رئی کی فتح کی خبر جب حضرت عمر فاروقؓ کو ہوئی تو انہوں نے نعیم کو یہ خط لکھا:۔

---

[1] طبری ۴/۲۵۱ [2] طبری ۴/۲۵۲ [3] ناسخ التواریخ ۴/۱۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سوید بن مقرن کو ایک فوج دے کر قومس فتح کرنے بھیجو، ان کے مقدمۃ الجیش کے لیڈر سماک بن مخرمہ اور سمینہ اور میرہ کے سالار علی الترتیب عتیبہ بن نہاس اور ہند بن عمرو جملی ہوں[1]

۲۴۱۔ خط کی دوسری شکل۔

چونکہ بھاگی ہوئی فارسی فوجوں کا کوئی سالار نہیں ہے۔ اس لئے ان کا قصہ پاک کرنا بہت آسان ہے تم خود رے میں مقیم رہو اور اپنے بھائی سوید بن مقرن کو دامغان بھیجو اور انہیں تاکید کرو کہ جب قومس فتح ہو جائے تو بھاگی ہوئی عجمی فوجوں کا جہاں تک ممکن ہو تعاقب کریں[2]

۲۴۲۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ کے نام۔

معن بن زائدہ نامی ایک عرب نے خلیفہ کی طرف سے گورنر کوفہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کو ایک جعلی خط لکھا جس میں حکم تھا کہ معن کو کوفہ کے خزانہ سے اتنی اتنی رقم دے دو۔ خط کے نیچے خلیفہ کے نام کی جعلی مہر لگی ہوئی تھی، حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے رقم دی ہے حضرت عمر فاروقؓ کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے یہ خط لکھا:۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ معن بن زائدہ نامی شخص نے خلافت کی مہر گڑوائی اور اس کے ذریعہ کوفہ کے خزانہ سے روپیہ حاصل کر لیا۔ یہ خط پاکر میرا وہ حکم نافذ کر دو جو میں نے معن کے بارے میں ایلچی کو دیا ہے اور اس کی بات ماننا[3]

۲۴۳۔ حضرت سائب بن اقرع رضؓ کے نام۔

فتح تہاوند کے بعد سائب عراق کے پایہ تخت مدائن کے کلکٹر مقرر ہوئے اس زمانہ میں ہمدان اور جلولا میں بغاوت ہوئی۔ باغیوں نے وہاں مقیم عربوں اور ان کے غلاموں کو پکڑ لیا۔ باغیوں نے کچھ عرب اور غلام بازاروں میں بیچ ڈالے اور کچھ اپنے استعمال میں رکھے۔ سائب نے باغیوں پر چھاپے مارے اور کافی تعداد میں عرب اور غلام ان کے

---

[1] طبری ۴/۲۵۴ [2] تاریخ التواریخ ۴/۱۶۴ [3] بلاذری صـ۴۴۸ ،،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



قبضہ سے نکال لئے، باقی کے بارے میں سائب نے خلیفہ سے دریافت کیا کہ انہیں خریداروں سے زبردستی واپس لیا جائے یا کوئی دوسرا طریقہ کار اختیار کیا جائے۔ خلیفہ نے لکھا۔

جو مسلمان اپنے غلام اور سامان جوں کا توں پائیں وہ انہیں مل جانا چاہیئے اور غلام اور سامان تاجروں کی ملک بن چکے ہیں تو وہ نہیں لیا جا سکتا اور جن آزاد عربوں کو تاجروں نے خرید لیا ہو تو ان کو اصل قیمت دے کر واپس لے لیا جائے کیونکہ آزاد خریدا جا سکتا ہے، نہ بیچا جا سکتا ہے۔[1]

۲۴۴۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

صوبۂ اہواز (خوزستان) میں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی فاتحانہ سرگرمی سے متعلق قدیم عربی روایت میں سخت اختلاف و اضطراب ہے، اخبار و آثار کے ناقلوں کی ایک جماعت کہتی ہے کہ صوبۂ اہواز کا بیشتر حصہ انہوں نے خلیفہ کے زیر ہدایت خود فتح کیا۔ دوسری جماعت کی رائے ہے کہ اہواز کا تقریباً نصف حصہ ان کے گورنر ہونے سے پہلے فتح ہو چکا تھا۔ اور باقی نصف ان کی گورنری کے زمانہ میں دوسرے سالاروں نے فتح کیا۔ نیز یہ کہ ان کا حصہ اس فتح میں بس اتنا تھا کہ وہ دو بار کمک لے کر آئے تھے۔ اس جماعت کے ترجمان سیف بن عمر کہتے ہیں کہ جب ربیع الاوّل ۱۷ھ میں حضرت ابوموسیٰؓ بصرہ کے گورنر ہوئے تو اہواز کی یہ چھاؤنیاں اور ضلعے پہلے ہی اسلامی تصرف میں آ چکے تھے: مناظر نہر بزی سوق الاہواز (اہواز کا صدر مقام) اور سُرق بالفاظ دیگر صوبہ کے تقریباً آدھے جنوب مشرقی اور جنوب مغربی حصہ پر قبضہ ہو چکا تھا اور ہرمزان والیٔ اہواز کے پاس صرف یہ ضلعے باقی رہ گئے تھے۔ سوس، تستر جندی۔ سابور اور بنیان، یہ علاقہ بصرہ اور کوفہ کی فوجوں نے خلیفہ کی طرف سے مقرر کئے ہوئے سالاروں کی قیادت میں فتح کیا اور اس فتح کے دو نازک مرحلوں پر حضرت ابوموسیٰؓ کمک لے کر آئے، یہ دو مرحلے تھے تستر اور سوس کے محاصرے دوسری جماعت جس کے ترجمان ابومخنف، واقدی اور مدائنی ہیں کہتی ہیں کہ تقریباً سارا

---

[1] کنز العمال ۲/۳۱۳، مغنی ۱۰/۴۸۰، مقدسی شرح الکبیر حاشیہ مغنی مصر ۱۰/۴۷۹ باختلاف متن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اہواز حضرت ابوموسیٰؓ نے خلیفہ کی زیر ہدایت خود فتح کیا۔ اس بنیادی اختلاف کے علاوہ دوسرا اختلاف فتوح کے بارے میں ہے۔ سیف بن عمر کی رائے ہے کہ ۱۴ھ سے ۱۷ھ تک سارا اہواز اسلامی قبضہ میں آچکا تھا۔ دوسرے راوی کہتے ہیں کہ اس پر قبضہ چھ سال میں ۲۰ھ تک مکمل ہوا۔ ذیل میں فتوحات اہواز سے متعلق جو خطوط بیان ہوئے ہیں اخبار و آثار کے ان ناقلوں کی طرف سے ہیں جو کہتے ہیں کہ اہواز حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے ہاتھوں فتح ہوا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، عبداللہ عمر بن خطاب کی طرف سے حضرت عبداللہ بن قیسؓ (حضرت ابوموسیٰؓ) کو واضح ہو کہ فارسیوں نے اہواز، تستر، مناذر اور دوسرے مقامات پر فوج جمع کی ہے اور عنقریب مسلمانوں پر حملہ کرنے والے ہیں۔ یہ خط پڑھتے ہی ایک فوج تیار کرو، بصرہ کے جو لوگ جانے کو تیار ہوں ان کی دلجوئی کرو اور جہاں تک ممکن ہو زیادہ سے زیادہ تعداد میں فوجیں فراہم کرو اور لڑنے نکل جاؤ، جب دشمن کے علاقہ میں پہنچو تو کسی اور مشورہ پر عمل کئے بغیر سب سے پہلا کام یہ کرو کہ انہیں دین حق کی دعوت دو اور جو شخص یہ دعوت قبول کرلے اسے جان و مال کی امان دے دو، یاد رہے کہ تم اس کے مال و متاع سے اپنی ضرورت کی حد تک ہی فائدہ اٹھا سکتے ہو، خود کو راہِ راست پر رہنے کی تلقین و تاکید کرتے رہو۔ غازیوں کو اتنا لڑائی میں مصروف نہ رکھو کہ وہ اکتا جائیں انہیں چاہیئے کہ ہر جنگ میں سچی لگن سے شریک ہوں۔ سب کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور منکسر مزاجی سے پیش آؤ۔ یاد رہے کہ خدا کے ہاں کسی آفریدہ کو وہ عزت و حرمت حاصل نہ ہوگی جو اس مسلمان کو ہوگی جس کا اعمال نامہ ظلم و ستم سے پاک ہو۔ مظلوم کے ساتھ انصاف کرو اور ظالم سے اس کا حق دلواؤ، مسلمانوں میں دوستی و یکجہتی پیدا کرنے کی کوشش کرو، ان کو قرآن خوانی کی تاکید کرو اور خدا کی سزا سے ڈراتے رہو۔ زمانہ جاہلیت کے تذکرے کرنے یا اس زمانہ کے طور طریق اختیار کرنے سے باز رکھو کیونکہ ان باتوں سے دلوں میں کینے پیدا ہوں گے اور پرانی عداوتیں تازہ ہو جائیں گی۔ پسرِ قیس تمہیں یاد رہے کہ خدا نے اس دین کے ماننے والوں کی فتح کا ذمہ لیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے لہذا ایسی زندگی گزارو کہ خدا تم سے خوش رہے، ایسا نہ ہو کہ تمہاری بدکرداری سے وہ اپنی نظرِ کرم ہٹالے اور کوئی دوسری قوم اس کی عنایت کی مستحق ہو جائے۔[1]

## ۲۴۵۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ اور فوج کے نام۔

مذکورہ بالا خط پاکر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ بصرہ سے ایک فوج لے کر اہواز روانہ ہوئے ان کا ابتدائی مقابلہ جالنوس اور اساورہ سے ہوا جو بڑی بہادری سے لڑے لیکن بالآخر شکست کھائی، مفتوحہ علاقہ کی کھیتی باڑی جالنوس کے ہاتھ میں تھی اور اساورہ زمیندار تھے مسلمانوں نے انہیں غلام بنالیا۔ ان کی غلامی سے یہ سوال پیدا ہوا کہ اراضی کی کاشت اور اس کی دیکھ بھال کیسے ہو، حضرت عمر فاروق رضؓ کو اس صورت حال کا علم ہوا تو انہوں نے لکھا:۔

کاشتکاری تمہارے بس سے باہر ہے اس لیے غلاموں کو چھوڑ دو اور ان سے (خراج) (زمین کا لگان) وصول کرو۔[2]

## ۲۴۶۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ اور فوج کے نام۔

جالنوس اور اساورہ کو ٹھکانے لگا کر حضرت ابوموسیٰ رضؓ اہواز کے اہم شہر مناذر کی طرف بڑھے مناذر سڑکوں کا جنکشن تھا، کئی طرف سے دریا اور نہریں اسے گھیرے ہوئے تھیں، شہر کے گرد ایک مضبوط فصیل بھی تھی، بڑا سخت مقابلہ ہوا کئی ماہ بعد یہ شہر بزور شمشیر فتح ہوا شہر کے لوگوں کو مسلمانوں نے غلام بنالیا، مناذر کے باشندے بھی زیادہ تر زراعت پیشہ تھے، خلیفہ نے اس موقع پر بھی بجنسہٖ ان مصالح کے پیش نظر غلاموں کو رہا کرا دیا جنکی بنا پر جالنوس اور اساورہ کو آزاد کیا تھا۔

بلاشبہ مناذر سواد (عراق) کے ایک گاؤں کی طرح ہے، اسلیے تمہیں وہاں جو کچھ ملا ہو اسے لوٹا دو۔[3]

## ۲۴۷۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ کے نام۔

---

[1] ابن اعثم ص ۲۶۳ [2] فارسی شاہی خاندان کی مکمل فوج کے منصدار [3] ص ۳۸۵ [4] بلاذری ص ۳۸۵، ۳۸۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حضرت ابوموسیٰؓ نے حضرت عمر فاروقؓ کو لکھا کہ اسلامی فوج میں بہت سے لمبے چوڑے کالے رنگ کے عراقی گھوڑے ہیں جو حال میں مسلمانوں کے قبضہ میں آئے ہیں، مالِ غنیمت سے ان گھوڑوں کو کتنا حصہ ملنا چاہیئے؟ حضرت عمر فاروقؓ نے جواب دیا:۔

یہ ترکی نسل کے گھوڑے ہیں۔ ان میں سے جو گھوڑا باعتبار کارکردگی عربی گھوڑے کے قریب قریب ہو، اسے (مالِ غنیمت کا) ایک حصہ دو، دوسروں کو کچھ نہیں[1]

## ۲۴۸۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

جب حضرت ابوموسیٰؓ سوس کے محاصرہ میں مشغول تھے، یزدجرد نے صوبۂ فارس کے پایۂ تخت اصطخر سے ایک فوج سوس کی مدد کو بھیجی جس میں کئی درجن اساورہ تھے، یہ فوج ابھی راستہ ہی میں تھی کہ سوس کا کمانڈر جزیہ گزار ہو گیا۔ اس اثنا میں ایک دوسری فوج نے راہرمز کے پہاڑی شہر پر قبضہ کر لیا جو سوس سے قریب دو سو میل جنوب مشرق میں واقع تھا۔ سوس کے بعد حضرت ابوموسیٰؓ نے تستر کا محاصرہ کیا۔ ان کی مدد کے لئے کوفہ سے بھی ایک فوج آ گئی۔ یہ اساورہ پہلے ہی مسلمان کے جوشِ جہاد اور مسلسل فتوحات سے مرعوب ہو کر باور کر چکے تھے کہ حکومت فارس کے اقبال کا تارہ غروب ہو چکا ہے، سوس اور راہرمز جیسے مستحکم شہروں کی تازہ شکست نے ان کے حوصلے اور زیادہ پست کر دیئے۔ انہوں نے مسلمان ہونے کا فیصلہ کر لیا، ان کے دس آدمیوں کا ایک وفد حضرت ابوموسیٰؓ کے پاس آیا جو اس وقت تستر کا محاصرہ کئے ہوئے تھے، وفد کے لیڈر شیرویہ اسواری نے کہا کہ ذیل کی شرطوں پر ہم اسلام لانے کو تیار ہیں (۱) آپ کے ساتھ ملکر فارسیوں سے لڑیں گے (۲) آپ کی باہمی لڑائیوں میں غیر جانبدار رہیں گے (۳) اگر کوئی عرب ہم سے لڑے گا تو آپ ہماری مدد کریں گے (۴) ہم جس شہر میں چاہیں گے آباد ہو جائیں گے۔ (۵) ہم جس قبیلہ سے چاہیں گے منسلک ہو جائیں گے (۶) ہمیں ممتاز درجہ کا وظیفہ (شرف عطا) دیا جائے (۷) آپ کا خلیفہ ہمارے عہد نامہ پر دستخط کرے گا۔

---

[1] سرخسی ۲/۱۷۹، مغنی ۱۰/۴۴۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حضرت ابوموسیٰ رضؓ نے شرائط خلیفہ کو لکھ بھیجیں انہوں نے اساورہ کے مطالبے منظور کر لئے۔ شاہی گھرانے کے سارے افسر مسلمان ہو گئے اور تستر کے محاصرہ میں مسلمانوں کے دوش بدوش لڑنے لگے۔ ایک دن حضرت ابوموسیٰ رضؓ نے ان کے لیڈر سیاہ سے کہا کہ میں سمجھتا تھا کہ تمہارے ساتھی جنگ میں کارہائے نمایاں کر کے دکھائیں گے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم لوگ اوپری دل سے لڑ رہے ہو۔ سیاہ نے کہا ابھی نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں۔ ہمارے سینوں میں وہ جوش اور لگن نہیں جو آپ کے سینوں میں ہے، اس کے علاوہ آپ نے ہمیں ممتاز درجہ کا وظیفہ بھی نہیں دیا۔ حضرت ابوموسیٰ رضؓ نے سیاہ کی شکایت سے خلیفہ کو مطلع کیا تو یہ جواب آیا:۔

شاہی فوجی افسروں کی شجاعت اور جنگی کارکردگی کو نظر میں رکھ کر انہیں سب سے اونچا وظیفہ دو، جتنا زیادہ سے زیادہ کسی عرب کو دیا گیا ہو[1]

۲۴۹۔ خط کی دوسری شکل:۔

اساورہ کے سارے مطالبے منظور کر لو[2]

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ نے سو افسروں کے لئے درجہ اوّل (دو ہزار درہم) اور ان کے چوٹی کے چھ افراد کے لئے ممتاز درجہ (دو ہزار پانچسو درہم) کا وظیفہ مقرر کر دیا:۔

۲۵۰۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ کے نام۔

جب سوس فتح ہوا اور مسلمان قلعہ میں داخل ہوئے تو وہاں حاکم کے محل کے ایک کمرہ میں زریفت میں لپٹی ہوئی ایک لاش پائی۔ لاش کے پاس بہت سا روپیہ رکھا ہوا تھا اور اس مضمون کی ایک تحریر:۔ اگر کسی کو روپیہ کی ضرورت ہو تو وہ ایک مقررہ مدت کے لئے یہاں سے قرض لے سکتا ہے۔ اگر وقت پر واپس نہیں کرے گا۔ تو کوڑھی ہو جائے گی۔ حضرت ابوموسیٰ رضؓ نے لاش کے بارے میں تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ پیغمبر دانیال ؑ کی دعا سے بارش ہو جاتی ہے، دانیال اس وقت بابل (عراق) میں تھے، فارسیوں کا ایک وفد انہیں لینے بابل گیا مگر وہاں کے حاکموں نے انہیں سوس جانے کی اجازت

---

[1] طبری ۴/۲۱۸ [2] بلاذری ص ۳۸۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نہیں دی۔ فارسیوں نے پچاس آدمی بطور ضمانت بابل میں چھوڑے اور دانیال علیہ السلام کو لے آئے۔ ان کی دعا کی برکت سے سوس میں خوب بارش ہوئی اور قحط دور ہو گیا۔ کچھ عرصہ بعد پیغمبر دانیال نے سوس میں وفات پائی۔ ان کی لاش کو بڑے احترام سے شاہی محل میں مومیائی لگا کر جگہ دی گئی۔[1] حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے خلیفہ سے دریافت کیا کہ لاش اور روپیہ کو کس طرح ٹھکانے لگایا جائے تو یہ جواب آیا:۔

لاش کو کفناؤ اور خوشبو لگا کر نماز جنازہ پڑھو پھر دفن کر دو جس طرح دوسرے انبیاء دفن کیے گئے ہیں، روپیہ بیت المال میں جمع کر دیا جائے۔[2]

۲۵۱۔ خط کی دوسری شکل:۔

لاش کو غسل دو حنوط لگاؤ اور کفن پہناؤ پھر جنازہ کی نماز پڑھو اور دفن کر دو۔[3]

۲۵۲۔ خط کی تیسری شکل:۔

دانیال کو سدر (بیری کے پتوں) اور خوشبودار پودوں کے آب جوش سے غسل دو۔[4]

۲۵۳۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

حسکہ نامی عرب کا لڑکا فوت ہوا اور دو قریبی رشتہ دار چھوڑے باپ (حسکہ) اور وادی (ام حسکہ) حضرت ابوموسیٰؓ نے حسکہ کے لڑکے کی میراث سے باپ اور دادی کو حصہ دینے کے بارے میں دریافت کیا تو یہ جواب آیا:۔

ابن حسکہ کے باپ (حسکہ) اور دادی (ام حسکہ) کو میراث سے حصہ دیا جائے۔[5]

۲۵۴۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

حضرت ابوموسیٰؓ نے خلیفہ کو مطلع کیا کہ یہاں ایسے لوگ مرتے رہتے ہیں جن کے نہ خونی رشتہ دار ہوتے ہیں نہ موالی (آزاد کردہ غلام) ایسے لوگوں کی میراث کس طرح ٹھکانے لگائی جائے تو یہ جواب آیا:۔

---

[1] ابن اعثم ص ۶۴، بلاذری ص ۳۸۶ [2] ابن سلام ص ۳۴۳، کنز العمال ۶/۳۱۰ [3] کنز العمال ۶/۲۱۰ [4] ایضاً ۶/۳۱۰ [5] ایضاً ۶/۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اگر متوفی کا خونی رشتہ دار ہو تو اسے ورنہ اس کے مولی کو اور اگر وہ بھی نہ ہو تو اس کی میراث بیت المال میں جمع کر دی جائے۔[1]

۲۵۵۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

میراث کے معاملہ میں دادا کو باپ قرار دو۔ حضرت ابوبکرؓ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔[2]

۲۵۶۔ اکابر فوج کی تحقیقاتی کمیٹی کے نام۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سوس فتح کر کے تستر کی طرف بڑھے تو انہیں معلوم ہوا کہ والیٔ اہواز ہرمزان اپنے خزانے لے کر تستر چلا گیا ہے اور وہاں فارسیوں اور کردوں پر مشتمل ایک فوج تیار کر لی اور ایک دوسری فوج یزدجرد نے بھی اس کی مدد کے لئے بھیجدی ہے اس خبر سے حضرت ابوموسیٰؓ گھبرا گئے اور انہوں نے مدینہ سے کمک طلب کی، حضرت عمر فاروقؓ نے بلا تاخیر کوفہ کے گورنر حضرت عمار بن یاسرؓ اور حلوان کے عامل حضرت جریر بن عبداللہ بجلیؓ کو فرمان بھیجے کہ فوراً حضرت ابوموسیٰؓ کی مدد کے لئے فوج لے کر جائیں یہ دونوں فوجیں جب پہنچیں تو حضرت ابوموسیٰؓ کے ہاتھ مضبوط ہو گئے اور انہوں نے اطمینان کا سانس لیا۔ محاصرہ کی ضروریات سے فاضل فوج انہوں نے حضرت جریر بن عبداللہؓ اور حضرت نعمان بن مقرنؓ کی کمان میں راہرمز بھیجدی اور انہیں تاکید کی کہ وہاں کے باشندوں کو مسلمان ہونے کی دعوت دیں اور اس سمت سے کوئی فارسی فوج تستر کی مدد کو آئے تو اسے ٹھکانے لگا دیں، حضرت جریر بن عبداللہ بجلیؓ راہرمز کے باہر خیمہ زن ہوئے اور حضرت نعمان بن مقرنؓ شہر کے نواح میں چلے گئے اور کئی قلعے فتح کر لئے۔ جب راہرمز کے باشندوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا تو حضرت جریرؓ نے شہر کا محاصرہ کر لیا، کئی سخت مقابلوں کے بعد شہر کے کمانڈر نے ہار مان لی جو لوگ بھاگ سکے وہ بھاگ گئے باقی قید کر لئے گئے اور ان کے بال بچے، سامان اور جانور فوج نے آپس میں بانٹ لئے۔ اس واقعہ کی خبر حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو ہوئی جو ہنوز تستر کے محاذ پر تھے تو وہ آزردہ ہوئے اور انہوں نے اکابر فوج سے کہا: میں نے راہرمز کے باشندوں کو چھ ماہ کی مہلت اور امان دی تھی تاکہ وہ قبول اسلام کے بارے میں خوب غور کر لیں لیکن حضرت جریرؓ اور کوفہ کی فوجوں

---

[1] کنز العمال ۶/۱۸۔ [2] ایضاً ۶/۱۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نے جلد بازی کی اور مقررہ مدت گزارنے سے پہلے شہر کا محاصرہ کر کے اسے بزور شمشیر فتح کر لیا اور اہل شہر کے بال بچوں، مال و متاع اور مویشیوں کو آپس میں بانٹ لیا۔ اس سنگین معاملہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اکابر فوج نے کہا:۔ آپ صورت حال سے خلیفہ کو مطلع کر دیجیے اور ان کے فیصلہ کے مطابق عمل کیجیے۔ حضرت ابوموسیٰؓ نے حضرت جریر بن عبداللہؓ کی جارحانہ کارروائی کی شکایت خلیفہ کو لکھی انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی فوج کے اکابر کی ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کر دی اور اسے لکھا:۔

اس معاملہ کی تحقیق کر کے معلوم کرو کہ حضرت ابوموسیٰؓ نے (جیسا کہ ان کا دعویٰ ہے) راہرمز کے باشندوں کو چھ ماہ کی مہلت دی تھی یا نہیں اور آیا کوئی تحریری معاہدہ اس باب میں ان سے کیا تھا، حضرت ابوموسیٰؓ سے بھی حلف لیا جائے اور اگر وہ از روئے حلف کہیں کہ انہوں نے چھ ماہ کی مہلت دی تھی تو وہ تمام غلام اور لونڈیاں جو راہرمز سے لائی گئی ہیں واپس کر دی جائیں اور اگر کوئی عورت کسی مسلمان سے حاملہ ہو گئی ہو تو اسے روک لیا جائے حتیٰ کہ اس سے بچہ پیدا ہو پھر اسے اختیار دیا جائے چاہے وہ اسلام لا کر مسلمانوں کے ساتھ رہے اور چاہے راہرمز لوٹ جائے[1]

۲۵۷۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

تستر کا قلعہ دشوار گزار پتھریلی زمین میں واقع تھا اور دو طرف سے دریائے دجیل اسے گھیرے ہوئے تھا۔ ایک فارسی نے قلعہ کا وہ خفیہ راستہ مسلمانوں کو بتا دیا جو دریا میں کھلتا تھا ان کی ایک چیدہ جماعت دریا سے ہو کر قلعہ میں گھس آئی اور اس کے پھاٹک کھول دیئے۔ شہر پر مسلمان قابض ہو گئے، بہت سی عورتیں ان کے ہاتھ آئیں ایک خاصی تعداد حاملہ تھی، حضرت عمر فاروقؓ کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے لکھا:۔

کوئی مسلمان حاملہ عورت سے اس وقت تک ہم بستر نہ ہو جب تک اس کے بچہ نہ ہو جائے۔ مسلمانوں، مشرکوں کی اولاد میں شریک نہ ہو کیونکہ نطفہ ہی سے

---

[1] تاریخ الخراج جلد دوم از قسم دوم صفحہ ۳۰۲ ۲ ازالۃ الخفاء ۲/۱۵ کنز العمال ۵/۱۶۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بچہ بنتا ہے۔[1]

۲۵۸۔ فاتحین تستر کے نام۔

تستر کی فتح کے بعد بصرہ اور کوفہ کی فوجوں میں جھگڑا ہوا، بصرہ فوج نے کہا کہ تستر ہم نے فتح کیا ہے اس لیے اس کے ماتحت علاقہ کی آمدنی کے حقدار ہم ہیں، کوفہ فوج نے (جو بطور کمک آئی تھی) دعویٰ کیا کہ فتح ہمارے ہاتھوں ہوئی ہے اس لیے تستر اور اس کے ماتحت دیہاتوں کا خراج ہمیں ملنا چاہیے، حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے یہ قضیہ خلیفہ کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے لکھا۔

یہ ضرور ہے کہ کوفہ فوج نے بصرہ فوج کی مدد کی تھی اور اس کے لیے فتح آسان بنا دی تھی اس کے باوجود تستر کی اصل فاتح بصرہ فوج ہی ہے، مسلمانوں نے جو بھائی بھائی ہیں باہمی تعاون سے کامیابی حاصل کی ہے تستر کی فاتح بصرہ فوج ہی قرار دی جائے گی اور کوفیوں کو فتح کے ثمرات مالِ غنیمت کی حد تک ملیں گے، دونوں فوجیں ایک دوسرے کا خیال رکھیں اور آپس میں نہ لڑیں والسلام۔[2]

۲۵۹۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ کے نام۔

یہ خط ابن اعثم کوفی کی فتوح سے ماخوذ ہے، ابن اعثم کی رائے ہے کہ صوبہ فارس اور کرمان کے فاتح حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ تھے۔ یہ ایک شاذ رائے ہے جس کی توثیق جہاں تک مجھے معلوم ہے اخبار و آثار کے دوسرے سکولوں نے نہیں کی ہے۔ سیف بن عمر کے شیوخ کہتے ہیں کہ ۲۳ھ میں حضرت عمر فاروق رضؓ نے فارس میں جارحانہ پیش قدمی کی اسکیم کے تحت سات محاذ قائم کیے تھے جن میں سے دو فارس اور کرمان کے صوبے تھے اور ان میں سے کسی ایک کی کمان حضرت ابوموسیٰ رضؓ کے ہاتھ میں نہیں تھی اور نہ فوج کشی کے دوران وہ کبھی ادھر کمک لے کر گئے تھے، ابن اعثم اور سیف بن عمر کے ان دو متناقض موقفوں کے بین بین ایک تیسرا موقف ہے جس کی رو سے حضرت ابوموسیٰ رضؓ کئی بار خلیفہ کی زیر ہدایت بصرہ سے

---

[1] ازالۃ الخفاء ۲/۱۱۵، کنز العمال ۵/۱۶۹ [2] ابن اعثم ص ۶۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بچہ بنتا ہے۔[1]

۲۵۸۔ فاتحین تستر کے نام۔

تستر کی فتح کے بعد بصرہ اور کوفہ کی فوجوں میں جھگڑا ہوا، بصرہ فوج نے کہا کہ تستر ہم نے فتح کیا ہے اس لیے اس کے ماتحت علاقہ کی آمدنی کے حقدار ہم ہیں، کوفہ فوج نے (جو بطور کمک آئی تھی) دعویٰ کیا کہ فتح ہمارے ہاتھوں ہوئی ہے اس لئے تستر اور اس کے ماتحت دیہاتوں کا خراج ہمیں ملنا چاہیئے، حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے یہ قضیہ خلیفہ کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے لکھا:۔

یہ ضرور ہے کہ کوفہ فوج نے بصرہ فوج کی مدد کی تھی اور اس کے لئے فتح آسان بنا دی تھی اس کے باوجود تستر کی اصل فاتح بصرہ فوج ہی ہے، مسلمانوں نے جو بھائی بھائی ہیں باہمی تعاون سے کامیابی حاصل کی ہے تستر کی فاتح بصرہ فوج ہی قرار دی جائے گی اور کوفیوں کو فتح کے ثمرات مالِ غنیمت کی حد تک ملیں گے، دونوں فوجیں ایک دوسرے کا خیال رکھیں اور آپس میں نہ لڑیں والسلام۔[2]

۲۵۹۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

یہ خط ابن اعثم کوفی کی فتوح سے ماخوذ ہے، ابن اعثم کی رائے ہے کہ صوبہ فارس اور کرمان کے فاتح حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ تھے۔ یہ ایک شاذ رائے ہے جس کی توثیق جہاں تک مجھے معلوم ہے اخبار و آثار کے دوسرے سکولوں نے نہیں کی ہے۔ سیف بن عمر کے شیوخ کہتے ہیں کہ ۲۳ھ میں حضرت عمر فاروقؓ نے فارس میں جارحانہ پیش قدمی کی اسکیم کے تحت سات محاذ قائم کئے تھے جن میں سے دو فارس اور کرمان کے صوبے تھے اور ان میں سے کسی ایک کی کمان حضرت ابوموسیٰؓ کے ہاتھ میں نہیں تھی اور نہ فوج کشی کے دوران وہ کبھی ادھر کمک لے کر گئے تھے، ابن اعثم اور سیف بن عمر کے ان دو متناقض موقفوں کے بین بین ایک تیسرا موقف ہے جس کی رو سے حضرت ابوموسیٰؓ کئی بار خلیفہ کی زیر ہدایت بصرہ سے

---

[1] ازالۃ الخفاء ۲/۱۱۵، کنز العمال ۵/۱۶۹ [2] ابن اعثم ص ۶۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کمک لے کر فارس کی جنگوں میں شریک ہوئے تھے اور ان کی مدد سے اس محاذ کے کمانڈر حضرت عثمان بن ابی العاص رضؓ (گورنر بحرین) نے کئی اہم معرکے جیتے تھے، تاہم اس بات کی تصدیق اس موقف سے بھی نہیں ہوتی کہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے کرمان کی فتح میں کوئی حصہ لیا تھا۔

ابوموسیٰ رضؓ تمہارا خط ملا، خدا کے فضل و کرم سے تمہیں جو فتوحات حاصل ہوئی ہیں ان کا حال معلوم ہوا، یہ پڑھ کر مسرت ہوئی کہ فارس اور کرمان کے صوبے مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئے، خدا کی ان عنایتوں کا بہت بہت شکر گزار ہوں، تم نے لکھا ہے کہ یہ خط خراسان کی سرحد سے لکھ رہا ہوں، شاید اب تمہارا ارادہ خراسان میں داخل ہونے کا ہے، اگر یہ بات ہے تو تم خراسان کی مہم موقوف رکھو۔ ہمیں خراسان نہیں چاہیئے یہ خط پڑھ کر ان تمام شہروں پر جو خدا کی مدد سے تم نے فتح کئے ہیں راست باز خوشخصال، امانتدار اور بھروسہ کے حاکم مقرر کرو اور خود بصرہ لوٹ آؤ، خراسان کا خیال دل سے نکال دو۔ ہمیں خراسان اور خراسان کو ہم سے کوئی سروکار نہیں، کاش ہمارے اور خراسان کے درمیان آہنی پہاڑ اور آتشیں دریا اور ہزاروں دیواریں سد سکندری کی طرح حائل ہوتیں[1]

۲۶۰ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

حضرت ابوموسیٰ رضؓ نے خلیفہ کو لکھا کہ جب مسلمان تاجر دارالحرب جاتے ہیں تو وہاں کی حکومت ان سے دس فیصد تجارتی ٹیکس لیتی ہے کیا ہم بھی دارالحرب کے تاجروں سے ٹیکس وصول کریں؟ حضرت عمر فاروق رضؓ نے اس کی اجازت ہی نہیں دی بلکہ تجارتی ٹیکس کا ایک ضابطہ مقرر کیا جس میں حربی، ذمی اور مسلمان سب شامل تھے۔

تم حربی تاجروں سے اسی قدر ٹیکس لو جتنا وہ مسلم تاجروں سے لیتے ہیں۔
ذمیوں سے پانچ فیصد وصول کرو اور مسلمانوں سے چالیس درہم کے

[1] ابن اعثم ص ۷۹

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مال پر ایک درہم (۲½ فیصد) دوسو درہم سے کم مال پر کوئی ٹیکس نہیں ہے، جب مال تجارت دوسو درہم کا ہو تو اس پر ٹیکس پانچ درہم ہوگا اور اس سے زیادہ کے مال پر اسی شرح سے لیا جائے گا۔[1]

۲۶۱۔ خط کی دوسری شکل:۔

جب حربی تاجر ہمارے علاقہ میں آئیں تو ان سے دس فیصد ٹیکس لو جیسا کہ مسلمان تاجروں سے دارالحرب میں لیا جاتا ہے، ذمی تاجروں سے پانچ فیصد وصول کرو اور مسلمان تاجروں سے جب ان کا مال دوسو درہم قیمت کا ہو تو ڈھائی فیصد کے حساب سے ٹیکس لو، پھر ہر چالیس درہم کے مال پر ایک درہم کی شرح سے ٹیکس لیا جائے۔[2]

عربی اخبار و آثار کی ایک تصریح سے مذکورہ بالا دونوں خطوں کی تردید ہوتی ہے، زیاد بن حدیر بیسولوٹامیہ میں حضرت عمر فاروقؓ کی طرف سے دریائے فرات کے ایک معبر پر ٹول افسر (عاشر) تھے۔ انہوں نے صحابی حضرت عبداللہ بن مغفل کو بتایا کہ ہم تجارتی ٹیکس مسلمانوں یا ذمیوں سے نہیں لیتے ہیں بلکہ برنطی تاجروں سے وصول کرتے ہیں جس طرح برنطی حکومت ہمارے علاقہ کے تاجروں سے وصول کرتی ہے۔[3]

۲۶۲۔ حضرت زیاد بن حدیرؓ کے نام۔

حضرت زیاد بن حدیرؓ نے خلیفہ کو لکھا کہ بعض حربی تاجروں کو (غالباً سامان نہ بکنے یا بقایا وصول نہ ہونے کی صورت میں) بہت دن تک اسلامی حکومت میں رکنا پڑتا ہے اس لئے ان کے ساتھ کچھ رعایت ہونی چاہیئے، خلیفہ نے ٹول افسر کی درخواست پر یہ رعایت دی:۔

اگر حربی تاجر اسلامی حکومت میں چھ ماہ (یا کم) ٹھہریں تو ان سے دس فیصد ٹیکس لو اور اگر انہیں ایک سال ٹھہرنا پڑے تو پانچ فیصد ٹیکس لو۔[4]

۲۶۳۔ حضرت زیاد بن حدیرؓ کے نام۔

---

[1] ابو یوسف ص ۷۸ [2] قرشی ص ۱۷۳ [3] قرشی ص ۱۷۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ایک تغلبی عیسائی عرب اپنا گھوڑا بیچنے نکلا حضرت زیاد بن حدیرؓ کے عملہ نے گھوڑے کی قیمت دس ہزار روپے (بیس ہزار درہم) متعین کی اور دس فیصد کے حساب سے پانچسو روپے (ایک ہزار درہم) ٹیکس لگا۔ تغلبی عیسائی ٹیکس دے کر چلا گیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ لوٹا تو گھوڑا جو بکاؤ نہ تھا اس کے ساتھ تھا، ٹول افسر کے عملہ نے پھر ٹیکس طلب کیا۔ تغلبی کو دوبارہ ٹیکس دینے میں تامل ہوا اور وہ سیدھا حضرت عمر فاروقؓ کے پاس شکایت کرنے مدینہ چلا گیا، خلیفہ نے اس کی شکایت پر ٹھنڈے دل سے غور کیا اور حضرت زیاد بن حدیرؓ کو یہ فرمان بھیجا:۔

جس تاجر سے تم ٹیکس لے چکے ہو وہ ایک سال کے اندر اگر دوبارہ تمہارے پاس سے گزرے تو ٹیکس نہ لو الا یہ کہ اس کے پاس نیا سامان ہو۔[1]

۲۶۴۔ خط کی دوسری شکل:۔

تغلبی تاجروں سے سال میں صرف ایک بار ٹیکس لیا کرو۔[2]

۲۶۵۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بصرہ سے ایک وفد مدینہ بھیجا جس میں دانائے عرب اور قبیلہ تمیم کے لیڈر حضرت احنف بن قیسؓ بھی تھے، وفد کے لوگوں نے حضرت عمر فاروقؓ سے اپنے مطلب کی باتیں کیں لیکن حضرت احنفؓ نے ایک پرسوز اور دل نشین تقریر کے ذریعہ اہل بصرہ کی اقتصادی بدحالی اور مشکلات خلیفہ کے سامنے پیش کیں اور انہیں دور کرنے کی اپیل کی، حضرت عمر فاروقؓ پر اس تقریر کا گہرا اثر ہوا، انہوں نے حضرت احنفؓ کو بطور عطیہ ایک رقم پیش کی لیکن حضرت احنفؓ نے اسے واپس کرتے ہوئے کہا:۔ امیر المومنین ہم نے بصرہ سے مدینہ کا طول طویل ریگستانی سفر عطیوں کی خاطر نہیں کیا ہے۔ میرا انعام یہ ہے کہ اہل بصرہ کی مشکلات دور فرمادیں، حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت ابو موسیٰؓ کو لکھا:۔

حضرت احنف بن قیسؓ کو اپنا مقرب بنالو، معاملاتِ حکومت میں ان سے صلاح مشورہ لو اور ان کی بات مانو:۔

---

[1] ابو یوسف ص ۷۹، ۸۲ قرشی ص ۶۸۔ سرخسی ص ۲۹۵ (مخاطب عمال)، [2] ابن سعد جلد ۷، قسم ثانی ص ۶۷ بلاذری، انساب (ت) ۱۱/ ۹۸۸۔ ابن عساکر ۷/ ۱۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۶۶۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

مجھے یہ بات ناپسند تھی کہ بصرہ کے غازی مکان بنائیں لیکن چونکہ وہ مکان بنانے لگے ہیں (اب مخالفت کا موقع نہیں رہا) انہیں چاہیئے کہ (نئے) مکانوں کی چھتیں نیچی رکھیں۔ دیواریں چوڑی اور چھتوں کے شہتیر اور تختے قریب قریب لگائیں[1]۔

۲۶۷۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

جب اہواز میں مسلسل فتوحات اور ترکتاز سے حکومت بصرہ کی آمدنی بڑھی اور بڑی مقدار میں لگان، جزیہ اور مالِ غنیمت آنے لگا تو اس کا حساب کتاب رکھنے کے لئے ریاضی دانوں کی ضرورت پڑی۔ عرب ریاضی سے ناواقف تھے، فارسیوں اور عیسائیوں کو اس میں خوب درک حاصل تھا۔ حضرت ابوموسیٰ رضؓ گورنر بصرہ نے خلیفہ کو لکھا کہ صیغہ مال کا کام فارسی و عیسائی عملہ کے بغیر نہیں چل سکتا، بتائیے کیا کیا جائے۔ حضرت عمر فاروق رضؓ نے لکھا:۔

(غیر عربوں) کو پھر وہ عزت و اقتدار نہ دو جو خدا نے ان سے سلب کر لیا ہے انہیں اسی سطح پر رکھو جس پر خدا نے انہیں لا اتارا ہے اور خود حساب کتاب سیکھو[2]۔

۲۶۸۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

حضرت ابوموسیٰ رضؓ نے ایک لائق حساب دان عیسائی بطور سکریٹری ملازم رکھا، اس کی خبر خلیفہ کو ہوئی تو انہوں نے یہ حکم بھیجا:۔

اسے معزول کر دو اور اس کی جگہ مسلمان سکریٹری رکھو[3]۔

۲۶۹۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

سکریٹری بہت کارگزار تھا اس لئے حضرت ابوموسیٰؓ نے اسے معزول نہیں کیا اور خلیفہ سے درخواست کی کہ اسے بحال رہنے دیں حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت ابوموسیٰؓ کی درخواست مسترد کر دی اور لکھا:۔

---

[1] بلاذری انساب (ف) ۹/۵۹۸ [2] ابن مسکویہ (ق) ۱/۲۳۸ [3] ابن ابی الحدید ۳/۱۹۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہمارے لئے مناسب نہیں کہ عیسائیوں پر بھروسہ کریں جب کہ خدا نے انہیں غدّار ٹھہرایا ہے ہمارے مناسب نہیں کہ ان کا رتبہ بڑھائیں جب کہ خدا نے ان کا رتبہ گرا دیا ہے، یا ان کے اخلاص پر اعتماد کریں جب کہ اسلام نے انہیں نقصان پہنچایا ہے یا انہیں مناصب دیں جب کہ خدا کا حکم ہے کہ وہ ذلیل و خوار ہو کر جزیہ ادا کریں۔[1]

۲۷۰۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ کے نام۔

گورنر کے لیے سکریٹری کی خدمات اتنی ناگزیر تھیں کہ انہوں نے اسے برطرف نہیں کیا اور خلیفہ کو مطلع کیا کہ اس کے بغیر ان کا کام نہیں چل سکتا۔ حضرت عمر فاروق رضؓ نے جھلا کر گورنر کو لکھا:۔

مرجائے وہ عیسائی بچہ۔[2]

۲۷۱۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ کے نام۔

حضرت ابوموسیٰ رضؓ نے اپنے سکریٹری سے حضرت عمر فاروق رضؓ کو خط لکھوایا تو اس نے عنوان میں، من ابی موسیٰ لکھنے کی بجائے من ابوموسیٰ کو لکھا۔ اس غلطی پر خلیفہ اتنے برہم ہوئے کہ گورنر کو حکم دیا:۔

میرا خط پاکر اپنے سکریٹری کے ایک کوڑا مارو اور اسے ملازمت سے الگ کر دو۔[3]

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت عمر فاروق رضؓ کی برہمی کا سبب یہ تھا کہ سکریٹری نے سرکاری آداب کا لحاظ نہیں رکھا تھا اور مقدم کو موخر اور موخر کو مقدم کر دیا تھا۔ اسے لکھنا چاہیئے تھا، الی عمر بن الخطاب امیر المومنین من ابی موسیٰ، اور اس نے لکھا تھا من ابی موسیٰ الی عمر بن الخطاب امیر المومنین۔

۲۷۲۔ خط کی دوسری شکل:۔

---

[1] ابن ابی الحدید ۳/۱۹۳ [2] ایضاً [3] بلاذری ص ۴۴۱، کنز العمال ۵/۲۲۴ [4] ابن جوزی ص ۹۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تمہارے سکرٹری نے ایک نحوی غلطی کی ہے۔ اس کے ایک کوڑا مارو۔[1]

۲۷۳۔ خط کی تیسری شکل:۔

اپنے سکرٹری کے سر پہ ایک کوڑا مارو۔[2]

۲۷۴۔ خط کی چوتھی شکل:۔

اپنے سکرٹری کے ایک کوڑا مارو اور اس کی جگہ مسلمان (حنیف) سکرٹری مقرر کرو۔[3]

۲۷۵۔ حضرت یزید بن ابی سفیانؓ کے نام۔

عربی اخبار و آثار کے بعض راویوں نے حضرت عمر فاروقؓ کا ایک ایسا خط بھی نقل کیا ہے جس سے مذکورہ بالا خطوط کی تردید ہوتی ہے اور جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ بوقت ضرورت غیر مسلموں سے خدمت لینے کے لئے تیار رہتے تھے۔

کسی (ماہر حساب) یونانی کو مدینہ بھیجو تاکہ ہمارے قانونِ میراث کا حساب کتاب سنبھال سکے۔[4]

۲۷۶۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ چھاؤنیوں کے مسلمان حماموں میں غسل کرنے لگے ہیں۔ تاکید ہے کہ کوئی مسلمان حمام میں بغیر تہبند باندھے داخل نہ ہو اور جب تک وہاں رہے خدا کا نام زبان پر نہ لائے اور دو شخص ایک ساتھ حمام کے حوض میں نہ نہائیں۔[5]

۲۷۷۔ خط کی دوسری شکل:۔

مخاطب شام کے نام۔

کوئی شخص بغیر تہبند باندھے حمام میں داخل نہ ہو اور عورت صرف اس وقت جب اسے کوئی ایسی بیماری لاحق ہو جس کے علاج کے لئے حمام

---

[1] ابن عبدربہ، ص ۱۰ ادب الکتاب مصر ۱۳۴۱ھ، ص ۱۲۹ [2] بلاذری انساب (ف)، ص ۵۹۲-۵۹۳

[3] بلاذری انساب (ف) ۹/۵۸۵ [4] کنز العمال ۵/۱۳۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جانا ضروری ہو۔ تمہاری تفریح کی تین چیزیں ہونی چاہئیں، گھوڑے کی سواری
عورت اور تیر اندازی[1]

۲۷۸۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

جب تمہیں دل بہلانا ہو تو تیر اندازی کیا کرو اور جب باتوں کو جی چاہے تو قانون
میراث کو موضوع گفتگو بنالو[2]

۲۷۹۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

دین کی سمجھ بوجھ پیدا کرو اور سنت نبویؐ کا مطالعہ کرو۔ عربی زبان سیکھو قرآن
کو صاف اور ٹھیک ٹھیک پڑھو، معد بن عدنان کے طور طریق اختیار کرو[3] کیونکہ
تم معد بن عدنان کی اولاد میں ہو[4]

۲۸۰۔ خط کی دوسری شکل۔

دین کی سمجھ بوجھ پیدا کرو، سنت نبویؐ سے واقفیت حاصل کرو۔ عربی زبان
سیکھو اور سمجھو، نشانہ بازی کی مشق کرو، حوالوں کی اچھی تعبیر کیا کرو۔ ابوالاسود دؤلی
کو چاہیے کہ اہل بصرہ کو عربی قواعد سکھائیں[5]

۲۸۱۔ خط کی تیسری شکل۔

میں تمہیں ان کاموں کا حکم دیتا ہوں جن کا قرآن نے حکم دیا ہے اور ان کاموں
سے روکتا ہوں جن سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا ہے اور تاکید کرتا ہوں
کہ فقہ اور سنت کی پیروی کرو۔ عربی زبان اچھی طرح سیکھو اور جب کوئی مسلمان
بھائی تم سے خواب بیان کرے تو کہو اس کی تعبیر ہمارے لیے اچھی ہو دشمن
کے لیے بری[6]

۲۸۲۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

اہل بصرہ کو تاکید کرو کہ عربی سیکھیں، ایسا کرنے سے ان میں صحیح بول چال کا

---

[1] ازالۃ الخفاء ۲/ ۱۳۹ [2] بیہقی ۶/ ۲۹ [3] یعنی اپنے مورث اعلیٰ معد بن عدنان کی طرح محنت مشقت
کی عادت ڈالو [4] کنز العمال ۵/ ۲۲۱ [5] افضل انباء الرواۃ علی انباء النحاۃ مصر ۱۹۵۰ء [6] بلاذری انساب
(ق) ۹/ ۶۲۴۔ ازالۃ الخفاء ۲/ ۱۳۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جانا ضروری ہو۔ تمہاری تفریح کی تین چیزیں ہونی چاہئیں ۔ گھوڑے کی سواری
عورت اور تیر اندازی [1]

۲۷۸۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

جب تمہیں دل بہلانا ہو تو تیر اندازی کیا کرو اور جب باتوں کو جی چاہے تو قانون
میراث کو موضوع گفتگو بنالو [2]

۲۷۹۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

دین کی سمجھ بوجھ پیدا کرو اور سنت نبویؐ کا مطالعہ کرو۔ عربی زبان سیکھو قرآن
کو صاف اور ٹھیک ٹھیک پڑھو، معد بن عدنان کے طور طریق اختیار کرو [3] کیونکہ
تم معد بن عدنان کی اولاد میں ہو [4]

۲۸۰۔ خط کی دوسری شکل ۱۔

دین کی سمجھ بوجھ پیدا کرو، سنت نبویؐ سے واقفیت حاصل کرو۔ عربی زبان
سیکھو اور سمجھو، نشانہ بازی کی مشق کرو، غوالوں کی اچھی تعبیر کیا کرو۔ ابوالاسود دؤلی
کو چاہیے کہ اہل بصرہ کو عربی قواعد سکھائیں [5]

۲۸۱۔ خط کی تیسری شکل ۱۔

میں تمہیں ان کاموں کا حکم دیتا ہوں جن کا قرآن نے حکم دیا ہے اور ان کاموں
سے روکتا ہوں جن سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا ہے اور تاکید کرتا ہوں
کہ فقہ اور سنت کی پیروی کرو۔ عربی زبان اچھی طرح سیکھو اور جب کوئی مسلمان
بھائی تم سے جواب بیان کرے تو کہو اس کی تعبیر ہمارے لیے اچھی ہو دشمن
کے لیے بری [6]

۲۸۲۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

اہل بصرہ کو تاکید کرو کہ عربی سیکھیں، ایسا کرنے سے ان میں صحیح بول چال کا

---

[1] ازالۃ الخفاء ۲/ ۱۳۹ [2] بیہقی ۶/ ۲۰۹ [3] یعنی اپنے مورث اعلیٰ معد بن عدنان کی طرح محنت مشقت
کی عادت ڈالو [4] کنز العمال ۵/ ۲۲۱ [5] افضل انباء الرواۃ علی انباء النحاۃ مصر ۱۹۵۰ء/ ۶ بلاذری انساب
(ف) ۹/ ۶۲۴۔ ازالۃ الخفاء ۲/ ۱۳۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سلیقہ پیدا ہوگا۔ وہ عربی اشعار بھی پڑھا کریں۔ ایسا کرنے سے ان میں اخلاق عالیہ پیدا ہوں گے[1]۔

۲۸۳۔ خط کی دوسری شکل:۔

لوگوں کو عربی سیکھنے کی تاکید کرو کیونکہ عربی سیکھنے سے عقل بڑھتی ہے اور اچھے انسانی صفات پیدا ہوتے ہیں[2]۔

۲۸۴۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

ایک بہادر غازی کو حضرت ابوموسیٰ رضؓ نے کسی وجہ سے مالِ غنیمت کا پورا حصہ نہیں دیا وہ بگڑا اور حضرت ابوموسیٰ رضؓ سے کچھ ترش باتیں کیں، گورنر نے غصہ ہو کر اس کے بیس کوڑے لگوائے اور اس کے لمبے بال کٹوا دیئے وہ شخص خلیفہ کے پاس آیا اور بالوں کا گچھا جیب سے نکال کر ان کے سینہ پر دے مارا، حضرت عمر فاروقؓ کو حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کی سختی ناگوار ہوئی اور انہوں نے یہ خط بھیجا:۔

فلاں نے تمہاری مجھ سے یہ یہ شکایت کی ہے، میری طرف سے تاکید ہے کہ اگر تم نے اس کو مجمع عام میں مارا ہو تو تم بھی سب کے سامنے بیٹھو اور اس کو بدلہ لینے دو اور اگر تم نے اسے اکیلے میں مارا ہے تو اسی طرح اس کے سامنے بیٹھ کر بدلہ لینے دو[3]۔

۲۸۵۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

حج یا عمرہ کے موقع پر ایک شخص حضرت عمر فاروقؓ کے پاس روتا ہوا آیا اور بولا: میں نے شراب پی تھی۔ اس کی پاداش میں حضرت ابوموسیٰ رضؓ نے میرے کوڑے مارے میرا سر منڈوایا، میرا منہ کالا کرا کے سڑکوں پر گشت کرایا اور منادی کرا دی کہ کوئی میرے ساتھ نہ تو کھائے پیئے اور نہ اٹھے بیٹھے۔ اس رسوائی سے مجھے ایسی اذیت پہنچی ہے، کہ کبھی دل چاہتا ہے کہ حضرت ابوموسیٰ رضؓ کو مار ڈالوں کہ کبھی سوچتا ہوں آپ سے درخواست کروں کہ آپ مجھے

---

[1] کنز العمال ۵/ ۲۴۱ [2] لسان العرب (ابن منظور، بیروت) ۲/ ۱۵۵ [3] بلاذری انساب (ف) ۹/ ۵۹۶، ابن حزم مصر ۱۳۵۱ھ) ۹/ ۳۷۹ بیہقی ۸/ ۵۰، کنز العمال ۷/ ۲۹۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شام بھجوادیں جہاں کوئی سمجھے جاننے والا نہ ہو اور کبھی خیال آتا ہے کہ دارالحرب چلا جاؤں اور غیر مسلموں کے ساتھ زندگی گزار دوں، حضرت عمر فاروقؓ نے اس شخص کو دلاسا دیا اور یہ پُرعتاب خط گورنر کو بھیجا:۔

سلام علیک۔ فلاں بن فلاں تمیمی نے مجھ سے تمہاری زیادتیوں کی شکایت کی ہے، خدا کی قسم تم نے پھر یہ کبھی حرکت کی (شراب نوشی کی سزا میں سر منڈوایا اور منہ کالا کرا کے سڑکوں پر گشت کرایا) تو میں بھی تمہارا منہ کالا کرا کے سڑکوں پر گشت کراؤں گا۔ اگر تم میری دھمکی آزمانا چاہتے ہو تو یہ حرکت کر کے دیکھ لو۔[1]

۲۸۶۔ خط کی دوسری شکل:۔

فلاں آدمی میرے پاس آیا اور مجھ سے تمہاری یہ یہ شکایتیں کیں، میرا خط پاکر لوگوں کو حکم دینا کہ اس کے ساتھ اٹھیں بیٹھیں۔ اس سے ملیں جلیں اور اگر وہ توبہ کرلے تو اس کی شہادت قبول کرلیں۔[2]

۲۸۷۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

عبرت ناک سزا میں کسی کو بیس[20] کوڑوں سے زیادہ نہ مارو۔[3]

۲۸۸۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

واضح ہو کہ خدا کی نظر میں سب سے زیادہ خوش نصیب حاکم وہ ہے جس کی ذات سے رعیت کو سکھ اور آرام ملے اور خدا کی میزان میں وہ حاکم نہایت بدنصیب ہے جس کی بداعمالیوں سے رعیت تباہ ہو۔ خبردار تن آسانی اور شکم نوازی تمہارا مقصدِ حیات نہ ہو جائے، اگر تم نے ایسا کیا تو یقیناً تمہارے ماتحت بھی ایسا ہی کریں گے اور تمہاری مثال اس چوپائے کی سی ہوگی جو گھاس کا ہرا بھرا میدان دیکھے اور موٹا ہونے کے لئے اس میں گھس جائے حالانکہ

---

[1] کنز العمال ۳/۱۰۷، ۲ ابن جوزی ص ۹۷، ۳ بلاذری انساب (ف) ۹/۶۲۴۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



موٹاپے میں اس کی موت مضمر ہے[1]۔

۲۸۹۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

عوام میں ایسے ممتاز لوگ ہوتے ہیں جو ان کی ضروریات (حکام کے سامنے) پیش کرتے ہیں تمہیں چاہیے کہ ان کی قدر و منزلت کرو، ایک غریب مسلمان عافیت سے رہ سکتا ہے، اگر ان ممتاز لوگوں کی معرفت اس کے ساتھ انصاف ہوتا رہے اور سرکار سے قومی آمدنی کا ٹھیک ٹھیک حصہ اسے ملتا رہے۔ والسلام[2]۔

۲۹۰۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

ایک سال میں ایک دن ایسا مقرر کرو جب خزانہ میں ایک درہم تک باقی نہ رہے اور وہاں جھاڑو لگا دی جائے تاکہ خدا کو معلوم ہو کہ میں نے ہر حقدار کا حق ادا کیا ہے[3]۔

۲۹۱۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

واضح ہو کہ کام کو خوش اسلوبی سے انجام دینے کا مدار اس بات پر ہے کہ آج کا کام کل پر نہ چھوڑا جائے کیونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو کام بہت بڑھ جائیں گے اور تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گا کہ کون سا کام پہلے کرو اور کون سا بعد میں اس طرح بہت سے کام ضائع ہو جائیں گے۔ اگر حاکم ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو جو خدا کی طرف سے اس پر عاید ہوتی ہیں تو رعایا بھی ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو گی جو حاکم کی طرف سے اس پر عاید ہوتی ہیں، اگر حاکم نفس کوش ہو گا تو رعایا بھی نفس کوش ہو جائے گی، (حاکموں کے ظلم و بے التفاتی کی وجہ سے) رعیت ان سے دور بھاگتی ہے، خدا کی پناہ مانگتا ہوں کہ رعیت

---

[1] حلیۃ الاولیاء ۱/۵۰، ابویوسف ص۱۴، (اس میں ترتیع کی جگہ تربیع ہے) ازالۃ الخفاء ۱/۵۹، ۲/۱۴۸، ۱۸۱، ابن جوزی ص۹۵ کنز العمال ۸/۲۰۹ [2] بلاذری انساب (ف) ۹/۶۲۴، ابن جوزی ص۹۹ کنز العمال ۳/۱۶۵ [3] ابن سعد ۳/۲۱۸، بلاذری انساب (ف) ۹/۶۰۷، ابن عساکر قلم ص۱۶ کنز العمال ۳/۳۱۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی طرف سے میرے دل میں انحراف پیدا ہو، انحراف جس کی وجہ پرانے کینے دنیاوی مفادات اور ذاتی مصلحتیں ہوتی ہیں، رعایا کے (معاملات سے دلچسپی لو اور اس کے) ساتھ انصاف کرتے بیٹھا کرو، چاہے دن میں ایک ہی گھنٹہ کے لئے کیوں نہ ہو۔[1]

۲۹۲۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

واضح ہو کہ کام کو خوش اسلوبی سے انجام دینے کا دارومدار اس بات پر ہے کہ آج کا کام کل پر نہ اٹھا رکھو کیونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو کام اتنا بڑھ جائے گا کہ تمہارے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جائے گا کہ پہلے کون سا کام کرو اور بعد میں کون سا نتیجہ یہ ہوگا کہ بہت سے کام خراب ہو جائیں گے، اگر تمہیں دو کاموں میں سے ایک کے کرنے کا اختیار دیا جائے اور ان دو میں سے ایک سے دنیا سدھرتی ہو اور دوسرے سے آخرت تو وہ کام اختیار کرو جس سے آخرت سدھرے، کیونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی خدا سے ڈرتے رہو اور قرآن پڑھو، وہ علم کا سرچشمہ ہے اور دلوں کی بہار۔[2]

۲۹۳۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

واضح ہو کہ لوگ اپنے بادشاہوں سے دور بھاگتے ہیں، خدا کی پناہ مانگتا ہوں کہ جاہلی رعونت، پرانے کینے، ذاتی مصلحتیں اور دنیاوی مفادات میرے یا تمہارے اوپر غلبہ کر لیں، لوگوں کی داد فریاد سننے ہر روز بیٹھا کرو چاہے ایک ہی گھنٹہ کے لئے کیوں نہ ہو۔ جب ایسے دو راستے تمہارے سامنے کھلے ہوں جن میں سے ایک پر چل کر خدا کی رضا حاصل ہوتی ہو اور دوسرے پر چل کر کوئی دنیاوی کامرانی تو پہلا راستہ اختیار کرو دنیاوی فائدے فانی

---

[1] ابن سلام ص ۵، ابن جوزی ص ۹۵ (باختصار) بیہقی ۱۰/۱۳۵ (اس پر پہلا جملہ نہیں ہے اور متن بھی مختلف ہے) [2] کنز العمال ۸/۲۰۸، ازالۃ الخفاء ۲/۱۸۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہیں اور آخرت کے انعام جاودانی، خدا سے ڈرتے رہو، بدمعاشوں کو ڈراؤ دھمکاؤ اور ان کا شیرازہ منتشر کر دو، جب دو قبیلوں میں جنگ ہو اور وہ اپنے حمائیتوں کو (جاہلی دستور کے مطابق) یا آل فلاں یا آل فلاں کہہ کر پکاریں تو سمجھ لو کہ انہیں شیطان نے بھڑکایا ہے، تلوار سے ان کی خبر لو حتیٰ کہ وہ قانون اسلامی کی طرف رجوع کریں اور ان کی پکار خدا اور امام کی طرف ہو۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ قبیلہ رعینہ کے لوگ اپنے حمائیتوں کو لڑائی کے وقت (جاہلی شان سے) آل ضبینۃ مدد، آل ضبینۃ مدد کے نعرے لگا کر بلاتے ہیں بخدا مجھے معلوم نہیں کہ خدا نے کبھی ان کے ہاتھوں کوئی اچھا کام کرایا ہو یا ان کے ذریعہ کبھی کوئی برائی دفع کی ہو، میرا خط پڑھ کر ان کی ایسی خبر لو کہ اگر انہیں عقل نہ آئے تم کم از کم حکومت کا خوف ان کے دل میں بیٹھ جائے۔ ان کے قبیلہ کے رئیس دار لیڈر، غیلان بن خرشہ کو اپنے مشیروں میں داخل کر لو، مسلمان مریضوں کی عیادت کرو اور ان کے جنازوں میں شریک ہو ان کے لئے اپنا دروازہ کھلا رکھو اور ان کے معاملات سے ذاتی دلچسپی لو، تم ان ہی میں سے ایک ہو، فرق اتنا ہے کہ تمہارے کندھوں پر ذمہ داریوں کا بھاری بوجھ رکھ دیا گیا ہے، مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے اور تمہارے خاندان کے کھانے، لباس اور سواری میں عام مسلمانوں سے مختلف ایک انفرادی شان پیدا ہو گئی ہے، عبداللہ خبردار، تمہاری حالت اس چوپایہ کی سی نہ ہو جائے جو ایک شاداب مرغزار سے گزرے تو موٹا ہونے کے سوا اس کا کوئی مقصد ہی نہ ہو حالانکہ موٹاپے میں اس کی موت مضمر ہے یاد رہے کہ حاکم کو خدا کے پاس لوٹ کر جانا ہے، نیز یہ کہ حاکم ٹیڑھی چال چلتا ہے تو رعایا بھی ٹیڑھی چال چلنے لگتی ہے اور سخت بدنصیب ہے وہ حاکم جس کی بداعمالیوں سے رعایا تباہ ہو۔[1]

---

[1] حافظ ۲/۱۵۶، ابن قتیبہ عیون الاخبار مصر ۱۹۲۵ء / ۱/۱۹ (خط بیشتر حصہ) ابن ابی الحدید ۳/۱۹۴ (باختلاف متن) ابن عبدربہ ۱/۴۶ (باختلاف متن) ازالۃ الخفاء ۲/۱۸۱ (خط کا کچھ حصہ) کنز العمال ۳/۱۴۹-۱۵۰، خط کا بیشتر حصہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۹۴۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

دنیا میں تمہیں جتنا رزق ملا ہے اس پر قانع رہو۔ خدا نے کسی کو زیادہ اور کسی کو کم رزق دیا ہے۔ وہ خوش حال لوگوں کو آزمانا چاہتا ہے کہ وہ کس طرح اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور شکر ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ (خدا کی عطا کردہ دولت سے) وہ زکوٰۃ ادا کریں جس کا خدا نے انہیں حکم دیا ہے۔[1]

۲۹۵۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

ایک مسلمان نے کسی ذمی کو مار ڈالا۔ حضرت ابوموسیٰؓ نے اس کی اطلاع خلیفہ کو دی اور پوچھا کہ قاتل کو کیا سزا دی جائے تو یہ جواب دیا۔

اگر قاتل نے طیش میں آکر قتل کیا ہو تو اس سے چار ہزار درہم تاوان لے کر مقتول کے وارثوں کو دلوا دو اور اگر وہ پیشہ ور ڈاکو ہو تو اسے قتل کر دو۔[2]

(یہ خط حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کے نام پہلے بیان ہو چکا ہے۔

۲۹۶۔ خط کی دوسری شکل:۔

اگر قاتل پیشہ ور ہو تو اسے قتل کر دو اور پیشہ ور نہ ہو تو اسے قتل نہ کرو (بلکہ اس سے خوں بہا دلوا دو)[3]

۲۹۷۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے خلیفہ کو لکھا کہ مسلمان بوقت اشتعال فارسیوں پر حملہ کر کے انہیں قتل کر دیتے ہیں۔ ان کا خوں بہا کتنا دلوایا جائے؟ حضرت عمر فاروقؓ نے جواب دیا۔ فارسی غلام ہیں، ان کے مقتول کا خوں بہا ایک غلام کی قیمت کے برابر مقرر کر دو۔[4]

---

[1] کنز العمال ۲/۱۵۱ [2] بیہقی ۸/۳۲، کنز العمال ۷/۳۰۴ (تقدیم و تاخیر نیز اختلاف متن کے ساتھ)
[3] بیہقی ۸/۳۲ یہودی اور عیسائی کی دیت حضرت عمر فاروقؓ نے مسلمان کی دیت سے نصف مقرر کی تھی یعنی دو ہزار روپے (چار ہزار درہم) کنز العمال ۷/۳۰۴، ۳۰۶، تفسیر طبری (مصر) ۵/۲۱۳ [4] کنز العمال ۷/۳۰۴۔ اس وقت بصرہ میں غلام کی قیمت تین سو روپے (چھ سو درہم) تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۹۸۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

میں چاہتا تھا کہ جب کوئی شخص ایک نشست میں اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے تو میں انہیں ایک طلاق قرار دوں گا لیکن چونکہ جو لوگ طلاقوں میں فرق مراتب رکھنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں اس حق سے محروم نہیں کر سکتا پس جو شخص جس نوعیت کی طلاق دے تم اسی طرح اسے نافذ کر دو۔ اگر وہ اپنی بیوی سے کہے تو میرے اوپر حرام ہے تو وہ حرام ہو جائے گی جو کہے: تو بائنہ ہے تو وہ بائنہ ہو جائے گی اور جو کہے: تجھے تین طلاقیں دیتا ہوں تو اس پر تین طلاقیں پڑ جائیں گی[1]

۲۹۹۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام۔

مجاشع بن مسعود سلمیؓ بصرہ کی ایک ممتاز شخصیت تھے، سالارِ فوج کی حیثیت سے ابتدائی فتوحات میں انہوں نے نمایاں حصہ لیا تھا، اہواز کے بعض اضلاع کے کلکٹر بھی رہے تھے، ان کے بیوی خضیرار نے اپنے گھر میں پردے آویزاں کئے، کسی نے خلیفہ سے پردوں کی شکایت کر دی، انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو لکھا:۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ خضیرار نے اپنے گھر پردوں سے مزین کیا ہے میرا خط پاکر انہیں پھاڑ ڈالو۔ خدا اس گھر کو رسوا کرے[2]۔

۳۰۰۔ خط کی دوسری شکل:۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ بصرہ کی ایک عورت نے اپنے گھر میں پردے لٹکائے ہیں جس طرح خانۂ کعبہ میں لٹکائے جاتے ہیں، تاکید ہے کہ میرا خط پڑھتے ہی کسی کو اس عورت کے گھر بھیج کر پردے پھڑوا دو[3]۔

۳۰۱۔ حضرت مجاشع بن مسعودؓ کے نام۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ خط براہِ راست خضیرار یا شمیلہ کے شوہر حضرت مجاشع بن مسعودؓ کے نام تھا) مجھے خبر ملی ہے کہ خضیرار نے اپنے گھر پردوں سے

---

[1] کنز ۵/۱۶۳ [2] کنز العمال ۷/۱۴۶، انساب الاشراف بلاذری (مصر ۱/۱۳۷) مشتق ابن حبیب بغدادی (حیدرآباد ہند ۱۹۶۴ء) ص ۲۵۱ اور تاج العروس میں عورت کا نام شمیلہ (بنت ابی حنادہ بن ابی ازہر دوسی) طبقات ابن سعد ۸/۲۱۴۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آراستہ کیا ہے جس طرح خانہ کعبہ آراستہ کیا جاتا ہے۔ تمہیں قسم ہے کہ میرا خط پڑھتے ہی سب پردے پھاڑ ڈالو۔[1]

۳۰۲۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضؓ کے نام۔

ایک عرب حضرت عمر فاروق رضؓ کے پاس آیا اور پوچھا: امیر المومنین، النازعات غرقاً کے کیا معنی ہیں؟ انہوں نے پوچھا: تم کون ہو؟ بولا: میں بصرہ کا باشندہ ہوں میرا تعلق قبیلہ تمیم کی شاخ بنو سعد سے ہے۔ حضرت عمر فاروق رضؓ: اچھا تو ایک اجڈ قبیلہ سے تعلق رکھتا ہے۔ میں تیرے گورنر کو ایسا خط لکھتا ہوں جو تو ناپسند کرے گا، یہ کہہ کر انہوں نے اتنے زور سے دھکا دیا کہ اس کی ٹوپی گر گئی اور اس کے لمبے گھنے بال کھل گئے۔ حضرت عمر فاروق رضؓ: اگر تیرے بال منڈے ہوتے تو مجھے تیرے بارے میں پوچھنے کی ضرورت نہ تھی، پھر یہ خط حضرت ابو موسیٰ رضؓ کو لکھا:۔

اصبغ بن علیم[2] تمیمی کارآمد باتوں (قرآن کی واضح آیات) کو چھوڑ کر غیر ضروری اور دور از کار باتوں (مشکلات و متشابہات قرآن) کے پیچھے پڑ گیا ہے

میرا یہ خط جب وصول ہو تو سارے مسلمان اصبغ کے ساتھ خرید و فروخت بند کر دیں، اگر وہ بیمار ہو تو کوئی اس کی عیادت کو نہ جائے، اگر اس کا انتقال ہو تو کوئی اس کے کفن دفن میں شریک نہ ہو۔[3]

ایک دوسری روایت کے مطابق صبیغ تمیمی حضرت عمر فاروق رضؓ کے پاس آیا اور پوچھا: الذاریات ذروًا کا کیا مطلب ہے؟ حضرت عمر فاروق رضؓ: ذواریات کے معنی ہیں ہوائیں۔ صبیغ: میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے یہ معنی نہ سنے ہوتے تو اپنی طرف سے نہ کہلاتا۔ صبیغ: والحاملات وقرًا کا کیا مطلب ہے؟ حضرت عمر فاروق رضؓ: حاملات کے معنی ہیں بادل، اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے یہ معنی نہ سنے ہوتے تو اپنی طرف سے نہ کہتا۔ صبیغ: والمقسمات امرًا کا کیا مفہوم ہے؟ حضرت عمر فاروق رضؓ: مقسمات کی تفسیر

---

[1] بیہقی شعب (ق)، کنز العمال ۷/۱۴۶ [2] صبیغ بن عسل ابن عجر ۲/۱۹۸ [3] کنز العمال ۱/۲۲۹-۲۳۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن-لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہے۔ حالانکہ، اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے یہ تفسیر نہ سنی ہوتی تو اپنے حلق سے ایسا نہ کہتا، اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضؓ نے صبیغ کے سر کو مڑوے لگوا دیے اور ایک کوٹھڑی میں بند کروا دیا۔ جب اس کے زخم ٹھیک ہو گئے تو۔ پھر بلایا اور مزید سو کوڑے لگوائے پھر اسے ایک اونٹ پر بٹھایا اور حضرت ابوموسیٰ رضؓ کے نام ایک خط دے کر بصرہ بھیجا اور لوگوں کو اس کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کی ممانعت کر دی[1] اور اس کا سالانہ وظیفہ بند کر دو۔ (ابن حجر ۲/۱۹۸) اور اس کے ساتھ تحریر فرمایا بند کر دو۔ (ابن جوزی ص ۹۳)

زیادہ دن تک صبیغ سوشل بائیکاٹ برداشت نہ کر سکا۔ اس نے گورنر کے پاس آکر توبہ کی کہ آئندہ قرآن کے مشکل الفاظ کی کھوج نہیں کرے گا، گورنر نے خلیفہ کو مطلع کیا کہ صبیغ نادم ہے اور پھر کبھی قرآن کے استعارات و کنایات کے بارے میں سوالات نہ کرنے کا وعدہ کرتا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضؓ نے لکھا۔

میرا خیال ہے کہ صبیغ نے جو کہا سچے دل سے کہا ہے اب اسے لوگوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کی اجازت دے دی جائے[2]

۳۰۳۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ کے نام۔

نماز ظہر اس وقت پڑھو جب سورج بیچ آسمان سے ہٹ جائے، عصر اس وقت جب سورج ڈھلنے لگے لیکن ہنوز روشن ہو، مغرب اس وقت جب سورج غروب ہو جائے، عشاء اس وقت جب شفق چھپ جائے عشاء کی نماز آدھی رات تک پڑھی جا سکتی ہے اس سے زیادہ دیر کرنا مناسب نہیں، نماز فجر اس وقت پڑھو جب ستارے روشن اور گھنے ہوں، فجر کی قرأت لمبی ہونی چاہیئے، یہ بات یاد رہے کہ دو نمازوں کا بلا عذر جمع کرنا گناہ کبیرہ ہے[3]۔

۳۰۴۔ خط کی دوسری شکل۔

---

[1] کنز العمال ۱/۲۶۶ [2] ایضاً، ابن حجر ۲/۱۹۹ (خط کا صرف دوسرا جملہ) [3] کنز العمال ۴/۱۸۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



نماز ظہر پڑھو جب سورج بیچ آسمان سے ذرا ہٹ جائے، عصر جب سورج روشن اور تابناک ہو، مغرب جب سورج غروب ہو جائے، عشار شفق غائب ہونے کے بعد آدھی رات تک یہی مسنون طریقہ ہے، فجر کی نماز اس وقت پڑھو جب اندھیرا ہو اور نماز میں قرأت لمبی ہونی چاہیئے[1]

۳۰۵۔ خط کی تیسری شکل:۔

نماز ظہر اس وقت ادا کرو جب سورج بیچ آسمان سے ذرا ہٹ جائے۔ عصر اس وقت جب سورج تابناک ہو اور اس میں زردی نہ آئی ہو، مغرب اس وقت جب سورج چھپ جائے، عشار کی نماز نیند نہ آنے تک موخر کی جا سکتی ہے، فجر کی نماز اس وقت ادا کرو جب ستارے نمودار ہوں اور اس میں طوال المفصل میں سے دو لمبی سورتیں تلاوت کرو۔[2]

۳۰۶۔ خط کی چوتھی شکل:۔

گورنروں کے نام

میری نظر میں تمہارا سب سے اہم فرض نماز ہے جو اس فرض کو پابندی سے ادا کرے گا۔ وہ اپنا دین محفوظ رکھے گا اور جو اس اہم فرض سے بے توجہی برتے گا وہ یقیناً کم اہم فرائض سے اور زیادہ غفلت برتے گا، ظہر کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے جب سورج میں کھڑی عمودی چیز کا سایہ خود اس کے برابر ہو جائے نماز عصر اس وقت پڑھو جب سورج تابناک اور روشن ہو،[3] عصر کے وقت میں اتنی گنجائش ہوتی ہے کہ ایک اونٹ سوار دو یا تین فرسخ مسافت طے کر لے، نماز مغرب اس وقت پڑھو جب سورج غروب ہو جائے۔ نماز عشار غروب شفق سے لے کر تہائی رات تک پڑھ سکتے ہو۔ نماز عشار پڑھے بغیر جو سوئے خدا کرے اسے کبھی سونا نصیب نہ ہو، کبھی نصیب نہ ہو، کبھی نصیب نہ ہو، فجر اس وقت پڑھو جب ستارے

---

[1] کنز العمال ۴/۱۸۷ [2] ایضاً، ازالۃ الخفاء ۲/۹۲ [3] فرسخ ۳ ½ میل۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



روشن اور گھنے ہوں۔ نماز فجر کے وقت جو سوئے خدا کرے اسے کبھی سونا نصیب نہ ہو[1]

۳۰۷۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ کے نام۔

مغرب کی نماز میں قصار مفصل، عشاء کی نماز میں اوساط مفصل اور فجر کی نماز میں طوال مفصل تلاوت کیا کرو[2]

۳۰۸۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ کے نام۔

مجھے ان لوگوں کے نام لکھ بھیجو جنہیں قرآن یاد ہے[3]

۳۰۹۔ خط کی دوسری شکل ا۔

چھاؤنیوں کے گورنروں کے نام۔

مجھے ان سب لوگوں کی ایک فہرست لکھ بھیجو جنہیں قرآن یاد ہو تاکہ میں ان کا امتیازی وظیفہ (۲۵۰۰ درہم سالانہ) مقرر کروں اسلامی قلمرو میں تعلیم دینے بھیجوں[4]

۳۱۰۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ اور حفاظ قرآن کے نام۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ نے بصرہ کے تین سو سے اوپر حافظوں کی فہرست بھیجی تو حضرت عمر فاروق رضؓ نے ان کے نام یہ خط لکھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ عبداللہ عمر کی طرف سے عبداللہ قیس اور حفاظ قرآن کے نام۔ سلام علیکم، واضح ہو کہ یہ قرآن تمہارے لیے باعث اجر و شرف ہونے والا ہے لہٰذا اس کی تعلیم پر عمل کرو اور اسے اپنے مقاصد کا آلۂ کار نہ بناؤ جو قرآن کو اپنا قائد و متبوع بنائے گا قرآن اسے جنت کے باغوں کی سیر کرائے گا۔ قرآن کو خدا کے حضور میں تمہارا سفارشی ہونا چاہیے نہ کہ تمہارے خلاف شکایتی کیونکہ قرآن جس کا سفارشی ہوگا۔ وہ جنت میں جائے گا!

---

[1] موطا (امام مالک مصر) [2] مدونۃ الکبریٰ ۱/۶۰ (مسافت طے کرنے تک) بیہقی ۱/۴۴۵-۴۴۶، [3] کنز العمال ۴/۲۰۶ [4] ابن سعد ج ۷، قسم اول ص ۹۴ [5] کنز العمال ۱/۲۱۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور قرآن خدا سے جس کی شکایت کرے گا وہ دوزخ میں جلے گا، یاد رہے کہ یہ قرآن ہدایت کا چشمہ، علم کا پھول اور حکمت کی تازہ ترین کتاب ہے اس کے ذریعہ خدا اندھی آنکھیں، بہرے کان اور بند دل کھول دیتا ہے، یاد رہے کہ جب بندہ کا بندہ رات میں اٹھتا ہے اور مسواک کرکے وضو کرتا ہے پھر تکبیر نماز کہہ کر قرآن پڑھتا ہے تو فرشتہ اس کا منہ چومتا ہے اور کہتا ہے پڑھو، پڑھو، تم پاک و صاف ہو گئے، قرآن پڑھ کر تمہیں لطف آئے گا، اور اگر رات میں اٹھنے والا بغیر مسواک کئے وضو کرے تو فرشتہ اس کی نگرانی تو کرتا ہے لیکن منہ نہیں چومتا، خبردار، نماز میں قرآن خوانی ایسی ہے جیسے کسی کو چھپا ہوا خزانہ اور رکھی ہوئی دولت مل جائے۔ اس لیے جتنا زیادہ ہو سکے قرآن پڑھا کرو، نماز نور ہے۔ زکوٰۃ برہان، صبر روشنی۔ روزہ ڈھال اور قرآن تمہارے خلاف ایک دلیل ہے۔ پس قرآن کا احترام کرو۔ اور اس سے بے اعتنائی نہ برتو کیونکہ خدا عزت کرتا ہے اس کی جو قرآن کی عزت کرتا ہے اور بے آبرو کر دیتا ہے اس کو جو قرآن کی بے حرمتی کرتا ہے۔ یاد رہے کہ جو قرآن پڑھے اور اسے یاد کرے اور پھر اس کے مطابق عمل کرے ایسے شخص کی دعا خدا قبول کرتا ہے۔ اگر دعا کرنے والا چاہے تو خدا دنیا میں اس کی دعا پوری کر دیتا ہے ورنہ اس کی مانگی ہوئی چیز آخرت کے لیے جمع ہو جاتی ہے، یاد رہے کہ خدا کا انعام بہترین اور ہمیشہ رہنے والا ہے اور یہ ان لوگوں کو نصیب ہوگا جو صاحبِ ایمان ہیں اور اپنے مالک پر بھروسہ کرتے ہیں[1]۔

۳۱۱۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضؓ کے نام۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم بہت سے لوگوں کو ایک ساتھ ملاقات کے لیے بلا لیتے ہو، میرا خط پڑھ کر اس طریقہ پر عمل کرو، سب سے پہلے معزز لوگوں

[1] کنز العمال ۱/۲۱۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اہل قرآن اور اہل تقویٰ کو بلاؤ۔ اور جب یہ لوگ (تمہاری مجلس میں) بیٹھ جائیں تو عام لوگوں کو باریابی کی اجازت دو۔ آج کا کام کل پر نہ چھوڑو ورنہ کام اتنا بڑھ جائے گا کہ تم سمیٹ نہ سکو گے۔ من مانی (ہوائی) سے بچے رہو۔ من مانی دنیا پرستی اور کینہ پروری ایسی برائیاں ہیں جن میں کثرت سے لوگ مبتلا ہیں، حساب نفس کرو جب تم معاش کی طرف سے بے فکر ہو کیونکہ جو خوشحالی میں محاسبہ نفس کرتا ہے اس کا انجام خوش کن ہوتا ہے اور جو زندگی کی رنگ رلیوں میں پڑا اور خواہشات کا متوالا بنا اس کا انجام ندامت اور حسرت کے سوا کچھ نہیں۔[1]

اس کے بعد جو عبارت ہے اس کا ترجمہ دو قائم بالذات خطوں (۳۹، ۴۲) کی صورت میں پہلے پیش کیا جا چکا ہے؛

۳۴۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضؓ کے نام۔

جس (حاکم) کی نیت پاک و صاف ہوتی ہے خدائے تعالیٰ ریاکاری کے ساتھ اس کے معاملات خود سلجھا دیتا ہے اور جو حاکم رعیت کے ساتھ ریاکاری سے پیش آتا ہے۔ خدا اسے رسوا کر دیتا ہے؛

فما ظنّک بثواب عند اللہ فی عاجل رزقہ وخزائن رحمتہ والسلام۔

۳۱۳۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضؓ کے نام۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضؓ کو ایک غیر مسلمہ قوم یا مذہب کی لونڈی پسند تھی اور وہ اسے خریدنا چاہتے تھے، انہوں نے لونڈی کے بارے میں خلیفہ سے مشورہ کیا تو یہ فرمان آیا:-

ایسی لونڈی مت لو جس کا تعلق ان عورتوں سے ہو کیونکہ یہ زنا کو...

---

[1] الزہد ۲/۱۹۸، ابن ابی الحدید ۳/۱۱۹، کنز العمال ۳/۱۶۷ (عام لوگوں کو باریابی کی اجازت دو... سے آخر تک)، ابن جوزی ص ۹۶ ۲ یہ جملہ چونکہ اپنے ماقبل سے بے ربط ہے اس کا ترجمہ نہیں کیا گیا، حلیۃ الاولیاء ۱/۵۰، ابن جوزی ص ۹۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اہل قرآن اور اہل تقویٰ کو بلاؤ۔ اور جب یہ لوگ (تمہاری مجلس میں) بیٹھ جائیں تو عام لوگوں کو باریابی کی اجازت دو۔ آج کا کام کل پر نہ چھوڑو ورنہ کام اتنا بڑھ جائے گا کہ تم سمیٹ نہ سکو گے۔ من مانی (ہوسی) سے بچے رہو۔ من مانی دنیا پرستی اور کینہ پروری ایسی برائیاں ہیں جن میں کثرت سے لوگ مبتلا ہیں، عام پر نفس کرو جب تم معاش کی طرف سے بے فکر ہو کیونکہ جو خوشحالی میں محاسبہ نفس کرتا ہے اس کا انجام خوش کن ہوتا ہے اور جو زندگی کی رنگ رلیوں میں پڑا اور خواہشات کا متوالا بنا اس کا انجام ندامت اور حسرت کے سوا کچھ نہیں۔[1]

اس کے بعد جو عبارت ہے اس کا ترجمہ دو قائم بالذات خطوں (۳۹، ۴۲) کی صورت میں پہلے پیش کیا جا چکا ہے۔

۳۱۲۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضؓ کے نام۔

جس (حاکم) کی نیت پاک و صاف ہوتی ہے خدائے تعالیٰ رعایا کے ساتھ اس کے معاملات خود سلجھا دیتا ہے اور جو حاکم رعیت کے ساتھ ریاکاری سے پیش آتا ہے۔ خدا اسے رسوا کر دیتا ہے۔

فما ظنک بثواب عند اللہ فی عاجل رزقہ وخزائن رحمتہ والسلام۔

۳۱۳۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضؓ کے نام۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضؓ کو ایک غیر معین قوم یا مذہب کی لونڈی پسند تھی اور وہ اسے خریدنا چاہتے تھے، انہوں نے لونڈی کے بارے میں خلیفہ سے مشورہ کیا تو یہ فرمان آیا:۔

ایسی لونڈی مت لو جس کا تعلق ان عورتوں سے ہو کیونکہ یہ زنا کو...

---

[1] (منتخب کنز العمال بر حاشیہ مسند ۲/۱۹۸، ابن ابی الحدید ۳/۱۱۹، کنز العمال ۳/۱۶۷ (علم لوگوں کو باریابی کی اجازت دو) منتخب کنز العمال بر حاشیہ مسند ۲/۱۹۸ (نفس کرو سے آخر تک)، ابن جوزی ص ۹۶ ۲ یہ جملہ چونکہ اپنے ماقبل سے بے ربط ہے اس کا ترجمہ نہیں کیا گیا، حلیۃ الاولیاء ۱/۵۰، ابن جوزی ص ۹۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عار نہیں سمجھتیں، خدا نے شرم و حیا ان کے چہروں سے ایسی سلب کر لی ہے جیسے کتوں کے چہروں سے، بہتر ہے کہ تم کوئی سکرب لونڈی خرید لو۔ وہ تمہارا خیال رکھے گی اور دل سے تمہارے بچوں کی بھی دیکھ بھال کرے گی۔[1]

۳۱۴۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضؓ کے نام۔

ضروری ہیں کہ جسکی عمر زیادہ ہو وہ دانشمند اور باشعور بھی ہو، دانشمندی عطیۂ خداوندی ہے، خدا جسے چاہتا ہے دیتا ہے، اس لئے گھٹیا اور نامناسب عادات و اطوار سے بچتے رہو۔[2]

۳۱۵۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضؓ کے نام۔

فصل مقدمات کے وقت نہ تو بیچو نہ خریدو، نہ خرید و فروخت کی بات طے کرو۔ نہ کسی کی جائیداد کی دلالی کرو۔ نہ رشوت لو اور نہ غصہ کی حالت میں دو آدمیوں کا مقدمہ فیصل کرو۔[3]

اس سے مماثل خط پہلے قاضی شریح کے نام بھی پیش کیا جا چکا ہے!

۳۱۶۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضؓ کے نام۔

واضح ہو کہ فصل مقدمات ایک فریضہ اور ایک ایسی سنت ہے جس کی پیروی ہوتی رہی ہے، جب کوئی مقدمہ تمہارے پاس آئے تو اس کے تمام پہلوؤں کو اچھی طرح سمجھ لو اور جب صحیح فیصلہ سوجھ جائے تو اسے نافذ بھی کر دو کیونکہ زبانی فیصلہ بے سود ہے جب تک اسے نافذ نہ کیا جائے مدعی اور مدعا علیہ کے ساتھ ایک سا برتاؤ کرو کسی فریق سے پاس بٹھانے التفات دکھانے یا انصاف کرنے میں کوئی امتیاز نہ برتو۔ تاکہ بااثر آدمی یہ توقع نہ کرے کہ تم اس کے ساتھ رعایت کرو گے۔ اور غریب کو یہ اندیشہ نہ ہو کہ اس کے ساتھ بے انصافی سے پیش آؤ گے، مدعی سے گواہ مانگے جائیں اور مدعا علیہ سے قسم لی جائے۔ مسلمانوں سے

---

[1] کنز العمال ۵/ ۴۸ [2] ایضاً ۸/ ۲۲۵ [3] کنز العمال ۳/ ۱۶۵۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے درمیان صلح کرانا جائز ہے۔ بشرطیکہ اس سے قرآن کا کوئی قانون نہ ٹوٹے، اگر آج تم کوئی فیصلہ کرو۔ اور بعد میں (غور و خوض کر کے) اس سے بہتر فیصلہ تمہیں سوجھے تو پہلے فیصلہ کو رد کر سکتے ہو، اس لیے کہ حق ازلی ہے اور اس کی طرف رجوع کرنا غلطی پر اڑے رہنے سے بہتر ہے، خوب خوب غور کرو اس قضیہ پر جو تمہارے دل میں خلش پیدا کیے ہوئے ہو اور جس کا حل قرآن و سنت میں تمہیں نہ ملے، ایسے مسائل کو اچھی طرح ذہن نشین کرو جس میں کوئی وجہ مشابہت ہو اور ایسے ملتے جلتے مسائل؛ سے ملتے جلتے فیصلے اخذ کرو۔ ان فیصلوں میں سے جس کے بارے میں تم سمجھو کہ انصاف سے قریب تر ہو گا اور خدا کو سب سے زیادہ پسند بھی اسے اختیار کر لو، کوئی شخص اگر اپنا دعویٰ ثابت کرنے یا گواہ فراہم کرنے کے لیے مہلت مانگے تو اسے مہلت دو اور اگر میعاد مقررہ میں وہ گواہ پیش کر دے تو اس کا حق دلوا دو ورنہ اس کے خلاف فیصلہ کر دو، یہ بہترین طریق کار ہے جس سے قرینین کی نظر میں نہ تو تمہاری غیر جانبداری مشتبہ ہو گی اور نہ انہیں تمہارے فیصلہ پر اعتراض کا موقع رہے گا:۔ ہر مسلمان کو گواہی دینے کا حق ہے الّا یہ کہ سنگین جرم میں کوڑوں کی سزا بھگت چکا ہو یا جھوٹی شہادت کے لیے بدنام ہو یا (اگر آزاد کردہ غلام ہے تو) اس پر غلط آقا کی طرف خود کو منسوب کرنے یا (آزاد ہے تو) غلط حسب نسب بتانے کا الزام ہو، تمہاری چھپی بداعمالیوں (کی سزا) کا معاملہ خدا کے ہاتھ ہے، (دنیا میں قانونی) سزا سے بچنے کے لیے اس نے گواہی اور حلف ضروری قرار دیا ہے۔ خبردار، انصاف کرتے وقت، انصاف جو خدا کے انعام اور اچھی شہریت کا موجب ہے، تمہارے دل میں اہل مقدمہ سے اکتاہٹ، جھگی یا چڑچڑاپن پیدا نہ ہو اور نہ برحق فیصلہ کرنے میں جس سے اجر ملتا ہے اور ناموری حاصل ہوتی ہے فریقین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے ساتھ بدمزاجی سے پیش آؤ۔ کیونکہ جو خدا سے اپنے معاملات میں سچا اور مخلص ہوتا ہے خدا لوگوں سے اس کے معاملات ٹھکانے لگا دیتا ہے اور جو لوگوں کے سامنے ریا کرتا ہے خدا اسے رسوا اور خوار کر دیتا ہے۔[1]

۳۱۷۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

مجلس عدالت میں (اہل مقدمہ سے) نہ تو اکتاؤ سر نہ غصہ ہو، نہ بے چینی اور بے چینی ظاہر کرو اور جب مدعی مدعا علیہ تمہارے پاس بیٹھیں اور ان میں سے کوئی ایک دوسرے پر زیادتی کرنا چاہے تو اسے سزا دو۔[2]

۳۱۸۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

اگر تم نے کوئی فیصلہ دیا ہو پھر زیادہ غور و غوض سے تمہیں بہتر فیصلہ سوجھے تو پہلا فیصلہ منسوخ کرنے میں تمہیں تردد نہ ہونا چاہیے کیونکہ حق ازلی ہے۔ اور اسے کوئی چیز مٹا نہیں سکتی اور حق کی طرف رجوع کرنا غلطی پر جمے رہنے سے بہتر ہے۔[3]

۳۱۹۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام۔

صبر کا دامن پکڑ لو، یاد رکھو کہ صبر دو قسم کا ہوتا ہے، ایک اعلیٰ اور ایک اس سے کم درجہ کا مصیبتوں میں صبر کرنا اچھا ہے لیکن ان امور سے بچنا جن سے خدا نے روکا ہے اعلیٰ صبر ہے یاد رہے کہ صبر ایمان کا ستون ہے اور یہ اس لیے کہ خوف خدا (تقویٰ) سب سے افضل بھلائی ہے اور خوف خدا

---

[1] دار قطنی ص ۵۱۲، ابن قتیبہ عیون ۱/۶۶، بلاذری انساب (ف) ۹/۶۲۳، جاحظ ۲/۴/۱۳، ابن عبدربہ ۱/۴۶، ابن ابی الحدید ۴/۱۱۹، کامل مبرد (لیپزگ ۱۸۷۴ء) ۱/۹، تویری ۶/۷ ۲۵، ادب القاضی (ق) (ابوزرعہ سمعانی قلمی رقم (۶۲۹) ۱۰۱۲ (از ہریونیورسٹی لائبریری قاہرہ) ابن قیم مصر ص ۱۷، ۷۲، سرخسی ۱۶/۶۰-۶۵، بیہقی ۱۰/۱۰۶ (صرف آخری حصہ) زیلعی ۴/۸۱، ۸۲، ابن جوزی ص ۱۳۵، مسند بزار ق (رقم ۹۲۴) ۲۹، ۲۹ (از ہریونیورسٹی لائبریری)، قلقشندی ۱/۱۹۳-۱۹۴، ابن خلدون مقدمہ (مصر) ۱/۱۸۴، کنز العمال (خط کا بیشتر حصہ) ۳/۱۲۴، ازالۃ الخفاء ۲/۱۱۹،

[2] ازالۃ الخفاء ۲/۱۱۹ [3] ایضاً ۲/۱۱۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



صبری کے ذریعہ ممکن ہے[1]۔

۳۲۰۔ حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضؓ کے نام۔

رسول اللہؐ نے انہیں طائف کا گورنر مقرر کیا تھا۔ مخلص اور اولو العزم حاکم تھے انہی کی کوشش کا نتیجہ تھا کہ رسول اللہؐ کی وفات پر جب ردہ کی آندھی چلی تو طائف کے باشندے مرتد نہیں ہوئے۔ ۱۵ھ میں حضرت عمر فاروق رضؓ نے انہیں عمان اور بحرین کا گورنر مقرر کیا، انہوں نے اپنے بھائی کو بحرین بھیجا اور خود عمان کا رخ کیا جہاں ہندوستان سے جہاز آیا کرتے تھے، یہاں بہت سے ایسے لوگ تھے جو ہندوستان اور سندھ کے ساحلی علاقوں کا سفر کر چکے تھے اور وہاں فتوحات کرنے کے خواہشمند تھے، غالباً ان ہی کی ترغیب پر حضرت عثمان بن ابی العاصؓ نے ایک بیڑا تھانہ پر یلغار کے لیے بھیجا جو بمبئی کے قریب شمال میں ایک بڑا تجارتی بندرگاہ تھا اب اور بھی ہے اور دوسرا بیڑا اپنے بھائی حکم کی قیادت میں دیبل (موجودہ کراچی) پر حملہ کرنے روانہ کیا، دونوں بیڑے کوئی شہر یا علاقہ فتح کئے بغیر لیکن تھوڑا سا مالِ غنیمت حاصل کر کے واپس آ گئے اس بحری اقدام کی اجازت خلیفہ سے نہیں لی گئی تھی، جب انہیں اس کا علم ہوا تو وہ سخت برہم ہوئے اور حضرت عثمان رضؓ کو لکھا:۔

> ثقیف کے بھائی، تم نے بیڑوں کو لکڑی پر سوار کیا (مسلمانوں کو کشتیوں میں سفر کرا کے سمندری خطروں میں ڈالا) بخدا اگر مسلمان تباہ ہو جاتے تو اتنی ہی تعداد میں تمہارے قبیلہ کے لوگوں کو گرفتار کر لیتا[2]۔

۳۲۱۔ حضرت عثمان بن ابی العاصؓ کے نام۔

سنہ ۲۰ھ یا سنہ ۲۱ھ میں حضرت عمر فاروق رضؓ کے حکم سے حضرت عثمان بن ابی العاصؓ نے صوبہ فارس[3] پر فوج کشی کی اور اس کا جنوبی حصہ پامال کر ڈالا۔ غالباً سنہ ۲۲ھ میں مرکز کی طرف سے ان کی مدد کے لیے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی کمان میں بصرہ سے ایک فوج آئی اور اس کے ساتھ یہ فرمان:۔

---

[1] ازالۃ الخفاء ۲/۱۷۳ [2] بلاذری ص ۴۳۸ [3] خلیج فارس سے متصل ایران کا جنوبی صوبہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عبداللہ امیر المومنین کی طرف سے حضرت عثمان بن ابی العاص رضؓ کو سلام علیک
واضح ہو کہ میں نے عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ) کو تمہاری مدد کے لئے بھیجا
ہے، جب وہ تمہارے پاس پہنچیں۔ تو کل فوج کے سالارِ اعلیٰ تم ہوگے!
باہمی اتفاق و اتحاد سے کام کرنا[1]

۳۲۲۔ حضرت عثمان بن ابی العاص رضؓ کے نام۔

نصر بن حجاج مدینہ کا ایک خوبرو جوان تھا، جسمانی حسن کے علاوہ اس کے گھنے
لمبے بال خاص طور پر دل کش تھے، جدھر جاتا اس پر نظریں ٹک جاتیں، مدینہ کی ایک عورت
نے اپنے شعر میں نصر کا پر اشتیاق ذکر کیا، حضرت عمر فاروق رضؓ کو اس کی خبر ہوئی تو انہوں نے
نصر کو بلایا اور اس کے لمبے ریشمی بال کٹوا دیے لیکن اب بھی اس کا حسن کرشمہ ساز کم نہ ہوا۔
حضرت عمر فاروق نے اسے مدینہ سے بصرہ جلاوطن کر دیا۔ وہاں حضرت مجاشع بن مسعود رضؓ
کی حسین بیوی خثیرا بنت ہاشمیلہ سے جس کے پردے حضرت عمر فاروق رضؓ نے پھٹوا دیے
تھے جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے، اسے محبت ہو گئی، گورنر بصرہ حضرت ابوموسیٰ رضؓ نے نصر
کی شہر میں بود و باش مناسب نہیں سمجھی اور اسے مشورہ دیا کہ جہاد کے لئے فارس چلا جائے
نصر فارس چلا گیا جہاں حضرت عثمان بن ابی العاص رضؓ فتوحات میں مصروف تھے، کچھ ہی دن
گزرے تھے کہ ایک بڑے فارسی زمیندار کی لڑکی نصر پر فریفتہ ہو گئی یا نصر اس پر، حضرت
عثمان رضؓ نے نصر کو فارس سے نکالنے کی دھمکی دی تو نصر نے کہا: اگر تم نے ایسا کیا تو میں
دارالحرب چلا جاؤں گا۔ اس دھمکی کی خبر حضرت عمر فاروق رضؓ کو ہوئی تو انہوں نے حضرت عثمان رضؓ
کو لکھا:

نصر کے بال کاٹ دو۔ اس کی قمیص اتنی اونچی کر دو کہ پنڈلیاں کھل جائیں اور اسے
کسی وقت مسجد سے باہر نہ جانے دو[2]۔

۳۲۳۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ کے نام۔

سوتی ہوئی عورت کے ساتھ کسی نے بدفعلی کی اس واقعہ کی رپورٹ کرتے ہوئے

---

[1] استیعاب ۲/۲۸۳، بلاذری ص ۳۸۰، ابن عساکر ۵/۴۰۱-۴۰۲ [2] ۲/۳۷۹ ک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



عبداللہ امیر المومنین کی طرف سے حضرت عثمان بن ابی العاص رضؓ کو سلام علیک
واضح ہو کہ میں نے عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ) کو تمہاری مدد کے لئے بھیجا
ہے جب وہ تمہارے پاس پہنچیں۔ تو کل فوج کے سالارِ اعلیٰ تم ہو گے
باہمی اتفاق و اتحاد سے کام کرنا۔[1]

۳۲۲۔ حضرت عثمان بن ابی العاص رضؓ کے نام۔

نصر بن حجاج مدینہ کا ایک خوبرو جوان تھا، جسمانی حسن کے علاوہ اس کے گھنے
لمبے بال خاص طور پر دل کش تھے، جدھر جاتا اس پر نظریں ٹک جاتیں، مدینہ کی ایک عورت
نے اپنے شوہر میں نصر کا پر اشتیاق ذکر کیا، حضرت عمر فاروق رضؓ کو اس کی خبر ہوئی تو انہوں نے
نصر کو بلایا اور اس کے لمبے ریشمی بال کٹوا دیئے لیکن اب بھی اس کا حسن کرشمہ ساز کم نہ ہوا۔
حضرت عمر فاروق نے اسے مدینہ سے بصرہ جلاوطن کر دیا۔ وہاں حضرت مجاشع بن مسعود رضؓ
کی حسین بیوی خضیرا یا شمیلہ سے جس کے پردے حضرت عمر فاروق رضؓ نے پھٹوا دیئے
تھے جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے، اسے نسبت ہو گئی، گورنر بصرہ حضرت ابوموسیٰ رضؓ نے نصر
کی شہر میں بود و باش مناسب نہیں سمجھی اور اسے مشورہ دیا کہ جہاد کے لئے فارس چلا جائے
نصر فارس چلا گیا جہاں حضرت عثمان بن ابی العاص رضؓ فتوحات میں مصروف تھے، کچھ ہی دن
گزرے تھے کہ ایک بڑے فارسی زمیندار کی لڑکی نصر پر فریفتہ ہو گئی یا نصر اس پر، حضرت
عثمان رضؓ نے نصر کو فارس سے نکالنے کی دھمکی دی تو نصر نے کہا:۔ اگر تم نے ایسا کیا تو میں
دارالحرب چلا جاؤں گا۔ اس دھمکی کی خبر حضرت عمر فاروق رضؓ کو ہوئی تو انہوں نے حضرت عثمان رضؓ
کو لکھا:

نصر کے بال کاٹ دو۔ اس کی قمیص اتنی اونچی کر دو کہ پنڈلیاں کھل جائیں اور اسے
کسی وقت مسجد سے باہر نہ جانے دو۔[2]

۳۲۳۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ کے نام۔

سوتی ہوئی عورت کے ساتھ کسی نے بدفعلی کی اس واقعہ کی رپورٹ کرتے ہوئے

---

[1] استیعاب ۲/۲۸۳، بلاذری ص ۳۸۰، ابن عساکر ۵/۱۴۱ - ۲۰۲ [2] ۳/۲۹۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ نے حضرت عمر فاروق رضؓ سے دریافت کیا کہ عورت کو سزا دی جائے یا نہیں، تو یہ جواب دیا۔

وہ تہامی[1] تھی اور سونے لیٹی تھی۔ کبھی سوتی عورتوں کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آجاتا ہے[2] عورت کو کوئی سزا نہیں دی گئی۔

۳۲۴۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ کے نام۔

اپنی قلمرو کی مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ زیورات کی زکوٰۃ نکالیں[3]۔

مصنف ابن ابی شیبہ (۲/۲۷۹) میں یہ الفاظ زیادہ ہیں:۔

۳۲۵۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ کے نام۔

میں نے غاضرہ بن عروہ عنبری کی معرفت کچھ کاغذ بھیجے ہیں، اگر وہ فلاں تاریخ تک تمہارے پاس پہنچ جائے تو اسے سو روپے (دو سو درہم) دے دینا اور اگر اس تاریخ کے بعد آئے تو کچھ نہ دینا اور مجھے کہ وہ کس دن پہنچا[4]۔

۳۲۶۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ کے نام۔

مشہور ہجو گو شاعر حُطیئہ نے حضرت ابوموسیٰ رضؓ کی تعریف میں ایک قصیدہ لکھا، انہوں نے اپنی حیثیت کے شایانِ شان اسے عطیہ دیا، حضرت عمر فاروق رضؓ کو اس کی خبر ہوئی تو انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ کو ایک پر ملامت خط بھیجا، حضرت ابوموسیٰ رضؓ نے اپنی براءت کے لئے خلیفہ کو مطلع کیا کہ عطیہ دے کر میں نے اپنی عزت آبرو بچالی ہے مجھے خطرہ تھا کہ اگر میں نے شاعر کو خوش نہیں کیا تو وہ میری ہجو کر دے گا، خلیفہ اس صفائی سے مطمئن ہو گئے اور لکھا:۔

تم نے اچھا کیا اگر عزت و آبرو کی خاطر عطیہ دیا اور تمہارے دل میں اپنی تعریف سے خوش ہونے یا فخر و مباہات کا جذبہ کارفرما نہیں تھا[5]

۳۲۷۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضؓ کے نام۔

---

[1] تہامہ کی رہنے والی حجاز کے جنوب میں ساحل سمندر سے متصل نہایت گرم علاقہ کا نام تہامہ تھا [2] کنز العمال ۳/۸۷ [3] بیہقی ۴/۱۳۹ [4] ابن سعد ۷/۱۲۶ [5] اغانی ۲/۵۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہجرت کے اکیسویں سال حجاز میں سخت قحط پڑا جو عام رمادہ کے نام سے مشہور ہے ساٹھ ہزار عرب بھوک سے بیتاب ہو کر صحراؤں سے نکل پڑے اور مدینہ آکر خلیفہ کو اپنی مصیبت سے آگاہ کیا، حضرت عمر فاروق رضؓ نے عراق، شام کے گورنروں کو غلہ کے لئے جو ارجنٹ مراسلے بھیجے ان میں سے ذیل کا حضرت ابوموسیٰ رضؓ کے نام تھا۔

عرب (قحط کی وجہ سے) موت کے منہ میں ہیں، بلا تاخیر میرے پاس غلہ بھیجو[1]

۳۲۸۔ جریر بن معاویہ رضؓ کے نام۔

حضرت جریر بن معاویہ رضؓ مشہور دانائے عرب احنف بن قیس کے چچا اور اہواز کے ضلع سُرق یا مناذر کے کلکٹر تھے۔

تمہارے علاقہ میں جو پارسی ہوں ان سے جزیہ وصول کرو، عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ نے مجھے بتایا ہے کہ رسول اللہ نے ہجر کے فارسیوں سے جزیہ لیا تھا[2]

سُرق اور مناذر ۱۷ھ کے لگ بھگ فتح ہوئے تھے، ان سے کئی برس پہلے ۱۲ھ سے ۱۳ھ میں حضرت خالد بن ولید رضؓ اور حضرت مثنیٰ بن حارثہ رضؓ نے دجلہ و فرات کے دہانہ اور حیرہ کے نواح میں جو فارسی علاقہ فتح کیا تھا اس پر جزیہ لگایا گیا تھا۔ اس کے بعد ۱۴ھ یا ۱۵ھ، ۱۶ھ میں بعہد حضرت عمر فاروق رضؓ جب عراق فتح ہوا تب بھی مفتوح فارسیوں کو ذمی قرار دے کر ان سے جزیہ وصول کیا گیا تھا، ان حقائق سے واضح ہوتا ہے کہ مناذر اور سُرق پر اسلامی تسلط سے کئی سال پہلے ہی فارسیوں کو ذمیوں کا درجہ مل چکا تھا اور خط کی تصریح صحیح نہیں ہے۔

۳۲۹۔ حضرت جریر بن معاویہ رضؓ کے نام۔

ہر جادوگر اور جادوگرنی کی گردن مار دو[3]

---

[1] ابن سعد ۴/۱۱۰، [2] دارقطنی ص ۲۲۶، جامع ترمذی (ہند) ص ۲۴، [3] ابن سعد ۷/۱۳۰، شافعی ۱/۲۲۷، ازالۃ الخفاء ۲/۱۲۵۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۳۰۔ خط کی دوسری شکل:۔

حضرت جزء بن معاویہ رضؓ کے سیکرٹری جہالہ بن عبدہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ نے اپنی وفات سے ایک سال پہلے یہ مراسلہ بھیجا:۔

ہر جادوگر کی گردن مار دو اور وہ سارے نکاح جو پارسیوں نے ذی محرموں سے کئے ہوں منسوخ کر دیئے جائیں، اور ذی محرم شوہر اور بیوی کو الگ کر دیا جائے، انہیں کھانا کھاتے وقت گنگنانے سے بھی روکو[1]

۲۳۱۔ خط کی تیسری شکل:۔

تمہارے علاقہ میں جو پارسی ہوں انہیں دعوت دو کہ ماؤں، بیٹیوں اور بہنوں سے شادی کرنا چھوڑ دیں اور سب مل کر کھانا کھایا کریں، اگر وہ ایسا کریں گے تو ہم انہیں اہل کتاب کا درجہ دے دیں گے۔ اس کے علاوہ ہر جادوگر اور کاہن کی گردن مار دو[2]۔

۲۳۲۔ حضرت عمر بن عاصؓ کے نام۔

مصر کی تاریخ فتح اور اس پر فوج کشی کے بارے میں تاریخ اسلام کے راویوں کے درمیان بڑا اختلاف ہے۔ سیف بن عمر کی رائے ہے کہ مصر کے دونوں سب سے بڑے شہر بابلیون (جو بعد میں فسطاط کہلایا) اور اسکندریہ (دارالحکومت) ۱۶ھ میں فتح ہوئے۔ واقدی کی رائے ہے کہ بابلیون اور اسکندریہ ۲۰ھ میں فتح ہوئے، ابن اسحاق کی رائے کے مطابق بابلیون اور اس کے آس پاس کا علاقہ ۲۰ھ میں فتح ہوا اور اسکندریہ ۲۱ھ یا ۲۲ھ میں، فوج کشی کے اسباب کے بارے میں چھ آراء ہیں۔ سیف بن عمر کی رائے ہے کہ ۱۵ھ میں حضرت عمر فاروقؓ جب بیت المقدس (ایلیا) کے صلح نامہ پر دستخط کر کے آئے ہوئے تھے تو انہوں نے حضرت عمرو بن عاصؓ کو مصر فتح کرنے بھیجا[3]۔ دوسری رائے کا ماخذ فتوح مصر و الاسکندریہ ہے جس کی غلط نسبت واقدی کی طرف کی جاتی ہے، اس کی رو سے ۱۸ھ میں گورنر شام حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ نے خلیفہ کے حکم

---

[1] دارقطنی ص ۲۲۶، ابوداؤد ۲/۳۰، ابن سلام ص ۲۶، ابن حنبل ۱/۱۹۰-۱۹۱، کنز العمال ۲/۴۲۹

[2] کنز العمال ۲/۳۰۰ [3] طبری ۴/۲۷، ۱۵۸۰-۱۶۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۳۰۔ خط کی دوسری شکل :-

حضرت جزء بن معاویہ رضؓ کے سیکرٹری جہالہ بن عبدہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضؓ نے اپنی وفات سے ایک سال پہلے یہ مراسلہ بھیجا :-

ہر جادوگر کی گردن مار دو اور وہ سارے نکاح جو پارسیوں نے ذی محرموں سے کئے ہوں منسوخ کر دیئے جائیں، اور ذی محرم شوہر اور بیوی کو الگ کر دیا جائے، انہیں کھانا کھاتے وقت گنگنانے سے بھی روکو[1]

۲۳۱۔ خط کی تیسری شکل :-

تمہارے علاقہ میں جو پارسی ہوں انہیں دعوت دو کہ ماؤں، بیٹیوں اور بہنوں سے شادی کرنا چھوڑ دیں اور سب مل کر کھانا کھایا کریں، اگر وہ ایسا کریں گے تو ہم انہیں اہل کتاب کا درجہ دے دیں گے۔ اس کے علاوہ ہر جادوگر اور کاہن کی گردن مار دو[2]۔

۲۳۲۔ حضرت عمر بن عاص رضؓ کے نام :-

مصر کی تاریخ فتح اور اس پر فوج کشی کے بارے میں تاریخ اسلام کے راویوں کے درمیان بڑا اختلاف ہے۔ سیف بن عمر کی رائے ہے کہ مصر کے دونوں سب سے بڑے شہر بابلیون (جو بعد میں فسطاط کہلایا) اور اسکندریہ (دارالحکومت) ۱۶ھ میں فتح ہوئے۔ واقدی کی رائے ہے کہ بابلیون اور اسکندریہ ۲۰ھ میں فتح ہوئے، ابن اسحاق کی رائے کے مطابق بابلیون اور اس کے آس پاس کا علاقہ ۲۰ھ میں فتح ہوا اور اسکندریہ ۲۱ھ یا ۲۲ھ میں، فوج کشی کے اسباب کے بارے میں چھ آرا ہیں۔ سیف بن عمر کی رائے ہے کہ ۱۵ھ میں حضرت عمر فاروق رضؓ جب بیت المقدس (ایلیا) کے صلح نامہ پر دستخط کر کے آئے ہوئے تھے تو انہوں نے حضرت عمرو بن عاص رضؓ کو مصر فتح کرنے بھیجا۔ دوسری رائے کا ماخذ فتوح مصر والاسکندریہ ہے جس کی غلط نسبت قاضی واقدی کی طرف کی جاتی ہے، اس کی رو سے ۱۸ھ میں گورنر شام حضرت ابوعبیدہ بن جراح نے خلیفہ کے حکم

---

[1] دارقطنی ص ۲۲۶، ابوداؤد ۲/۳۰، ابن سلام ص ۲۶، ابن حنبل ۱/۱۹۰-۱۹۱، کنز العمال ۲/۴۲۹

[2] کنز العمال ۲/۳۰۰ ۳ طبری ۴/۲۷، ۱۵۸-۱۶۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت-آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے حضرت عمرو بن عاص رضؓ کو مصر فتح کرنے کی مہم سپرد کی تھی[1] تیسری رائے ہے کہ حضرت عمرو بن عاص رضؓ فلسطین سے خلیفہ کی بلا اجازت مصر فتح کرنے نکل کھڑے ہوئے اور جب خلیفہ کو اس اقدام کی خبر ہوئی تو انہوں نے فوراً ایک خط لکھا جو سرحد مصر سے پہلے حضرت عمرو رضؓ کو موصول ہوا، وہ مضمون بھانپ گئے، اس لیے پڑھے بغیر بڑھے چلے گئے، جب سرحد پار ہو گئی تو خط کی مہر توڑی، لکھا تھا:۔

حضرت عمرو بن خطاب رضؓ کی طرف سے حضرت عمر بن عاص رضؓ (نافرمان بن نافرمان) کے نام، واضح ہو کہ تم فوج کے ساتھ مصر کی طرف گامزن ہو جہاں بزنطی فوجیں بڑی تعداد میں موجود ہیں جبکہ خود تمہاری فوج ناکافی ہے، میری جان کی قسم اگر اس فوج کی تباہی تمہاری نظر میں اپنے سگے بھائیوں کی تباہی کے برابر ہوتی تو یقیناً تم انہیں لے کر نہ نکلتے، اگر مصر کی سرحد تک نہ پہنچے ہو تو واپس آجاؤ۔[2]

چوتھی رائے:۔ جب حضرت عمرو بن عاص رضؓ دوسرے عرب سالاروں کے ساتھ شام کے ساحلی قلعہ بند شہر قیساریہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھے تو انہیں معلوم ہوا کہ حضرت عمر فاروق رضؓ شام میں اسلامی فوج کے ہیڈ کوارٹر جابیہ آئے ہوئے ہیں، انکا دل مصر پر چڑھائی کے لیے بے قرار تھا، انہوں نے اجازت کے لیے خلیفہ کو ایک خفیہ مراسلہ بھیجا اور ابھی اجازت آئی بھی نہ تھی کہ ایک رات اپنی فوج کے ساتھ مصر کی راہ لی، قیساریہ میں مقیم اسلامی فوج کے دوسرے سالاروں کو جب اس واقعہ کا علم ہوا تو انہوں نے فوراً حضرت عمر فاروق رضؓ کو مطلع کیا کہ حضرت عمرو رضؓ چپکے سے مصر فتح کرنے نکل گئے ہیں انکے پاس فوج ناکافی ہے، ہمارے خیال میں انہوں نے بہت بڑا خطرہ مول لیا ہے، حضرت عمر فاروق رضؓ نے حضرت عمرو رضؓ کو لکھا:۔

عاص بن عاص کے نام، واضح ہو کہ تم نے (مصر پر فوج کشی کر کے) اپنے

---

[1] فتوح مصر والاسکندریہ (لائڈن ۱۸۲۵ء) ص ۶۰۱ ۲ ابن عبدالحکم ص ۵۷ کندی (کتاب الولاۃ والقضاۃ بیروت ۱۹۰۸ء) ص ۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ساتھی مسلمانوں کو خطرہ میں ڈال دیا ہے، میرا یہ خط اگر تمہیں سرحد مصر پار کرنے سے پہلے موصول ہو تو لوٹ آؤ اور اگر سرحد پار کر کے ملے تو پیش قدمی جاری رکھو میں تمہاری مدد کے لئے کمک بھیجوں گا[1]

پانچویں رائے :۔ شام کی فتح کے بعد حضرت عمر فاروق رضؓ نے خود مصر پر چڑھائی کا منصوبہ بنایا اور حضرت عمرو بن عاص رضؓ کے نام لکھا :۔

مسلمان غازیوں کو مصر پر چڑھائی کی دعوت دو اور جو لوگ خوشی خوشی تیار ہو جائیں انہیں لے کر چل دو۔

یہ خط لکھنے کے بعد حضرت عمر فاروق رضؓ کی عثمان غنی سے ملاقات ہوئی اول الذکر نے انہیں بتایا کہ میں نے حضرت عمرو رضؓ کو مصر پر فوج کشی کا حکم دیا ہے، حضرت عثمان غنی رضؓ چونکے اور کہا کہ حضرت عمرو رضؓ اندھا اور بے دھڑک آدمی ہیں۔ اقتدار و امارت کے دلدادہ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مصر کے حالات کا صحیح اندازہ کئے بغیر ناکافی فوج لے کر نکل کھڑے ہوں گے اور مسلمانوں کو تباہی کے خطرات میں ڈال دیں گے خلیفہ یہ رائے سن کر پچھتائے اور حضرت عمرو رضؓ کو لکھا :

اگر میرا یہ خط سرحد مصر پار کرنے سے پہلے وصول ہو تو جہاں سے چلے ہو وہیں لوٹ جاؤ اور اگر سرحد پار کر چکے ہو تو پیش قدمی جاری رکھو[2]

چھٹی رائے :۔ سنہ ۱۸ھ کے طاعون عمواس میں شام کے گورنر حضرت ابو عبیدہ بن جراح نے انتقال کیا، مرتے وقت انہوں نے حضرت معاذ بن جبل رضؓ کو اپنا جانشین بنایا کچھ دن بعد طاعون نے انہیں بھی آدبایا بستر مرگ پر انہوں نے حضرت عمرو بن عاص رضؓ کو اپنا جانشین مقرر کیا، یہ تقرر حضرت عمر فاروق رضؓ نے رد کر دیا اور یزید بن ابی سفیان کو شام کی گورنری عطا کی، حضرت عمرو بن عاص رضؓ کو حضرت عمر فاروق رضؓ کی یہ کاروائی قدرتی طور پر ناگوار گزری اولوالعزم آدمی تھے، اپنی صلاحیتوں کا پورا شعور رکھتے تھے اور گورنری کے خواہش مند تھے، شام اور شام کی ماتحت سالاری سے انکا دل کھٹا ہو گیا، نظر اٹھائی تو مصر کا میدان خالی پایا، مصر کے جغرافیہ اور حالات سے وہ بسلسلہ تجارت پہلے ہی سے واقف تھے چڑھائی

---

[1] ابن عبد الحکم ص ۵۷ [2] ابن عبد الحکم ص ۵۷-۵۸

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کا منصوبہ بنا لیا اور ۱۸ھ میں جب حضرت عمر فاروق رضؓ طاعون میں ہلاک ہونے والے ہزاروں مسلمانوں کی میراث کے الجھے ہوئے مسائل سلجھانے جابیہ آئے ہوئے تھے تو انہوں نے اپنا منصوبہ پیش کرتے ہوئے کہا: میں مصر کے حالات اور وہاں کے راستوں سے اچھی طرح واقف ہوں، وہ بڑا دولت مند ملک ہے لیکن وہاں کے باشندے جنگ و قتال میں سخت بودے ہیں، اگر ہم نے مصر فتح کر لیا تو مسلمانوں کو بہت فائدہ ہوگا۔ حضرت عمر فاروق رضؓ نے اس تجویز کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا اور ایک نیا محاذ بنانا جب کہ فارس اور شام میں جنگ ہو رہی تھی مناسب نہ سمجھا۔ لیکن حضرت عمرو رضؓ نے اپنی کوشش جاری رکھی اور کچھ ایسے سبز باغ دکھائے اور ایسی ایسی دلیلیں پیش کیں کہ خلیفہ کو اجازت دینا ہی پڑی۔ انہوں نے چار ہزار (بقول بعض ساڑھے تین ہزار) فوج حضرت عمرو رضؓ کی تحویل میں دی اور کہا: یہ فوج لے کر چلو۔ میں استخارہ کرتا ہوں، اس کے بعد تمہیں خط لکھوں گا لوٹ آؤ اور میرا خط پڑھتے وقت تم مصری سرحد میں داخل نہ ہوئے ہو تو لوٹ آنا اور اگر خط سرحد میں داخل ہونے کے بعد ملے تو مت لوٹنا، باوجود تیز گامی کے ابھی حضرت عمرو رضؓ سرحد سے ورے ہی تھے کہ خلیفہ کا خط آ گیا لیکن انہوں نے نامہ بر سے لیا نہیں اور دھاوے مارتے ہوئے مصر کے ایک سرحدی گاؤں میں داخل ہو گئے یہاں خط کھولا اور سب کو سنایا اب کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ تھا کہ لوٹ چلو کیونکہ سرحد پار ہو چکی تھی[1]

۲۳۳ - سرحد مصر میں داخل ہو کر پہلا گاؤں جس پر مسلمان قابض ہوئے عریش تھا، اس کے بعد فرما کے ساحلی قلعہ بند تجارتی شہر کا محاصرہ ہوا، شہر کے ارد گرد دلدل بھی، تقریباً دو ماہ برنطیوں نے مقابلہ کر کے ہتھیار ڈال دیے، فرما فتح کر کے حضرت عمرو بن عاص رضؓ نے جنوب مغرب کا رخ کیا اور آس پاس کے دیہاتوں اور قصبوں سے معاہدے کرتے ہوئے بلبیس پہنچے اور اس قلعہ بند شہر کو بھی لگ بھگ دو ماہ میں مسخر کیا، یہاں سے چل کر بلبیس میل جنوب مغرب میں بابلیون کے قریب خیمہ زن ہوئے اور اپنے کیمپ کے گرد خندق کھودی۔

---

[1] ابن عبد الحکم صـ ۵۶، کندی صـ ، یعقوبی (لائڈن) ۲/۱۶۸ - ۱۶۹، یاقوت ۶/۳۴۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



یہ وہ مرحلہ ہے جہاں سے مشکلات بڑھتی ہیں، مقابلہ سخت ہوتا ہے اور انہیں مرکز سے کمک منگانا پڑھتی ہے۔ بابلیون (جہاں کچھ دن بعد مصر کے اسلامی پایۂ تخت فسطاط کی بنیاد رکھی گئی) نیل کے مشرقی کنارہ ایک مشہور قلعہ اور شہر تھا جسے ناقابل تسخیر بنانے میں قدرت اور انسان دونوں نے حصہ لیا تھا۔ اس کے مغربی بازو کا دروازہ نیل کو چھوتا تھا اور اس کے سامنے دریا میں ایک قلعہ بند جزیرہ (روضہ) تھا جسے بابلیون کے مغربی دروازہ سے کشتیوں کے ایک پل کے ذریعہ ملا دیا گیا تھا۔ اس جزیرہ کے قلعہ میں ہتھیار جمع رہتے تھے اور اگر بابلیون پر کوئی آفت آتی تو اس میں پناہ لی جاتی تھی، بابلیون کی فتح بالائی اور زیریں مصر کی فتح کی کنجی تھی، مصر کے پایۂ تخت اسکندریہ کے بعد یہ ملک کا سب سے بڑا شہر تھا۔ مصر بزنطی حکومت کا ایک صوبہ تھا اور اس وقت یہاں قیصر کی طرف سے مقوقس گورنر تھا۔ مقوقس کو رسول اللہ صلعم نے ایک خط بھیجا تھا جس میں اس سے اپیل کی تھی کہ انہیں رسول مان کر اسلام قبول کرلے، مقوقس نے خط کا احترام کیا لیکن مختلف مصالح کی بنا پر مسلمان نہیں ہوا، حضرت عمرو بن عاصؓ کو ان سب باتوں کا علم تھا، انہوں نے مناسب سمجھا کہ اسے مائل بہ اسلام کرنے کی آخری پھر کوشش کرلیں اگر وہ اسلام نہ لائے تو ایسا معاہدہ ہی کرلے جس سے بے خون خرابہ مصر پر اسلامی تسلط قائم ہوجائے لیکن اس سے قبل کہ وہ مقوقس سے ملاقات کے طلب گار ہوں اس کے لڑکے ارسطو نے انہیں ملاقات کی دعوت دے دی۔ واقدی کی طرف منسوب فتوح مصر والاسکندریہ کے راویوں کی رائے ہے کہ ارسطو نے اپنے والد مقوقس کو قتل کردیا تھا کیونکہ اسے اندیشہ تھا کہ وہ یا تو اسلام قبول کرلے گا یا مدینہ کی ماتحتی، حضرت عمرو بن عاصؓ نے ارسطو سے قلعہ بابلیون میں ملاقات کی لیکن اس کا کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا، ارسطو نے کہا کہ آج کل ہمارے رمضان ہیں، اس زمانے میں نہ تو والد صاحب دربار کرتے ہیں اور نہ کسی سفارت سے ملتے ہیں، چند دن بعد جب روزے ختم ہوں گے تو میں آپ کی تجویز (اسلام یا جزیہ) ان کے سامنے پیش کردوں گا۔ اس وقت تک جنگ و پیکار بند رکھئے کہ انتظار کیجئے اس طرح حضرت عمرو بن عاصؓ کو دھوکا دے کر اس نے مسلمانوں کا ستھراؤ

---

لہ پیش نظر کسی دوسرے ماخذ سے اس بات کی تصدیق نہیں ہوتی کہ ارسطو نے مقوقس کو قتل کردیا تھا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کرنے کی تدبیر سوچی، اس نے حضرت عمروؓ کے کیمپ کے قریب مقطم پہاڑ کی اوٹ میں رسالے چھپا دیئے اور جمعہ کے دن جب سب لوگ نماز میں مشغول تھے اچانک حملہ کر دیا، چار سو چھتیس مسلمان مارے گئے جن میں ساٹھ اکابر تھے، اسلامی فوج کے چند دستے قریب و جوار کے دیہاتوں میں غلہ اور چارہ لینے گئے ہوئے تھے، اتفاق سے ان کی واپسی اس وقت ہوئی جب ارسطو کے رسالے حملہ کر رہے تھے، وہ ان حملہ آوروں پر ٹوٹ پڑے اور انہیں موت کی نیند سلا دیا، حضرت عمرو بن عاصؓ نے ان واقعات کی رپورٹ خلیفہ کو بھیجی اور لکھا کہ دشمن کے مقابلہ میں ہماری فوج اتنی کم ہے کہ کمک کے بغیر کام نہیں چل سکتا، حضرت عمر فاروقؓ نے جواب دیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، حضرت عمر بن خطاب کی طرف سے حضرت عمرو بن عاصؓ کو سلام علیک، اس خدا کا سپاسگذار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے نبیؐ پر درود بھیجتا ہوں۔ تمہارا خط پہنچا۔ دشمن کے دھوکہ سے تم پر جو مصیبت آئی اس کا حال معلوم ہوا، یہ مصیبت تمہارے نصیب میں لکھی جا چکی تھی، اے حضرت ابن عاصؓ تم پر لازم تھا کہ دشمن کی طرف سے مطمئن نہ ہوتے اور اس کی باتوں میں نہ آتے، حضرت ابن عاصؓ میں تمہیں ہمیشہ خوش تدبیر اور صائب رائے سمجھتا رہا ہوں، بہر حال وہی ہونا تھا جو مقدر ہو چکا تھا، اپنے فرائض کی انجام دہی میں آئندہ خوب چست و مستعد رہو اور مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے پوری تن دہی سے کام لو تمہیں یاد رہے کہ حاکم اپنی رعیت کے نفع و نقصان کا ذمہ دار ہوتا ہے، خوب سمجھ بوجھ کر قدم اٹھاؤ اور دشمن سے ہر طرح چوکنا رہو، بخدا تمہارا خلیفہ ہمیشہ چوکنا رہتا ہے اور دشمن کی کسی خبر کو جھوٹا نہیں سمجھتا، خدا سے دعا ہے کہ ہمیں اور تمہیں اپنا فرمانبردار رہنے کی توفیق عطا کرے، میں نے امین امت حضرت ابو عبیدہ عامر بن جراح کو لکھا ہے کہ تمہاری مدد کو لشکر بھیجیں۔ والسلام علیک وعلی من معک من المسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔[1]

---

[1] فتوح مصر ص ۵۹، (مصری ایڈیشن) ۲/۳۴۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۳۳۴۔ حضرت عمرو بن عاص رضؓ کے نام۔

مصر میں داخل ہو کر مسلمانوں کو جہاں سب سے پہلے اپنی کمزوری اور نارسائی کا احساس ہوا وہ بابلیون کا قلعہ تھا اور قلعہ کے شرق، شمال اور جنوب میں خندق تھی اور مغرب میں دریائے نیل اس کی اونچی اور چوڑی فصیل کا محافظ تھا، قلعہ کی کمان ایک لائق بزنطی جنرل کے ہاتھ میں تھی اور خود گورنر مصر مقوقس دارالسلطنت اسکندریہ سے فوج کا دل بڑھانے اور رہنمائی کرنے آگیا تھا، حضرت عمرو بن عاص رضؓ نے بار بار قلعہ پر ہجوم کیے لیکن کامیابی نہیں ہوئی۔ قلعہ کے باہر بھی کئی ماہ تک غیر فیصلہ کن چھیڑ پیں ہوئیں، حضرت عمرو بن عاص رضؓ مقدور بھر کوشش کر چکے تھے، محاصرہ کو موثر بنانے اور جنگ کا فیصلہ کرنے کے لئے مزید فوج کی سخت ضرورت تھی، انہوں نے کمک کے لئے مرکز سے درخواست کی، حضرت عمر فاروق رضؓ نے بلا تاخیر چار ہزار غازیوں کی ایک فوج چار سالاروں کی سرکردگی میں جن کے لیڈر حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے داماد اور رسول اللہ صلعم کے عزیز زبیر بن عوام تھے روانہ کی اور سپہ سالار کو یہ مراسلہ بھیجا:۔

> چار ہزار کی کمک بھیج رہا ہوں، ہر ہزار پر میں نے ایسے سورما کو سالار مقرر کیا ہے جو خود ہزار مردوں کے مساوی ہے: زبیر بن عوام، مقداد بن عمرو، عبادہ بن صامت اور مسلمہ بن مخلد (خارجہ بن حذافہ دوسری روایت) اب تمہارے پاس بارہ ہزار کے برابر فوجی قوت ہے اور بارہ ہزار کے ہارنے کی وجہ قلت تعداد نہیں ہو سکتی [1]

بارہ ہزار کی تفصیل: چار ہزار حضرت عمرو بن عاص رضؓ کے ساتھی، چار ہزار کمک اور چار ہزار کے مساوی چاروں سالار، یہ مصری محدث لیث بن سعد کی رائے ہے، چند دوسرے مصری راویوں نے جن میں ابن لہیعہ اور یزید بن حبیب شامل ہیں تصریح کی ہے کہ کمک کی تعداد بارہ ہزار تھی اور سب ملا کر مسلمان پندرہ ہزار سے زیادہ تھے۔

۳۳۵۔ حضرت عمرو بن عاص رضؓ کے نام۔

---

[1] ابن عبدالحکم ص ۶۱، حسن المحاضرہ (سیوطی مصر ۱۲۹۹ھ) ۱/۲۲، کنز العمال ۲/۱۵۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سات ماہ کے طویل محاصرہ کے بعد محرم سنہ ۲۰ھ میں بابلیون کا قلعہ فتح ہوا۔ بلیون کے ماتحت اراضی کے بارے میں اکابر فوج کے درمیان اختلاف پیدا ہوا۔ ایک فریق کی رائے تھی کہ اسے زمینداروں کے پاس چھوڑ دیا جائے اور ان سے جزیہ لگان وصول کیا جائے، دوسرے فریق کا جس کی ترجمانی زبیر بن عوام کر رہے تھے مطالبہ تھا کہ چونکہ قلعہ بزور شمشیر فتح ہوا ہے اس لیے اس کی ماتحت اراضی و املاک فوج میں تقسیم کر کے باشندوں کو غلام بنا لینا چاہیے۔ جب باہمی گفتگو سے یہ قضیہ طے نہ ہو سکا تو حضرت عمر فاروق رضہ سے رجوع کیا گیا۔ ان کا یہ فرمان آیا:۔

اراضی زمینداروں کے پاس رہنے دو اور لگان لگاؤ، تاکہ آنے والی نسلیں اس کی آمدنی سے جہاد کر سکیں[1]

۳۳۶۔ خط کی دوسری شکل:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم، مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم سب مل کر مسلمانوں کے وظیفے اور غازیوں کی روزی غصب کرنا چاہتے ہو۔ اگر میں مصر کی اراضی تمہارے درمیان بانٹ دوں تو اگلی نسلیں دشمنوں سے جہاد کے لیے کیسے مسلح ہوں گی، اگر میرے کندھوں پر مجاہدوں اور فوج کی سواری کے جانوروں نیز ان کی روزی کا بوجھ نہ ہوتا تو میں مصر کی اراضی تمہارے درمیان بانٹ دیتا۔ لہٰذا اسے اس وقت تک کے لئے وقف کر دو جب تک مسلمان! غازیوں کی آخری جماعت باقی ہے۔ والسلام[2]

۳۳۷۔ حضرت عمرو بن عاص رضہ کے نام۔

سات ماہ کے محاصرہ کے بعد جب بابلیون فتح ہوا اور اس کی خبر حضرت عمر فاروق رضہ کو ہوئی تو انہوں نے لکھا:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم، سلام علیک، میں خدا کا سپاس گزار ہوں اور اس کے

---

[1] فتوح مصر ص ۲۶۳، ابن سلام ص ۵۸، بلاذری ص ۲۱۵ [2] طحاوی (شرح معانی الآثار، دہلی ۱۳۱۵ھ) ۲/۱۴۵-۱۴۶، ابکار الافکار فی شکل الاخبار (مولف نامعلوم قلمی)، رقم ۲۸ م، دار الکتب قاہرہ ص ۱۱۱

www.KitaboSunnat.com



نبیؐ پر درود بھیجتا ہوں، جب میرا خط موصول ہو تو خدا کے دشمنوں کو جہاں جہاں وہ ہوں ٹھکانے لگا دو اور ان کے ساتھ کوئی رعایت یا نرمی نہ برتو، رعیت کے معاملات سے دلچسپی لو اور جہاں تک ممکن ہو انکے ساتھ انصاف کرو۔ لوگوں کی خطائیں معاف کرو خدا تمہاری بھی معافی کر دے گا، رعایا سے مروجہ قوانین کی پابندی کراؤ اور ان پر لگائے ہوئے ٹیکسوں کا ریکارڈ رجسٹروں میں رکھو، انصاف کے ذریعہ امن و عافیت کو فروغ دو، حکومت و اقتدار آنی جانی ہے، جو چیز باقی رہے گی وہ اچھی شہرت ہے یا ان مٹ بدنامی[1]

۲۳۸۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام۔

بابلیوں کی عظیم الشان فتح نے باقی مصر کی فتح کے لئے راستہ ہموار کر دیا، یہ مرکزی شہر مصر کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا تھا، مسلمانوں کو پہلی بڑی رکاوٹ کا اسی محاذ پر سامنا کرنا پڑا، کئی ماہ تک ناکام محاصرہ کرنے کے بعد انہوں نے مدینہ سے کمک طلب کی، ان کی موجودہ تعداد چار ہزار کے لگ بھگ تھی، مدینہ سے بقول چار ہزار اور بقول بعض بارہ ہزار فوج چار سالاروں کی سرکردگی میں وارد ہوئی۔ بزنطی فوجوں سے کھلے میدان میں ایک بڑے معرکہ کے بعد جس میں وہ بری طرح ہارے مسلمانوں نے بابلیون کا بھرپور محاصرہ شروع کیا گو کچھ عرصہ بعد مسلمانوں نے قلعہ پر بزورِ شمشیر قبضہ کر لیا، مقوقس اور بزنطی جنرل کافی فوج کے ساتھ قلعہ کے مغربی دروازہ سے جو دریائے نیل میں کھلتا تھا قریب کے قلعہ بند جزیرہ روضہ منتقل ہو گئے اور کشتیوں کا وہ پل توڑ دیا جو قلعہ کو جزیرہ سے ملاتا تھا، پاس ہی ایک دوسرا پل شرقی کنارہ سے غربی کنارہ تک عام لوگوں کے لئے تھا وہ بھی توڑ دیا گیا، مسلمان اب سخت مشکل میں تھے، اوّل تو دریا کی جنگ کا انہیں تجربہ نہ تھا دوسرے ساری کشتیاں اور کشتی ساز پہلے ہی غائب کر دیئے گئے تھے، مزید براں دریا میں

---

[1] فتوح الشام و مصر منسوب بواقدی ۲/۴۰

www.KitaboSunnat.com



باڑھ آئی ہوئی تھی، جزیرہ میں محصور دشمن کو ہرانا ضروری تھا کیونکہ بغیر اسکے نہ تو بالائی مصر پر قبضہ ممکن تھا اور نہ زیریں پر جہاں پایہ تخت اسکندریہ تھا، دوسری طرف مقوقس کو شام و فارس میں قیصر و کسریٰ اور مصر میں اپنی ہزیمت کے بعد مسلمانوں سے جنگ و پیکار بے سود نظر آئی اور اس نے صلح کرنا چاہی۔ قبطی اکابر تو صلح کے لئے تیار ہو گئے لیکن بزنطی فوجی لیڈروں نے کہا ہم دب کر صلح نہیں کر سکتے، بڑے بحث و مباحثہ کے بعد طے ہوا کہ مقوقس صرف قبطیوں کی طرف سے صلح کرے اور اگر قیصر اس کی منظوری دے دے تو اس میں بزنطیوں کو بھی شامل کر لیا جائے، صلح کے شرائط یہ تھے:۔

۱۔ مصر کے سارے قبطی جن کی بھاری اکثریت تھی، بچوں، بوڑھوں اور اپاہجوں کو چھوڑ کر دو دینار (دس روپے) سالانہ جزیہ ادا کریں گے اور جہاں جہاں مسلمان فوجیں جائیں گی قبطی انکے لئے سڑکیں اور پل درست کریں گے اور غلہ نیز چارہ کے لئے منڈیاں کھولیں گے اور جو مسلمان مسافر دیہاتوں سے گزریں گے انہیں وہاں کے شندے تین دن تک مفت کھانا کھلائیں گے۔

۲۔ مصری باشندوں کے مال و دولت سے کوئی تعرض نہیں کیا جائے گا۔

۳۔ بزنطیوں کو حق ہوگا کہ چاہیں جزیہ دے کر مصر میں رہیں یا ملک چھوڑ دیں۔

مقوقس نے بابلیون میں اپنی شکست اور صلح کی رپورٹ جب بزنطی قیصر ہرقل کو قسطنطنیہ بھیجی تو وہ سخت ناراض ہوا اور مقوقس کو ایک پرعتاب خط بھیجا جس میں تھا کہاں بارہ ہزار مسلمان اور کہاں تمہاری لاکھوں کی جمعیت، تف ہے تم پر، میں صلح مسترد کرتا ہوں۔ اور حکم دیتا ہوں کہ جب تک دم میں دم ہے لڑتے رہو اور اگر قبطی تمہارا ساتھ نہ دیں تو ملک میں ایک لاکھ بزنطی ہیں ہتھیاروں سے لیس، انہیں لے کر نکلو اور ان منٹھی بھر فاقہ مست عربوں کا لقمہ بنا لو، بایں ہمہ مقوقس اپنے معاہدہ پر قائم رہا۔

بابلیون سے فارغ ہو کر مسلمان اسکندریہ کی طرف بڑھے درمیانی علاقہ آسانی سے

---

سلہ ابن عبدالحکم صہ ۱۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہاتھ آگیا لیکن اسکندریہ کے نواح کے قریوں نے خم ٹھونک کر مقابلہ کیا، اس اثنار میں ہرقل کی طرف سے حاکم اسکندریہ کو حکم آگیا کہ شہر کی ایک ایک انچ زمین کے لیے لڑا جائے اور کسی قیمت پر ہتھیار نہ ڈالے جائیں، دوسری طرف اس نے قسطنطنیہ سے سامان اور فوجیں بھیجنا شروع کر دیں، اسکندریہ کے ساحل پر جہازوں کا تانتا بندھ گیا، ہرقل خود اسکندریہ جانے کی تیاری کرنے لگا اس کا اور اس کے مشیروں کا خیال تھا کہ اگر اسکندریہ نکل گیا تو یزنطی حکومت کا دبدبہ اور رسوخ خاک میں مل جائے گا۔ اسکندریہ عیسائیت کا بہت بڑا مرکز تھا اور عیسائیوں کے سب سے بڑے گرجے اسی شاندار شہر میں واقع تھے۔ جب سے مسلمان فلسطین پر قابض ہوئے تھے۔ ان کا بڑا تہوار ایسٹر اسکندریہ ہی میں منایا جاتا تھا۔ تجارت کے بین الاقوامی منڈی ہونے کے علاوہ اسکندریہ علوم، ادب اور آرٹ کا گہوارہ بھی تھا، یزنطی تمدن کے حسین آثار یہاں موجود تھے۔ صرف شاہی تقریح گاہوں کی تعداد چار سو بتائی گئی ہے[1]۔ ہرقل خود شہر کے دفاع کے لئے قسطنطنیہ سے روانہ ہونے والا تھا۔ کہ موت نے آدبایا، اسکندریہ کے ارد گرد ہر ممکن جگہ قلعے بنائے گئے تھے اور یہ قلعے تہ بہ تہ تھے تاکہ اگر ایک قلعہ زیر ہو جائے تو اس کے پیچھے دوسرا پھر تیسرا اور پھر چوتھا موجود ہو مسلمانوں کی سب سے بڑی مصیبت یہ قلعے اور ان کی سنگبار منجنیقیں تھیں اسکندریہ اور قلعوں کے سارے محافظ یزنطی نسل کے تھے۔ جن کے خون کو اپنی حکومت، اپنے مذہب اور اپنے مذہبی اداروں کا جوش گرمائے ہوئے تھا، جوہر قربانی کو جنہیں سمجھ رہے تھے، بنابریں مسلمانوں کی پیش قدمی رک گئی تھی، حضرت عمر فاروق رضؓ کو تاخیر بہت کھل رہی تھی، آخر مجبور ہو کر انہوں نے لکھا:۔

میں حیران ہوں کہ تم اب تک مصر فتح نہیں کر سکے حالانکہ دو سال سے لڑ رہے ہو۔ اس کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ تمہارے دل میں پہلی سی لگن اور ولولہ نہیں رہا، اس بات سے تم بھی گئے عیش میں تمہارا دشمن مبتلا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کسی قوم کی صرف اسی سے وقت مدد

---

[1] ابن عبدالحکم ص ۸۲ [2] حبیب مال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کرتا ہے جب ان کے دلوں میں سچی لگن ہو، میں نے چار بہادر تمہاری مدد کو بھیجے تھے اور تمہیں مطلع کیا تھا کہ ان میں سے ہر ایک ہزار مردوں کے برابر ہے میں تو ان کے بارے میں یہی سمجھتا تھا۔ یہ بات اور ہے کہ وہ بھی اسی بایا مودہ میں پھنس گئے ہوں جس میں دوسرے مبتلا ہیں۔ میرا خط پاکر تقریر کرو اور لوگوں کو ترغیب دو کہ سچی لگن اور پامردی سے لڑیں، ان چار بہادروں کو فوج کے سامنے رکھو اور فوج کو حکم دو کہ تن واحد کی طرح دشمن پر ٹوٹ پڑیں۔ یہ حملہ جمعہ کے دن زوال آفتاب کے وقت ہو کیونکہ اس وقت خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اس وقت لوگ خدا کے سامنے گڑگڑائیں اور اس سے فتح کے لئے دعا مانگیں[1]

## ۲۳۹۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام۔

اسکندریہ کی عملداری اور مضافات میں کئی دیہاتوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا، وہ اور ان کی عورتیں بچے غلام بنائے گئے اور فوج میں بانٹ دیئے گئے۔ ان کی ایک خاصی تعداد فروخت ہونے مکہ، مدینہ اور یمن کے بازاروں میں پہنچ گئی، اسکندریہ کے حاکم نے حضرت عمرو بن عاص رضؓ کو پیغام بھیجا کہ میں برنطی اور فارسی بادشاہوں کو جو تمہاری نسبت مجھے زیادہ پسند تھے، جزیہ دیتا رہا ہوں اور خوشی سے تمہیں جزیہ دینے کو تیار ہوں بشرطیکہ تم ان غلاموں کو لوٹا دو جنہیں میرے ماتحت دیہاتوں سے تم نے پکڑ لیا تھا۔ حضرت عمرو بن عاص رضؓ نے کہلا بھیجا کہ میں تمہاری تجویز خلیفہ کو لکھ کر بھیجتا ہوں ان کا جیسا حکم ہوگا ویسا ہی کروں گا، خلیفہ کا فرمان آنے تک دونوں فریقوں نے جنگ سے باز رہنے کا عہد کر لیا۔ حضرت عمرو بن عاص رضؓ نے حاکم اسکندریہ کی تجویز خلیفہ کو لکھ بھیجی تو یہ جواب آیا:۔

---

[1] ابن عبدالحکم ص ۷۹، ۷۲، ۷۶، خطط (مقریزی مصر ۱۹۲۲ء) ۳/۱۵۰-۱۵۱، حسن المحاضرہ ۱/۱۴۲ یاس نے اپنی فتوح مصر (مصر ۱۳۱۱ھ) ۱/۳۱ میں اس مراسلہ کا مختصر پیش کر کے لکھا ہے کہ اس کا تعلق فتح بابلیون کی تاخیر سے تھا نہ کہ اسکندریہ کی، جیسا کہ فتوح مصر ابن عبدالحکم کے راویوں کا بیان ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تمہارا خط موصول ہوا، تم لکھتے ہو کہ حاکم اسکندریہ اس شرط پر جزیہ دینے کو تیار ہے کہ اس کے ماتحت علاقہ سے جن لوگوں کو تم نے غلام بنایا ہے لوٹا دو میری جان کی قسم، مستقل جزیہ کی آمدنی جس سے ہمارا اور بعد کے مسلمانوں کا بھلا ہو اس کمال غنیمت سے مجھے کہیں زیادہ پسند ہے جو فوج میں تقسیم ہو کر خورد برد ہو جائے (اور عام مسلمان اس سے متمتع نہ ہو سکیں) تم حاکم اسکندریہ کی تجویز اس شرط پر مان لو کہ جو غلام تمہارے پاس موجود ہیں انہیں اختیار دیا جائے کہ اسلام اور عیسائیت میں سے جسے چاہیں قبول کر لیں، ان میں سے جو اسلام قبول کرے گا وہ مسلمانوں کے زمرہ میں داخل ہو جائے گا۔ اس کے حقوق اور ذمہ داریاں دوسرے مسلمانوں کی طرح ہونگی اور جو اپنی قوم کا مذہب اختیار کرے گا اس سے جزیہ لیا جائے گا جو اتنا ہی ہوگا۔ جتنا اس کے دوسرے ہم مذہب دیں گے، رہے وہ لوگ جو غلام ہو کر مکہ، مدینہ اور یمن جا چکے ہیں تو ان کی واپسی ہمارے بس سے باہر ہے اور ہم کوئی ایسا معاہدہ نہیں کر سکتے جسے پورا کرنے سے قاصر ہوں[1]۔

۳۴۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام۔

مضافات اسکندریہ میں بنائے ہوئے غلاموں سے متعلق ایک دوسرا قصہ بھی بیان کیا گیا ہے جو ابن اسحاق کی مذکورہ بالا روایت سے زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ اسکندریہ کے مضافاتی دیہاتوں[2] میں زیادہ تر برنطی نسل کے لوگ آباد تھے اور انہوں نے مسلمانوں کا بڑی بے جگری سے مقابلہ کیا تھا لیکن بالآخر شکست کھائی اور لڑائی کے مروجہ قانون کے مطابق غلام بنا لیے گئے، پھر اسکندریہ کا محاصرہ شروع ہوا اور کئی ماہ کی سخت لڑائی کے بعد وہاں کے برنطی حاکم کو بھی ہتھیار ڈالنا پڑے، گو کہ شہر بزور شمشیر فتح ہوا تھا اور وہاں کے لوگوں کا قتل کرنا اور غلام بنانا دونوں جائز تھا تاہم حضرت عمرو بن عاصؓ نے نہ تو انہیں قتل کیا

[1] طبری ۴/۲۲۷۔ [2] ان کے نام یہ ہیں بلہیب، سلطیس، قرطسا، سخا، اور خیس، یاقوت ۲/۲۸۲ و ۳/۴۹۸ و ۷/۵۴، ۵/۱۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور نہ غلام بنایا بلکہ ان پر جزیہ لگا دیا اور جو زمیندار یا کاشتکار تھے ان کے ذمہ لگان لازم کر دیا، غالباً اسکندریہ کے حاکم نے حضرت عمرو بن عاص رضؓ سے درخواست کی ہے کہ آپ نے جب ہمارے ساتھ یہ رعایت کی ہے کہ ہمیں غلام نہیں بنایا ہے تو ہمارے ان ہم قوموں پر بھی یہ کرم کیجئے جو اسکندریہ کے مضافات میں آپ سے لڑے ہارے اور پھر غلام بنا لئے گئے، ان پر بھی ہماری طرح جزیہ لگا دیجئے، یہ لوگ غلام بن کر خاصی تعداد میں مکہ، مدینہ اور یمن کو بھیجے جا چکے تھے اور باقی مسلمانوں کی خدمت میں تھے معاملہ حضرت عمر فاروق رضؓ کے سامنے پیش کیا گیا ہے، انہوں نے مناسب سمجھا کہ ان غلاموں کو اسکندریہ اور بابلیون کے باشندوں کی طرح آزاد کر دیا جائے اور ان سے جزیہ اور خراج وصول کیا جائے، چنانچہ انہوں نے لکھا۔

ان (زر خرید غلاموں) میں سے جو تمہارے پاس ہوں انہیں اختیار دو کہ چاہے وہ مسلمان ہو جائیں اور چاہے اپنے مذہب پر قائم رہیں، جو مسلمان ہو جائے وہ اسلامی برادری میں داخل ہو جائے گا۔ اس کے حقوق اور ذمہ داریاں دوسرے مسلمانوں کی طرح ہوں گی اور اگر وہ اپنے دین پر رہنا چاہے تو اسے اپنے دیہات لوٹ جانے دو۔[1]

## ۱۴۴۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام۔

یہ وہ مراسلہ ہے بلکہ اس مراسلہ کا ٹکڑا ہے جس میں حضرت عمر فاروق رضؓ اسکندریہ کی بڑی لائبریری جو پر فلسفہ، سائنس اور ادب کی ہزاروں کتابوں پر مشتمل تھی حکم موت صادر کرتے دکھائے گئے ہیں، جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ اسلامی تاریخ کے ابتدائی چھ سو سال میں کسی مورخ یا محدث نے اس خط کا ذکر نہیں کیا ہے۔ ہمارا تعارف اس سے پہلی بار ساتویں صدی ہجری میں ہوتا ہے، اس کا جنم غالباً اس تعصب کی فضا میں ہوا جو صلیبی جنگوں کے زیر اثر اسلامی اور عیسائی دماغ میں پیدا ہو گئی تھی، ذیل کی کہانی اس خط کا پس منظر بتائی جاتی ہے:۔ اسکندریہ کی اسلامی فتح کے وقت وہاں ایک عیسائی پادری (جان فلوپونس) تھا جس نے فلسفہ میں

[1] ابن عبدالحکم ص ۸۳۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بڑا کمال حاصل کیا تھا۔ وہ تثلیث سے تائب ہو چکا تھا اور توحید کا پرجوش حامی تھا۔ اس کی علمی اور انسانی خوبیوں سے حضرت عمرو بن عاصؓ بہت متاثر تھے۔ ایک دن اس نے گورنر سے اسکندریہ کی وہ لائبریری مانگی، جس میں ہزارہا کتابیں تھیں اور جس میں سرکاری قفل لگا دیا گیا تھا۔ حضرت عمرو بن عاصؓ نے کہا کہ میں خلیفہ سے پوچھ لوں اگر انہوں نے اجازت دے دی تو لائبریری تمہیں دے دی جائے گی، حضرت عمر فاروقؓ نے لکھا:۔

رہیں وہ کتابیں جن کا تم نے ذکر کیا ہے تو اگر ان کا مضمون قرآن کے مضمون کے مطابق ہے تب تو ان کی ضرورت ہی کیا ہے اور اگر قرآن کے مضمون سے مختلف ہے تب انہیں کیوں باقی رکھا جائے، لہٰذا تلف کر دو۔[1]

خط کی عبارت بھی اس کے جعلی ہونے پر شاہد ہے، خط میں حضرت عمرو بن عاصؓ لائبریری کے باقی رکھنے یا ضائع کرنے کی اجازت مانگتے دکھائے گئے ہیں حالانکہ انہیں اجازت اس بات کی مانگنا تھی کہ اسے پادری کے حوالہ کر دیں یا نہیں۔

ڈاکٹر اے۔ جے۔ بٹلر نے اپنی مبسوط کتاب THE ARAB CONQUEST OF EGYPT میں اس کہانی اور اس کے متعلقات کی تحقیق کر کے نتیجہ نکالا ہے کہ اسکندریہ کی زیر بحث لائبریری فتح اسلامی سے ایک صدی بلکہ زیادہ پہلے ضائع ہو چکی تھی اور پادری جان فلوپونس عرب حملہ سے بہت پہلے وفات پا چکا تھا۔

۳۴۲۔ حضرت عمرو بن عاص رضؓ کے نام۔

---

[1] قفطی (اخبار العلماء باخبار الحکماء، لیپزگ ۱۹۰۳ء) ص ۳۵۴، ۳۵۷، بغدادی (مختصر اخبار مصر عبد اللطیف بغدادی ۱۸۰۰ء) اس کتاب میں حضرت عمر فاروقؓ کے حکم سے لائبریری کو ضائع کرنے کی طرف محض اشارہ ہے، کہا جاتا ہے خط اور کہانی کا ذکر قفطی اور بغدادی کے ایک اور ہمعصر ارمنی عیسائی مصنف ابو الفرج ابن العبری نے اپنی کتاب مختصر الدول (ص ۱۷۵) میں بھی کیا ہے لیکن میرے پیش نظر ایڈیشن (بیروت ۱۸۹۰ء) میں صرف کہانی ہے خط نہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جب اسکندریہ فتح ہوا تو وہ سارے بزنطی باشندے جو بحری سفر کا انتظام کر سکے گھر بار چھوڑ کر قیصر کی سلطنت میں چلے گئے۔ مسلمانوں کو بہت سے مکان، کوٹھیاں اور محل خالی ملے، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے خلیفہ کو لکھا کہ میں اسکندریہ کو ہیڈ کوارٹر بنانا چاہتا ہوں، جہاں رہائش کا پورا انتظام ہے۔ حضرت عمر فاروق رضؓ نے اس کی اجازت نہیں دی۔ انہیں یہ بات ناپسند تھی کہ چھاؤنی کسی ایسی جگہ بنائی جائے جہاں پہنچنے کے لئے دریا یا سمندر عبور کرنا پڑے۔

میں مناسب نہیں سمجھتا کہ تم مسلمان غازیوں کو ایسی جگہ آباد کرو جس کے اور میرے درمیان گرمی یا جاڑے میں کوئی دریا حائل ہو۔[1]

۳۴۳۔ خط کی دوسری شکل:۔

اخبار و آثار کے بعض ناقل کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضؓ نے مندرجہ ذیل خط کے تین نسخے لکھوائے اور ایک حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کو مدائن میں بھیجا، دوسرا بصرہ کے گورنر کو تیسرا حضرت عمرو بن عاص رضؓ کو جو اس وقت اسکندریہ میں تھے:۔

اپنے اور میرے درمیان کوئی دریا مت حائل ہونے دو تاکہ جب میرا جی چاہے اپنے اونٹ پر سوار ہو کر تمہارے پاس آسکوں۔[2]

۳۴۴۔ حضرت عمرو بن عاص رضؓ کے نام۔

مذکورہ بالا فرمان کے تحت حضرت عمرو بن عاص رضؓ نے بابلیون کے مشہور تاریخی قلعہ کے پاس نیل کے دائیں کنارہ ایک وسیع میدان اپنی فوجی چھاؤنی کے لئے منتخب کیا، میدان کے وسط میں جامع مسجد کی بنیاد رکھی اور اس میں اپنی نشست کے لئے ایک منبر بھی بنوایا، معلوم ہوتا ہے کہ ان کے بعض ساتھیوں کو یہ بات ناگوار ہوئی کہ وہ اونچی جگہ بیٹھیں انہوں نے خلیفہ سے شکایت کر دی تو یہ حکم آیا:۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے ایک منبر بنوایا ہے جہاں مسلمانوں سے اونچا ہو کر بیٹھتے ہو، کیا (یہ اعزاز) تمہارے لئے کافی نہیں کہ تم (امیر کی حیثیت سے)

---

[1] ابن عبدالحکم ص ۹۱ [2] ایضاً حسن المحاضرہ ۱/۷۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کھڑے ہوکر (تقریر کرو) اور باقی مسلمان (رعایا کی حیثیت سے) بیٹھیں (اور تمہاری بات سنیں) میری طرف سے تاکید ہے کہ یہ نہ توڑ ڈالو۔[1]

۳۴۵۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام۔

اسی نوع کی ایک اور شکایت ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں بھی قلم بند کی ہے۔ کندی عرب صحابی غرفہ بن حارث[2] نے مصر کے ایک ذمی مالدار کو اسلام لانے کی دعوت دی، اس نے دعوت قبول نہیں کی اور بات کچھ اتنی بڑھی کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین آمیز الفاظ کہے غرفہ نے مشتعل ہوکر مصری کو قتل کر دیا، معاملہ حضرت عمرو بن عاصؓ کے سامنے پیش ہوا۔ انہوں نے غرفہ کے فعل کی مذمت کی اور کہا ہمیں ہرگز نہیں بھولنا چاہیئے تھا کہ وہ ذمی ہے اور ذمیوں کی جان و مال کی حفاظت کے ہم ضامن ہو چکے ہیں غرفہ نے کہا یہ تسلیم، لیکن ذمی کو اس بات کا حق کب ہے کہ وہ اسلام یا ہمارے نبیؐ کی توہین کریں، کچھ اور ترش باتیں ہوئیں اور غرفہ جن کے جذبات مشتعل تھے حضرت عمرو بن عاص سے بولے آپ ہمارے سامنے تکیہ لگا کر نہ بیٹھا کیجیے ہمیں برا لگتا ہے، اگر آپ نے اس طرح بیٹھنا بند نہیں کیا تو میں خلیفہ سے شکایت کر دوں گا، حضرت عمرو بن عاصؓ نے اعتراض درخور اعتنا نہ سمجھا اور حسب معمول پھر مجلس میں تکیہ لگا کر بیٹھے۔ غرفہ نے شکایت کر دی، حضرت عمر فاروقؓ نے لکھا:-

> مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم مجلس میں اپنے ساتھیوں کے سامنے تکیہ لگا کر بیٹھتے ہو جیسا کہ غیر عرب حکام کا طریقہ ہے، ایسا نہ کیا کرو، مجلس میں جب تک رہو سیدھے بیٹھو، جب گھر جاؤ تو جس طرح چاہو تمہیں اٹھنے بیٹھنے کا اختیار ہے۔[3]

۳۴۶۔ خط کی دوسری شکل:-

> رعیت کے ساتھ اس طرح پیش آؤ جیسا تم پسند کرو گے کہ تمہارا امیر تمہارے ساتھ پیش آئے، مجھ سے شکایت کی گئی ہے کہ تم مجلس میں

---

[1] ابن عبدالحکم ص ۹۲ حسن المحاضرہ ۱/۷۸ [2] متن میں غلطی سے صرفہ بن حرب قلمبند ہوا ہے۔
[3] ابن عساکر فی قلم ص ۱۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تکیہ لگا کر بیٹھتے ہو، ایسا نہ کیا کرو، اس طرح بیٹھو جس طرح اور لوگ بیٹھتے ہیں [1]

۳۴۷۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام۔

حضرت عمرو بن عاصؓ نے نیل کے مشرقی دارالحکومت فسطاط کی بنیاد رکھی تھی جس میں سرکاری دفاتر، گورنر کی قیام گاہ اور فوج کے مقامات کا انتظام کیا گیا تھا۔ جب فسطاط کی تعمیر شروع ہوئی تو حضرت عمرو بن عاصؓ نے نیل کے مغربی کنارہ ایک عارضی چھاؤنی بنائی جس میں خاص طور پر یمن کے قبیلے اور کچھ حبشی دستے رکھے گئے۔ یہ اس غرض سے کیا گیا کہ مغرب کی طرف سے کوئی حملہ آور یا مقامی باغی مسلمانوں کو تعمیر فسطاط میں مشغول پا کر حملہ نہ کر دے۔ جب نیا شہر بس گیا تو حضرت عمرو بن عاصؓ نے اس عارضی چھاؤنی کو فسطاط منتقل کرنا چاہا لیکن وہاں کے لوگوں کو مغربی کنارہ اتنا بھایا کہ وہ آنے کے لئے تیار نہیں ہوئے۔ اس چھاؤنی کا نام جیزہ پڑا اور جلد یہ ایک پُر فضا شہر بن گیا جس کے ارد گرد باغ ابھر آئے، حضرت عمر فاروقؓ کو جب معلوم ہوا کہ مسلمانوں نے نیل پار بود و باش اختیار کر لی ہے جو ان کی مرضی کے خلاف تھی تو انہوں نے گورنر کو یہ خط لکھا:۔

تم نے یہ کیسے گوارا کیا کہ تمہاری فوج تم سے الگ تھلگ رہے، یہ بات تمہارے لئے مناسب نہیں کہ تم اپنی فوج کا ایسی جگہ رہنا گوارا کرو جس کے اور تمہارے درمیان دریا ہو کیونکہ تم کو معلوم نہیں کہ ان پر اچانک کیا مصیبت آ پڑے اس وقت شاید تم ان کی مدد نہ کر سکو اور وہ نقصان اٹھائیں لہٰذا (جو لوگ جیزہ میں بس گئے ہیں) انکو فسطاط بلا لو اور اگر انہیں وہ جگہ اتنی پسند ہو کہ آنے کے لیے تیار نہ ہوں تو ان کی بستی کے چاروں طرف سرکاری روپیہ سے ایک قلعہ بنوا دو۔ [2]

---

[1] ابن عساکر (ق) فلم ص ۱۶ [2] ابن عبدالحکم ص ۱۲۸، یاقوت ۳/۱۹۲، ابن رقمان (ق) / الانتصار بواسطہ عقد الامصار قلمی، رقم ۱۸۴۴، دارالکتب قاہرہ / ۲۹۶/۴، حسن المحاضرہ ۱/۸۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## ۲۴۸۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام۔

حضرت خارجہ بن حذافہؓ مصر میں اسلامی فوج کے ایک ممتاز سالار تھے، نہایت بہادر چست اور خطرات میں کھس پڑنے والے، جب نیا دارالحکومت فسطاط بسا تو حضرت عمرو بن عاصؓ نے انہیں اپنا پولیس افسر مقرر کر دیا۔ سب کی طرح انہوں نے بھی رہائش کے لئے مکان بنایا اور ایک نئی بات یہ کی کہ چھت پر ایک کمرہ بھی تعمیر کرایا کہا جاتا ہے کہ نئے فسطاط میں یہ پہلا بالاخانہ تھا، لوگوں کو قدرتی طور پر یہ بدعت کھٹکی اور ان کے دل میں اسے مٹانے کا داعیہ پیدا ہوا، حضرت عمر فاروقؓ کو یہ شکایت پہنچی کہ اس کمرہ کی کھڑکی یا روشندان سے پڑوسیوں کو جھانکا جاتا ہے۔ انہوں نے فوراً گورنر کو لکھا۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ خارجہ بن حذافہ نے (چھت پر ایک) مکان بنوایا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ پڑوسیوں کی پوشیدہ باتیں معلوم کی جائیں، میرا خط پاکر کمرہ گروا دو والسلام[1]۔

## ۲۴۹۔ خط کی دوسری شکل۔

ایک چارپائی اس جگہ رکھو جہاں سے جھانکنے کی شکایت کی گئی ہے اور اس پر ایک میانہ قد آدمی کھڑا کرو، اگر اس کے لئے جھانکنا ممکن ہو تو کھڑکی (یا روشندان) کو پٹوا دو[2]

## ۲۵۰۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام۔

جب فسطاط بسا تو مصر کے سابق گورنر مقوقس نے (جو مسلمانوں سے جزیہ اور خراج کے عوض قبطیوں کی طرف سے صلح کر چکا تھا) حضرت عمرو بن عاصؓ سے کہا کہ دامن مقطم کی اراضی میرے ہاتھ بیچ دو۔ میں ستر ہزار دینار (ساڑھے تین لاکھ روپے) دونگا حضرت عمروؓ نے کہا کہ مصر کی زمین مسلمانوں کی ملکیت ہے اسکا کوئی بھی حصہ بیچ نہیں سکتا، پھر بھی میں خلیفہ کو لکھتا ہوں اگر انہوں نے اجازت دے دی تو تمہارے ہاتھ فروخت کر دوں گا جب یہ معاملہ حضرت عمر فاروقؓ کے پاس پہنچا تو انہوں نے لکھا۔

---

[1] ابن عبدالحکم ص ۱۰۴، حسن المحاضرہ ۱/ ۸۱ [2] ابن عبدالحکم ص ۱۰۷

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مقوقس سے پوچھو کہ وہ اس ناکارہ زمین کی اتنی زیادہ قیمت کیوں دے رہا ہے وہ نہ تو زراعت کے لائق ہے نہ وہاں پانی نکلتا ہے اور نہ کسی مفید کام آتی ہے!

گورنر مصر نے مقوقس سے جب یہ سوال کیا تو اس نے بتایا کہ ہماری کتابوں میں لکھا ہے کہ یہاں جنت کے پودے لگائے جائیں گے (یعنی عیسائیوں کا قبرستان بنے گا!

حضرت عمر فاروق رضؓ کو اس جواب سے مطلع کیا گیا تو انہوں نے لکھا:۔

میں نہیں سمجھتا کہ مسلمانوں کے علاوہ اور کون جنت کا پودا ہو سکتا ہے لہٰذا فسطاط میں جو مسلمان مریں انہیں مقطم کے دامن میں جگہ دو اور کسی قیمت پر اسے نہ بیچو[1]

۳۵۱۔ خط کی دوسری شکل:۔

(مقوقس) نے سچ کہا (کہ دامن مقطم میں جنت کے پودے لگائے جائیں گے) اسے مسلمانوں کا قبرستان بنا دو[2]

۳۵۲۔ حضرت عمرو بن عاص رضؓ کے نام۔

مصر میں دستور تھا کہ ہر سال ایک کنواری لڑکی کو عمدہ کپڑے اور زیور پہنا کر نیل میں ڈالا جاتا تھا، مصریوں کا عقیدہ تھا کہ ایسا کرنے سے نیل کا پانی اونچا ہو کر کھیتوں میں پہنچنے لگتا ہے، بابلیون کی فتح کے بعد جب وسطی اور زیریں مصر پر اسلامی تسلط قائم ہوا تو مقامی زمینداروں نے حضرت عمرو بن عاص رضؓ کو بتایا کہ ہر سال جون کی بارہ[12] تاریخ کو ہم ایک کنواری لڑکی کو بہترین لباس اور زیور پہنا کر اس میں ڈال دیتے ہیں۔ ایسا کرنے سے دریا کا پانی بلند ہو جاتا ہے اور ہماری اراضی سیراب ہونے لگتی ہے۔ گورنر نے کہا کہ اسلامی حکومت میں ایسی باطل رسموں کو زندہ نہیں رکھا جا سکتا۔ کاشتکاروں نے تین ماہ انتظار کیا اور جب نیل کا پانی نہ بڑھا تو وہ جلاوطنی کی تیاری کرنے لگے، گورنر مصر

---

[1] ابن الحکم ص ۱۵۷، یاقوت ۸/۱۲۶، ابن زولاق (ق) (فضائل مصر قلمی) ص ۳۶، حسن المحاضرہ ۱/۸۲، کنز العمال ۳/۱۵۳ [2] ابن عبد الحکم ص ۱۵۷۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



گھبرائے اور حضرت عمر فاروق رضؓ کو صورتِ حال سے مطلع کیا تو انہوں نے لکھا:۔
تم نے ٹھیک کیا، بلاشبہ اسلام ماضی کی غلط رسموں کو مٹاتا ہے، میں ایک رقعہ بھیج رہا ہوں، جب میرا یہ خط ملے تو اسے دریائے نیل میں ڈال دینا۔[1]

۳۵۳۔ دریائے نیل کے نام۔

واضح ہو کہ اگر تو اپنے اختیار سے بہہ رہا ہے تو رک جا اور اگر اللہ واحد و قہار تجھے بہاتا ہے تو ہم اس سے ملتجی ہیں کہ تجھے رواں کر دے۔[2]
یہ رقعہ نیل میں ڈال دیا گیا، دوسرے دن پانی سولہ[16] ہاتھ اٹھ گیا اور زمین سیراب ہونے لگی:۔

۳۵۴۔ خط کی دوسری شکل۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ عبداللہ امیر المومنین کی طرف سے نیل مصر کے نام۔
اگر تو مخلوق ہے تو تیرے بس میں نہ تو فائدہ پہنچانا نہ نقصان اور اگر تو ارادے اور اختیار سے رواں ہے تو رک جا ہمیں تیری ضرورت نہیں اور اگر تو خدا کی دی ہوئی قوت سے بہہ رہا ہے تو پہلے کی طرح (بفراوانی) بہنے لگ۔[3]

۳۵۵۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام۔

سنہ ۲۱ھ میں مدینہ اور اس کے مضافات میں سخت قحط پڑا، نالے ندیاں جن سے مدینہ کے کھیت اور نخلستان سیراب ہوتے تھے سوکھ گئے، تاجروں نے مدینہ آنا بند کر دیا۔ شہر اور اس کے نواح میں خاک اڑنے لگی، انسان اور مویشی سوکھ کر کانٹا ہو گئے بازار میں کھانے پینے کی چیزیں نہ ملتیں اور اگر ملتیں تو نہایت

---

[1] ابن عبدالحکم ص۱۵۰ مقدسی (احسن التقاسیم لائڈن سنہ ۱۹۰۶ء) ص۲۰۷ [2] ابن عبدالحکم ص۱۵۰، ۱۵۱ ابن الفقیہ (کتاب البلدان لائڈن سنہ ۱۳۰۲ھ) ص۵۶، مقدسی ص۲۰۷، دیار بکری (تاریخ الخمیس مصر سنہ ۱۳۸۳ھ) ۲/۲۴۲، ابن ایاس (تاریخ مصر) ۱/۲۱، (ابن عساکر (ق) فلم ص۱۶ کنز العمال ۶/۲۳۰ - ۲/۱۶۶ باختلاف متن [3] فتوح الشام و مصر منسوب بواقدی (مصر) ۲/۴۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بھوک سے بیتاب ہو کر صحراؤں سے نکل پڑے اور مدینہ کو گھیر لیا۔ حضرت عمر فاروق رضؓ نے عراق شام اور مصر کے گورنروں سے مدد طلب کی، سب سے پہلے گورنر شام حضرت امیر معاویہ رضؓ نے غلّہ سے لدے ہوئے تین ہزار اونٹوں کا ایک قافلہ بھیجا اور اتنے ہی کپڑے، گورنر کوفہ نے دو ہزار اونٹ اور حضرت عمرو بن عاص رضؓ نے ہزار اونٹ اور چار ہزار کپڑے فراہم کئے۔

حضرت عمر فاروق رضؓ نے مدد کے لئے حضرت عمرو بن عاص رضؓ کو جو خط بھیجا تھا اس کا مضمون اخبار و آثار میں اس طرح بیان کیا گیا ہے:

عبداللہ عمر امیر المومنین کی طرف سے حضرت عمرو بن عاص رضؓ کو سلام علیک، میری جان کی قسم حضرت عمرو رضؓ اگر تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا پیٹ بھرا رہے تو تمہیں پرواہ نہ ہو اگر میں اور میرے ساتھی بھوکوں مریں، مدد، مدد، مدد۔[1]

۳۵۶۔ خط کی دوسری شکل:۔

حضرت عاص بن عاص رضؓ کے نام، میری جان کی قسم، تم اور تمہارے ساتھی (مصری مسلمان) اگر موٹے تازے رہیں تو تمہیں پرواہ نہ ہو اگر میں اور میرے ساتھی (اہل مدینہ و مکہ) سوکھیں، مدد، مدد۔[2]

۳۵۷۔ خط کی تیسری شکل:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم عبداللہ عمر امیر المومنین کی طرف سے حضرت عمرو بن عاص رضؓ کو سلام علیک۔ کیا تم چاہتے ہو کہ میں اور مدینہ کے لوگ بھوکیں مریں اور تم اور تمہارے علاقہ کے لوگ زندہ رہیں، مدد، مدد۔[3]

۳۵۸ خط کی چوتھی شکل:۔

مدد، مدد: عربوں کی مدد! اونٹوں کا ایک کافلہ جس کا اگلا حصہ میرے پاس ہو

---

[1] ابن سعد (لائڈن) جزء ۳، قسم اوّل صفحہ ۲۲۸ [2] ابن عبدالحکم صفحہ ۱۶۲-۱۶۳ حسن المحاضرہ ۱/۹۳ [3] ابن عبدالحکم صفحہ ۱۶۵، ابن زولاق (ق) صفحہ ۱۹-۲۰، انہیں مدد و مدد کے لفظ خط کے شروع میں ہیں [4] ابن سعد جزء ۳، قسم دوم صفحہ ۲۲۳، بلاذری انساب (ف) ۹/۶۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور پچھلا تمہارے پاس، عباؤں میں آٹا بھر کر میرے پاس روانہ کر دو۔[1]

۳۵۹۔ خط کی پانچویں شکل:۔

مدد، مدد! میرے پاس آٹے کی بوریاں بھیجو اور ان میں چربی کے ٹکڑے رکھ دو۔[2]

حضرت عمرو بن عاص رضؓ کا جواب۔

امیر المومنین اچھا، بہت اچھا! جلد ہی آپ کے پاس غلّہ سے لدے ہوئے اونٹوں کا ایک ایسا کارواں پہنچے گا جس کا اگلا حصہ آپ کے پاس ہوگا اور پچھلا میرے پاس، مجھے امید ہے کہ ایسی صورت بھی نکل آئے گی کہ آپ کے پاس سمندر کی راہ سے غلّہ بھیج سکوں گا۔[3]

۳۶۰۔ حضرت عمرو بن عاص رضؓ کے نام۔

فراعنہ کے زمانہ میں بابلیون کے قریب ایک نہر نکالی گئی تھی جو دریائے نیل کو بحرِ قلزم سے ملاتی تھی۔ اس نہر سے ہو کر کشتیاں بالائی، وسطی اور زیریں نیل سے بحرِ قلزم کے بندرگاہوں کو تجاتی سامان لاتی لے جاتی تھیں، مدینہ کے جنوب میں جار نامی حجاز کا ایک مشہور بندرگاہ تھا۔ جس کے ذریعہ مصر کا غلّہ اور دوسرا سامان مکّہ، مدینہ اور یمن پہنچتا تھا۔ یہ آبی راستہ اس مشہور تاریخی بری گزرگاہ سے چھوٹا اور سستا تھا جو جزیرہ نمائے سینا سے ہو کر مدینہ جاتا تھا، مناسب دیکھ بھال نہ ہونے سے یہ نہر مصر پر اسلامی قبضہ سے کافی پہلے ریت سے پٹ گئی تھی، حضرت عمرو بن عاص رضؓ لکھ تو گئے پر جب انہوں نے اپنی تجویز کے نشیب و فراز پر غور کیا اور اپنے قبطی مشیروں سے گفتگو کی تو انہیں معلوم ہوا کہ نہر کھودنے سے مصر کا اکثر غلّہ مکہ اور مدینہ چلا جایا کرے گا جس سے مصر کو سخت نقصان پہنچے گا۔ انہوں نے خلیفہ کو لکھا کہ سمندری راستہ کی بات میں نے بے سوچے سمجھے لکھ دی تھی، یہ کام ایسا دشوار اور اتنا مہنگا ہے کہ اس پر عمل کرنا ممکن نہیں، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک مختصر اور سستے بحری راستہ کے خیال سے خوش تھے۔ انہیں

---

[1] مدونۃ الکبریٰ ۱/۲۴۶ [2] ابن ابی الحدید ۳/۱۰۵ [3] ابن عبد الحکم ص ۱۶۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



امید تھی کہ اس کے کھلنے سے مدینہ اور مکہ میں قحط و تنگی کے وقت آسانی سے غذا پہنچ سکے گی، گورنر کے مذکورہ بالا مراسلہ نے انہیں سخت مشتعل کر دیا اور انہوں نے یہ خط لکھا۔

حضرت عاص بن عاصؓ، بحری راستہ کھولنے کے بارے میں تم نے جو پہلے لکھا تھا اب اس کی دشواری کے عذر تراش رہے ہو۔ خدا کی قسم تمہیں یہ راستہ کھولنا ہوگا ورنہ میں تمہارے کان اکھیڑ لوں گا یا کسی کو بھیج کر اکھڑوا لوں گا[1]

۳۶۱۔ خط کی دوسری شکل۔

بحری راستہ کھولو اور اس کام میں بہت جلدی کرو، تمہارا مدینہ کی خوشحالی کے لئے مصر کو برباد کرنے[2]

۳۶۲۔ خط کی تیسری شکل۔

نیل سے سمندر تک نہر کھدواؤ، چاہے اس پر تمہیں مصر کا سارا خرچ صرف کرنا پڑے[3]

۳۶۳۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام۔

فتوح الشام و مصر منسوب بواقدی کی رو سے حضرت عمرو بن عاصؓ نے بابلیون، اسکندریہ اور نیل کا ڈیلٹا (زیریں مصر) فتح کرنے کے بعد خلیفہ سے دریافت کیا کہ اگلی فوج کشی کا ہدف شمالی افریقہ (مغرب) کو بنایا جائے یا بالائی مصر (صعید) کو، حضرت عمر فاروقؓ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا تو حضرت علی حیدرؓ نے رائے دی کہ حضرت عمرو بن عاصؓ کو چاہیے کہ خود پایۂ تخت (فسطاط) میں مقیم رہیں تاکہ وہاں کے غیر مسلم باشندوں کو سر اٹھانے کا حوصلہ نہ ہو اور دس ہزار فوج حضرت خالد بن ولیدؓ (؟) کی سرکردگی میں نئی فتوحات کے لیے بھیجیں حضرت عمر فاروقؓ کو یہ رائے پسند آئی اور انہوں نے لکھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، عبداللہ عمر بن خطاب کی طرف سے فسطاط اور

---

[1] ابن عبدالحکم ص ۱۶۵، ابن زولاق (ق) ص ۲۰ تھوڑے فرق کے ساتھ؛ [2] طبری ۴/۲۲۴-۲۲۵
[3] ابن زولاق (ق) ص ۱۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس کے نواحی کے حاکم حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام، سلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، میں اس معبود کا سپاسگذار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں اور اس کے نبی محمدؐ پر درود بھیجتا ہوں، تم پر اور تمہارے ساتھی مہاجرین و انصار پر خدا کی رحمت، سلامتی اور برکت ہو، تمہارا خط پڑھا، حالات معلوم کئے میرا خط موصول کر کے خدا سے مدد مانگو اور رسالے تیار کرو اور ہر متعلقہ شہر میں ایک حاکم بھیجو تاکہ شریعت کی پابندی کرائے اور قانون اسلام کی تعلیم دے پھر دس ہزار صحابہ رضؓ کی ایک فوج مرتب کرو جس کے سپہ سالار حضرت خالد بن ولیدؓ ہوں، ان کے ساتھ حضرت زبیر بن عوام رضؓ حضرت فضل بن عباسؓ حضرت مقداد بن اسودؓ، حضرت خانم بن حیاصؓ حضرت مالک بن اشترؓ اور دوسرے افسروں اور پرچم داروں کو روانہ کرو، یہ لوگ شہر شہر گشت کریں گے اور وہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں اور جو لوگ اسلام قبول کریں ان کو وہی منافع اور حقوق حاصل ہوں گے جو ہمیں ہیں اور ان پر وہی ذمہ داریاں عاید ہوں گی جو ہم پر ہیں جو لوگ اسلام لانے سے انکار کریں ان سے جزیہ وصول کیا جائے، اور اگر وہ جزیہ دینے سے بھی انکار کریں تو ان سے جنگ کی جائے، مسلمان غازیوں کو تاکید کرو کہ جب کسی شہر کا محاصرہ کریں تو اس کے آس پاس کے دیہاتوں پر چھاپے ماریں، مجھے معلوم ہوا ہے کہ مصر میں دو شہر ہیں، ایک اہنساس، بابلیون کے قریب اور دوسرا زیادہ مستحکم بہنسا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بہنسا میں بطلیوس نامی ایک بڑا سفاک وظالم برنطی جنرل (بطریق) ہے، یہ ابواحات[1] کا حاکم ہے اور مصر کا سب سے بڑا فوجی افسر، جب تک یہ دونوں شہر فتح ہو جائیں تمہاری فوج صعید (بالائی مصر) کا رخ نہ کرے، ظاہر و باطن میں تم اور تمہارے ساتھی خدا

---

[1] مصر کے جنوب مغرب میں ایک طرف سرحد سودان اور دوسری طرف لیبیا تک وسیع سرسبز علاقہ کا نام الواحات تھا۔ یہاں کثرت سے نخلستان اور باغ تھے۔ مقدسی ص ۲۰۱، یاقوت ۴/۳۷۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



سے ڈرتے رہیں، مظلوم کے ساتھ انصاف اور ظالم سے اس کا حق دلواؤ، نیکی اور راستبازی کی تلقین کرو، برائی اور بیجا روی سے روکو اور کمزور کا حق طاقت ور سے دلواؤ، احکام خداوندی کی انجام دہی میں اگر کوئی تمہیں ملامت کرے تو اس کی پرواہ نہ کرو، تم خود فسطاط میں رہو اور فوجیں روانہ کر دو۔ اگر کمک کی ضرورت پڑے تو مجھے مطلع کرو اور گو کہ حقیقی مدد وہی ہے جو خدا کی طرف سے ہوتا ہم میں کمک تمہارے پاس بھیجوں گا اور خدا سے دعا ہے کہ تمہاری مدد فرمائے اور تمہیں کامیابی عطا کرے۔

والحمد للہ رب العالمین۔

اس مراسلہ میں حضرت خالد بن ولید رضؓ کا محاذ مصر پر ذکر حیرت انگیز ہے، مصر کی فتوحات میں حضرت خالد رضؓ کا حصہ لینا مستند عربی اخبار و آثار سے ثابت نہیں ہے۔ فتوح الشام و مصر منسوب بواقدی میں بہت سی انوکھی اور حیران کن باتیں ہیں اور حضرت خالد بن ولید رضؓ کا محاذ مصر پر ظہور بھی انہیں میں سے ایک ہے۔

۳۶۴۔ حضرت عمرو بن عاص رضؓ کے نام۔

عراق و شام کی فتوحات کے بعد جب مرکزی خزانہ میں خمس کے علاوہ لگان اور جزیہ کی نقد رقمیں جمع ہونے لگیں تو حضرت عمر فاروق رضؓ نے سالانہ وظائف ادارہ قائم کیا جس کے ماتحت تمام مسلمان غازیوں، ان کی بیویوں اور بچوں کے لئے وظیفے مقرر کئے گئے، سب سے بڑا وظیفہ بدر کے غازیوں کو دیا گیا، یہ حضرت عمرو بن عاص رضؓ اور کچھ دوسرے صحابہ کے وظائف سے متعلق ہے:۔

مصر کے ان صحابہ رضؓ کے لیے جنہوں نے "درخت کے نیچے" رسول اللہ سے بیعت رضوان لی تھی ہزار روپے (دو سو دینار) سالانہ وظیفہ مقرر کرو۔ یہی وظیفہ تم خود لو چونکہ تم گورنر ہو اور یہی حضرت خارجہ بن حذافہ کو اس

---

سلہ فتوح الشام و مصر ۲/۱۳۱ - ۱۳۲ سنہ ۶ھ میں رسول اللہ نے معاہدہ حدیبیہ کے موقع پر یہ بیعت لی تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کی ممتاز شجاعت اور عثمان بن ابی العاص (عثمان بن قیس سہمی - دوسری روایت) کو ان کی غیر معمولی مہمان نوازی کے لئے دو سو[1]

۳۶۵ - خط کی دوسری شکل :-

جن صحابہ نے درخت کے نیچے بیعت کی ہو ان کا وظیفہ ہزار روپے (دو سو دینار) سالانہ مقرر کر دو اور اپنے لئے بھی اسی قدر چونکہ تم گورنر ہو اور خارجہ بن حذافہ کو ان کی غیر معمولی شجاعت کے لئے امتیازی وظیفہ (بارہ سو پچاس روپے) دو سو[2]

۳۶۶ - حضرت عمرو بن عاص رضؓ کے نام -

یہ خط بے سیاق و سباق ہے - اسے کنز العمال میں ابن سعد مؤلف کتاب طبقات الکبیر کے حوالہ سے بیان کیا گیا ہے لیکن طبقات کے یورپین اڈیشن میں یہ خط موجود نہیں ہے -

واضح ہو کہ میں نے مدینہ کے مردوں، عورتوں اور بچوں کا سالانہ وظیفہ دفتر وظائف میں مقرر کر دیا ہے، ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو جہاد کے لیے مصر یا دوسرے محاذوں کو چلے گئے تھے اور پھر لوٹ آئے، وہ لوگ جو یہاں وظیفہ مقرر ہونے کے بعد مصر جا کر بس گئے ان کا اور ان کے بیوی بچوں کا وظیفہ میری مقرر کردہ شرح کے مطابق بحال رکھو اور جن لوگوں کا وظیفہ یہاں مقرر نہیں ہوا ہے اور وہ مصر میں آباد ہو گئے ہیں - ان کا وظیفہ مقرر کر دو - اس کی شرح وہی ہو جو ان جیسی فوجی خدمت والے دوسرے مسلمانوں کے لئے میں نے مقرر کی ہے، خود اپنا وظیفہ دو سو[2] دینار مقرر کرو) یہ وہ رقم ہے - جو جنگ بدر میں شریک ہونے والے مہاجر و انصار کو دی گئی ہے میں نے اتنا وظیفہ تمہارے کسی ہم رتبہ کو نہیں دیا ہے تمہیں زیادہ دینے کی

---

[1] ابن عبد الحکم ص ۱۴۵، ابن سعد جزء قسم دوم ص ۱۹۰، حسن المحاضرہ ص ۹۰، [2] بلاذری ص ۴۴۳

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وجہ یہ ہے کہ تم گورنر ہو اور میں نے گورنر کی زیادہ سے زیادہ تنخواہ تمہیں دی ہے، مجھے معلوم ہوا ہے کہ (سرکاری مصارف کے لیے) تمہیں روپے کی ضرورت ہوگی، ان کے لیے آمدنی بڑھاؤ، تحصیل جزیہ و لگان (خراج) انصاف اور حق کے اصول پر ہو۔ جب خراج جمع ہو جائے تو بغیر خورد برد کئے اس سے مسلمانوں کے وظائف اور ضروری خرچ نکال لو اور باقی مجھے بھیج دو۔ تمہیں یاد رہے کہ مصر کی آمدنی سے خمس نہیں لیا جائے گا کیونکہ اسے بذریعہ معاہدہ فتح کیا گیا ہے، مفتوحہ مصر اور اس میں جو کچھ ہے مسلمانوں کی دولت ہے اس کی آمدنی سے پہلے ان لوگوں کو دو جو سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں اور سرکاری فرائض انجام دیتے ہیں، باقی سے ان لوگوں کی مدد کرو جن کا خدا نے (قرآن میں) نام لیا ہے، یاد رہے عمرو کہ خدا تمہیں اور تمہارے عمل کو دیکھتا ہے، وہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے: واجعلنا للمتقین اماما۔ ہمیں خدا رسول کا لیڈر بنا، وہ چاہتا ہے کہ اس کی بتائی ہوئی راہ پر چلا جائے، تمہیں یہ بھی یاد رہے کہ تمہاری عملداری میں ذمی اور معاہد لوگ ہیں، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ اچھے سلوک کی تاکید کی ہے اور قبطیوں کے ساتھ بھی اچھے برتاؤ کی سفارش کی ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے: قبطیوں سے اچھا سلوک کرو، وہ تمہاری حفاظت میں داخل ہوں گے، وہ تمہارے ہم نسب بھی ہیں، ان سے رشتہ یہ ہے کہ پیغمبر اسماعیلؑ کی ماں قبطی تھیں۔ رسول اللہ صلعم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص معاہد پر ظلم کرے گا یا اس کی طاقت سے زیادہ جزیہ لے گا۔ تو قیامت کے دن میں اس کا گریبان پکڑوں گا، خبردار عمرو، رسول اللہ کہیں تمہارا گریبان نہ پکڑ لیں، رسول اللہ صلعم نے جس کا گریبان پکڑا وہ ذلیل ہو کر ہی رہے گا۔ بخدا اے عمرو، اس قوم کا حاکم بن کر بس بڑی آزمائش میں ڈالا گیا ہوں، مجھے کمزوری کا احساس ہونے لگا ہے میری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



رعایا ہر طرف پھیل گئی ہے۔ میں بہت بوڑھا ہوں۔ خدا سے دعا ہے کہ مجھے اٹھا لے، نہ زیادہ میری تعریف ہو نہ برائی، بجز ایسے مجھے ڈر رہتا ہے کہ اگر کوئی اونٹ تمہاری عملداری کے دور ترین حصہ میں لاپرواہی سے ضائع ہو جائے تو قیامت کے دن مجھ سے جواب طلب ہوگا۔[1]

یہ خط کئی مختلف مضامین پر مشتمل ہے، تقرر و ظائف، خراج، اہل معاہدہ اور قبطیوں کے ساتھ برتاؤ عمر فاروقؓ کی خلافت سے بددلی، اپنی کمزوری اور بڑھاپے کا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ راویوں نے عمر فاروقؓ کے متعدد خطوط سے جو مختلف اوقات میں لکھے گئے تھے بعض چیدہ حصے نکال کر یکجا کر دیئے ہیں، ایسا کرنے میں ان سے کچھ لغزشیں بھی سرزد ہوئی ہیں۔ مثلاً ان کی یہ تصریح درست نہیں کہ بدر کے مجاہدوں کا سالانہ وظیفہ ایک ہزار درہم تھا، مستند اور مشہور رائے یہ ہے کہ بدر کے غازی مہاجرین کا سالانہ وظیفہ ڈھائی ہزار روپے (پانچ ہزار درہم) اور انصار کا دو ہزار روپے چار ہزار درہم) تھا خط میں ایک جگہ یہ تصریح ہے کہ مصر چونکہ بزورِ شمشیر فتح نہیں ہوا تھا اس کی حیثیت مالِ غنیمت کی سی نہیں ہے اور دوسری جگہ یہ تصریح کہ سرحدی فوج کو وظیفے (تنخواہیں) دے کر باقی اُن لوگوں میں تقسیم کر دو جن کا قرآن میں ذکر ہے (مساکین یتامیٰ مکاتب وغیرہ) حالانکہ یہ وہی لوگ ہیں جن کا حصہ خمس سے نکلتا اور خمس اسی دولت سے لیا جاتا ہے جو بزورِ شمشیر فتح ہو۔

## ۲۶۷ - حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام

۲۱ھ میں عمر فاروقؓ کے دو لڑکے عبداللہؓ اور عبدالرحمٰنؓ جہاد کے لئے مصر گئے، اس موقع پر عمر فاروقؓ نے گورنر عمرو بن عاصؓ کو لکھا:

اگر میرے کنبہ کا کوئی فرد تمہارے پاس آئے تو تم اسے کوئی تحفہ نہ دینا اور نہ اس کے ساتھ خصوصی برتاؤ کرنا ورنہ تمہارے خلاف مناسب کارروائی کی جائے گی۔

---

[1] کنز العمال ۴/۱۶۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حضرت عمرو بن عاص رضؓ کہتے ہیں کہ اس حکم امتناعی کے باعث میں نے دونوں بھائیوں کی نہ تو آؤ بھگت کی نہ انہیں کوئی تحفہ بھیجا اور نہ ملنے ان کے گھر گیا۔ کچھ دن گزرے تھے کہ کسی نے مجھ سے کہا کہ عبدالرحمٰن اور ابوسروعہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں میں نے انہیں اندر بلا لیا وہ بہت اداس تھے، انہوں نے کہا۔ ہمارے حد شراب لگ گئیے۔ ہم نے رات شراب پی اور مدہوش گئے، میں نے دونوں کو پھٹکارا اور کہا۔ امیر المومنین کے لڑکے اور ایک بدری صحابی کے حد لگاؤں! عبدالرحمٰن:۔ اگر آپ حد نہیں لگائیں گے تو میں مدینہ لوٹ کر امیر المومنین کو خبر کر دوں گا۔ اس اثنا میں عبداللہ کے بڑے حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ بھی آ گئے۔ میں ان کے استقبال کو آگے بڑھا خوش آمدید کہا اور صدر مجلس میں بٹھانا چاہا، لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور بولے:۔ والد نے مجھے آپ سے ملنے کی ممانعت کر دی ہے۔ اِلّا یہ کہ ملاقات کے بغیر چارہ نہ ہو اور اس وقت ایک ایسی ضرورت آن پڑی ہے کہ ملاقات ناگزیر ہے، میں چاہتا ہوں کہ میرے بھائی کا منظر عام پر سر نہ مونڈا جائے، حد شراب آپ جہاں چاہیں لگا سکتے ہیں۔ اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے حضرت عمرو بن عاص رضؓ کہتے کہ حد کے ساتھ تضحیک و تشہیر کے لئے سر بھی منڈوایا جاتا تھا۔ میں دونوں کو گھر کے صحن میں لایا اور حد لگائی، اس کے بعد حضرت عبداللہ بھائی کو لے کر محل کے ایک کمرہ میں گئے اور ان کا اور ابوسروعہ کا سر مونڈا، بخدا میں نے اس موضوع پر حضرت عمر رضؓ کو ایک حرف بھی نہیں لکھا لیکن چند ہی دن گزرے تھے کہ یہ توبیخ آمیز خط موصول ہوا؛

عبداللہ عمر امیر المومنین کی طرف سے عاصی بن عاصی کو، سلام علیک
ابن عاصی مجھے حیرت ہے تم پر اور تمہاری جرأت پر کہ تم نے میری ہدایت کی خلاف ورزی کی۔ میں نے اصحاب بدر اور تم سے بہتر لوگوں کو نظر انداز کر کے تمہیں منتخب کیا حالانکہ تم گمنام تھے اور تم کو پچھلی صف سے نکال کر اگلی صف میں کھڑا کیا، لوگوں نے مجھ سے کہا تھا۔ کہ تم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جرأت اور مخالفت سے کام لوگے اور میں دیکھ رہا ہوں ویسا ہی ہوا جیسا انہوں نے کہا تھا، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں بُری طرح معزول کرنا پڑے گا۔ تمہارا برا ہو، حضرت عبدالرحمٰن کو اپنے گھر میں حد لگاتے ہو اور اس کا سر بھی گھر میں مونڈتے ہو حالاں کہ تمہیں معلوم تھا کہ یہ بات میری مرضی کے خلاف ہوگی، حضرت عبدالرحمٰن تمہاری رعیت کا ایک فرد تھا اور تمہیں اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرنا چاہیئے تھا جیسا کسی دوسرے مسلمان کے ساتھ لیکن تم نے کہا: امیر المومنین کا لڑکا ہے (اس کے ساتھ رعایت کریں) حالانکہ تمہیں معلوم ہے کہ میں حقوق اللہ میں کسی کے ساتھ رو رعایت نہیں کرتا، یہ خط پاتے ہی عبدالرحمٰن کو عبا پر (موٹے بالوں کا ڈھیلا کوٹ) پہنا کر قتب (چھوٹے ٹکلیف دہ کجاوہ) پر روانہ کر دو تاکہ اپنی بد کردار کا مزہ چکھے۔

میں نے عبداللہ کو ان کے والد کا خط دکھا کر عبدالرحمٰن کو مدینہ روانہ کر دیا اور حضرت عمرؓ کو ایک معذرت نامہ لکھا کہ میں نے عبدالرحمٰن کو گھر کے صحن میں حد لگائی اور بخدا یہ وہی جگہ ہے جہاں مسلم اور غیر مسلم کو سزا دیتا ہوں، یہ خط حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ہاتھ بھیج دیا[1]، عبداللہ بھائی کے ساتھ مدینہ پہنچے، عبدالرحمٰن موٹے بالوں کے کوٹ میں باپ کے سامنے آئے۔ بے گدے کی سواری نے ان کا جسم چور کر دیا تھا کہ ان کے لیے چلنا دوبھر تھا، حضرت عمر فاروق رضؓ نے عبدالرحمٰن کو برا بھلا کہتے ہوئے کوڑا منگوایا۔ ایک بڑے صحابی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ نے زور کوب سے باز رہنے کی سفارش کی اور کہا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عمرؓ کو شراب نوشی کی سزا پہلے ہی مل چکی تھی۔ مگر حضرت عمر فاروق رضؓ پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا۔ انہوں نے الٹا ان صحابی کو ڈانٹا، عبدالرحمٰن پر کوڑے پڑنے لگے،

---

[1] یہاں سے کہانی روایت حضرت عمر فاروق رضؓ کے آزاد کردہ غلام اسلم کی زبانی شروع ہوتی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



وہ چیختے اور کہتے میں بیمار ہوں۔ خدا تم سے سمجھے مارے ڈالتے ہو۔ بعد عبدالرحمٰن کو قید کر دیا گیا جہاں ایک ماہ بیمار رہ کر ان کا انتقال ہو گیا۔[1]

۳۶۸۔ خط کی دوسری شکل:۔

عبدالرحمٰن کو قتب پر بٹھا کر میرے پاس بھیج دو۔[2]

۳۶۹۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام

حضرت عمرو بن عاص رضؓ نے ایک بااثر فوجی کو جس کا تعلق یمن کے قبیلہ تجیب سے تھا غصہ میں منافق کہہ دیا اس نے خلیفہ سے شکایت کی تو انہوں نے حضرت عمرو بن عاصؓ کو لکھا:۔

اگر تجیبی گواہ فراہم کر دے کہ تم نے اسے منافق کہا تھا تو اسے حق پہنچتا ہے کہ تمہارے کوڑے مارے۔[3]

حضرت عمرو بن عاص رضؓ کے نام۔

صحابی زنباع کا سندر نامی ایک غلام تھا، ایک دن اس نے زنباع کی کنیز کو پیار کر لیا، زنباع نے طیش میں آکر اس کے خصیے، کان اور ناک کاٹ ڈالے۔ سندر نے رسول اللہ ﷺ سے داد فریاد کی۔ انہوں نے زنباع کو طلب کیا اور کہا: غلاموں کے ساتھ ایسا برتاؤ نہیں کرنا چاہیئے جو ان کے لیے ناقابل برداشت ہو، جو خود کھاؤ وہی انہیں کھلاؤ، جو خود پہنو وہی انہیں پہناؤ اور ان سے مطمئن ہو تو رکھو ورنہ بیچ ڈالو۔ خلق خدا پر ایسے عذاب نہ توڑو، جس غلام کا مثلہ کیا جائے گا یا اسے آگ میں جلایا جائے گا۔ وہ آزاد ہو جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے سندر کو آزاد کر دیا۔ سندر نے کہا رسول اللہ ﷺ آپ ہر مسلمان سے سفارش کر دیجئے کہ میرے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے سفارش کر دی۔ ان کی وفات پر سندر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس آیا۔

---

[1] ایک روایت یہ ہے کہ عبدالرحمٰن چھ ماہ قید میں رہ کر اچھے ہو گئے اور پھر بیمار پڑے اور وفات پائی۔

[2] ابن ابی الحدید ۳/۱۲۳، ابن جوزی ص ۱۷۱، ۱۷۲، بلاذری انساب (ف) ۹/۳۱۹، ابن عساکر (ق) فلم ص ۱۶ کنز العمال ۲/۱۲۵ باختلاف متن [3] بیہقی ۸/۳۱۲ [4] کنز العمال ۳/۱۲۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اور ان سے کہا کہ میرے حق میں رسول اللہ ﷺ کی سفارش پوری کیجیے، حضرت ابوبکر صدیقؓ جب تک زندہ رہے اس کی کفالت کرتے رہے، ان کے بعد سندر نے حضرت عمر فاروقؓ سے کہا کہ میرے حق میں رسول اللہ ﷺ کی سفارش پوری کیجیے حضرت عمر فاروقؓ نے پوچھا تم مدینہ میں رہنا پسند کرو گے یا باہر جانا، سندر نے کہا میں مصر میں رہائش کرنا چاہتا ہوں، حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت عمرو بن عاصؓ کو لکھا۔

سندر کے حق میں رسول اللہ ﷺ کی سفارش پوری کرو۔[1]

۱۷۳۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام۔

کسی غلام کو جو مٹی کھود رہا تھا ایک گھڑا ملا جس میں اشرفیاں بھری ہوئی تھیں غلام نے اپنی محنت کا ثمرہ سمجھ کر اشرفیاں خود لینا چاہیں اور اس کے مسلمان مالک نے مملوک کی چیز مملوک کے نظریہ کے مطابق کہا کہ اشرفیاں میری ہیں۔ قضیہ حضرت عمر فاروقؓ کے سامنے پیش کیا گیا تو انہوں نے یہ فیصلہ دیا۔

کچھ اشرفیاں غلام کو دے دو، ایسا کرنے سے یہ فائدہ ہوگا کہ غلام پائی ہوئی چیزیں اپنے آقاؤں کو دے دیا کریں گے[2]

۱۷۴۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام۔

حضرت شریک بن سمیؓ ایک صحابی حضرت عمرو بن عاصؓ کے پاس آئے اور کہا کہ حکومت کا وظیفہ میرے لیے ناکافی ہے، مجھے زراعت کی اجازت دیجیے۔ گورنر نے سرکاری وظیفہ پانے والوں کو زراعت کرنے کی اجازت نہیں دی ہے، ان کا کام صرف غیر مسلموں سے جنگ و قتال کرنا ہے۔ ممانعت کے باوجود شریک نے کھیتی باڑی شروع کر دی، گورنر نے شریکؓ کی شکایت خلیفہ کو لکھ بھیجی۔ انہوں نے شریکؓ کو مدینہ طلب کیا اور جب وہ آئے تو ان سے کہا۔ میں تمہیں ایسی سزا دوں گا کہ مصر کے لوگ عبرت پکڑیں گے۔ شریکؓ نے کہا مجھے معاف کر دیجیے، میں اپنے کیے پر نادم ہوں۔

---

[1] ابن عبد الحکم ص ۱۳۷-۱۳۸ حسن المحاضرہ ۱/۹۱، استیعاب ۱/۵۸۶-۵۸۷، ابن حنبل ۲/۲۲۵) میں یہ الفاظ زیادہ ہیں:۔ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔ [2] ابن عبد الحکم ص ۱۶۹۔

www.KitaboSunnat.com



حضرت عمر فاروقؓ نے گورنر کو لکھا۔
حضرت شریکؓ بن سمی میرے پاس آئے، اپنے کئے پر پچھتائے اور معذرت کی میں نے ان کی معذرت قبول کر لی ہے[1]۔

۳۷۳۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام۔

گورنر نے خلیفہ سے دریافت کیا کہ فسطاط کے ان عیسائی راہبوں کی دولت کس طرح ٹھکانے لگائی جائے جن کا کوئی وارث نہیں ہے، تو یہ جواب آیا۔
صاحب اولاد راہبوں کا ترکہ ان کی اولاد کو دے دیا جائے اور جس کے اولاد نہ ہو اس کی میراث بیت المال میں جمع کر دو۔ اس کے وارث مسلمان ہیں[2]۔

۳۷۴۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام۔

حضرت عمرو بن عاصؓ نے ایک ایسے مسلمان کے بارے میں خلیفہ کو رپورٹ بھیجی جو کئی بار ترک اسلام کر چکا تھا۔ تو یہ جواب آیا۔
اگر وہ مسلمان ہو جائے تو خیر ورنہ اس کی گردن مار دو[3]۔

۳۷۵۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام۔

حضرت عمرو بن عاصؓ کے سیکرٹری نے خلیفہ کے نام ایک مراسلہ میں بسم اللہ کا سین نہیں لکھا سہواً یا بے پرواہی سے، حضرت عمر فاروقؓ نے گورنر کو یہ حکم لکھ بھیجا۔
سیکرٹری کے ایک کوڑا مارو[4]۔

۳۷۶۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام۔

یہ خط لطائف الاخبار الاول فیمن تصرف فی مصر من ارباب الدول (قلمی) سے ماخوذ ہے۔ اس کے مؤلف محمد بن عبد المعطی اسحاقی لکھتے ہیں کہ جب حضرت عمرو بن عاصؓ نے خلیفہ سے اس بات کی شکایت کی کہ مصر کے کاشتکاروں سے بہت سا لگان وصول نہیں

---

[1] ابن عبد الحکم ص ۱۶۲، ابن حجر ۲/ ۱۵۰، حسن المحاضرہ ۱/ ۹۳ [2] ابن عبد الحکم ص ۹۰، کنز العمال ۳/ ۱۵۲ [3] ایضاً ص ۱۶۸، کنز العمال ۳/ ۱۵۲ و ۱/ ۷۰۹ [4] ابن جوزی ص ۹۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



انہوں نے لکھا:-

گورنر، تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ جب لگان وصول کرنے کا وقت آئے اور اس کی مقدار و شرح پہلے سے رجسٹروں میں مندرج کر دی گئی ہو تو اس (مقدار و شرح) میں کوئی ردوبدل نہ کیا جائے، کاشتکاروں کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہونی چاہیئے، ہم دنیا میں ان کے ساتھ بے انصافی کر سکتے ہیں لیکن آخرت میں وہ ہمارا گریبان پکڑیں گے، ہر حاکم رعیت کی فلاح و بہبود کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ تمہیں معلوم رہے کہ ظلم وہ دروازہ ہے جس میں داخل ہونے والے پر خدا نے لعنت کی ہے، ہمارا تکیہ عدل و انصاف پر ہے اور اسی کو ہم نافذ کرتے ہیں، ہماری اسی پالیسی پر تم بھی چلو اور ہمارے حکم کی خلاف ورزی نہ کرو، گو میں تم سے دور رہتا ہوں لیکن خدا تمہارے پاس موجود ہے اور تمہارے عمل سے واقف ہے، تمہارا خط موصول ہوا جس میں تم نے لکھا ہے کہ کاشتکاروں پر بہت سا لگان باقی رہ گیا ہے۔ اس کے باوجود ان کی کوئی چیز نیلام نہ کرانا ورنہ وہ تباہ ہو جائیں گے اور ان کی فصلیں کا تخمینہ لگانے کے لئے ایماندار لوگ مقرر کرو اور جب تمہیں معلوم ہو جائے کہ کھیتی پر کوئی آفت نہیں آئی ہے تو اسیھم یشیٰ من المونۃ ویجوز الایام تجوز (؟) لگانوں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ ان کا ٹھکانا کہاں ہے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[1]۔

## ۲۷۷۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام۔

بالائی اور زیریں مصر میں اسلامی حکومت کی بنیاد ہموار کر کے ۲۲ھ میں حضرت عمرو بن عاصؓ مصر کے مغرب میں ساحل سمندر سے متصل وہ وسیع علاقہ مسخر کرنے نکلے جسے

---

[1] اسحاقی (لطائف الاخبار الاول فیمن تصرف فی مصر من ارباب الدول قلمی، محمد بن عبد المعطی اسحاقی دار الکتب قاہرہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اس وقت عرب مغرب کے نام سے یاد کرتے تھے اور جو عصر حاضر میں لیبیا کہلاتا ہے اسلامی فوج نے چند ماہ کے اندر یہاں کے دو سب سے بڑے شہروں برقہ اور طرابلس (پایۂ تخت) پر قبضہ کر لیا۔ لیبیا کے مغرب میں ایک اور ملک تھا۔ جسے اس وقت افریقیہ کہتے تھے اور جو اب تونس، الجیریا اور مراکش پر مشتمل ہے۔ حضرت عمرو بن عاصؓ اسکندریہ سے سینکڑوں میل دور آ چکے تھے اور ایک ایسی سرزمین میں تھے جہاں سفر بہت مشکل تھا اور پانی سخت کم یاب۔ تاہم ان کی ہمت میں نہ کوئی کمزوری تھی نہ حوصلہ میں کوئی اضمحلال ان کی نظریں افریقیہ کے افق پر جمی ہوئی تھیں، آگے قدم بڑھانے سے پہلے انہوں نے خلیفہ کو لکھا کہ ہم نے طرابلس تک فتح حاصل کر لی ہے۔ یہاں سے افریقیہ تو دن کی مسافت ہے۔ اگر اجازت ہو تو ہم اور پیش رفت کریں۔ حضرت عمر فاروقؓ نے لکھا۔

ایسا نہ کرو، یہ ملک افریقیہ نہیں بلکہ مفرقہ ہے (اختلاف و افتراق کا مرکز) یہاں کے لوگ خود غدار ہیں اور دوسروں کی غداری کا شکار بھی جب تک میں زندہ ہوں کوئی اس پر فوج کشی نہیں کرے گا۔[1]

بلاذری نے لکھا ہے کہ یہاں کے رؤسا جو برائے نام حکومت کے باجگذار تھے اکثر مقررہ خراج دبا لیتے تھے اور شاہ اسپین بھی ان سے اپنے معاہدے ایفا نہیں کرتا تھا۔ اسی بنا پر حضرت عمر فاروقؓ اہل افریقیہ کو غدار اور معتدر بتاتے ہیں۔

۳۷۸۔ خط کی دوسری شکل:۔

افریقیہ میں قدم نہ رکھو، اس ملک کے لوگ کبھی متحد نہیں رہتے۔ وہاں کا پانی سخت دلی پیدا کرتا ہے۔ اسے جو بھی پیئے گا۔ اسکا دل سخت ہو جائے گا۔[2]

۳۷۹۔ حضرت عمرو بن عاصؓ کے نام۔

مورخین اسلام میں فتوح مصر کے مؤلف ابن عبد الحکم مصری (۱۸۷-۲۵۷ھ) سب سے قدیم مؤرخ ہیں جنہوں نے خراج مصر سے متعلق حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عمرو بن عاصؓ کی خط و کتابت نقل کی ہے۔ لیکن اس خط و کتابت کو نہ تو مکمل کہا جا

[1] ابن عبد الحکم ص ۱۷۳، بلاذری ص ۲۲۷ [2] یاقوت ۱/۳۰۱

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مستند، اس کی متعدد اہم کڑیاں مفقود نظر آتی ہیں اور اس بات کا پورا احتمال ہے کہ ایک خط کے بعض حصے دوسرے کے ساتھ گڈمڈ ہو گئے ہوں یا کچھ ضروری اجزا محذوف کر دیئے گئے ہوں یا کچھ باتیں ناقلوں نے اپنی طرف سے بڑھا دی ہوں، پہلے خط کے بارے میں راویوں کا دعویٰ ہے کہ یہ اس وقت لکھا گیا جب عمرو بن عاصؓ نے خراج بھیجنے میں دیر کی لیکن خط کے مضمون سے ظاہر ہوتا ہے کہ شکایت تاخیر کی نہیں، بلکہ تقلیل خراج کی ہے نیز یہ کہ اس موضوع پر خلیفہ اور گورنر کے درمیان پہلے بھی خط و کتابت ہو چکی تھی، خط میں مصر کے قدیم بادشاہوں فراعنہ کی زراعت اور نظام آبپاشی سے بڑھی ہوئی دلچسپی کی طرف بھی اشارہ ہے اور یہ تصریح بھی موجود ہے کہ حضرت عمرو بن عاصؓ نے جو (لگان) خراج وصول کیا وہ اس خراج کے آدھے سے بھی کم ہے جو ان سے پہلے بزنطی حکومت کے گورنر مقوقس نے وصول کیا تھا۔ مقریزی نے مواعظ والاعتبار (خطط) میں لکھا ہے کہ فراعنہ بڑے زراعت دوست بادشاہ تھے اور انہوں نے آبپاشی کا وسیع اور باضابطہ نظام قائم کیا تھا، سارے ملک کی اراضی تک نہریں اور بمبے نکال کر نیل کا پانی پہنچا دیا تھا، نہروں، پلوں، پانی کے دروازوں اور آبی راستوں کی صفائی اور کھدائی کے لئے ہر وقت ایک بڑا عملہ تیار رہتا تھا۔ اس خاندان کے بعض بادشاہوں نے بغیر ظلم و ستم دس کروڑ سے زیادہ خراج وصول کیا اور اکثر نے نو ساڑھے نو کروڑ، یہ رقم کم ہوتے ہوتے مقوقس کے زمانہ میں دو کروڑ رہ گئی تھی اور مصر پر جب اسلامی تسلط قائم ہوا تو پہلے سال خراج صرف ایک کروڑ وصول ہوا۔ اس غیر معمولی کمی کے حضرت عمر فاروقؓ شاکی ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ عبداللہ عمر امیر المومنین کی طرف سے عمرو بن عاصؓ کو سلام علیک۔ اس خدا کا سپاسگذار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں نے تمہارے اور مصر کے بارے میں جہاں تم حکمران ہو غور کیا، تمہارا ملک خوب لمبا چوڑا اور زرخیز ہے خدا نے اس کے باشندوں

---

لہ مقریزی ۱/۳۱۶

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کو خشکی اور سمندر دونوں میں ہر قسم کا سامان شجاعت اور قوت عطا کی ہے یہاں قرعون بادشاہوں نے حکومت کی اور سرکش و خدا فراموش ہونے کے باوجود انہوں نے زراعت کی ترقی کے لئے عمدہ کام کئے مجھے اس بات پر تعجب ہے لیکن سب سے زیادہ حیرت اس بات پر ہے کہ اب مصر سے اس خراج کا آدھا بھی وصول نہیں ہو رہا ہے جو پہلے ہوتا تھا حالانکہ ملک میں کسی قسم کا قحط نہیں ہے خراج کے موضوع پر تم سے کافی لمبی خط و کتابت کرنے کے بعد مجھے توقع تھی کہ تم صحیح روش اختیار کرو گے اور پورا پورا خراج بھیجو گے۔ لیکن تم ایسے بہانے ہی تراشتے رہے جو کسی طرح سمجھ میں آنے والے نہیں ہیں۔ میں اس خراج سے کم قبول نہیں کر سکتا جو اسلامی فتح سے پہلے ہوتا تھا۔ میں نہیں سمجھ سکا کہ میرے خط میں ایسی کیا بات تھی جس نے تمہیں بھڑکایا اور برہم کیا۔ اگر تم کارگزاری دکھاؤ اور دیانت سے اپنا فرض انجام دو اور پھر اپنی برائت اور بیگناہی کی کوشش کرو تو بلاشبہ ایسا کرنا مفید ہے لیکن اگر تم نالائق اور خائن ہو تو تمہاری برأت کی کوشش بے سود ہے۔ پچھلے سال میں نے خراج کے موضوع پر تم سے الجھنا مناسب نہیں سمجھا اور اس امید میں طرح دیتا رہا کہ تم خود سنبھل جاؤ گے اور پورا پورا خراج بھیجو گے، مجھے معلوم ہے کہ ایسا کرنے سے تمہارے بے ایمان افسر تمہیں باز رکھتے ہیں جس سے تمہاری ملی بھگت ہے۔ انہوں نے تمہیں اپنا ملجا اور ماوی بنا لیا ہے خدا کے فضل سے میرے پاس تمہاری بیماری کا علاج موجود ہے پس ابو عبداللہ تم سے اگر صحیح رقم وصول کی جائے تو تمہیں ناراض نہیں ہونا چاہئے مصر کی گائے خشک نہیں، خوب دودھ دینے والی ہے۔ یہ ایک واضح حقیقت ہے۔ لہٰذا تم اپنے بار بار کے بہانوں سے مجھے معاف رکھو حقیقت کے چہرہ سے پردہ اٹھ چکا ہے۔ والسلام۔[1]

---

[1] ابن عبدالحکم ص ۱۵۸-۱۵۹، مقریزی ۱/۲۲۷ حسن المحاضرہ ۱/۸۸، کنز العمال ۳/۱۵۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



## حضرت عمرو بن عاصؓ کا جواب

اس سخت مراسلہ سے حضرت عمرو بن عاصؓ کی خودداری کو ایسی چوٹ لگی کہ وہ بلبلا گئے اور لکھا:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، حضرت عبداللہ عمرؓ امیر المومنین کو حضرت عمرو بن عاصؓ کی طرف سے سلام علیک، میں اس خدا کا سپاسگذار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، آپ کا خط موصول ہوا جس میں آپ نے تاخیر خراج کی شکایت کی ہے (خط میں تاخیر خراج کی نہیں بلکہ تقلیل خراج کی شکایت ہے) اور فرعون بادشاہوں کے عمدہ زراعتی کارناموں کی طرف اشارہ کیا ہے اور جو خراج وہ وصول کر سکے اور میں نہ کر سکا، اس پر اظہار تعجب کیا ہے (خط میں ایسا کوئی لفظ نہیں جس سے فراعینی خراج پر تعجب ظاہر ہوتا ہو) میری جان کی قسم یہ بالکل صحیح ہے کہ ان کے زمانہ میں! خراج زیادہ وصول ہوتا تھا اور زیر کاشت زمین اور پیداوار زیادہ تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سرکش و خدا فراموش ہونے کے باوجود ہماری نسبت زمین کی آبادی سے زیادہ دلچسپی لیتے تھے۔ آپ نے لکھا ہے کہ میں نے گائے کا دودھ چوس لیا ہے جس سے وہ خشک ہو گئی ہے (خط کے الفاظ سے یہ مفہوم نکلتا ہے) آپ میرے اوپر برسے ہیں اور دل کھول کر لعن طعن کی ہے اور میری ایمانداری کو بدگمانی کا نشانہ بنایا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کے دل میں میری طرف سے کدورت ہے میری جان کی قسم آپ نے سخت ناروا اور نامناسب زبان استعمال کی ہے اگر آپ اپنی گفتگو واقعیت کے دائرہ اور قاعدہ کے حدود میں رکھتے تو اس کا اثر اور فائدہ زیادہ ہوتا۔ میں رسول اللہؐ اور حضرت ابوبکرؓ کے عہدوں پر فائز رہا اور خدا کا شکر ہے ہمیشہ دیانت سے کام لیا اپنے ائمہ کے فرائض وفاداری کو ہمیشہ پورا کیا۔ اس وقت میری ایمانداری کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اعتراف کیا جاتا تھا اور (مالی معاملات میں) میری بات سنی جاتی ہے خدا سے پناہ مانگتا ہوں کہ غبن، خیانت یا رشوت سے آلودہ ہوں، آپ یہ عہدہ واپس لے لیجئے، خدا نے مجھے ہر قسم کی ناجائز آمدنی حتیٰ کہ اس کی خواہش تک سے محفوظ رکھا ہے۔ آپ کا خط پاکر جس میں آپ نے مجھے خوب بے آبرو کیا ہے مجھے اس عہدہ سے کوئی رغبت نہیں رہی اور میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے سبکدوش کر دیں، ابن خطاب! میری توہین کی جائے تو میری خودداری کو جوش آجاتا ہے اور میں اپنی آبرو برقرار رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہوں۔ میں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جس پر گرفت ہو سکے۔ جتنی آپ نے میری سرزنش کی ہے یثرب کے کسی یہودی کی بھی نہ کرتے، خدا لجھے اور آپ کو معاف کرے۔ مجھے آپ کی بہت سی باتیں معلوم ہیں جن کا ذکر کر کے آپ کی توہین کر سکتا ہوں لیکن ایسا نہیں کروں گا کہ میرا فرض ہے کہ آپ کے اونچے رتبہ کا احترام کروں والسلام[1]۔

## ۳۸۰۔ حضرت عمرو بن عاص رضؓ کے نام۔

حضرت عمرو بن عاص رضؓ کے مذکورہ بالا جواب کو بلحاظ مضمون تین حصوں میں بانٹا جا سکتا ہے:۔

۱۔ خراج کی کمی کی توجیہہ۔

۲۔ خیانت و غبن کی تردید۔

۳۔ خلیفہ کی ترش باتوں کا شکوہ اور گورنری سے سبکدوش ہونے کی خواہش۔ رہی تاخیر خراج جو ہمارے راوی خط و کتابت کا محرک خاص بتاتے ہیں تو اس موضوع پر خط میں ایک لفظ بھی نہیں ہے، گورنر کا یہ جواب پاکر حضرت عمر فاروق رضؓ نے لکھا:۔

حضرت عمر بن خطاب کی طرف سے حضرت عمرو بن عاص رضؓ کو سلام علیک۔ اس خدا کا سپاسگذار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، حیرت ہے کہ میں نے

---

[1] ابن عبد الحکم ص ۱۵۹-۱۶۰، مقریزی ۱/۱۳۶، حسن المحاضرہ ۱/۸۹، کنز العمال ۳/۱۵۰

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تاخیر خراج کے سلسلہ میں اتنے خط لکھے اور تم ہر خط کے جواب میں بے تکی باتیں ہی کرتے رہے۔ تمہیں خوب معلوم ہے کہ میں خراج کی وہی رقم قبول کر سکتا ہوں جو پوری پوری اور ٹھیک ٹھیک ہو۔ میں نے تمہیں محصل اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تم اور تمہارا خاندان اسے جائداد سمجھ کر کھائے اڑائے بلکہ اس امید پر بھیجا تھا کہ تم خراج بڑھاؤ گے اور اپنے حسنِ انتظام کے جوہر دکھاؤ گے میرا خط پاتے ہی خراج بھیجدو۔ یہ مسلمانوں کی آمدنی (کا واحد ذریعہ) ہے اور جیسا کہ تم جانتے ہو یہاں کے لوگ سخت تنگ حال ہیں۔ والسلام۔

حضرت عمرو بن عاص رضؓ کا جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حضرت عمر بن خطاب رضؓ کو حضرت عمرو بن عاص رضؓ کی طرف سے سلام علیک۔ اس معبود کا سپاسگذار ہوں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، امیر المومنین آپ کا خط موصول ہوا جس میں آپ نے تاخیر خراج کی شکایت کی ہے۔ آپ کا خیال ہے کہ میں سیدھے راستہ سے ہٹ گیا ہوں اور راست بازی سے میں نے منہ موڑ لیا ہے۔ بخدا میں اسی راستہ پر ہوں۔ جسے آپ صحیح اور سیدھا سمجھتے ہیں، بخدا میں نے کوئی بدعنوانی نہیں کی ہے تاخیر خراج کی وجہ یہ ہے کہ زمینداروں نے کھیت پکنے تک مجھ سے مہلت مانگی تھی، میں نے محسوس کیا کہ مسلمانوں کا مفاد اسی میں ہے کہ مہلت دے دوں، زمینداروں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ اسی سخت اور احمقانہ کارروائی سے بہتر ہے جس کے زیر اثر وہ اپنا ضروری سامان بیچنے پر مجبور ہوں۔ والسلام۔

حضرت عمر فاروق رضؓ کا خط نمبر ۳۷۹ ان تین اہم حصوں پر مشتمل ہے:۔

۱۔ تاخیر خراج کی شکایت۔

---

۱؎ ابن عبدالحکم صـ ۱۶۰، مقریزی صـ ۱۲۶، حسن المحاضرہ ۱/۷۹، ابن عبدالحکم صـ ۱۶۰، ۱۶۱، مقریزی ۱/۲۳۰، حسن المحاضرہ ۱/۸۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۲۔ تصحیح اور پوری مقدار خراج پر اصرار۔

۳۔ گورنر کی ایمانداری پر چھینٹے۔ ان میں دوسرا حصہ جس پر خلیفہ اور گورنر کے درمیان ایک سال سے زیادہ خط و کتابت اور قیل و قال ہوتی رہی تھی، سب سے اہم ہے یا ابن ہبیرہ گورنر کے جواب میں اس سے متعلق نہ کوئی دلیل ہے نہ کوئی صفائی بلکہ زبانِ خاموشی سے اس کا جواب دیا گیا ہے۔ رہی تاخیر خراج کی شکایت تو اس کی بھی کوئی معقول وجہ نہیں پیش کی گئی ہے، ایک سال کی خط و کتابت کے بعد یہ کہنا کہ چونکہ فصلیں پکی نہ تھیں اور زمین داروں نے مہلت مانگی تھی اس لئے دیر ہو گئی سمجھ میں آنے والی بات نہیں۔ ایک سال میں اوسطاً تین فصلیں ہوتی تھیں اور تاخیر کسی ایک فصل کی تاخیر خراج چند ماہ کا معاملہ ہے نہ کہ سال بھر اور زیادہ کا اور اگر مان لیا جائے کہ وجہ تاخیر کھیتی کا نہ پکنا تھا۔ تب بھی یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسی سیدھی سادھی اور اپنے بس سے باہر بات کہتے ہوئے گورنر کیوں جھجکتے رہے اور خلیفہ کو بدگمانی کا کیوں موقع دیا؟

۳۸۱۔ حضرت عمر بن عاص رضؓ کے نام۔

مجھے خبر ملی ہے کہ تمہارے پاس گھوڑے، اونٹ، بکریوں، گائیں اور غلام ہو گئے ہیں، جہاں تک مجھے معلوم ہے۔ گورنری سے پہلے تمہارے پاس یہ چیزیں نہیں تھیں، سچ سچ لکھو کہ یہ دولت تمہارے پاس کہاں سے آئی[1]

۳۸۲۔ خط کی دوسری شکل:۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہارے پاس اونٹ، بکریاں، نوکر اور غلام ہو گئے ہیں جو گورنری سے پہلے نہ تھے اور نہ تمہیں تنخواہ میں دیئے گئے۔ ہیں پھر یہ دولت تمہارے پاس کہاں سے آئی! میرے پاس تم سے بہتر ایسے دیرینہ مہاجر تھے جنہیں گورنری کا عہدہ دے سکتا تھا۔ لیکن

---

[1] ابن عبدربہ ۱/۴۶۔ قلقشندی ۶/۳۸۶، بلاذری انساب (ف) ۹/۶۱۴ خط کا بیشتر حصہ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اگر یہ عہدہ تمہارے فائدہ اور ہمارے نقصان کے لئے ہے تو پھر کیوں تمہیں مہاجرین پر ترجیح دی جائے، بہت جلد لکھو یہ دولت تمہارے پاس کہاں سے آئی[1]

حضرت عمرو بن عاص رضؓ کا جواب۔

امیر المومنین آپ نے میرے تمبول کے بارے میں جو لکھا صحیح ہے۔ یہاں چیزیں سستی ہیں اور آئے دن لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں (اور مال غنیمت کے برابر حصے برابر ملتے رہتے ہیں) بچے ہوئے روپیہ سے میں نے یہ سامان جمع کر لیا ہے، اگر آپ کی خیانت درست ہوتی تب بھی ایسا نہ کرتا کیونکہ آپ نے مجھ پر اعتماد کیا ہے۔۔ رہا آپ کا یہ کہنا کہ میرے پاس تم سے بہتر لیسے اولین تھے تو آپ نے انہیں عہدہ کیوں نہیں دیا! میں نے اس کے لئے آپ کا دروازہ تو نہیں کھٹکھٹایا تھا۔ والسلام۔

## ۳۸۳۔ حضرت عمرو بن عاص رضؓ کے نام۔

گورنر کی صاف بیانی اور کھری باتوں سے خلیفہ کو تشفی نہیں ہوئی بلکہ غبار خاطر کچھ اور بڑھ گیا۔ اپنے مخبروں سے گورنر کی ثروت کی خبر سن کر اور اس سے پہلے خراج کی کمی دیکھ کر ان کو یقین ہو گیا تھا کہ حضرت عمرو رضؓ ناجائز طریقہ سے روپیہ کماتے ہیں، انہوں نے یہ خط دے کر اپنا ایک معتمد مصر بھیجا اور حضرت عمرو بن عاص رضؓ کی آدھی دولت ضبط کرا لی:۔

مجھے اپنے افسانوں اور بے تکی باتوں سے معاف رکھو، تمہارا خود کو دیانتدار ظاہر کرنا بے سود ہے، میں محمد بن مسلمہ کو بھیج رہا ہوں انہیں اپنی آدھی دولت دے دو۔ گورنرو! تم دولت کے چشموں پر بیٹھ گئے اور (جب تمہاری گرفت کی جاتی ہے تو) بہانے بناتے ہو، اپنی اولاد کے لیے دولت جمع کرتے ہو اور اپنے عہدہ سے مستقبل کی خوشحالی کی بنیادیں ہموار

---

[1] ابن ابی الحدید ۳/۱۰۴ و ۱/۵۸ باختلاف قریب، ازالۃ الخفاء ۲/۱۸۲، ابن ابی الحدید ۳/۱۰۴۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کرتے ہو۔ بلاشبہ تم سامانِ رسوائی جمع کر رہے ہو اور آتش جہنم کا لقمہ بنو گے۔ والسلام۔[1]

۳۸۴۔ خط کی دوسری شکل۔

بد دیانت حاکموں کی حرکتوں کا حال مجھے خوب معلوم ہے۔ تمہارا خط اس شخص کا سا ہے جسے مواخذۂ حق نے بوکھلا دیا ہو۔ تمہاری دیانت میری نظر میں مجروح ہے، محمد بن مسلمہ کو بھیج رہا ہوں تاکہ تمہاری آدھی دولت بحقِ بیت المال ضبط کر لیں، اپنا سارا مال و متاع انہیں نوٹ کرا دو اور وہ جو کچھ مانگیں دیدو اور اگر سختی سے پیش آئیں تو انہیں معاف کر دو، بات صاف ہے کہ تم نے ناجائز طریقہ سے دولت کمائی ہے[2]

۳۸۵۔ خط کی تیسری شکل۔

سرکاری عہدہ دارو۔ تم دولت کے سوتوں پر بیٹھ گئے ہو۔ حرام طریقوں سے دولت کماتے ہو، حرام مال کھاتے ہو اور اپنی اولاد کو حرام دولت کا وارث بناتے ہو۔ میں محمد بن مسلمہ انصاری کو تمہاری آدھی دولت ضبط کرنے بھیج رہا ہوں۔ انہیں اپنا سارا مال و متاع دکھا دو[3]۔

---

[1] ابن عبد ربہ ۲/۴۷، ابن ابی الحدید ۴/۱۰۴ باختلاف متن [2] بلاذری ص ۲۲۱، بلاذری انساب (ف) ۹/۶۱۴ باختلاف متن [3] ابن عبد الحکم ص ۱۴۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



# متفرق خطوط

ذیل میں حضرت عمر فاروق رضؓ کے وہ خطوط پیش کئے جا رہے ہیں جن

(۱) مخاطبوں کی ہمارے ماخذوں میں تصریح نہیں کی گئی۔

(۲) جن کے مخاطب اور ان کے عہدے معلوم و متعین نہ ہو سکے۔

(۳) جن کا وقت نگارش متعین نہیں کیا جا سکتا۔

(۴) جو کسی چھاؤنی صدر مقام یا محاذِ جنگ کے مسلمانوں کے نام تھے۔

(۵) جو سرکاری فرامین کی حیثیت سے صوبائی گورنروں (عمال) اور چھاؤنیوں کے کمانڈروں (امراء اجناد) کو بھیجے گئے تھے۔

## ۳۸۶۔ گورنروں کے نام۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، یہ خط زکوٰۃ کے بارے میں ہے، ہر پانچ اونٹوں پر چوبیس تک ایک بکری زکوٰۃ میں لی جائے گی، پچیس سے پینتیس تک ایک بنت مخاض[1] (زکوٰۃ دینے والے کے پاس اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون[2] دیا جائے، چھتیس سے پینتالیس تک ایک بنت لبون چھیالیس سے ساٹھ تک ایک حقہ[3]، اکسٹھ سے پچھتر تک ایک جذعہ[4] چھہتر سے نوے[90] تک دو بنت لبون، اکیانوے سے ایک سو بیس ایک دو حقے، ایک سو بیس کے بعد ہر چالیس اونٹوں پر ایک بنت لبون اور ہر پچاس پر ایک حقہ، بکریوں پر چالیس سے ایک سو بیس تک ایک

---

[1] دوسرے سال میں اونٹ کا بچہ [2] تیسرے سال میں اونٹ کا بچہ [3] چوتھے سال والی جوان اونٹنی [4] پانچویں سال والا جوان اونٹ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



بکری زکوٰۃ میں لی جائے۔ ایک سو اکیس سے دو سو تک دو بکریاں، دو سو اکیس سے تین سو تک تین بکریاں، تین سو کے بعد ہر سو پر ایک بکری۔ زکوٰۃ میں بوڑھا یا عیب دار جانور نہ دیا جائے اور نہ (محصل زکوٰۃ) نر بکرا (جس کا نسل کشی کے لئے زکوٰۃ گزار کے پاس رہنا ضروری ہے) لینے پر اصرار کرے الا یہ کہ زکوٰۃ گزار خوشی سے اسے دے۔ الگ الگ واجب الزکوٰۃ جانور (جو دو یا زائد مالکوں کی ملک ہوں) الگ الگ زکوٰۃ سے بچنے کے لیے یکجا کرنا جائز نہیں، اسی طرح ایک گلہ کو جو فرد واحد کی ملک ہو۔ زکوٰۃ سے بچنے کے لئے کئی فرضی مالکوں کے، الگ الگ حصوں میں بانٹنا بھی ممنوع ہے، (اونٹوں یا بکریوں کے) دو شریک حساب سے زکوٰۃ آپس میں بانٹ لیں گے جب کسی کے پاس پانچ آونس چاندی (دو سو درہم) ہو جائے تو اسے ڈھائی فیصد زکوٰۃ دینا ہو گی[1]

۳۸۷۔ ایک گورنر کے نام۔

(جب تم اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ لو تو) کل زکوٰۃ کی وصولی تک لوگوں کو روکے نہ رکھو (بلکہ جو زکوٰۃ ادا کر دے چلا جائے) اس لئے کہ مویشیوں کو ایک جگہ دیر تک ٹھہرنا شاق گزرتا ہے بلکہ ان کے لئے مہلک ثابت ہوتا ہے اور جب کوئی شخص بکریاں لے کر زکوٰۃ دینے آئے تو اس کی سب سے بڑھیا یا گھٹیا بکریاں زکوٰۃ میں نہ لو اور جب کسی پر ایک حامل عمر کا اونٹ زکوٰۃ میں واجب ہو لیکن اس کے پاس نہ ملے تو اس کے دوسرے اونٹوں سے اسی عمر کا اونٹ لے سکتے ہو یا اسی عمر والے کی قیمت خوب دودھ دیتی ہوئی اور عنقریب بیاہنے والی اونٹنیاں زکوٰۃ میں نہ لی جائیں کیونکہ بستی والوں کا یہ منفرد سہارا ہوتی ہیں[2]

---

[1] مؤطا ص ۱۰۹-۱۱۰، شافعی ۲/۴: ابن ماجہ (سنن دہلی) ص ۱۳۰، ابن سلام ص ۳۸۶، ۳۸۸، ۳۸۹، تھوڑے فرق کے ساتھ، ازالۃ الخفاء ۲/۹۹، کنز العمال باختلاف متن، سنن دارمی (کانپور) میں بکری اور چاندی سے متعلق زکوٰۃ کا ذکر نہیں ہے [2] ازالۃ الخفاء ۲/۲۰۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۳۸۸ - امرائے اجناد کے نام۔

مسلمانوں کو مت مارو ورنہ وہ ذلیل ہو جائیں گے، ان کے حقوق سے انہیں محروم مت کرو ورنہ وہ اسلام چھوڑ دیں گے، انہیں گھر سے دور دشمن کے علاقہ میں زیادہ عرصہ تک نہ روکو ورنہ وہ بغاوت پر اتر آئیں گے انہیں جنگلوں میں نہ ٹھہراؤ وہ بیمار ہو کر ہلاک ہو جائیں گے[1]

۳۸۹ - شام کے مسلمانوں کے نام۔

اپنے بچوں کو تیراکی، تیر اندازی، گھوڑے سواری اور درختوں کی شاخوں (یا نشانوں) کے بیچ میں چھپنے کی مشق کراؤ[2]

۳۹۰ - صدر مقاموں کے مسلمانوں کے نام۔

اپنے بچوں کو تیراکی اور گھوڑے سواری سکھاؤ اور انہیں عمدہ اشعار اور مشہور ضرب المثال کہنے کی مشق کراؤ[3]

۳۹۱ - ایک صدر مقام کے مسلمانوں کے نام۔

ننگے پیر چلنے، تہبند پنڈلیوں سے اوپر باندھنے اور تیر اندازی کی مشق کرو[4]

۳۹۲ - گورنر شام کے نام۔

اپنے علاقہ کے مسلمانوں سے کہو کہ جوتے پہننے اور ننگے پیر رہنے کی عادت ڈالیں[5]

۳۹۳ - شام کے مسلمانوں کے نام۔

لوگو، تیر اندازی اور گھوڑے سواری کی مشق کرو، مجھے تیر اندازی گھوڑے سواری سے زیادہ پسند ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا ہے کہ "خدا اس شخص کو جنت میں جگہ دے گا جو اس کی خاطر ایک تیر چلائے یا جسے جہاد میں تیر اندازی سے قوت حاصل ہو"[6]

۳۹۴ - مسلمانوں کے نام۔

---

[1] ابن سعد ۳/۲۸۱ [2] ایضاً ۲/۱۹۲ [3] ازالۃ الخفاء ۲/۱۹۳، بلاذری انساب ورق ۹۲/۶۱۰
[4] ۲/۲۹۲ [5] شرحبی ۱/۴۴ [6] کنز العمال ۲/۲۹۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



شلواریں اتار دو اور تہبند باندھو۔[1]

۳۹۵۔ گورنروں کے نام۔

جب دشمن کے علاقہ میں ہو تو ناخن بڑھا لو کیونکہ یہ بھی ایک قسم کے ہتھیار ہیں۔[2]

ایک صدر مقام کے مسلمان کے نام۔

گھوڑے سدھاؤ، تمہارے سامنے صلیبیں نہ اٹھائی جائیں اور نہ تمہارے پڑوس میں سور رہیں۔[3]

۳۹۶۔ خط کی دوسری شکل:۔

کوئی سور تمہارے پڑوس میں نہ رہے نہ تمہارے سامنے صلیبیں اٹھائی جائیں اس دسترخوان پر کھانا نہ کھاؤ جہاں شراب پی جاتی ہو۔ گھوڑے سدھاؤ اور دو نشانوں کے بیچ چلنے کی مشق کرو۔[4]

۳۹۷۔ امرائے اجناد کے نام۔

عورتوں اور بچوں کو چھوڑ کر صرف بالغ مردوں پر جزیہ لگاؤ۔[5]

۳۹۸۔ امرائے اجناد کے نام۔

عورتوں اور بچوں پر جزیہ نہیں ہے، صرف بالغ مردوں پر جزیہ لگاؤ، ان کی گردن میں مہریں ڈلواؤ، اگر ان کے بال ماتھے پر لٹکیں تو انہیں کٹوا دو، وہ کپڑوں کے اوپر کمر کے گرد ڈوری باندھیں اور زین پر ایک طرف پیر کر کے سواری کریں اور مسلمانوں کی طرح زین کے دونوں طرف پیر لٹکا کر سوار نہ ہوں۔[6]

۳۹۹۔ گورنروں کے نام۔

ذمیوں سے کہو کہ گردن میں سیسہ کی مہریں ڈالیں پٹکے باندھیں اور

---

[1] کنز العمال ۸/۶۰ [2] شرحبی ۱/۷۹ [3] بیہقی ۹/۲۱۰ [4] ازالۃ الخفاء ۱/۱۸۶ [5] ۱۰/۵۸۲

[6] کنز العمال ۲/۲۹۶۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مسلمانوں سے ملتا جلتا لباس نہ پہنیں[1]۔

۴۰۰۔ گورنروں کے نام۔

ذمیوں کی پیشانی کے بال کٹوا دیئے جائیں اور وہ کپڑوں کے اوپر کمر کے گرد ڈوری باندھیں تاکہ ان کی ہیئت مسلمانوں سے ممتاز ہو جائے[2]۔

۴۰۱۔ ایک گورنر کے نام۔

تین کام گناہِ کبیرہ ہیں:۔ بلا عذر دو نمازوں کو جمع کرنا، دشمن کی فوج سے بھاگنا اور مالِ غنیمت کی لوٹ مار[3]۔

۴۰۲۔ فیروز دیلمی کے نام۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہیں عمدہ خالص غذائیں جو تم شہد کے ساتھ کھاتے ہو، یہاں آنے سے باز رکھے ہوئے ہیں، یہ خط پاکر میرے پاس آجاؤ اور غیر مسلموں سے جنگ و قتال کے لئے تکل کھڑے ہو[4]۔

۴۰۳۔ گورنروں کے نام۔

اگر مہاجر مسافروں کی کسی جماعت کو گاؤں کے ذمی رات میں ٹھہرانے اور کھانا کھلانے سے انکار کر دیں تو وہ ہماری امان سے خارج ہو جائیں گے[5]۔

۴۰۴۔ کوفہ کے گورنر کے نام۔

ہم نے سواد (عراق کے دیہاتوں) کے ذمیوں پر مسلمان مسافر کا ایک دن رات کا کھانا لازم کر دیا ہے، اگر کسی مسافر کو بارش یا بیماری کی وجہ سے زیادہ رکنا پڑے تو اسے اپنے پاس سے خرچ کرنا پڑے گا[6]۔

۴۰۵۔ مسلمانوں کے نام۔

سواد (عراق کے دیہاتوں) کا ایک ذمی شراب کی تجارت سے خوب مالدار

---

[1] سرخسی ۱/۹۴ [2] ابن سلام ص ۵۳ [3] کنز العمال ۴/۲۴۲ [4] کنز العمال ۲/۸۳
[5] ابن سلام ص ۱۴۵، کنز العمال ۲/۲۹۶ [6] ایضاً۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہو گیا۔ اس کی شکایت حضرت عمر فاروق رضؓ سے کی گئی تو انہوں نے لکھا۔
اس کی جو چیز تمہارے ہاتھ آئے توڑ ڈالو۔ اس کے سارے جانور ہانک لے
جاؤ اور کوئی مسلمان اس کی کوئی امانت اپنے گھر نہ رکھے[1]

۳۰۶۔ حضرت ابوالدرداؓ کے نام۔

حضرت ابوالدرداء انصاری رضؓ نے دمشق میں ایک خوبصورت پل بنوایا۔ اس کی خبر حضرت عمر فاروق رضؓ کو ہوئی تو انہوں نے یہ عتاب خط بھیجا:۔
عویمر بن ام عویمر، فارسیوں اور برنطیوں کی بنوائی ہوئی عمارتیں کیا تمہارے لئے کافی نہ تھیں کہ تم مزید عمارتیں بنوا رہے ہو، اصحاب محمدؐ تم جو مثال قائم کرو گے اس کی تقلید کی جائے گی۔

دوسرا قول یہ ہے کہ ابودرداء رضؓ نے حمص میں ایک خوبصورت بالاخانہ بنوایا۔ اس کی خبر خلیفہ کو ہوئی تو انہوں نے لکھا:۔
اے عویمر کیا تمہارے لئے وہ خوبصورت عمارتیں کافی نہ تھیں جو برنطیوں نے اس دنیا میں جینے کیلئے بنوائی تھیں، جو تم نے ایک حسین بالاخانہ تعمیر کرایا ہے[2]

۳۰۷۔ گورنروں کے نام۔

ان دو (چھوٹے) بھائیوں کو جو غلام بن کر مسلمان کے قبضہ میں آگئے ہوں ایک دوسرے سے الگ نہ کیا جائے اور نہ کسی ماں کو اس کے بچہ سے[3]

۳۰۸۔ خط کی دوسری شکل:۔

بیچتے وقت (غلام) ماں کو اس کے بچہ اور ایک (غلام) بھائی کو اس کے دوسرے بھائی سے جدا نہ کیا جائے[4]

۳۰۹۔ ایک گورنر کے نام۔

جو لوگ قرآن پڑھیں انہیں مالی عطیے دو۔

[1] کنز العمال ص ۹۶ ج ۲ [2] کنز العمال ۸/۶۲ ج ۳ [3] سرخسی ۴/۲۴۲ [4] مغنی ۱۰/۴۷۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



گورنر نے حکم کی تعمیل کی، نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے لوگوں نے محض عطیات کی خاطر قرآن پڑھنا شروع کر دیا۔ گورنر نے خلیفہ کو اس کی خبر دی تو یہ فرمان آیا:۔
مالی عطیے ان لوگوں کو دو جن میں انسانی خوبیاں موجود ہوں اور رسول اللہ ﷺ کی صحبت سے مشرف ہو چکے ہوں[1]۔

۴۱۰۔ مسلمانوں کے نام۔

خیانت اور غداری سے کام نہ لو، نہ کسی غیر مسلم بچہ کو قتل کرو اور کاشت کاروں کے معاملہ میں خدا سے ڈرتے رہو[2]۔

۴۱۱۔ امرائے اجناد کے نام۔

میدان جنگ میں جو بالغ مرد ہاتھ آئیں انہیں قتل کر دو اور کسی بیٹے کو غلام کو ہمارے پاس (مدینہ) نہ بھیجو[3]۔

۴۱۲۔ نافع بن عبد الحارث کے نام۔

نافع نے خلیفہ سے دریافت کیا کہ اس شخص سے کیا تاوان لیا جائے جو کسی کا پنجا توڑ دے تو یہ جواب آیا:۔ پنجا توڑنے والے سے چوتھے سال والے دو جوان اونٹ بطور تاوان لیے جائیں[4]۔

عراق میں لشکر اسلام کے نام۔

جب تم (دشمن کے کسی فرد سے) کہو:۔ متر س (مت ڈر بزبان فارسی) یا لائتہل (مت ڈر بزبان نبطی) تو اسے امان مل جائے گی کیونکہ خدا سب زبانیں جانتا ہے[5]۔

۴۱۳۔ ایک فوجی کمانڈر کے نام۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ تمہاری فوج کے بعض غازی کسی غیر مسلم کا تعاقب کرتے ہیں۔ اور جب وہ پہاڑ پر چڑھ کر محفوظ ہو جاتا ہے تو ان میں سے کوئی کہتا ہے:۔ متر س (ڈر مت) اور جب اسے پا لیتا ہے تو اسے قتل کر دیتا ہے جس خدا کے ہاتھ میں

---

[1] ابن سلام ص ۲۶۰ [2] کنز العمال ۲/۲۹۶ [3] سرخسی ۱/۳۶۷ [4] کنز العمال ۷/۳۰۸۔
[5] سرخسی ۱/۱۸۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



میری جان ہے اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر مجھے آئندہ معلوم ہوا کہ کسی نے یہ حرکت کی تو اس کا سر کاٹ لوں گا۔[1]

۴۱۴۔ گورنروں کے نام۔

فوج کا سالارِ اعلیٰ یا کسی دستے کا کمانڈر مسلمان مجرم کے اس وقت تک کوڑے نہ مارے جب تک کہ وہ دشمن کے علاقہ سے نکل کر اپنی سرحد میں نہ آجائے، تاکہ شیطانی جوش میں بھر کر مجرم دشمن سے نہ جا ملے۔[2]

۴۱۵۔ گورنروں کے نام۔

براء بن مالک (برادر انس بن مالک صحابی) کو کسی فوج کا سالار نہ بناؤ وہ بڑے بے باک آدمی ہیں، مسلمان غازیوں کو آگے بڑھا کر موت کے خطرات میں مبتلا کر دیتے ہیں۔[3]

۴۱۶۔ امرائے اجناد کے نام۔

ان فارسی غلاموں کو جنہیں مسلمانوں نے آزاد کر دیا ہو اور وہ اسلام لے آئے ہوں ان کے آزاد کنندگان سے بطور موالی وابستہ کر دو، ان کے حقوق و ذمہ داریاں آزاد کنندگان کی طرح ہوں گی اور اگر وہ اپنا الگ قبیلہ بنا کر رہنا چاہیں (تو انہیں اسی کا بھی اختیار ہے) اس صورت میں انہیں وہی وظیفے دیئے جائیں جو ان کے ہم مرتبہ عربوں کو دیئے گئے ہوں۔[4]

۴۱۷۔ گورنروں کے نام۔

مکہ کے کچھ لوگ ایک حاملہ عورت کو قتل کرنا چاہتے تھے ان کا خیال تھا کہ اس نے زنا کی ہے، کچھ دوسرے لوگوں کی رائے تھی کہ عورت پاک باز ہے، اسے

---

[1] موطا ص ۱۶۸، شافعی ۷/۲۲۴ [2] سرخسی ۴/۱۰۸ [3] ابن سعد ۷/۱۶، استیعاب ۱/۱۵۸، سرخسی ۱/۴۸، ابن جوزی صفوۃ الصفوۃ حیدر آباد ہند ۱۳۵۵ھ ۱/۱۵۶ [4] ابن سلام ص ۲۳۵، کنز العمال ۲/۲۱۵۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



حضرت عمر فاروق رضؓ کے پاس لایا گیا تو اس نے انہیں بتایا کہ ایک رات جب وہ نماز پڑھ کر سو گئی تو کوئی اجنبی آیا اور اس سے اپنی جنسی پیاس بجھا کر چلا گیا۔ حضرت عمر فاروق رضؓ نے یہ فرمان گورنروں کو بھیجا۔

بغیر میری اجازت کسی کو قتل نہ کیا جائے۔[1]

۴۱۸۔ گورنروں کے نام۔

ایک عرب ہر سال حضرت عمر فاروق رضؓ کو اونٹ کی ران بطور ہدیہ دیا کرتا تھا۔ اسکا کسی سے جھگڑا ہو گیا اور وہ فریق ثانی کو لے کر خلیفہ کے پاس آیا اور بولا:۔ امیر المومنین رضؓ ایسا فیصلہ کیجئے کہ حق باطل سے اس طرح الگ ہو جائے جیسے ران اونٹ سے۔ حضرت عمر فاروق رضؓ اشارہ پا گئے۔ تحفے کی خرابی ان پر منکشف ہو گئی۔ انہوں نے گورنروں کو یہ فرمان بھیجا:۔

تحفے قبول نہ کیے کرو کیونکہ وہ رشوت کی ایک شکل ہیں۔[2]

۴۱۹۔ کثیر بن شہاب کے نام۔

اپنے علاقہ کے مسلمانوں سے کہو کہ تازہ روٹی پنیر کے ساتھ کھایا کریں کیونکہ وہ پیٹ میں زیادہ دیر تک ٹھہرتی ہے۔[3]

۴۲۰۔ مسلمانوں کے نام۔

جو شخص کسی بنجر زمین کو قابلِ کاشت بنالے گا وہ اس کی ملک ہو جائے گی۔[4]

۴۲۱۔ گورنروں کے نام۔

مجھے خط تحریر کرتے وقت تاریخ بھی لکھا کرو۔[5]

۴۲۲۔ کوفہ کے مسلمانوں کے نام۔

سورۂ نسا، سورۂ احزاب اور سورۂ نور یاد کرو اور ان کے معانی و مطالب سمجھو۔[6]

---

[1] کنز العمال ۱۰/۸۷ [2] بیہقی ۱۰/۱۳۸، ابن جوزی ص۹۷، ازالۃ الخفاء ۲/۱۹۸ [3] کنز العمال ۸/۱۱ قرشی ص۸۹ [4] سرخسی ۴/۶۳ [5] کنز العمال ۱/۲۲۴۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴۲۳۔ گورنروں کے نام۔

(غروب آفتاب کے بعد) افطار میں دیر نہ کی جائے اور نہ نماز مغرب کے لئے ستاروں کے گھنے ہونے کا انتظار[1]

۴۲۴۔ امرائے اجناد کے نام۔

خدا کے مطیع بندوں کی زبان سے جو باتیں سنو انہیں یاد کرو کیونکہ ان پر سچی باتیں (امور صادقہ) روشن ہوتی ہیں[2]

۴۲۵۔ مسلمانوں کے نام۔

حضرت عمر فاروق رضؓ جب کسی چھاؤنی میں گورنر بھیجتے تو وہاں کے مسلمان غازیوں کو لکھتے:۔

جب تک گورنر تمہارے ساتھ انصاف سے پیش آئے اس کی اطاعت کرتے رہو[3]

۴۲۶۔ گورنروں کے نام۔

ان لوگوں کے اقوال قلمبند کر لیا کرو جو دنیا سے بے نیاز ہیں کیونکہ خدا نے ایسے فرشتے ان پر مامور کر دیئے ہیں جو ان کے منہ پر اپنا ہاتھ رکھے رہتے اور انہیں صرف وہی بات کہنے کی اجازت ہوتی ہے جو خدا ان سے کہلانا چاہتا ہے[4]

۴۲۷۔ امرائے اجناد کے نام۔

دین کے قائد سے ضابطوں سے واقفیت حاصل کرو کیونکہ غلط بات کو صحیح اور صحیح کو غلط سمجھنے والا معذور نہیں رکھا جا سکتا[5]

۴۲۸۔ ایک گورنر کے نام۔

دو دوست تھے اوریب، ب نے الف سے کہا کہ میں رات ایک عورت کے ساتھ ہم بستر ہوا تھا۔ وہ کون عورت تھی؟ الف نے پوچھا۔ ب: میری میزبان۔

---

[1] ازالۃ الخفاء ۲/۱۰۲ [2] ایضاً ۲/۱۷۶، کنز العمال ۴/۳۳۰ [3] کنز العمال ۷/۲۳ [4] ابن جوزی ص۹۸، ازالۃ الخفاء ۴/۱۹۸ میں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضؓ نے یہ باتیں زبانی کہی تھیں [5] کنز العمال ۷/۲

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



جس کے پاس میں ٹھہرا ہوا تھا، الف، تب تو تم مارے گئے، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ زنا حرام ہے؟ ب، بخدا مجھے اس کا مطلق علم نہ تھا، معاملہ کی رپورٹ حضرت عمر فاروق رضؓ کو کی گئی تو انہوں نے لکھا۔

زانی اگر قسم کھالے کہ مجھے زنا کی حرمت کا علم نہ تھا تو اسے چھوڑ دیا جائے[1]

۴۲۹۔ خط کی دوسری شکل:۔

اگر اسے حرمتِ زنا کا علم تھا تب تو اس کے حد لگائی جائے اور اگر علم نہ تھا تو اسے بتاؤ (کہ زنا حرام ہے) اور اگر وہ دوبارہ ایسا کرے تو اس کے حد لگائی جائے[2]

۴۳۰۔ ایک گورنر کے نام۔

کسی گورنر نے حضرت عمر رضؓ فاروق سے بذریعہ خط دریافت کیا کہ آیا دارالحرب میں مسلمان غازیوں کو مالِ غنیمت سے اشیائے خوردنی کھانے پینے کی اجازت ہے تو انہوں نے یہ جواب دیا:۔

(تقسیم سے پہلے) فوج کو مالِ غنیمت سے اشیائے خوردنی کھانے اور اپنے جانوروں کو کھلانے کی اجازت ہے لیکن تقسیم سے پہلے مالِ غنیمت کا کوئی حصہ اگر بیچا جائے تو اس سے خمس اور غازیوں کا حصہ نکالنا ضروری ہے[3]

۴۳۱۔ سائب بن اقرع کے نام۔

سائب مدائن کے گورنر تھے، انہوں نے کسریٰ کے محل میں ایک مورتی دیکھی جو انگلی سے ایک جگہ اشارہ کر رہی تھی، انہیں خیال ہوا کہ اشارہ کسی دفینہ کی طرف ہے، انہوں نے وہ جگہ کھدوائی تو گراں قدر خزانہ نکلا، انہوں نے خلیفہ کو خزانہ کی اطلاع دی اور لکھا کہ چونکہ وہ بشیرِ جنگ و قتال حاصل ہوا ہے اس میں فوج کا کوئی حق نہیں ہے اور میں کلیتہً اس کا حقدار ہوں، حضرت عمر فاروق رضؓ نے یہ فرمان بھیجا:۔

---

[1] غریب الحدیث (ق) ص۔ [2] کنز العمال ۳/۸۷ [3] سرخسی ۲/۲۵۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



تم مسلمان غازیوں کے سالار ہو اس لئے یہ دولت ان میں تقسیم ہونی چاہیئے[1]

۴۳۲ - ایک گورنر کے نام۔

کسی گورنر کے پاس ایک وفد آیا جس میں عرب اور موالی (غیر عرب مسلمان) دونوں تھے، گورنر نے وفد کے عرب ارکان کو انعامات دیئے اور موالی کو نظر انداز کر دیا، اس کی خبر حضرت عمر فاروق رضؓ کو ہوئی تو انہوں نے لکھا:۔

یہ بہت بری بات ہے کہ کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے[2]

۴۳۳ - خط کی دوسری شکل:۔

تم نے سب کے ساتھ ایک سا برتاؤ کیوں نہیں کیا[3]

۴۳۴ - صدر مقاموں کے مسلمانوں کے نام۔

ترکل سے حلال نہ کیا کرو اور اگر تم اسے نہیں چھوڑ سکتے تو حلال کرتے وقت اس کا چھلکا اتار دیا کرو[4]

۴۳۵ - گورنر مکہ کے نام۔

طارق بن مرتع نامی[5] ایک عرب نے ایک غلام آزاد کیا، اس کا انتقال ہوا تو اس نے کچھ دولت چھوڑی جسے طارق نے لینے سے انکار کیا، گورنر مکہ نے خلیفہ کو صورتِ حال سے مطلع کیا تو یہ جواب آیا۔

دولت جمع کر کے طارق کو دو۔ اگر وہ نہ لیں تو اس سے غلام خرید کر آزاد کر دو[6]

---

[1] کنز العمال ۳/۲۰۵ [2] ابن سلام ص ۲۳۶ [3] ایضاً [4] کنز العمال ۸/۴۵ [5] اصابہ (۲/۱۲۱-۲۲۲) میں نام طارق بن مُرَیقع (مرتع کی جگہ) قلمبند ہوا ہے اور کنز العمال کے مبینہ مقدمہ خط میں مختلف تصریحات ہیں، ان کی رو سے خود مکہ کے گورنر تھے۔ انہوں نے کئی غلام سائبہ کر دیئے تھے یعنی انہیں آزاد کر کے چھوڑ دیا تھا اور ان سے اپنا کوئی کام نہیں لیتے تھے اسکے بعد ان کا انتقال ہو گیا اور کچھ عرصہ بعد انکا ایک سائبہ غلام بھی کافی مال چھوڑ کر مر گیا۔ حضرت عمر فاروق رضؓ نے اس کی میراث طارق کی اولاد کو دلوادی [6] کنز العمال ۵/۲۵۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴۳۶۔ مجاہدین جبر کے نام۔

امیر المومنین دو شخص ہیں۔ ایک گناہ سے اس لئے کنارہ کش رہتا ہے کہ اس کے دل میں گناہ کی خواہش ہی نہیں ہوتی اور دوسرا خواہش کے باوجود اس سے محترز رہتا ہے، بتلایئے ان دونوں میں کون سا بہتر ہے؟

حضرت عمر فاروق رضؓ نے جواب دیا:۔

گناہ کی خواہش کے باوجود اس سے دور رہنے والے وہ لوگ ہیں جن کی خدا بذریعہ تقویٰ آزمائش کرتا ہے۔ ان کی مغفرت ہوگی اور وہ عمدہ انعام پائیں گے[1]

۴۳۷۔ ایک گورنر کے نام۔

کسی مسلمان نے بیت المال سے روپیہ چرا لیا۔ اس کی اطلاع خلیفہ کو کی گئی تو انہوں نے لکھا:۔

اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے، کیونکہ بیت المال میں اس کا بھی حق ہے[2]

۴۳۸۔ مسلمانوں کے نام۔

دنیا لذیز ترکاری کی طرح ہے۔ جائز طریقہ سے دنیا کمانے والا اس بات کا مستحق ہے کہ دنیا اس کے لئے باعث برکت ثابت ہو اور ناجائز طریقہ سے دنیا کمانے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کا پیٹ نہیں بھرتا چاہے وہ کتنا ہی کھالے[3]

۴۳۹۔ یمن کے گورنر کے نام۔

یمن کے دو دیہاتوں وداعہ اور خیوان کے درمیان ایک شخص مرا ہوا پایا گیا گورنر نے اس کی اطلاع خلیفہ کو دی تو جواب آیا:۔

ناپ کر دیکھو کہ مقتول دونوں دیہاتوں میں کس سے زیادہ قریب تھا جس دیہات سے زیادہ قریب ہو وہاں کے پچاس (معزز) آدمی قسم

---

[1] کنز العمال ۱/۲۶۵ [2] ایضاً ۳/۱۱۵ [3] ازالۃ الخفاء ۲/۱۴۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کھائیں کہ ہم نے نہ تو قتل کیا ہے اور نہ ہمیں قاتل کا علم ہے پھر یہ لوگ مقتول کے خونبہا کا ذمہ لیں[1]

۴۴۰ مسلمانوں کے نام۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم ایک ایسی سرزمین میں (مصروفِ جہاد) ہو جہاں پنیر نامی کھانا کھاتے ہو اور جانوروں کی سمور پہنتے ہو۔ اس بات خیال رکھو کہ کھانا حلال ہو اور سمور مردہ یا غیر ذبیحہ جانور کی نہ ہو[2]

۴۴۱ مسلمانوں کے نام۔

پنیر نامی کھانا صرف مسلمانوں یا اہلِ کتاب کا تیار کیا ہوا کھاؤ[3]

۴۴۲ - امرائے اجناد کے نام۔

جب (متحارب) قبیلہ ایک دوسرے کو (جاہلی دستور کے مطابق) مدد کے لئے (یا آل فلاں یا آل فلاں کہہ کر) تو تلوار سے ان کی خبر لو اور انہیں مجبور کرو کہ وہ اسلامی طریقہ سے اپنے جھگڑے قضیے طے کریں[4]

۴۴۳ - گورنروں کے نام۔

تمہیں ایسی جو مہر ملے جس پر عربی عبارت کندہ ہو تو اسے توڑ ڈالو[5]

۴۴۴ - گورنروں کے نام۔

گورنرو، رعیت پر تمہارے اور رعیت کے تم پر حقوق ہیں، خدا بردبار حاکم کو بہت پسند کرتا ہے اور کوئی نفع اس نفع کے برابر ہمہ گیر اور عام نہیں ہوتا جو بردبار اور مہربان حاکم سے رعیت کو پہنچے، اسی طرح متشدد حاکم خدا کو سخت ناپسند ہے اور کوئی نقصان اتنا دور رس نہیں ہوتا جتنا وہ نقصان جو ایک احمق اور نامہربان حاکم سے رعیت کو پہنچے اور جو شخص طالب عافیت ہوتا ہے وہ اس بات کا مستحق ہے کہ خدا اسے عافیت سے شاد

---

[1] ابو یوسف آثار (کتاب الآثار مصر ۱۳۵۵ھ) ص ۲۲۱-۲۲۲ [2] کنز العمال ۸/۵۱

[3] ایضاً [4] کنز العمال ۳/۱۶۷ [5] ایضاً ۲/۳۳۵

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کام کرے۔[1]

۴۴۵۔ عروہ (بن عیاض) بارقی کے نام۔

ہم چوپائے کی آنکھ کا تاوان انسان کی آنکھ کے برابر دلواتے تھے پھر ہم نے طے کیا کہ اس کا تاوان انسان کی آنکھ کے مقابلہ میں ایک چوتھائی ہونا چاہیئے۔[2]

۴۴۶۔ کوفہ کے گورنر کے نام۔

مسلمان قاتل کو مقتول ذمی کے ورثاء کے حوالہ کر دو۔ چاہیں وہ اسے قتل کر دیں اور چاہیں معاف کر دیں۔

یہ خط گورنر کو موصول ہوا تو ایک وفد کوفہ سے خلیفہ سے پاس آیا اور اس نے سفارش کی کہ چونکہ قاتل ایک ممتاز غازی ہے اسے قتل کی سزا نہ دی جائے بلکہ اس سے مقتول ذمی کا خوں بہا دلوا دیا جائے۔ حضرت عمر فاروق رضؓ نے گورنر کو لکھا:۔

خزانہ سے خوں بہا دے کر قاتل کی جان بچا لو۔[3]

۴۴۷۔ گورنروں کے نام۔

حق و انصاف کے معاملہ میں سب کے ساتھ یگانہ ہو یا بیگانہ ایک سا برتاؤ کرو۔ رشوت نہ لو، مقدمہ فیصل کرنے میں ذاتی خواہش یا رجحان سے کام نہ لو، غصہ کی حالت میں کسی سے مواخذہ نہ کرو، ہر روز انصاف کیا کرو چاہے ایک ہی گھنٹے کے لیے ہو۔[4]

۴۴۸۔ گورنروں کے نام۔

رسول اللہ کے بعد کوئی شخص بیٹھ کر امامت نہ کرے اور نابالغ غلطی سے قتل کرے یا جان بوجھ کر، دونوں حالتوں میں کفارہ دینا ہوگا اور جو عورت اپنے غلام سے شادی کرے اسے حد زنا لگاؤ۔[5]

---

[1] ابن جوزی ص۸۵ [2] کنز العمال ۷/ ۳۰۸ [3] خوارزمی جامع مسانید ابی حنیفہ، حیدر آباد سنہ ۱۳۲۱ھ ۱/ ۱۷۷ [4] بیہقی ۱۰/ ۱۳۵-۱۳۶ [5] کنز العمال ۷/ ۲۹۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



۴۴۹ - شام کے گورنر کے نام۔

گورنر نے خلیفہ سے دریافت کیا کہ شام کے یہودی فرقہ سامرہ کا ذبیحہ مسلمان کھا سکتے ہیں یا نہیں تو یہ جواب آیا۔

سامرہ اہل کتاب (یہود) کا ایک فرقہ ہے اس کا ذبیحہ ویسا ہی حلال ہے جیسا اہل کتاب[1] کا۔

۴۵۰ - صدر مقاموں کے مسلمانوں کے نام۔

جو عورت ولی کی عدم موجودگی میں یا اس کی بلا اجازت شادی کرے وہ زانیہ ہے[2]۔

۴۵۱ - صدر مقاموں کے مسلمانوں کے نام۔

جو عورت اپنے غلام سے شادی کرے یا بغیر گواہوں کے یا بلا اجازت ولی تو اسے حدِ زنا لگاؤ[3]۔

۴۵۲ مسلمانوں کے نام۔

جب تفریح کو تمہارا جی چاہے تو تیر اندازی کیا کرو اور جب باتوں کو جی چاہے تو قانون وراثت پر گفتگو کیا کرو[4]۔

۴۵۳ - ایک گورنر کے نام۔

جو پابندیاں نحوی رشتہ کے باعث دو افراد پر عائد ہوتی ہیں وہی پابندیاں ان دو افراد پر بھی عائد ہوں گی جنہوں نے کسی عورت کا باہم دودھ پیا ہو[5] (مثلاً وہ ایک دوسرے سے شادی نہیں کر سکتے)

۴۵۴ - امرائے اجناد کے نام۔

زکاۃ فطر میں ایک[6] صاع (چار پونڈ) جو یا چھوارے یا دو مُد (چار پونڈ) گیہوں ادا کرو، نابالغوں کی طرف سے جو ہو سکے دے دو[7]۔

---

[1] نیز ۱۰/۲، ۲۴۲/۴ و ۲۳۱/۲ باختلاف متن [2] ازالۃ الخفاء ۱۱۰/۲ [3] کنز العمال ۳۰۰/۸ [4] بیہقی ۲۰۹/۶ کنز العمال ۲۶/۶ مخاطب حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ [5] کنز العمال ۲۴۷/۴ [6] مقدسی نے لکھا ہے (ص ۹۷-۹۸) کہ عمر فاروقؓ کا صاع آٹھ پونڈ یا چار سیر کے بقدر تھا، بنو امیہ کے ابتدائی زمانہ میں گورنر مدینہ سعید بن عاص نے اسے کم کر کے پانچ پونڈ کر دیا اور یہی وزن رائج ہو گیا [7] ابن زنجویہ (کتاب الاموال قلمی رقم ۷، جزء ۱۴، دار الکتب قاہرہ)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

# پرنٹ لائن پبلشرز کی روایت ساز کتب

| | | |
|---|---|---|
| 1۔ گون برداید عنوان | مجاہد حسین | قیمت =/180روپے |
| 2۔ پاکستان کو ملنے والے | مجاہد حسین | قیمت =/180روپے |
| 3۔ تاریخ عربی ادب (جلد اول، دوم) | ڈاکٹر عبدالحلیم ندوی | قیمت =/300روپے |
| 4۔ قدیم ہندوستان | ڈی ڈی کوسمبی | قیمت =/160روپے |
| 5۔ طالبان | پیٹر مارسڈن | قیمت =/100روپے |
| 6۔ برصغیر کے منتخب افسانے | مرتب: بلراج کومل | قیمت =/130روپے |
| 7۔ ہندوستان ہے کیا | بیورلے نکلسن | قیمت =/60روپے |
| 8۔ زمانہ جاہلیت کی شاعری | امیر حسین نورانی | قیمت =/70روپے |
| 9۔ تاریخ اور سماجیات | عائشہ بیگم | قیمت =/70روپے |
| 10۔ ہیملٹ | شیکسپیئر | قیمت =/60روپے |
| 11۔ چیخوف | ظ۔ انصاری | قیمت =/50روپے |
| 12۔ خطبات پالنپوریؒ | مولانا عمر پالنپوریؒ | قیمت =/250روپے |
| 13۔ معلومات عالم | مرتب: سرفراز احمد | قیمت =/300روپے |
| 14۔ قاضی حسین احمد (سوانح عمری) | مجاہد حسین | قیمت =/160روپے |
| 15۔ دستوفسکی (زندگی اور فن) | ڈاکٹر ظ۔ انصاری | |

297.64 خ 23 ح

*21290-EU-64*

E PUBLISHERS

32- Lake Road, Lahore Ph:7234002 - 7233389